وما ينطق عن الهوى ○ إن هو إلا وحي يوحى ○
مصنف ابن ابی شیبہ مترجم
مؤلف
الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی
المتوفی ۲۳۵ھ
جلد نمبر ۵
حدیث نمبر ۱۹۱۵۴ تا حدیث نمبر ۱۹۳۳۸
مترجم
مولانا محمد اویس سرور
مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مُصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ
(جلد نمبر ۵)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ ابتدا تا حدیث نمبر ۴۰۳۶ باب: إذا نسی أن یقرأ حتی رکع ثم ذکر وهو راكع

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ باب: فی کنس المساجد تا حدیث نمبر ۸۱۹۶ باب: فی الکلام فی الصلاة

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ باب: فی مسیرة کم تقصر الصلاة

تا

حدیث نمبر ۱۲۲۷۱ باب: من کرہ أن یستقی من الآبار التی بین القبور

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ کتاب الأیمان والنذور

تا

حدیث نمبر ۱۶۱۵۱ کتاب المناسك، باب: فی المحرم یجلس علی الفراش المصبوغ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ کتاب النکاح تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸ کتاب الطلاق باب: ما قالوا فی الحیض؟

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ کتاب الجهاد

تا

حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ کتاب البیوع باب: الرجل یقول لغلامه ما أنت إلا حر

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّیَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِیْمَانِ وَالرُّؤْیَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّیَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ یَسْتَشْهِدُ یغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ یُغسّل الشَّھِید

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّھد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ النِّکَاحِ

- جو حضرات نکاح کا حکم اور اس کی ترغیب دیا کرتے تھے ۳۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۳۴
- اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۳۸
- جن حضرات کے نزدیک بغیر ولی کے نکاح کی صورت میں میاں بیوی میں جدائی نہیں کرائی جائے گی ۳۹
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کسی عورت کی شادی نہیں کرا سکتی بلکہ نکاح کروانے کا اختیار مردوں کو ہے ۴۱
- کیا ایک عورت اپنا نکاح خود کرا سکتی ہے؟ ۴۲
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا ۴۳
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے نکاح کرانے کے لئے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا اقرار اس کی خاموشی ہے ۴۶
- اگر دو ولی نکاح کرائیں تو کس کا نکاح معتبر ہے؟ ۴۸
- اگر یتیم لڑکی کے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کی شادی کرادی گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۴۹
- اگر کسی عورت کا ولی اس کا نکاح کرانے سے انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۵۰
- جن حضرات کے نزدیک نابالغ بیٹے کا نکاح کرانا باپ کے لئے جائز ہے ۵۱
- اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کی شادی کرائے تو مہر کس پر واجب ہوگا؟ ۵۲
- کیا کوئی آدمی کسی لڑکی کی شادی کراتے وقت امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگا سکتا ہے؟ ۵۳

- کیا کوئی آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر اور بغیر گواہوں کے کرا سکتا ہے؟ ۵۵
- غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟ ۵۵
- اگر غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۵۷
- اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کر لے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ ۵۸
- جن حضرات کے نزدیک آزاد آدمی کا باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے ۵۹
- ایک آزاد آدمی کتنی باندیوں سے شادی کر سکتا ہے؟ ۶۰
- جن حضرات کے نزدیک آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے ۶۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس نے باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کر لی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی ۶۳
- باندی کے ہوتے ہوئے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا حکم ۶۴
- جن حضرات کے نزدیک مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے عیسائی عورت سے شادی نہیں کر سکتا ۶۴
- جب ایک آدمی کے نکاح میں آزاد اور باندی ہوں تو ان کے درمیان کیسے تقسیم کرے گا؟ ۶۴
- جن حضرات کے نزدیک مسلمان اور عیسائی بیوی کے درمیان برابری کرے گا ۶۶
- اگر کوئی آدمی کسی عورت کا مہر مقرر کرتے ہوئے علانیہ کچھ اور کہے اور خفیہ طور پر کچھ اور تو خفیہ کا اعتبار ہوگا ۶۷
- جن حضرات کے نزدیک علانیہ کا اعتبار ہوگا ۶۷
- اگر کوئی شخص کسی باندی سے نکاح کرے پھر اسے خرید لے تو کیا حکم ہے؟ ۶۸
- اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دیدے پھر خرید لے تو کیا حکم ہے؟ ۶۹
- کیا ایسی باندی کا سابقہ خاوند اب ملکیت کی بنا پر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ ۷۱
- اگر غلام اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۷۲
- ایک آدمی کے نکاح میں باندی تھی، اس نے اس کا کچھ حصہ خرید لیا اب وہ اس سے وطی کر سکتا ہے یا نہیں؟ ۷۳
- جن حضرات کے نزدیک باندی سے نکاح کرتے ہوئے اس کی آزادی کو مہر بنانا جائز ہے ۷۴
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے ۷۴
- اگر ایک شخص نے اپنی باندی کو اللہ کے لئے آزاد کیا تو وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ ۷۵
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ کے لیے آزاد کر کے بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے ۷۶

۞ جن حضرات نے اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے ۷۶
۞ جن حضرات نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے کی رخصت دی ہے ۷۷
۞ ایک مسلمان کتنی اہل کتاب عورتوں سے شادی کرسکتا ہے؟........ ۷۸
۞ مسلمانوں کے خلاف میدان کارزار میں سرگرم اہل کتاب کی خواتین سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ ۷۹
۞ اہلِ کتاب کی باندیوں سے نکاح کا بیان ۸۰
۞ معجّل اور موجل مہر کا بیان ۸۰
۞ بنوتغلب کی عیسائی عورتوں سے نکاح کرنے کا بیان ۸۲
۞ کیا وصی نکاح کرا سکتا ہے؟........ ۸۳
۞ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو کیا حکم ہے؟ ۸۴
۞ اگر ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرے لیکن اس سے ازدواجی ملاقات کی نوبت نہ آئے تو کیا اس آدمی کے باپ کے لئے اس عورت کا نکاح کرنا جائز ہوگا ۸۵
۞ اگر کسی شخص نے کسی عورت کو چھوایا اس کے کپڑے اتارے تو وہ اس کے باپ اور بیٹوں کے لئے حرام ہو جائے گی ۸۶
۞ اگر کسی آدمی نے اپنی ساس یا بیوی کی بیٹی سے صحبت کی تو بیوی کا کیا حکم ہے؟ ۸۹
۞ اگر ایک آدمی کی ملکیت میں باندی اور اس کی بیٹی دونوں ہوں اور وہ ایک سے جماع کرنا چاہے تو شرعی حکم کیا ہے؟ ۹۱
۞ اگر کسی آدمی کے پاس دو مملوک بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کرسکتا ہے؟........ ۹۳
۞ اگر آدمی نے منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی ماں سے نکاح کرسکتا ہے؟ ۹۶
۞ جن حضرات نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرسکتا ہے ۹۸
۞ جن حضرات کے نزدیک غلام کا مال میں تصرف کرنا مکروہ ہے ۹۹
۞ اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اسے کوڑھ یا پھلبہری ہونے کا پتہ چلے، اور وہ اس سے دخول کرلے تو کیا حکم ہے؟........ ۱۰۰
۞ شادی کے بعد اگر مرد میں کوڑھ، پھلبہری یا کوئی جسمانی عیب معلوم ہو تو عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ ۱۰۲
۞ جن حضرات کے نزدیک مجوسیہ باندی سے نکاح کرنا ممنوع ہے ۱۰۳
۞ نصرانیہ اور یہودیہ باندی سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ۱۰۴
۞ حرامیہ باندی سے جماع کرنے اور اس سے طلبِ اولاد کا حکم ۱۰۶
۞ زانیہ باندی سے جماع کرنے کا بیان ۱۰۷

❁ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے یا سنے تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ ۱۰۸
❁ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے زنا کرے تو اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟ ۱۱۰
❁ ایک آدمی نے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن شب زفاف میں دوسری بیٹی اسے پیش کی گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟. ۱۱۱
❁ مہر کے بارے میں علماء کی آراء اور اختلاف ۱۱۲
❁ جن حضرات نے زیادہ مہر پر نکاح کیا اور کروایا ہے ۱۱۶
❁ نکاح کے اعلانیہ ہونے کا بیان ۱۱۸
❁ شادی کے موقع پر ڈھول بجانے اور گانے کی اجازت ۱۱۹
❁ جن حضرات کے نزدیک دف بجانا ناجائز ہے ۱۲۰
❁ جن حضرات کے نزدیک کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو، دونوں سے نکاح کرنا جائز ہے ۱۲۱
❁ جن حضرات کے نزدیک کسی آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو کسی اور بیوی سے ہے دونوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے ۱۲۳
❁ شادی کے بعد اگر کوئی عورت آکر اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں نے دونوں کو دودھ پلایا ہے تو کیا حکم ہے؟ ۱۲۴
❁ نکاح کے بعد عورت کو کچھ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرنا کیسا ہے؟ ۱۲۵
❁ جن حضرات کے نزدیک مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر شرعی ملاقات نہیں کر سکتا ۱۲۶
❁ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی تو جن حضرات کے نزدیک اس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے ۱۲۷
❁ جن حضرات کے نزدیک اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں ۱۲۹
❁ ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرائے اور اپنے لئے کسی چیز کی شرط لگائے تو کیا حکم ہے؟ ۱۳۰
❁ اگر کوئی عورت مرد سے کہے کہ مجھے طلاق نہ دے بلکہ میں اپنا حق چھوڑتی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۳۱
❁ اگر عورت اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے تو کیا حکم ہے؟ ۱۳۳
❁ نامرد کو علاج کے لئے کتنی مہلت دی جائے گی؟ ۱۳۶
❁ اگر عورت کو نامرد سے چھٹکارے کے لئے اختیار دیا جائے تو اسے نکاح کی بقاء اور اختتام کے بارے میں اختیار ہے... ۱۳۹
❁ جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اس نے نکاح کے باقی رکھنے کو اختیار لے لیا تو اس کا خیار ختم ہو جائے گا ۱۳۹
❁ نامرد کی بیوی کے مہر کی کیا صورت ہو گی؟ ۱۳۹

- اگر نامرد ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اس پر قادر نہ رہے تو کیا حکم ہے؟ ۱۴۰
- فاسق سے شادی کرانے کا بیان ۱۴۱
- وہ باندی جسے آزاد کر دیا جائے اور اس کا خاوند کوئی آزاد ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۴۱
- جن حضرات کے نزدیک خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا ۱۴۲
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کر لیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا ۱۴۴
- اگر عورت کو خیار کے بارے میں علم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۴۴
- جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو اس کا خیار باقی نہیں رہے گا ۱۴۶
- اگر کوئی شخص بیوی کے متعلق یہ دعویٰ کرے کہ اسے خیار کا علم تھا تو کیا بیوی سے قسم لی جائے گی؟ ۱۴۶
- کیا مکاتبہ باندی کو آزاد کے بعد اختیار ہوگا؟ ۱۴۷
- نہاریات سے نکاح کرنے کا بیان ۱۴۷
- ایک آدمی نکاح میں یہ شرط لگائے کہ عورت کو دن یا رات میں کوئی حصہ نہیں ملے گا ۱۴۸
- اگر نکاح کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا جائے کہ اگر فلاں دن تک خاوند نے مہر دے دیا تو ٹھیک وگرنہ نکاح نہیں ہوگا .. ۱۴۹
- کسی خاص چیز کے عوض نکاح کرنے کا بیان ۱۴۹
- اگر ایک آدمی دوسرے کا نکاح کرادے اور دولہا بعد میں انکار کرے تو مہر کی کیا صورت ہوگی؟ ۱۵۰
- عزل اور اس کی اجازت کا بیان ۱۵۱
- جن حضرات کے نزدیک عزل کی اجازت نہیں ۱۵۴
- جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ باندی سے عزل کیا جاسکتا ہے جبکہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی ۱۵۶
- باندی کو خریدنے کے بعد حمل سے محفوظ ہونے کا یقین کرنا ضروری ہے ۱۵۷
- جن حضرات کے نزدیک ایک حیض سے باندی کے حمل سے پاک ہونے کا یقین ہو جائے گا ۱۵۸
- اگر خریدی ہوئی باندی حائضہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۶۰
- اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تو کیا حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا؟ ۱۶۰
- اگر باندی کو خریدا اور وہ حائضہ نہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟ ۱۶۰
- وہ عورت جسے حیض نہ آتا ہو اس کا استبراء جن حضرات کے نزدیک ڈیڑھ مہینہ ہوگا ۱۶۱
- جن حضرات کے نزدیک قابل حیض باندی کا استبراء دو حیض ہے ۱۶۲

- استبراء کے دوران مالک باندی کی شرمگاہ کے علاوہ کہیں سے تلذذ حاصل کرسکتا ہے یا نہیں؟ ۱۶۲
- آقا کو چاہئے کہ باندی کو بیچنے سے پہلے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرلے ۱۶۳
- قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں" کا بیان ۱۶۴
- قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (ترجمہ) "تم بیویوں سے یوں ملو جیسے ملنے کا نے حکم دیا ہے" ۱۶۸
- قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ "اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے" ۱۶۹
- جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا ۱۷۰
- جن حضرات کے نزدیک خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا ۱۷۲
- جس عورت کا خاوند گم ہو جائے، جن حضرات کے نزدیک وہ شادی نہیں کرسکتی ۱۷۳
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ شوہر کے گم ہو جانے کی صورت میں وہ عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے انتظار نہیں کرے گی ... ۱۷۴
- گم شدہ شخص واپس آئے اور اس کی بیوی شادی کر چکی ہو تو کیا حکم ہے؟ ۱۷۵
- ایک شخص کے نکاح میں کوئی باندی تھی، اس نے اسے طلاق بائنہ دے دی، وہ اپنے آقا کے پاس واپس آئی اور اس نے اس سے وطی کی تو کیا خاوند اس سے رجوع کرسکتا ہے؟ ۱۷۷
- اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے ۱۷۹
- اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ نہیں ہے ۱۸۱
- اگر ایک آدمی کسی عورت کو طلاق دے تو کیا اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرسکتا ہے؟ ۱۸۲
- جن حضرات نے اس کی رخصت دی ہے ۱۸۳
- کیا اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جاسکتا ہے؟ ۱۸۳
- دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کا بیان ۱۸۶
- ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد اس سے شادی کرسکتا ہے ۱۸۷
- جن حضرات کے نزدیک اس عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے جس سے زنا کیا ۱۹۰
- بیوی سے لواطت کی حرمت کا بیان ۱۹۱

- آدمی حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ کیا کر سکتا ہے؟ ۱۹۳
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کی تفسیر ۱۹۶
- اگر کوئی غلام آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور مہر دے اور پھر آقا کو علم ہو تو کیا حکم ہے؟ ۲۰۰
- جن حضرات کے نزدیک آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرنے والا غلام زانی ہے ۲۰۱
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر ۲۰۳
- اس آدمی کا کیا حکم ہے جس کا کسی عورت سے نکاح ہو لیکن وہ اپنی بیوی کے ساتھ شرعی ملاقات سے پہلے کہیں زنا کر بیٹھے؟ ۲۰۴
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر ۲۰۶
- قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر کا بیان ۲۱۰
- قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر ۲۱۲
- وہ مرد جس پر حد جاری ہوئی وہ کسی ایسی عورت سے ہی نکاح کر سکتا ہے جس پر حد جاری ہوئی یا کسی اور سے بھی کر سکتا ہے؟ ۲۱۴
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور وہ کسی اور آدمی سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۲۱۵
- اگر آدمی باکرہ یا ثیبہ عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس کتنا قیام کرے گا؟ ۲۱۷
- جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ سے وطی کرنا مکروہ ہے ۲۲۰
- جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے ۲۲۰
- قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر ۲۲۲
- جو حضرات قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے ۲۲۵
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر ۲۲۶
- رضاعت کا بیان: جن حضرات کے نزدیک ایک یا دو چسکیاں لینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی ۲۲۸
- جن حضرات کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے ۲۳۰
- جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں ۲۳۱
- جن حضرات کے نزدیک صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو ... ۲۳۴
- نکاحِ متعہ کا بیان ۲۳۶

ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور دوسرا آدمی اس سے اس لئے شادی کرے تا کہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے۔اس کا کیا حکم ہے؟ ۲۳۹
اگر حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو جن حضرات کے نزدیک بچے کو جنم دینے سے عدت پوری ہو جائے گی ۲۴۱
نکاح کے بعد مہر دینے سے پہلے اگر خاوند کا انتقال ہو جائے ۲۴۶
عورت پر خاوند کا کیا حق ہے؟ ۲۴۹
اچھے اخلاق والی اور برے اخلاق والی عورت ۲۵۴
نکاح کی بنیاد کن چیزوں کو بنانا چاہئے؟ ۲۵۶
بیوی سے شرعی ملاقات کے کیا آداب ہیں؟ ۲۵۷
اگر کوئی مسلمان عورت مشرکین کی سرزمین میں جا بسے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۲۵۸
شادی اور ختنوں کے موقع پر کھانا کھلانا ۲۵۹
اس عورت کا بیان جس نے اپنا نفس نبی ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا ۲۶۰
اگر آدمی اسلام قبول کرلے اور اس کے پاس دو سگی بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے؟ ۲۶۲
ایک آدمی اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دس عورتیں ہوں تو کیا حکم ہے؟ ۲۶۳
قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر کا بیان ۲۶۳
جو عورت اپنی عدت میں شادی کرلے اسے مہر ملے گا یا نہیں؟ ۲۶۴
ایک آدمی کی نظر کسی اجنبی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی محسوس ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے؟ ۲۶۶
ایک آدمی عورت سے اس بات پر شادی کرے کہ مہر کے بارے میں عورت کی فرمائش مانی جائے گی ۲۶۷
جس آدمی کی شادی ہو اسے کیا دعا دینی چاہئے؟ ۲۶۹
بدنظری کی ممانعت ۲۶۹
اگر ایک آدمی دخول سے پہلے عورت کو طلاق بائنہ دے دے اور پھر اس خیال سے جماع کر بیٹھے کہ ابھی رجوع کا حق ہے تو اس عمل کا کیا حکم ہوگا؟ ۲۷۳
اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کرلے تو کیا اسے مہر ملے گا؟ ۲۷۵
ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے قول سے رجوع کرلے تو عورت اس مرد کے ساتھ قیام پذیر رہے یا معاملہ قاضی کے دربار میں لے جائے؟ ۲۷۶

- ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟...... ۲۷۷
- کیا آدمی اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کر سکتا ہے؟...... ۲۷۸
- اگر ایک عورت نے (غلطی سے) اس حال میں شادی کی کہ اس کا خاوند تھا، پھر بچہ پیدا ہو گیا تو بچہ کس کا ہو گا؟...... ۲۷۹
- اگر ایک آدمی کسی عورت کا بوسہ لے تو کیا اس عورت کی بیٹی اس مرد کے لیے حلال ہوگی؟ یا وہ کسی لڑکی کا بوسہ لے تو اس لڑکی کی ماں اس آدمی کے لئے حلال ہوگی؟...... ۲۷۹
- جن حضرات کے نزدیک غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے...... ۲۸۰
- آدمی اپنی ماں یا بہن کے بال دیکھ سکتا ہے...... ۲۸۱
- ماں کے بالوں کو دیکھنا، ان میں کنگھی کرنا اور چٹیاں بنانا کیسا ہے؟...... ۲۸۲
- جلد کے جلد کو چھونے کا حکم...... ۲۸۳
- دادی یا نانی کے بال دیکھنے کا حکم...... ۲۸۳
- کیا کوئی مرد یا عورت کسی دوسرے مرد کو اپنی باندی سے جماع کی اجازت دے سکتے ہیں؟...... ۲۸۴
- کیا آدمی مکاتبہ باندی سے جماع کر سکتا ہے؟...... ۲۸۵
- جن حضرات کے نزدیک زانی پر عقر (فرج مغصوب کی دیت) نہیں ہے...... ۲۸۶
- کیا غیر محرم عورت آدمی کا سر چوم سکتی ہے؟...... ۲۸۷
- اگر آدمی کسی باندی سے شادی کرے تو کیا اس کو اس کے شہر سے نکال سکتا ہے؟...... ۲۸۸
- اگر کوئی عورت خود کو خاوند کے لئے ہبہ کر دے تو کیا حکم ہے؟...... ۲۸۸
- ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے، دخول بھی کرے اور پھر معلوم ہو کہ وہ تو محرم ہے...... ۲۹۰
- نابالغ بچی کی شادی کرانے اور اس سے شادی کرنے کا حکم...... ۲۹۱
- جن حضرات کے نزدیک دیہاتی کا مہاجرہ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے...... ۲۹۲
- جن حضرات کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے...... ۲۹۳
- جن حضرات کے نزدیک دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتا...... ۲۹۵
- جب لعان کرنے والے مرد و عورت کے درمیان جدائی کرادی گئی تو وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور آدمی اس عورت سے شادی نہیں کر سکتا...... ۲۹۷
- جن حضرات کے نزدیک لعان کرنے والا مرد اپنے قول سے رجوع کرنے کے بعد عورت کو پیامِ نکاح بھجوا سکتا ہے...... ۲۹۹
- اگر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو عورت کو مہر ملے گا یا نہیں؟...... ۲۹۹

- اگر عورت نکاح کا مہر خود ادا کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟ ۳۰۰
- کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے؟ ۳۰۱
- اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو جن حضرات کے نزدیک وہ اسے دیکھ سکتا ہے ۳۰۱
- قرآن مجید کی آیت ﴿فِیْ یَتَامَی النِّسَاءِ اللَّاتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ﴾ [النساء ۱۲۷] کی تفسیر ۳۰۳
- بت پرست عورتوں سے نکاح کا بیان ۳۰۵
- قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۰۵
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِیْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر ۳۰۶
- قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ﴾ کی تفسیر ۳۰۶
- مہر کے معاملے میں عورت سے زیادتی کرنے کا وبال ۳۰۶
- جن حضرات کے نزدیک مکاتبہ کے باقی ماندہ بدلِ کتابت کو مہر بنا کر شادی کرنا جائز ہے ۳۰۷
- قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۰۷
- کیا مرض الموت میں نکاح کرنا جائز ہے؟ ۳۰۸
- قرآن مجید کی آیت ﴿فَآتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ﴾ کی تفسیر ۳۱۰
- اولاد کی شادی اچھی جگہ کرانے کا بیان ۳۱۰
- اگر کوئی مالکن اپنے غلام سے یہ کہے کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو مجھ سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ ۳۱۱
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۱۲
- قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِیْ أَنْفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۱۲
- کیا نفاس والی عورت پاک ہونے سے پہلے نکاح کر سکتی ہے؟ ۳۱۳
- نفاس والی عورت کا خاوند کتنے دن تک اس سے جماع نہیں کر سکتا؟ ۳۱۳
- اگر آدمی کسی باندی کو خریدے یا قیدی بنائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۳۱۵
- اگر کوئی عورت اپنے ہاتھ سے کسی لڑکی کا پردۂ بکارت زائل کردے تو اس پر کیا تاوان ہوگا؟ ۳۱۸
- دو آدمیوں کی دو بہنوں سے شادی ہوئی لیکن ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری لائی گئی تو کیا حکم ہے؟ ۳۲۰
- فاحشہ کی کمائی کی حرمت کا بیان ۳۲۱
- اگر آدمی ایک ہی عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد عورت سے شادی کرے تو کیا حکم ہے؟ ۳۲۲
- ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، اس سے شرعی ملاقات کی پھر وہ مر گیا۔ پھر اس بات پر گواہی قائم ہوگئی کہ وہ

عورت اس کی رضائی بہن ہے۔ اب کیا حکم ہے؟ ۳۲۲

- ایک آدمی کسی عورت کا ولی ہو لیکن اس سے نکاح کرنا چاہے تو کیا کرے؟ ۳۲۳
- زبردستی کرائے گئے نکاح کا حکم ۳۲۳
- اگر مرد و عورت میں عاجل مہر کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۳۲۳
- ایک آدمی کی کوئی بیوی یا باندی ہو لیکن اسے بچے میں شک ہو تو وہ کیا کرے؟ ۳۲۴
- مرد کا بلاوجہ آلۂ تناسل کو ہاتھ میں لینا درست نہیں ۳۲۵
- نکاحِ شغار (رشتے کے لین دین کے ساتھ) نکاح کرنا کیسا ہے؟ ۳۲۶
- نکاح کے خطبوں کا بیان ۳۲۷
- جن حضرات کے نزدیک عورت کا بالکل سیدھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے ۳۲۸
- اگر کسی یہودی یا عیسائی مرد کے نکاح میں کوئی یہودی یا عیسائی عورت ہو اور وہ عورت دخول سے پہلے اسلام قبول کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟ ۳۲۹
- اگر کوئی شخص مرض الموت میں بیوی کے لئے مہر کا اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟ ۳۳۰
- اگر مہر کے بارے میں میاں بیوی کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۳۳۰
- اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟ ۳۳۱
- اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگا دے تو کیا اسے مہر ملے گا؟ ۳۳۱
- بیویوں کے درمیان عدل کرنے کا بیان ۳۳۳
- اگر کسی آدمی کی دو بیویاں یا دو باندیاں ہوں تو کیا دوسری کے سامنے ایک سے جماع کر سکتا ہے؟ ۳۳۵
- ایک آدمی کو اس کی بیوی پیش کی گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ اس نے مجھے نہیں چھوا، مرد بھی اس کی تصدیق کرتا ہے، کیا اس عورت کو مہر ملے گا؟ ۳۳۵
- اگر ایک آدمی کسی شخص سے یہ کہے کہ جب فلاں مہینہ آئے گا تو میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرا دوں گا تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۳۳۶
- اگر آقا غلام کو شادی کی اجازت دے تو نفقہ اسی پر لازم ہوگا ۳۳۶
- عورت کا اپنے بیٹے یا باپ کے ساتھ کھلے سر بیٹھنا کیسا ہے؟ ۳۳۶
- میاں بیوی کے لئے خلوت کی باتوں کو بیان کرنے کی ممانعت ۳۳۷
- قحط سالی کے دنوں میں نکاح کی ممانعت ۳۳۸

- اگر ولی کسی عورت کا نکاح کرائے لیکن وہ راضی نہ ہو البتہ بعد میں راضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۳۳۸
- ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا ۳۳۸
- قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر ۳۴۱
- حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں کہ وہ غلام تھے یا آزاد؟ ۳۴۱
- حسن کس چیز کا نام ہے؟ ۳۴۲
- آدمی کا آدمی کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنا درست نہیں ۳۴۳
- آدمی اپنی ماں یا بہن کے یہاں آنے سے پہلے اجازت طلب کرے ۳۴۴
- کیا آدمی اپنی باندی کے پاس آنے سے پہلے بھی اجازت طلب کرے گا؟ ۳۴۶
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۴۷
- قرآن مجید کی آیت ﴿واهجروهن في المضاجع﴾ کی تفسیر کا بیان ۳۴۸
- دورانِ صحبت پردہ کرنے کا بیان ۳۴۹
- یہودیہ، نصرانیہ یا فاحشہ کے دودھ سے رضاعت ثابت ہونے کا بیان ۳۴۹
- ایک عورت کو دوسری عورت کے اوصاف اپنی خاوند کے سامنے بیان کرنا مکروہ ہے ۳۵۰
- اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے . ۳۵۰
- کسی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجا جائے ۳۵۱
- زنا کی مذمت کا بیان ۳۵۱
- خصی آدمی سے شادی کرنے کا بیان ۳۵۳
- اگر کسی آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی پھر خاوند مر گیا لیکن بیٹی کو علم نہیں تھا ۳۵۳
- شب زفاف کے دن آدمی کا اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے پاس لے جانا ۳۵۴
- آدمی کا اپنی والدہ کی شادی کرانا ۳۵۴
- آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو پیار کر سکتا ہے ۳۵۵
- جن عورتوں کے خاوند شہر میں موجود نہ ہوں ان سے مرد ملاقات کے لئے نہیں جا سکتے ۳۵۵
- خادموں اور باندیوں کے عوض شادی کرنے کا بیان ۳۵۷
- چھوٹی بچیوں کا بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے آنا ۳۵۷
- ناپسندیدہ مردوں سے عورت کی شادی کرانا مکروہ ہے ۳۵۸

- ارضِ حرب میں شادی کرنا درست نہیں ... ۳۵۸
- ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا ... ۳۵۹
- خضاب کے ذریعے نقش بنانے کا حکم ... ۳۵۹
- مردوں کے لئے خلوق کا استعمال کیسا ہے؟ ... ۳۵۹
- جن حضرات کے نزدیک مردوں کے لئے خلوق کے استعمال کی گنجائش ہے ... ۳۶۱
- بچہ باپ کا ہوگا ... ۳۶۲
- اگر کوئی شخص دشمنوں کی سرزمین میں چلا جائے تو کیا اس کی بیوی کی شادی کرادی جائے گی؟ ... ۳۶۳
- باکرہ عورتوں سے نکاح کی فضیلت ... ۳۶۳
- نکاح میں برابری کرنے کا بیان ... ۳۶۵
- غیرت کا بیان ... ۳۶۶
- جب لعان ختم کردیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا ... ۳۶۷
- اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو کیا اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ ... ۳۶۸
- ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر وہ مرگیا یا طلاق دے دی، جبکہ اس آدمی کی پہلے سے ایک بیٹی تھی، کیا آدمی کے بیٹے کے لئے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے؟ ... ۳۶۹

کِتَابُ الطَّلَاقِ

- طلاقِ سنت کیا ہے؟ یہ طلاق کب دی جائے؟ ... ۳۷۰
- طلاق کا مستحب طریقہ کیا ہے؟ ... ۳۷۳
- حاملہ کو کیسے طلاق دی جائے گی؟ ... ۳۷۴
- اگر حالتِ حیض میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ... ۳۷۵
- جن حضرات کے نزدیک اس حیض کو بھی عدت میں شمار کیا جائے گا ... ۳۷۷
- جن حضرات کے نزدیک حالتِ حیض میں دی گئی طلاق معتبر ہے ... ۳۷۷
- اگر ہر طہر میں ایک طلاق دی تو عدت کا شمار کب سے ہوگا؟ ... ۳۷۷
- طلاق کے بعد بیوی سے رجوع پہ گواہ بنانے کا بیان ... ۳۷۹

- اپنے دل میں رجوع کرنے کا حکم ۳۸۰
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے، وہ اس گھر میں داخل ہوئی لیکن آدمی کو علم نہیں تھا تو اسے جب علم ہو تو رجوع پر گواہ بنانا ضروری ہے ۳۸۱
- جن حضرات کے نزدیک ایک نشست میں تین طلاقیں دینا مکروہ ہے، لیکن یہ واقع ہو جائیں گی ۳۸۱
- جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دینے میں کوئی حرج نہیں ۳۸۳
- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ایک جملے میں سو یا ہزار طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟ ۳۸۳
- جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق'' تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۳۸۶
- اگر ایک آدمی نے کہا کہ ''جس دن میں فلانی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق'' جن حضرات کے نزدیک اس جملہ کی کوئی حیثیت نہیں ۳۸۷
- اگر ایک آدمی نے کہا کہ ''میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے تین طلاقیں'' تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۳۸۹
- جن حضرات کے نزدیک ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر طلاق کو کسی وقت کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس وقت طلاق ہو جاتی ہے ۳۹۰
- اگر کسی آدمی نے کہا کہ میں جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق اور کوئی وقت مقرر نہ کرے تو کیا حکم ہے؟ ۳۹۳
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۳۹۳
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۳۹۷
- اگر آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو جن حضرات کے نزدیک ایک طلاق واقع ہو گی ۳۹۸
- اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو کیا حکم ہے؟ ۳۹۹
- اگر آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو طلاق کب واقع ہو گی؟ ۴۰۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہو گی ۴۰۱
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۴۰۲
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ ''عدت شمار کر'' تو کیا حکم ہے ۴۰۳
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تو کیا حکم ہے؟ ۴۰۴
- مجنون کی طلاق کا حکم ۴۰۴

- ناقص العقل (معتوہ) کی طلاق کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۰۵
- جس شخص کو مُوتہ (بے ہوشی اور جنون کا دورہ) ہو اس کی طلاق کا حکم کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۰۶
- کیا مجنون اور معتوہ کا ولی ان کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۰۷
- ایسے مجنون کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ یہ اپنی بیوی کو مار ڈالے گا؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۰۸
- بچے کی طلاق کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۰۸
- برسم نامی بیماری کے شکار اور الٹی سیدھی باتیں کرنے والے کی طلاق کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۰
- نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کا حکم ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۲
- جن حضرات کے نزدیک نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست نہیں ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۳
- اگر کوئی شخص طلاق دینے کے بعد کہے کہ میں نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو مراد لیا تھا تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۴
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے اجازت دی، تو شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۶
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۷
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرا راستہ چھوڑ دیا یا مجھے تجھ پر کوئی حق نہیں تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۸
- اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۸
- اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھے تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۱۹
- اگر کسی نابالغ بچی کو طلاق دی گئی تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۰
- اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدمِ بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے کیسے طلاق دے؟ ۴۲۱
- اگر ایک آدمی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ تم میں سے ایک کو طلاق ہے، کسی کا نام نہ لے تو کیا حکم ہے؟ ۔ ۴۲۱
- اگر آدمی ان شاء اللہ کہہ کر طلاق دے لیکن اگر طلاق سے ابتداء کرے تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۲
- طلاق میں استثناء کا بیان ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۴
- جن حضرات کے نزدیک طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۵
- جو حضرات مجبور کئے گئے شخص کی طلاق کو درست سمجھتے تھے ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۶
- ایک آدمی کی دو بیویاں ہو، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷
- اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ "اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا" تو کیا حکم ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۹

- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۳۰
- اگر کوئی شخص دل میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۳۱
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ .. ۴۳۲
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے سپرد کر دے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۳۳
- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ ۴۳۵
- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اس نے خود کو اختیار کر لیا تو کیا حکم ہے؟ ۴۳۶
- مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں ۴۳۹
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول نہ کرے اور مجلس سے اٹھ جائے تو کیا حکم ہے؟ ۴۴۰
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کے بولنے تک اسے اختیار رہے گا یعنی جب بات کی تو اختیار ختم ہو جائے گا ۴۴۲
- اگر کوئی شخص بیوی کو اختیار دے تو کیا بیوی کے اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے؟ ۴۴۲
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دے اور وہ ایک کو استعمال کرلے تو کیا حکم ہے؟ ۴۴۳
- اگر ایک آدمی نے عورت کو اختیار دیا لیکن وہ خاموش رہی اور اس نے کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟ ۴۴۴
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو قطعی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۴۴
- عورت کو تخلیہ کا کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟ ۴۴۸
- عورت کو بریء الذمہ کہنے کا حکم ۴۴۸
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۰
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۴۵۱
- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۲
- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو جن حضرات کے نزدیک یہ طلاق نہیں قسم ہے ۴۵۳
- اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۵
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کر دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۶
- اگر عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اللہ نے تجھے مجھ سے راحت دی اور آدمی نے کہا ہاں تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۸
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ایسی طلاق ہے جو ہزار طلاقوں کے برابر ہے یا کہا کہ تجھے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۹

- اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کر دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۵۹
- اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟ . ۴۶۱
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۴۶۱
- اگر ایک غلام کے نکاح میں آزاد عورت اور آزاد مرد کے نکاح میں باندی ہو تو کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟ ۴۶۲
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں اور عدت کا عورتوں سے ہے ۴۶۳
- اگر کوئی شخص اپنے غلام کی اپنی باندی سے شادی کرائے پھر باندی کو بیچ دے تو جن حضرات کے نزدیک اسے بیچنا طلاق کے مترادف ہے ۴۶۵
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ یہ طلاق نہیں ہے، البتہ خریدنے والا اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک اسے طلاق نہ دے دی جائے ۴۶۶
- اگر کوئی شخص اپنے غلام کو شادی کی اجازت دے تو طلاق کا حق غلام کے پاس ہوگا ۴۶۸
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا ۴۷۱
- اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کر لے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی ۴۷۱
- اگر کافر کی کافرہ بیوی نے اسلام قبول کر لیا تو جن حضرات کے نزدیک ان کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی ۴۷۳
- اگر کسی کافر کی بیوی اسلام قبول کر لے اور اس کا خاوند اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے تو جن حضرات کے نزدیک یہ ایک طلاق کے حکم میں ہے ۴۷۴
- اگر مسلمان ہونے والی عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کر لے تو جن حضرات کے نزدیک وہ رجوع کا زیادہ حقدار ہے ۴۷۵
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا ۴۷۶
- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۷۷
- جن حضرات کے نزدیک مباراۃ (یعنی خاوند بیوی کا ایک دوسرے سے بری ہونا) طلاق ہے ۴۷۸
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے ۴۷۹
- اگر کسی باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا جائے اور وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۰
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۰
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۱

- اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۲
- اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۳
- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک لفظ میں طلاق دی اور تین کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۳
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاق ہے ۴۸۴
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں، پھر اس سے شادی کر لی تو اب اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟ ۴۸۵
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا ۴۸۶
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو حاملہ ہوئی تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۸
- اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۴۸۹
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق اور غلام کو آزاد کرنے میں مزاح نہیں ہوتا، یہ لازم ہو جاتے ہیں ۴۸۹
- عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں طلاق دینے کا حکم ۴۹۱
- آدمی کے لئے اپنی بیوی کو خلع کا کہنا کب درست ہے؟ ۴۹۱
- خلع کتنی طلاقوں کے قائم مقام ہے؟ ۴۹۴
- جو حضرات خلع کو طلاق نہیں سمجھتے ۴۹۷
- خلع یافتہ عورت کی عدت ۴۹۷
- جن حضرات کے نزدیک خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے ۴۹۸
- خلع یافتہ عورت عدت کہاں گزارے گی؟ ۴۹۹
- کیا سلطان کی مداخلت کے بغیر خلع ہو سکتی ہے؟ ۵۰۰
- جن حضرات کے نزدیک خلع کے لئے سلطان کے پاس جانا ضروری ہے ۵۰۱
- اگر ایک آدمی خلع کرنے کے بعد عورت کو طلاق دے تو جن حضرات کے نزدیک طلاق نافذ ہو جائے گی ۵۰۱
- جن حضرات کے نزدیک خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ۵۰۳
- خلع لینے والی عورت کا نفقہ عدت کے دوران مرد پر لازم ہوگا یا نہیں؟ ۵۰۴
- خلع لینے والی عورت کے متعہ کے بارے میں علماء کی آراء ۵۰۵
- خلع یافتہ عورت کا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ ۵۰۵

- عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں ۵۰۷
- جن حضرات کے نزدیک مہر سے زیادہ بدلِ خلع دینا درست ہے ۵۰۹
- ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لی، پھر وہ اسی سے شادی کرتا ہے اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت کو کتنا مہر ملے گا؟ ۵۱۰
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا ۵۱۱
- اگر ایک عورت نے خاوند کے مرض الموت میں اس سے خلع لی اور پھر وہ عدت میں مر گیا تو کیا حکم ہے؟ ۵۱۲
- ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور پھر اس کو چار مہینے گذر گئے تو جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ایک طلاق ہے. ۵۱۲
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ چار مہینے گذرنے کے بعد حکم ایلاء کرنے والے (مُولی) پر موقوف ہوگا ۵۱۵
- جو حضرات ایلاء کو طلاق نہیں سمجھتے تھے ۵۱۷
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گزر جائیں تو عورت پر عدت گزارنا ضروری ہے ۵۱۸
- جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء شرعی ایلاء نہیں ہے ۵۱۹
- جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء بھی شرعی ایلاء ہے ۵۲۰
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر وہ اس قسم کو توڑنا چاہے لیکن کسی مرض یا عذر کی وجہ سے نہ توڑ سکے اور زبان سے ایلاء کی قسم کو توڑنے کا کہہ دے تو جن کے نزدیک یہ رجوع کے حکم میں ہے ۵۲۱
- جن حضرات کے نزدیک بغیر جماع کے ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی ۵۲۲
- اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو تو اس سے ایلاء کے لئے کتنا عرصہ ہوگا؟ ۵۲۳
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۵۲۴
- ایلاء غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں ہوتا ہے ۵۲۵
- جن حضرات کے نزدیک ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے ۵۲۶
- اگر کوئی شخص بیوی سے ایلاء کرے، پھر عورت عدت گذارے اور وہ پھر اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۵۲۷
- اگر کوئی غلام اپنی آزاد بیوی سے ایلاء کرنا چاہے تو کتنی مدت ہوگی؟ ۵۲۸
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور عورت عدتِ ایلاء کو گذارنے لگے تو جن حضرات کے نزدیک خاوند عدت میں اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے ۵۲۸
- جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اس پر بیوی کا نفقہ واجب ہوگا یا نہیں؟ ۵۲۹
- اگر کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ فلاں جگہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو جن حضرات کے نزدیک وہ ایلاء کرنے والا

نہیں ہے ۵۳۰

جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دی گئی عورت کے لئے خاوند پر نفقہ واجب ہوگا ۵۳۱

جو حضرات فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو نفقہ نہیں ملے گا ۵۳۳

اگر حاملہ کو طلاق دی جائے تو کیا مرد پر نفقہ واجب ہوگا ۵۳۴

کیا خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ ملے گا؟ ۵۳۵

جو حضرات فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ نہیں ملے گا ۵۳۶

اگر کوئی غلام اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دے تو جن حضرات کے نزدیک اس پر نفقہ لازم ہوگا ۵۳۶

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو جن حضرات کے نزدیک اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا ۵۳۷

جن حضرات کے نزدیک ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے ۵۳۸

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس عورت کے لئے مہر مقرر کیا گیا ہو اسے متعہ نہیں ملے گا ۵۳۹

متعہ کیا ہے؟ ۵۴۰

متعہ کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مقدار کا بیان ۵۴۱

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو استحاضہ کی حالت میں طلاق دے تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟ ۵۴۲

اگر نفاس والی عورت کو طلاق دی جائے تو جن حضرات کے نزدیک وہ نفاس کو عدت میں شمار کرے گی ۵۴۴

عورت کے مستحاضہ ہونے کا یقین کیسے ہوگا؟ ۵۴۴

''أقراء'' سے کیا مراد ہے؟ ۵۴۵

ام ولد باندی کی عدت کا بیان، جن حضرات کے نزدیک اس کے آقا کے فوت ہونے کی صورت میں وہ تین حیض عدت گزارے گی ۵۴۵

جن حضرات کے نزدیک اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے ۵۴۶

جن حضرات کے نزدیک ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے ۵۴۷

اگر ام ولد کو آزاد کر دیا جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟ ۵۴۸

جب باندی کو طلاق دی جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟ ۵۴۹

اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کر دے تو کیا اس پر عدت واجب ہوگی؟ ۵۵۱

اگر کسی باندی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تو عدت کا کیا حکم ہوگا؟ ۵۵۲

- اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے ایک طلاق دے دے پھر اس باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟ ۵۵۲
- اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو اور وہ آدمی مر جائے اور اس کی موت کے بعد باندی کو بھی آزاد کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ ۵۵۳
- اگر کوئی عورت اپنی عدت میں شادی کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے تو وہ کس عدت کو پہلے گزارے گی؟ ۵۵۴
- اگر ایک عورت کا کوئی خاوند ہو اور اس عورت کے پیٹ میں کسی اور کا بچہ ہو اور وہ بچہ مر جائے تو جن حضرات کے نزدیک مرد اس وقت تک عورت کے قریب نہیں آ سکتا جب تک اسے حیض نہ آ جائے ۵۵۵
- اگر نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے تو کیا عورت عدت گزارے گی؟ ۵۵۶
- کیا مرتد کی بیوی پر عدت لازم ہوگی؟ ۵۵۷
- اگر ذمیہ عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور وہ عدت میں مسلمان ہو جائے تو کتنی عدت گزارے گی؟ .. ۵۵۸
- جن حضرات کے نزدیک عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اور ان کی عدت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے ۵۵۸
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں، وہ ایک کو جنم دے دے تو عدت کا حکم ہے؟ ۵۶۰
- جن حضرات کے نزدیک اگر ایک بچے کو جنم دے دے تو عدت ختم ہو جاتی ہے ۵۶۱
- عورت عدت کہاں گزارے گی؟ ۵۶۲
- جن حضرات کے نزدیک مطلقہ عدت میں اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ بھی کہیں رہ سکتی ہے ۵۶۴
- اگر عورت کرائے کے گھر میں رہتی تھی اور اسے طلاق ہو گئی تو اب وہ کیا کرے؟ ۵۶۴
- کیا عورت عدت کے دنوں میں حج کر سکتی ہے؟ ۵۶۵
- جن حضرات نے عورت کو عدت میں حج کرنے کی اجازت دی ہے ۵۶۶
- وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے جن حضرات کے نزدیک وہ اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی ۵۶۷
- جن حضرات کے نزدیک خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جا سکتی ہے ۵۷۰
- اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اسے ایک یا دو حیض آ جائیں اور وہ عورت شادی کر لے تو کیا پہلے خاوند کے پاس رجوع کا حق ہوگا؟ ۵۷۱

- کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟ ۵۷۲
- ایک عورت کو اس کا خاوند طلاق دے اور پھر عدت میں اسے تیسرا حیض آ جائے تو جن حضرات کے نزدیک اب خاوند رجوع نہیں کر سکتا ۵۷۳
- جن حضرات کے نزدیک آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کر لے ۵۷۴
- ایک شخص اپنی بیوی کو اعلانیہ طلاق دے اور پھر رجوع کر لے لیکن عورت کو رجوع کا علم نہ ہو اور وہ شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۵۷۶
- اگر کوئی شخص بیوی کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو وہ کس دن سے عدت گزارے گی؟ ۵۷۸
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی ۵۸۰
- جن حضرات کے نزدیک عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب گواہ فوتیدگی یا طلاق کی گواہی دیں ۵۸۱
- اگر شادی شدہ غلام فرار ہو جائے تو کیا اس کا فرار ہونا طلاق کے مترادف ہے؟ ۵۸۳
- طلاق یافتہ عورت کا خاوند (جس کے پاس رجوع کا حق ہو) اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت لے گا یا نہیں؟ ۵۸۳
- اگر خاوند کے پاس رجوع کا حق ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی ۵۸۵
- جن حضرات کے نزدیک اگر آدمی نے عورت کو طلاقِ رجعی دی ہو تو وہ بناؤ سنگھار اور زیب وزینت اختیار کر سکتی ہے ۵۸۵
- جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ زیب وزینت کے حکم میں اس عورت کی طرح ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو ۵۸۶
- وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ عدت میں زینت کی کن کن چیزوں سے اجتناب کرے گی؟ ۵۸۷
- اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا ۵۸۹
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا ۵۹۰
- اگر ام ولد حاملہ ہو اور اس کا آقا انتقال کر جائے تو اس پر کہاں سے خرچ کیا جائے گا؟ ۵۹۲
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اس کو حیض نہ آئے تو کیا حکم ہے؟ ۵۹۳
- اگر کوئی شخص اپنے بیوی کو طلاق دے دے، اور طلاق کو چھپائے رکھے یہاں تک کہ عدت گزر جائے تو کیا حکم ہے؟ ۵۹۵
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کر دیں وہ نافذ ہو گا ۵۹۶
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آ جائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ ۵۹۷
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی سے دور چلا گیا ہو اس پر بھی بیوی کا نفقہ لازم ہے اگر وہ بھیجے تو ٹھیک ورنہ طلاق دے ۵۹۸

- اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو کیا عورت دخول سے پہلے اس سے نفقہ طلب کر سکتا ہے؟ ۵۹۹
- اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ ۶۰۰
- اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟ ... ۶۰۱
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت کی حالت میں طلاق دے دے تو اگر عورت اس کی وفات کے وقت عدت میں ہو تو وارث ہوگی ۶۰۲
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو اور مرض الموت میں تیسری طلاق دے دے تو وراثت کا کیا حکم ہوگا؟ .. ۶۰۴
- اگر کوئی شخص کسی عمل پر طلاق یا آزادی کی قسم کھائے اور پھر بھول کر وہ کام کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۶۰۴
- اگر دو آدمی کسی ایسی بات پر بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھالیں جس کے بارے میں جانتے نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ ۶۰۵
- اگر کوئی مرد یا عورت اپنے بیٹے سے کہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۶۰۶
- ایک آدمی کی زیادہ بیویاں ہوں، وہ ایک کو طلاق دے اور فوت ہو جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کو طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۰۸
- اگر کوئی شخص طلاق کی قسم کھا کر کہے کہ وہ ضرور بضرور اپنے غلام کو مارے گا یا اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے شادی کرے گا اور ایسا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۶۰۹
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الوفات میں تین طلاقیں دے اور پھر انتقال کر جائے تو کیا عورت پر اس کی وفات کی عدت لازم ہوگی؟ ۶۱۱
- اگر کوئی شخص اپنی ام ولد سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۲
- اگر کسی آدمی کے بارے میں تین شخصوں نے مختلف جگہوں میں طلاق دینے کی گواہی دی تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۲
- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اور اس نے اپنے جسم کا کچھ حصہ اس گھر میں داخل کیا تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۳
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حلال نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۳
- اگر ایک آدمی نے کسی چور کو پکڑا اور اس کے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے طلاق کی قسم کھالی، پھر وہ اس پر غالب آ گیا اور اس سے بھاگ گیا تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۳
- کیا کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کی شادی کرا سکتا ہے؟ ۶۱۴
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے حیض آئے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۴
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو چاہے تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۵

- طلاق کا اختیار کس کے قبضے میں ہوگا؟ ۶۱۵
- جن حضرات کے نزدیک حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کا اعتبار ہے ۶۱۵
- قرآن مجید کی آیت ﴿ولا یحل لهن أن یکتمن ما خلق اللّٰه فی أرحامهن﴾ کی تفسیر کا بیان ۶۱۶
- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۱۸
- مطلقہ کا نفقہ کتنا ہوگا؟ ۶۱۸
- اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے اور اس کا چھوٹا بچہ ہو تو وہ کس کے پاس رہے گا؟ ۶۱۹
- اولیاء اور چچوں میں سے بچے کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ۶۲۱
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ میں ضرور بضرور تجھ پر بہت زیادہ غصہ ڈھاؤں گا تو کیا حکم ہے؟ ۶۲۳
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا مر جائے اور اس کے گھر میں سامان ہو تو کیا حکم ہے؟ ۶۲۴
- اگر کسی بچے کے ماں اور باپ دونوں مر جائیں اور اس کے حصے میں مال ہو تو اس کو دودھ پلانے کا انتظام کہاں سے کیا جائے گا؟ ۶۲۵
- قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ﴾ کی تفسیر کا بیان ۶۲۶
- جن حضرات کے نزدیک بچے کے دودھ کا انتظام مرد کے ذمہ ہے عورت کے ذمہ نہیں ۶۲۸
- جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو کیا حکم ہے؟ ۶۲۹
- کیا کسی عورت کو اس کی بیٹی کے مال میں سے دیا جا سکتا ہے؟ ۶۳۰
- اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے پھر لعان سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ ۶۳۰
- اگر ایک شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو تو کیا حکم ہے؟ ۶۳۲
- آدمی کو کس کا نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا؟ ۶۳۲
- اگر کوئی شخص اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر لے لے تو کیا حکم ہے؟ ۶۳۳
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''اے چھوٹی بہن'' کہہ دے تو کیا حکم ہے؟ ۶۳۳
- اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر الزام لگائے کہ اس نے اس کے پیسے چرائے ہیں اور پھر اس بات پر قسم کھا لے کہ اس نے واقعی ایسا کیا ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۳۴
- اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۳۴
- اگر ایک آدمی دو مردوں اور ایک عورت کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دے، پھر دو گواہ مردوں میں سے ایک کا انتقال

ہو جائے اور طلاق کے بارے میں ایک مرد اور ایک عورت گواہی دیں تو کیا حکم ہے؟ ۲۳۵

- اگر ایک آدمی نے یہ قسم کھائی کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے بات کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق تو کیا حکم ہے؟ ۲۳۵
- بغیر کسی وجہ کے طلاق دینا جن حضرات کے نزدیک ناپسندیدہ ہے ۲۳۶
- اگر کوئی شخص کسی چیز کے متعلق کر کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھائے اور پھر دونوں کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ ۲۳۷
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھ سے خلع کی، حالانکہ اس نے خلع نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟ ۲۳۸
- آزاد عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ ۲۳۸
- عورت کا گھر بدلنے کے احکامات ۲۳۹
- اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو نے یہ لقمہ نہ کھایا تو میری بیوی کو طلاق اور راستے میں ایک بلی آئی اور اس لقمہ کو کھا گئی تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۰
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے نام خط لکھا اور اس میں اسے طلاق کا اختیار دیا اس نے خط پڑھا لیکن کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۰
- اگر کوئی غلام طلاقِ رجعی دے تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۱
- اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۱
- اگر کسی آدمی کے بارے میں دو شخص گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پھر قاضی ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دے، اس کے بعد دونوں گواہوں میں سے ایک اپنی گواہی سے رجوع کر لے تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۲
- قرآن مجید کی آیت ﴿الطلاق مرتان فامساك بمعروف أو تسريح باحسان﴾ کی تفسیر ۲۴۳
- جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب طلاق پوشیدہ طریقے پر دی ہے تو رجوع بھی پوشیدہ کرے ۲۴۵
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ مر گیا تو کیا حکم ہے؟ ۲۴۵
- اگر کسی خلع لینے والی عورت نے اپنے خاوند پر طلاق کی شرط لگائی تو اس کو اس شرط کا حق ہے ۲۴۵
- مکاتبہ باندی کی طلاق کا بیان ۲۴۶
- اگر ایک عورت اپنی عدت میں شادی کر لے پھر ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے تو نفقہ کس پر واجب ہوگا؟ ۲۴۶
- اگر کوئی عورت یا مرد زنا کا ارتکاب کریں اور اسے سنگسار کر دیا جائے تو کیا دوسرے کے لئے میراث ہوگی؟ ۲۴۶
- اگر کسی مرد نے اپنی نابالغ بیوی پر تہمت لگائی تو کیا وہ لعان کرے گا؟ ۲۴۷
- ایک آدمی نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ہوگا ۲۴۷

- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ ۶۴۷
- اگر آدمی نے ایک عورت سے عدت میں شادی کی پھر اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ ۶۴۸
- اگر میاں بیوی کسی آدمی کو ثالث بنائیں اور پھر رجوع کر لیں تو کیا حکم ہے؟ ۶۴۸
- لعان کی کیا کیفیت ہے؟ ۶۴۸
- اگر کوئی شخص کسی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور پھر وہ بچے کو جنم دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۶۴۹
- غلام اگر طلاق دے تو اس پر متعہ لازم نہیں ۶۴۹
- اگر کوئی شخص خواب میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۰
- اگر کسی آدمی کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک دار الحرب چلی جائے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۰
- اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد وہ گھر گر گیا تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۰
- طلاق دینے کی اجازت کا بیان ۶۵۱
- جن حضرات نے طلاق اور خلع کو مکروہ قرار دیا ہے ۶۵۲
- خلع طلب کرنے کی ناپسندیدگی کا بیان ۶۵۲
- قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال علیهن درجة﴾ کی تفسیر ۶۵۳
- اگر ایک آدمی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے کہا جائے کہ اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۴
- عورتوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا بیان ۶۵۵
- اگر نامکمل بچہ پیدا ہو جائے تو کیا عدت مکمل ہو جائے گی؟ ۶۵۷
- اگر دو آدمیوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے اور ہر ایک اپنی بات کو حق کہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۸
- اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ ۶۵۸
- عورت کا اپنے خاوند کی وفات پر سوگ منانا ۶۵۹
- جو حضرات سوگ کے قائل نہ تھے ۶۶۱
- عورت کی شرمگاہ اس کے پاس امانت ہے ۶۶۱
- حیض کی مدت کا بیان ۶۶۲

(۱) فِي التَّزْوِيجِ مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ وَيَحُثُّ عَلَيْهِ

جو حضرات نکاح کا حکم اور اس کی ترغیب دیا کرتے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۶۱۵۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي الْمُغَلِّسِ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ مُوسِرًا لأَنْ يَنْكِحَ فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. (ابوداؤد ۲۰۲۔ عبدالرزاق ۱۰۳۷۶)

(۱۶۱۵۲) حضرت ابونجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو نکاح کی وسعت رکھنے کے باوجود نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۶۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا. (مسلم ۱۰۲۰۔ احمد ۱/ ۱۷۶)

(۱۶۱۵۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بغیر شادی کے رہنے سے منع فرمایا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

(۱۶۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى ، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ له عُثْمَانُ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَلاَ أُزَوِّجُك جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُك بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ،

فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (بخاری ۵۰۶۵۔ مسلم ۱۰۱۸)

(۱۶۱۵۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس دوران امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو وہ ان کے ساتھ کھڑے ہوکر باتیں کرنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابوعبد الرحمن! میں ایک جوان لڑکی سے آپ کی شادی نہ کروادوں؟ شاید وہ آپ کے ماضی کو تازہ کر سکے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ بھی یہ بات کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے نوجوانو! تم میں جو شادی اور اس کے متعلقات پر دسترس رکھتا ہو اسے چاہئے کہ شادی کرلے، کیونکہ شادی نگاہ کو جھکانے والی اور شرمگاہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے۔ جو شخص شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ مستقل روزہ رکھے کیونکہ یہ روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال بن جائے گا۔

(۱۶۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (بخاری ۵۰۶۶۔ مسلم ۱۰۱۹)

(۱۶۱۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں جو شادی اور اس کے متعلقات پر دسترس رکھتا ہو اسے چاہئے کہ شادی کرلے، کیونکہ شادی نگاہ کو جھکانے والی اور شرمگاہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے۔ جو شخص شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ مستقل روزہ رکھے کیونکہ یہ روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال بن جائے گا۔

(۱۶۱۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالَ :زَوِّجُونِي فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ لاَ أَلْقَى اللَّهَ أَعْزَبًا.

(۱۶۱۵۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب حضرت شداد بن اوس کی بینائی ختم ہوگئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میری شادی کرادو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات نہ کروں کہ میں شادی شدہ نہ ہوں۔

(۱۶۱۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :زَوِّجُونِي إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ أَعْزَبًا.

(۱۶۱۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الوفات میں فرمایا کہ میری شادی کرادو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے بغیر نکاح کی حالت کے ملنا پسند نہیں کرتا۔

(۱۶۱۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي طَاوُوسٌ :لَتَنْكِحَنَّ ، أَوْ لأَقُولَنَّ لَكَ مَا قَالَ عُمَرُ لأَبِي الزَّوَائِدِ :مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النِّكَاحِ إِلاَّ عَجْزٌ ، أَوْ فُجُورٌ.

(۱۶۱۵۸) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے مجھ سے فرمایا کہ یا تو نکاح کرلو ورنہ میں تمہیں وہی بات کہوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوالزوائد سے کہی تھی کہ تمہیں نکاح سے یا تو کمزوری نے روکا ہے یا بدکاری نے۔

(۱۶۱۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لاَ يَتِمُّ نُسُكُ الشَّابِّ حَتَّى يَتَزَوَّجَ.

(۱۶۱۵۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جوان کی عبادتیں اور قربانیاں بغیر نکاح کے کامل نہیں ہوسکتیں۔

(۱۶۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لَوْ لَمْ أَعِشْ أَوَ لو لَمْ أَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ عَشْرًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي فِيهِنَّ امْرَأَةٌ.

(۱۶۱۶۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دنیا میں صرف دس دن زندہ رہنا ہو تو میری خواہش ہوگی کہ میری کوئی بیوی ہو۔

(۱۶۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ.

(۱۶۱۶۱) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی وجہ سے تمہیں مال ملے گا۔

(۱۶۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ ابْتَغُوا الْغِنَى فِي الْبَاءَةِ.

(۱۶۱۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شادی کر کے مال کی امید رکھو۔

(۱۶۱۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ. (بیہقی ۷۸)

(۱۶۱۶۳) حضرت طاوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت کرنے والوں کے لئے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں۔

(۱۶۱۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عن ابى إسحاق ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلاَّ لَيْلَةٌ لأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ لِي فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ امْرَأَةٌ.

(۱۶۱۶۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دنیا میں صرف ایک رات زندہ رہنا ہو تو میری خواہش ہوگی کہ میری کوئی بیوی ہو۔

(۱۶۱۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ نَسْتَخْصِي ؟ قَالَ : لاَ ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى الأَجَلِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

(بخاری ۴۶۱۵۔ مسلم ۱۱)

(۱۶۱۶۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم

اپنی مردانہ خواہشات کو ختم نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ نے اس بات کی رخصت دی کہ ہم کسی کپڑے کے بدلے عورت سے ہمیشہ کا نکاح کرلیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو۔

(۱۶۱۶۶) حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا يُكَنَّى بِأَبِي بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، عَنِ التَّبَتُّلِ. (ترمذی ۱۰۸۲۔ احمد ۵/ ۱۷)

(۱۶۱۶۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر شادی کے رہنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲) من قَالَ لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

(۱۶۱۶۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ ، أَوِ الْوُلاَةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أصاب مِنْهَا ، فَإِنَ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ. (ابوداؤد ۲۰۷۶۔ احمد ۶/ ۱۶۵)

(۱۶۱۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے ولی یا سرپرستوں کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس کے خاوند نے اس سے نفع اٹھایا تو عورت کو اتنا مہر مل جائے گا جس قدر اس نے نفع اٹھایا۔ اگر ولیوں کا اختلاف ہوجائے تو سلطان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

(۱۶۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَخٍ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا.

(۱۶۱۶۸) حضرت عبد الرحمن بن معبد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے ولی کی اجازت کے بغیر کئے گئے نکاح کو رد کردیا تھا۔

(۱۶۱۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ يَضْرِبُ فِيهِ.

(۱۶۱۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بغیر ولی کے نکاح کے معاملے میں تمام صحابہ میں سب سے زیادہ سخت حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ایسا کرنے پر مارا کرتے تھے۔

(۱۶۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ مُرْشِدٍ.

(۱۶۱۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ولی یا سمجھدار سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَمِعْتُ الْوَضَّاحَ، قَالَ:سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ:لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ.

(۱۶۱۷۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ.

(۱۶۱۷۴) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلِيٌّ فَالسُّلْطَانُ.

(۱۶۱۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت سے ہی منعقد ہوگا اگر کوئی ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے۔

(۱۶۱۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۱۷۶) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۱۷۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، وَإِنْ نَكَحَتْ عَشَرَةً ، أَوْ بِإِذْنِ سُلْطَانٍ.

(۱۶۱۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت خواہ دس مرتبہ نکاح کرے اس کا نکاح ولی کی اجازت سے یا سلطان کی اجازت سے ہی ہوگا۔

(۱۶۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ ، قَالَ : الْحَسَنُ السُّلْطَانُ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۶۱۷۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو اس کا ولی کون ہوگا؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ سلطان اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان۔

(۱۶۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، وَلاَ يُنْكِحُهَا وَلِيُّهَا إلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۱۷۹) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتا اور اس کا ولی اس کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں کرے گا۔

(۱۶۱۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ حَمَلَتْ ، فَقَالَتْ : تَزَوَّجَنِي بِشَهَادَةٍ مِنْ أُمِّي وَأُخْتِي ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَدَرَأَ عَنْهُمَا الْحَدَّ ، وَقَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۸۰) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حاملہ عورت لائی گئی۔ اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ سے شادی کی ہے۔ خاوند نے کہا کہ میں نے اپنی ماں اور اپنی بہن کو گواہ بنا کر اس سے شادی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں میں فرقت کروائی اور ان سے حد کو ساقط کردیا اور فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَلاَ نِكَاحَ إلاَّ بِشُهُودٍ.

(۱۶۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور گواہوں کے بغیر بھی نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ. (احمد ۱/ ۲۵۰۔ ابن ماجه ۱۸۸۰)

(۱۶۱۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

(۱۶۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَي عَدْلٍ وَبِصَدُقَةٍ مَعْلُومَةٍ وَشُهُودٍ وعَلاَنِيَةٍ.

(۱۶۱۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر، دو عادل گواہوں کے بغیر، معلوم صدقہ یعنی مہر کے بغیر اور علانیہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَعْنِي لَيْسَ لَهَا مَوْلًى ، خَطَبَهَا رَجُلٌ ، أَيُزَوِّجُهَا رَجُلٌ مِنْ جِيرَانِهَا ، قَالَ : تَأْتِي الأَمِيرَ قَالَ : فَإِنَّهَا أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَتُكَلِّمُ رَجُلاً يُكَلِّمُ لَهَا الأَمِيرُ ، قَالَ : فَإِنَّهَا أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ إلاَّ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَالْقَاضِي ؟ قَالَ : فَالْقَاضِي إذًا، إلاَّ أَنَّهُ يَجْعَلُ الْقَاضِي رُخْصَةً.

(۱۶۱۸۴) حضرت معتمر کے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ اگر کسی لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو اور کوئی شخص اسے

نکاح کا پیغام بھیجے تو کیا اس لڑکی ہمسایہ اس کا نکاح کرواسکتا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ امیرِ وقت سے کہے گی۔ میں نے کہا کہ اگر وہ اس کی دسترس نہ رکھتی ہو تو؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کسی آدمی کے ذمے لگائے کہ وہ امیر سے بات کرے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ اس کی بھی دسترس نہ رکھتی ہو تو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں نے کہا کہ کیا قاضی اس کا نکاح کراسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس صورت میں قاضی کراسکتا ہے۔ البتہ حضرت حسن نے قاضی کے لئے رخصت رکھی۔

(١٦١٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : إِذَا اتَّفَقَ الْوَلِيُّ وَالأُمُّ تَزَوَّجَا ، وَإِنِ اخْتَلَفَا فَالْوَلِيُّ.

(١٦١٨٥) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ جب ولی اور لڑکی کی ماں کا اتفاق ہو جائے تو دونوں اس کی شادی کرا دیں اور اگر اختلاف ہو تو ولی کا قول معتبر ہوگا۔

(١٦١٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ. (ابوداؤد ٢٠٧٨۔ احمد ٣٩٤)

(١٦١٨٦) حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(١٦١٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَدْنَى مَا يَكُونُ فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةٌ : الَّذِي يُزَوِّجُ وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ وَشَاهِدَانِ.

(١٦١٨٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نکاح میں کم از کم چار افراد ہونے چاہئیں: شادی کرانے والا، شادی کرنے والا اور دو گواہ۔

(١٦١٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(١٦١٨٨) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(١٦١٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ فَذَهَبَ هُوَ وَرَجُلٌ وَجَاءَ الْوَلِيُّ وَرَجُلٌ.

(١٦١٨٩) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ کیا تو آپ ایک آدمی کو لے کر گئے اور ولی ایک آدمی کو لے کر آیا۔

(١٦١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، أَوْ غَيْرُهُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَدْنَى مَا يَكُونُ فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةٌ : الَّذِي يَتَزَوَّجُ وَالَّذِي يُزَوِّجُ وَشَاهِدَانِ.

(۱۶۱۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح میں کم از کم چار آدمی ضرور ہوں: شادی کرنے والا، شادی کرانے والا، دو گواہ۔

(۲) فی المرأۃ إذا تزوّجت بغیر ولیّ

اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۱۹۱) حدّثنا إسماعیل ابنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : جَمَعَتِ الطَّرِیقُ رَکْبًا ، فَجَعَلَتِ امْرَأَۃٌ مِنْھُمْ ثَیِّبٌ أَمْرَھَا إِلَی رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ غَیْرِ وَلِیِّھَا ، فَأَنْکَحَھَا رَجُلاً ، قَالَ : فَجَلَدَ عُمَرُ النَّاکِحَ وَالْمُنْکِحَ وَفَرَّقَ بَیْنَھُمَا.

(۱۶۱۹۱) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک راستے میں مختلف قافلے جمع ہوئے۔ ان میں ایک ثیبہ عورت نے اپنا معاملہ اپنے ولی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے حوالے کیا کہ وہ کسی سے اس کی شادی کرادے۔ اس نے کسی آدمی سے اس کی شادی کرادی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے نکاح کرنے والے اور نکاح کروانے والے کو کوڑا مارا اور ان کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۶۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ، عَنْ قَتَادَۃَ، عَنِ سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ، وَالْحَسَنِ فِی امْرَأَۃٍ تَزَوَّجَتْ بِغَیْرِ إِذْنِ وَلِیِّھَا ، قَالَ : یُفَرَّقُ بَیْنَھُمَا ، وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : إِنْ أَجَازَہُ الأَوْلِیَاءُ فَھُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۱۹۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا تو ان کے درمیان جدائی کروادی جائے گی۔ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ اگر اولیاء اجازت دے دیں تو پھر جائز ہے۔

(۱۶۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاھِیمَ ، عَنِ امْرَأَۃٍ تَزَوَّجَتْ بِغَیْرِ وَلِیٍّ فَسَکَتَ، وَسَأَلْت سَالِمَ بْنَ أَبِی الْجَعْدِ ، فَقَالَ : لاَ یَجُوزُ.

(۱۶۱۹۳) حضرت مصعب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟ وہ خاموش رہے۔ میں نے حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جائز نہیں۔

(۱۶۱۹۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سفیان عن ھِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ : إِذَا نُکِحَتِ الْمَرْأَۃُ بِغَیْرِ وَلِیٍّ ، ثُمَّ أَجَازَ الْوَلِیُّ جَازَ.

(۱۶۱۹۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ولی کی اجازت کے بغیر کسی عورت کا نکاح کرایا گیا، پھر ولی نے اجازت دے دی تو اس کا نکاح ہو گیا۔

(۱۶۱۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ بَکْرٍ قَالَ : تَزَوَّجَتِ امْرَأَۃٌ بِغَیْرِ وَلِیٍّ وَلاَ بَیِّنَۃٍ فَکَتَبَ إِلَی عُمَرَ فَکَتَبَ أَنْ تُجْلَدَ مِئَۃً ، وَکَتَبَ إِلَی الأَمْصَارِ ، أَیُّمَا امْرَأَۃٍ تَزَوَّجَتْ بِغَیْرِ وَلِیٍّ فَھِیَ بِمَنْزِلَۃِ الزَّانِیَۃِ.

(۱۶۱۹۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ولی کی اجازت اور گواہی کے بغیر نکاح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس بارے میں خط لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ پھر آپ نے سب شہروں میں خط لکھا کہ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ زانیہ کی طرح ہے۔

(۱۶۱۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ امْرَأَةً وَلَهَا وَلِيٌّ هُوَ أَوْلَى مِنْهُ بِدُرُوبِ الرُّومِ ، فَرَدَّ عُمَرُ النِّكَاحَ وَقَالَ :الْوَلِيُّ وَإِلاَّ فَالسُّلْطَانُ.

(۱۶۱۹۶) اہل جزیرہ کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کی شادی کرائی جبکہ اس مرد کے علاوہ اس کا کوئی اور قریب کا ولی بھی تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا اور فرمایا کہ پہلا حق ولی کا ہے پھر سلطان کا۔

(۷) باب من أجازه بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَلَمْ يُفَرِّقْ

جن حضرات کے نزدیک بغیر ولی کے نکاح کی صورت میں میاں بیوی میں جدائی نہیں کرائی جائے گی

(۱۶۱۹۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئٍ قَالَتْ :تَزَوَّجْت الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ فَسَأَلَنِي وَجَعَلَ لِي مُذْهَبًا مِنْ جَوْهَرٍ عَلَى أَنْ يَبِيتَ عِنْدِي لَيْلَةً فَبَاتَ ، فَوَضَعْت لَهُ تَوْرًا فِيهِ خَلُوقٌ فَأَصْبَحَ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ ، فَقَالَ لِي :فَضَحْتِنِي ، فَقُلْتُ لَهُ :مِثْلِي يَكُونُ سِرًّا ؟ فَجَاءَ أَبِي مِنَ الأَعْرَابِ ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْقَعْقَاعِ :أَدَخَلْتَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فَأَجَازَ النِّكَاحَ.

(۱۶۱۹۷) حضرت بحریہ بنت ہانیء فرماتی ہیں کہ میں نے قعقاع بن شور سے شادی کی۔ انہوں نے مجھے سونے کا زیور دیا کہ وہ میرے پاس ایک رات گذاریں۔ چنانچہ انہوں نے میرے گھر رات گذاری۔ میں نے خلوق کا ایک برتن ان کے پاس رکھا۔ صبح ان کے کپڑوں پر خلوق خوشبو لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم نے اس خوشبو کی وجہ سے میری رسوائی کا سامان کر دیا کہ اب اس شادی کا سب کو پتہ چل جائے گا۔ میں نے کہا کہ کیا مجھ جیسی سے کوئی راز رہ سکتا ہے؟ پھر میرے دیہاتی والد آئے اور قعقاع بن شور کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع سے کہا کہ کیا تم نے اپنی بیوی سے دخول کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۱۶۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ :سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، فَقَالَ :يَجُوزُ فِي الْمَرْأَةِ تَزْوِيجٌ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.

(۱۶۱۹۸) حضرت مصعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا

کہ بغیر ولی کے عورت کی شادی کرانا جائز ہے۔

(۱۶۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ امْرَأَةٍ تَزَوَّجُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ كُفُوًا جَازَ.

(۱۶۱۹۹) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ کیا عورت بغیر ولی کی اجازت کے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر خاوند بیوی کا کفوء ہو تو جائز ہے۔

(۱۶۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا كَانَ كُفُوًا جَازَ.

(۱۶۲۰۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کفوء ہوں تو جائز ہیں۔

(۱۶۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الأَوْدِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ وَلِيٍّ أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بِرِضَاهَا.

(۱۶۲۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغیر ولی کے نکاح کرنے کو جائز قرار دیا اور فرمایا کہ اس کی ماں اس کی اجازت سے اس کا نکاح کرا سکتی ہے۔

(۱۶۲۰۲) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ وَجَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَمَّ وَلَدِي خَطَبَنِي فَرَدَّهُ أَبِي وَزَوَّجَنِي وَأَنَا كَارِهَةٌ، قَالَ : فَدَعَا أَبَاهَا ، فَسَأَلَهُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَنْكَحْتُهَا وَلَمْ آلُوهَا خَيْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ لَكِ ، اذْهَبِي فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ. (عبدالرزاق ۱۰۳۰۳)

(۱۶۲۰۲) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے چچازاد بھائی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن میرے والد نے اس رشتے کو رد کر دیا اور میری شادی ایسی جگہ کرادی جہاں مجھے پسند نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو بلایا اور اس سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا نکاح کرایا ہے اور اس کے لئے خیر کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا نکاح نہیں ہوا، جاؤ اور جس سے چاہو نکاح کرلو۔

(۱۶۲۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّيْنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ ، فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ عَنْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا ، فَخُطِبَتْ فَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، وَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. (بخاری ۵۱۳۹۔ ابوداؤد ۲۰۹۴)

(۱۶۲۰۳) حضرت عبدالرحمن بن یزید انصاری اور مجمع بن یزید انصاری فرماتے ہیں کہ خذام نامی ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی۔ اس لڑکی نے اپنے والد کے کرائے ہوئے نکاح کو ناپسند کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ساری بات

کا ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کے نکاح کو مسترد کر دیا۔ پھر اس کے نکاح کے پیغام آئے اور انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے نکاح کر لیا۔ راوی یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ وہ ثیبہ تھیں۔

(١٦٢٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَحَتْ حَفْصَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ غَضِبَ وَقَالَ : أَيْ عِبَادَ اللهِ ، أَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فِي بَنَاتِهِ ؟ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ وَقَالَتْ :أَيُرْغَبُ ، عَنِ الْمُنْذِرِ.

(۱۶۲۰۴) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر کی شادی منذر بن زبیر سے کرادی۔ اس وقت ان کے والد عبدالرحمٰن غائب تھے۔ جب حضرت عبدالرحمٰن واپس آئے تو بہت غصے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! کیا میرے جیسے شخص اس قابل ہیں کہ ان کی بیٹیوں کے بارے میں اس کی مرضی کے بغیر فیصلہ کیا جائے؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ میں آئیں اور فرمایا کہ کیا منذر جیسے لوگوں سے اعراض کیا جا سکتا ہے؟

(١٦٢٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ : رُفِعَتْ إِلَى عَلِيٍّ امْرَأَةٌ زَوَّجَهَا خَالُهَا وأمها ، قَالَ :فَأَجَازَ عَلِيٌّ النِّكَاحَ ، قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :لاَ يَجُوزُ لأَنَّهُ غَيْرُ وَلِيٍّ ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ :هُوَ جَائِزٌ لأَنَّ عَلِيًّا حِينَ أَجَازَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْوَلِيِّ.

(۱۶۲۰۵) حضرت ہزیل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسی عورت کا مقدمہ آیا جس کے ماموں اور اس کی ماں نے اس کی شادی کرادی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کیونکہ یہ ولی نہیں ہیں۔ حضرت علی بن صالح فرماتے ہیں کہ جائز ہے کیونکہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا تو وہ ولی کے درجہ میں تھے۔

(١٦٢٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إذَا رُفِعَ إلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَدَخَلَ بِهَا أَمْضَاهُ.

(۱۶۲۰۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے شخص کا مقدمہ آیا جس نے ولی کی اجازت کے بغیر کسی سے شادی کی اور اس سے دخول بھی کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔

(٥) من قَالَ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوِّجَ الْمَرْأَةَ وَإِنَّمَا الْعَقْدُ بِيَدِ الرَّجُلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کسی عورت کی شادی نہیں کرا سکتی بلکہ نکاح کروانے کا اختیار مردوں کو ہے

(١٦٢٠٧) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ:لَيْسَ الْعُقْدُ بِيَدِ النِّسَاءِ، إِنَّمَا الْعُقْدُ بِيَدِ الرِّجَالِ.

(۱۶۲۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح کرانے کا اختیار عورت کو نہیں بلکہ یہ اختیار مرد کو ہے۔

(١٦٢٠٨) حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيس ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْفَتَى مِنْ بَنِي أَخِيهَا إِذَا هَوَى الْفَتَاةَ مِنْ بنات أَخِيهَا ضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا سِتْرًا وَتَكَلَّمَتْ ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ النِّكَاحَ قَالَتْ : يَا فُلاَنُ ، أَنْكِحْ ، فَإِنَّ النِّسَاءَ لاَ يَنْكِحْنَ.

(۱۶۲۰۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب دیکھتیں کہ ان کے بھائی کے بچوں میں سے کوئی نوجوان کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے تو ان کے درمیان پردہ کر دیتیں اور بات کرتیں۔ اور جب نکاح کے علاوہ کوئی صورت نہ بچتی تو فرماتیں اے فلاں! ان کا نکاح کرادو کیونکہ عورتیں نکاح نہیں کراسکتیں۔

(١٦٢٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لاَ تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ.

(۱۶۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت عورت کی شادی نہیں کرا سکتی۔

(١٦٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : لاَ تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ.

(۱۶۲۱۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عورت عورت کی شادی نہیں کرا سکتی۔

(١٦٢١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ أَمَتَهَا ، فَإِذَا أَعْتَقَتْهَا لَمْ تُزَوِّجْهَا.

(۱۶۲۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورت اپنی باندی کی شادی کرا سکتی ہے، جب وہ اسے آزاد کردے تو اس کی شادی نہیں کرا سکتی۔

(١٦٢١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ تَشْهَدُ الْمَرْأَةُ ، يَعْنِي الْخِطْبَةَ وَلاَ تُنْكِحُ.

(۱۶۲۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت پیغام نکاح کے وقت حاضر نہ ہوگی اور نہ نکاح کرا سکتی ہے۔

(٦) في المرأة تُزَوِّجُ نَفْسَهَا

کیا ایک عورت اپنا نکاح خود کرا سکتی ہے؟

(١٦٢١٣) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَقَالَتْ : إِنِّي زَوَّجْتُ نَفْسِي ، فَقَالَ : إِنَّكِ لَتُحَدِّثِينِي أَنَّكِ زَنَيْتِ ؟ فَسَفَعَتْ برنّة ثُمَّ انْطَلَقَتْ.

(۱۶۲۱۳) حضرت سعید بن یزید فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت جابر بن زید کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی شادی کرا دی۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ تو مجھ سے یہ گفتگو کر رہی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے! یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری اور اس کا رنگ بدل گیا پھر وہ چلی گئی۔

(۱۶۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا ، وَكَانُوا يَقُولُونَ :إِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا.

(۱۶۲۱۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عورت اپنا نکاح نہیں کرا سکتی، اسلاف کہا کرتے تھے کہ زانیہ وہ ہے جو اپنا نکاح خود کرا دے۔

(۱۶۲۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۶۲۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۲۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِنَّ الْبَغَايَا اللاَّتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ.

(۱۶۲۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فاحشہ عورتیں وہ ہوتی ہیں جو بغیر گواہی کے اپنا نکاح کر لیتی ہیں۔

(٧) الرجل يزوج ابْنَتَهُ مَنْ قَالَ يَسْتَأْمِرُهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا

(۱۶۲۱۷) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَعِهِنَّ ، قَالَتْ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُنَّ يَسْتَحْيِينَ ، قَالَ :الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فَسُكَاتُهَا إِقْرَارُهَا.

(بخاری ٦٩٤٦۔ مسلم ٦٥)

(۱۶۲۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شادی کرانے سے پہلے عورتوں سے اجازت طلب کی جائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ اس بات سے حیاء کریں گی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(۱۶۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. (ترمذی ۱۱۰۸۔ ابوداؤد ۲۰۹۱)

(۱۶۲۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے، باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(۱۶۲۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ أَحَدٌ مِنْ بَنَاتِهِ جَلَسَ إِلَى جَنْبِ خِدْرِهَا ، فَقَالَ :إِنَّ فُلاَنًا يَخْطُبُ فُلاَنَةً فَإِنْ سَكَتَتْ بِهِ زَوَّجَهَا ، وَإِنْ طَعَنَتْ

بِيَدِهَا وَأَشَارَ حَفْصٌ بِيَدِهِ السَّبَّابَةِ أَيْ يَطْعَنُ فِي فَخِذِهِ لَمْ يُزَوِّجْهَا. (عبدالرزاق ۱۰۲۷۹۔ بزار ۱۴۲۱)

(۱۶۲۱۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کسی صاحبزادی کا پیغامِ نکاح آتا تو آپ اس کے پردہ والے کمرے کے پاس بیٹھ کر فرماتے کہ فلاں نے فلانی کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا ہے۔ اگر وہ خاموش رہتیں تو وہ نکاح کرادیتے اور اگر وہ اپنے ہاتھ چبھوتیں تو آپ ان کی شادی نہ کراتے۔ یہ کہتے ہوئے راوی حضرت حفص نے اپنی انگشتِ شہادت کو ران میں چبھویا۔

(۱۶۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لَا يُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابنته حَتَّى يَسْتَأْمِرَهَا.

(۱۶۲۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیٹی کی اس وقت تک شادی نہیں کراسکتا جب تک اس سے اجازت طلب نہ کرلے۔

(۱۶۲۲۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي عِيَالِ أَبِيهَا لَمْ يَسْتَأْمِرْهَا ، وَإِنْ كَانَتْ فِي غَيْرِ عِيَالِهِ اسْتَأْمَرَهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَهَا.

(۱۶۲۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت اپنے باپ کی سرپرستی میں ہو تو وہ اس سے اجازت طلب نہیں کرے گا اور اگر وہ کسی اور کی سرپرستی میں ہو تو اس کا نکاح کرنے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۶۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عاصم ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : يَسْتَأْمِرُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي النِّكَاحِ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ.

(۱۶۲۲۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی باکرہ اور ثیبہ بیٹی کا نکاح کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۶۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : نِكَاحُ الأَبِ جَائِزٌ عَلَى ابْنَتِهِ ، بِكْرًا كَانَ ، أَوْ ثَيِّبًا ، كَرِهَتْ ، أَوْ لَمْ تَكْرَهْ.

(۱۶۲۲۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ باپ کے لئے بیٹی کا نکاح ہر صورت میں کرانا جائز ہے، خواہ وہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند۔

(۱۶۲۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَا يُكْرِهُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ الثَّيِّبَ عَلَى نِكَاحٍ هِيَ تَكْرَهُهُ.

(۱۶۲۲۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنی ثیبہ بیٹی کا نکاح ایسی جگہ کرانا مکروہ نہیں جہاں نکاح کو وہ ناپسند سمجھتی ہو۔

(۱۶۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَقُولَانِ : إِذَا زَوَّجَ أَبُو الْبِكْرِ الْبِكْرَ فَهُوَ لَازِمٌ لَهَا ، وَإِنْ كَرِهَتْ.

(۱۶۲۲۵) حضرت قاسم اور حضرت سالم فرمایا کرتے تھے کہ جب باکرہ کے باپ نے اس کا نکاح کرادیا تو وہ طے ہوگیا خواہ اس کو ناپسند ہو۔

(۱۶۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنَّ أَبُو الْبِكْرِ دَعَاهَا إِلَى رَجُلٍ وَدَعَتْ هِيَ إِلَى آخَرَ ،

قَالَ :يَتَّبِعُ هَوَاهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي دَعَاهَا إِلَيْهِ أَبُوهَا أَسْنَى فِي الصَّدَاقِ أَخْشَى أَنْ يَقَعَ فِي نَفْسِهَا ، وَإِنْ أَكْرَهَهَا أَبُوهَا فَهُوَ أَحَقُّ.

(۱۶۲۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر باکرہ لڑکی کا باپ کسی سے اس کا نکاح کرانا چاہے اور وہ کسی اور سے نکاح کی خواہش مند ہو تو باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرے اگر اس میں کوئی حرج نہ ہو۔ اگرچہ باپ کی پسند کے رشتے میں مہر زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر لڑکی کا باپ اسے مجبور کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(۱۶۲۲۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ يُجْبِرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلاَّ الأَبُ.

(۱۶۲۲۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باپ کے سوا کوئی عورت کو نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔

(۱۶۲۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ أَحَدًا مِنْ بَنَاتِهِ قَعَدَ إِلَى خِدْرِهَا ، فَقَالَ إِنَّ فُلاَنًا يَذْكُرُكِ.

(۱۶۲۲۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب اپنی کسی بیٹی کا نکاح کرانا چاہتے تو اس کے پردے کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ فلاں تمہارا ذکر کر رہا تھا۔

(۱۶۲۲۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :تُسْتَأْمَرُ الْبِكْرُ ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا.

(۱۶۲۲۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی خواہ وہ اپنے والدین کے درمیان ہو۔

(۱۶۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ :جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي من ابْنِ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ وَإِنِّي كَرِهْت ذَلِكَ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :انْتَظِرِي حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا ، فَجَعَلَ الأَمْرَ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ :أَمَّا إِذَا كَانَ الأَمْرُ إِلَيَّ فَقَدْ أَجَزْت مَا صَنَعَ أَبِي ، إِنَّمَا أَرَدْت أَنْ أَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ؟. (احمد ۶/ ۱۳۶۔ دار قطنی ۴۵)

(۱۶۲۳۰) حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک جوان عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کرادی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنی غربت کو دور کر سکے۔ مجھے یہ نکاح ناپسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو فیصلہ فرمائیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ سے ساری بات کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا۔ آپ نے فیصلے کا اختیار اس عورت کو دے دیا۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ اگر فیصلے کا اختیار مجھے ہے تو میں اپنے والد کے کئے گئے نکاح کو جائز قرار دیتی ہوں۔ میں صرف یہ جاننا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو کوئی حق ہوتا ہے یا نہیں؟

(۸) فی الیتیمۃ مَنْ قَالَ تُسْتَأْمَرُ فِی نَفْسِہَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے نکاح کرانے کے لئے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا اقرار اس کی خاموشی ہے

(۱۶۲۳۱) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ : عَنْ سَعِیدٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تُسْتَأْمَرُ الْیَتِیمَۃُ فِی نَفْسِہَا وَصَمْتُہَا إِقْرَارُہَا. (عبدالرزاق ۱۰۲۹۵)

(۱۶۲۳۱) حضرت سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا اقرار اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : الْیَتِیمَۃُ تُسْتَأْمَرُ فِی نَفْسِہَا ، فَإِنْ قَبِلَتْ فَہُوَ إِذْنُہَا ، وَإِنْ أَبَتْ فَلاَ جَوَازَ عَلَیْہَا.

(ابو داؤد ۲۰۸۶۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۱۶۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی، اگر وہ قبول کرلے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں۔

(۱۶۲۳۳) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی بُرْدَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : أَیُّمَا یَتِیمَۃٍ خُطِبَتْ فَلاَ تُنْکَحُ حَتَّی تُسْتَأْمَرَ ، فَإِنْ ہِیَ أَقَرَّتْ فَلْتُنْکَحْ وَإِقْرَارُہَا سُکُوتُہَا ، وَإِنْ أَنْکَرَتْ فَلاَ تُنْکَحُ. (احمد ۴/ ۴۰۸۔ دارقطنی ۷۷)

(۱۶۲۳۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی یتیم لڑکی کو نکاح کا پیغام بھجوایا گیا تو اس کا نکاح اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اس سے اجازت نہ طلب کی جائے۔ اگر وہ ہاں کردے تو اس کا نکاح کرادیا جائے اور اس کا سکوت اس کا اقرار ہے۔ اگر وہ انکار کردے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۱۶۲۳۴) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تُسْتَأْمَرُ الْیَتِیمَۃُ فِی نَفْسِہَا، فَرِضَاہَا أَنْ تَسْکُتَ.

(۱۶۲۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے اس کی رضا طلب کی جائے گی اور اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۵) حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَہُ.

(۱۶۲۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ وَعُمَرَ وَشُرَیْحٍ قَالُوا : تُسْتَأْمَرُ الْیَتِیمَۃُ فِی نَفْسِہَا ، وَرِضَاہَا أَنْ تَسْکُتَ.

(۱۶۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے اس کے دل کی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا زُوِّجَت الْيَتِيمَةُ فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا ، وَإِنْ كَرِهَتْ لَمْ تُزَوَّجْ.

(۱۶۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب یتیم لڑکی کی شادی کرائی جائے، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضا ہے اور اگر اس نے ناپسند کیا تو اس کی شادی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۶۲۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عن شريح قَالَ :إِنْ سَكَتَتْ وَرَضِيَتْ فَقَدْ سَلَّمَتْ ، وَإِنْ كَرِهَتْ ومعضت لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۲۳۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر وہ خاموش رہے اور راضی رہے تو گویا اس نے مان لیا اور اگر وہ ناپسند کرے اور اظہار ناگواری کرے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۱۶۲۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ كِلاَهُمَا ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْيَتِيمَةِ إِذَا زُوِّجَتْ قَالَ :فَإِنْ سَكَتَتْ ، أَوْ بَكَتْ فَهُوَ رِضَاهَا ، وَإِنْ كَرِهَتْ لَمْ تُزَوَّجْ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ كَرِهَتْ. (احمد ۴/ ۳۹۴۔ ابن حبان ۴۰۸۵)

(۱۶۲۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کی شادی کرائی گئی، اگر وہ خاموش رہی یا رو پڑی تو یہ اس کی رضا ہے، اگر اس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو اس کی شادی نہ کرائی جائے گی۔

(۱۶۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الْيَتِيمَةِ :إِذَا زُوِّجَتْ فَضَحِكَتْ ، أَوْ بَكَتْ ، أَوْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا.

(۱۶۲۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کی اگر شادی کرائی جائے اور وہ ہنس پڑے یا رو پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے۔

(۱۶۲٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ ، وَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۲۴۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یتیم لڑکی سے اس کے دل کی اجازت طلب کی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۹) فی الولیین یزوّجانِ

اگر دو ولی نکاح کرائیں تو کس کا نکاح معتبر ہے؟

(١٦٢٤٢) حَدَّثَنَا حدَّثنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ. (مسلم ۷۔ ابن ماجه ۲۱۹۰)

(۱۶۲۴۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(١٦٢٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ :، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ. (ابو داؤد ۲۰۸۱۔ ابن ماجه ۲۱۹۱)

(۱۶۲۴۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(١٦٢٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً زَوَّجَهَا وَلِيٌّ لَهَا بِالْكُوفَةِ عُبَيْدُ اللهِ ، وَتَزَوَّجَهَا بِالشَّامِ رَجُلٌ آخَرُ قَبْلَ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :فَقَدِمَ الرَّجُلُ ، فَخَاصَمَ عُبَيْدَ اللهِ إلَى عَلِيٍّ فَقَضَى بِهَا على لِلأَوَّلِ بَعْدَ مَا ولدت للآخرِ.

(۱۶۲۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کا نکاح کوفہ میں موجود ایک ولی ''عبید اللہ'' نے کیا، جبکہ شام میں موجود ایک شخص نے عبید اللہ سے پہلے اس سے نکاح کر لیا تو کس کا نکاح معتبر ہوگا؟ جب شام میں موجود آدمی کوفہ آیا تو وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں حاضر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کے حق میں فیصلہ کر دیا حالانکہ دوسرے سے اس کا بچہ پیدا ہو چکا تھا۔

(١٦٢٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :الأَوَّلِ عُبَيْدِ اللهِ.

(۱۶۲۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ گذشتہ روایت میں پہلے سے مراد ''عبید اللہ'' ہے۔

(١٦٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ وَأَشْعَثَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالنِّكَاحُ لِلأَوَّلِ.

(۱۶۲۴۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(١٦٢٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ ، قَالَ :تُخَيَّرُ.

(۱۶۲۴۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر دو ولیوں نے کسی عورت کی شادی کرادی تو عورت کو اختیار دیا جائے گا۔

(١٦٢٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :إِذَا أَنْكَحَ مُجِيزَانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ.

(۱۶۲۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(١٦٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي جَارِيَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ زَوَّجَهَا وَلِيُّهَا رَجُلاً مِنْ قَيْسٍ ، وَزَوَّجَهَا اخوها رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدَ الْعَزِيزِ أَنْ أَدْخِلْ عَلَيْهَا شُهُودًا عُدُولاً ثم خَيِّرْهَا ، فَأَيَّهُمَا اخْتَارَتْ فَهُوَ زَوْجُهَا.

(۱۶۲۴۹) حضرت ثابت بن قیس غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے نام خط لکھا کہ جہینہ قبیلے کی ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی سے کرادیا، جبکہ اس کے بھائی نے اس کا نکاح جہینہ قبیلے کے ایک آدمی سے کرایا ہے، اب وہ کس کی بیوی ہوگی؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اس کے سامنے عادل گواہ لاؤ پھر اسے اختیار دو، وہ جس کو اختیار کرے وہی اس کا شوہر ہے۔

(١٦٢٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عن سفيان ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي أَخَوَيْنِ زَوَّجَا أُخْتًا لَهُمَا قَالَ تُخَيَّرُ.

(۱۶۲۵۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر دو بھائیوں نے مختلف جگہ اپنی ایک بہن کی شادی کرادی تو اس کو دونوں کے بارے میں اختیار ہوگا۔

(١٦٢٥١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْوَلِيَّيْنِ إِذَا زَوَّجَا قَالَ أَيُّهُمَا رَضِيَتْ فَهُوَ زَوْجُهَا.

(۱۶۲۵۱) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر دو ولیوں نے کسی عورت کی شادی کرادی تو جس سے وہ راضی ہو وہی اس کا خاوند ہے۔

(١٠) الْيَتِيمَةُ تُزَوَّجُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ مَنْ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ

اگر یتیم لڑکی کے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کی شادی کرادی گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٦٢٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عن سليمان ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْيَتِيمَيْنِ :إِذَا زُوِّجَا وَهُمَا صَغِيرَانِ أَنَّهُمَا بِالْخِيَارِ.

(۱۶۲۵۲) حضرت سلم بن ابی ذیال فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط میں ایک حکم نامہ لکھا کہ اگر ایک یتیم لڑکے اور ایک یتیم لڑکی کے نابالغ ہونے کی حالت میں ان کی شادی کرادی گئی تو بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہے۔

(١٦٢٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ.

(۱۶۲۵۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے۔

(۱۶۲۵٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : هِيَ بِالْخِيَارِ.

(۱۶۲۵۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے۔

(۱۶۲۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الصَّغِيرَتَيْنِ ، قَالَ : هُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا شَبَّا.

(۱۶۲۵۵) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ جب یتیم بچوں کا نابالغ ہونے کی حالت میں نکاح کرایا گیا تو بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہے۔

(۱۶۲۵٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمَةِ إِذَا زَوَّجَهَا وَهِيَ صَغِيرَةٌ قَالَ : النِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَلَهَا الْخِيَارُ.

(۱۶۲۵۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب یتیم لڑکی کے ولی نے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے اور اسے اختیار ہوگا۔

(۱۶۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۲۵۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس کا نکاح جائز ہے اور اسے اختیار بھی نہیں۔

(۱۱) المرأة يأبى وَلِيُّهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا

اگر کسی عورت کا ولی اس کا نکاح کرانے سے انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۶۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ : خَطَبَ رَجُلٌ سَيِّدَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ ثَيِّبًا ، فَأَبَى أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا ، فَكَتَبَتْ إِلَى عُثْمَانَ ، فَكَتَبَ عُثْمَانُ : إِنْ كُفُؤًا فَقُولُوا لأَبِيهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا ، فَإِنْ أَبَى أَبُوهَا فَزَوِّجُوهَا.

(۱۶۲۵۸) حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بنولیث کی ایک ثیبہ عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اس کے باپ نے اس کی شادی کرانے سے انکار کردیا۔ اس عورت نے حضرت عثمان ؓ کو خط لکھا تو حضرت عثمان ؓ نے خط لکھ کر حکم دیا کہ اگر وہ آدمی اس عورت کا کفو ہے تو اس کے باپ سے کہو کہ اس کی شادی کرادے۔ اگر وہ شادی نہ کرائے تو پھر بھی اس کی شادی کرادو۔

(۱۶۲۵۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ الْوَلِيُّ وَالْمَرْأَةُ نَظَرَ السُّلْطَانُ ، فَإِنْ كَانَ الْوَلِيُّ مُضَارًّا زَوَّجَهَا وَإِلاَّ رَدَّ أَمْرَهَا إِلَى وَلِيِّهَا.

(۱۶۲۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ولی اور سلطان کا اختلاف ہوگیا تو سلطان دیکھے گا اگر ولی عورت کو نقصان پہنچا رہا ہے تو اس عورت کی بات معتبر ہوگی اور اگر ایسا نہ ہو تو معاملہ ولی کے سپرد ہوگا۔

(۱۶۲٦۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَشْجَعِيِّ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ شُرَيْحًا مَعَهَا

أُمُّهَا وَعَمُّهَا ، فَأَرَادَتِ الأُمُّ رَجُلاً وَأَرَادَ الْعَمُّ رَجُلاً ، فَخَيَّرَهَا شُرَيْحٌ ، فَاخْتَارَتِ الَّذِي اخْتَارَتْ أُمُّهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْعَمِّ :تَأْذَنُ ؟ قَالَ :لاَ وَاللَّهِ لاَ آذَنُ قَالَ :أَتَأْذَنُ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ لَكَ إِذْنٌ ؟ قَالَ :لاَ وَاللَّهِ لاَ آذَنُ ، قَالَ شُرَيْحٌ :اذْهَبِي فَأَنْكِحِي ابْنَتَكِ مَنْ شِئْتِ.

(۱۶۲۶۰) حضرت ابو جعفر اشجعی کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنی ماں اور اپنے چچا کے ساتھ حضرت شریح کے پاس آئی۔ اس کی ماں ایک آدمی سے اور اس کا چچا دوسرے آدمی سے اس کا نکاح کرانا چاہتا تھا۔ حضرت شریح نے اس عورت کو اختیار دیا تو اس عورت نے اپنی ماں کی پسند کو اختیار کیا۔ حضرت شریح نے اس کے چچا سے پوچھا کہ کیا تم اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خدا کی قسم! ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ کیا تم اجازت دیتے ہو قبل اس کے کہ تمہاری اجازت نہ رہے۔ اس کے چچا نے کہا کہ میں خدا کی قسم! ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت شریح نے اس عورت کی ماں سے فرمایا تم اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور جہاں چاہو اس کا نکاح کرادو۔

(۱۲) فِي رَجُلٍ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، مَنْ أَجَازَهُ

جن حضرات کے نزدیک نابالغ بیٹے کا نکاح کرانا باپ کے لئے جائز ہے

(۱۶۲۶۱) حدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ ، وَإِذَا زَوَّجَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ جَازَ نِكَاحُهُ.

(۱۶۲۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آدمی نے اپنے بالغ بیٹے کا نکاح کرایا اور وہ اس پر راضی نہیں تھا تو یہ نکاح جائز نہیں ہے۔ اگر اس کے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کا نکاح کرایا تو جائز ہے۔

(۱۶۲۶۲) حدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ، أَوِ ابْنَتَهُ فَالْخِيَارُ لَهُمَا إِذَا شَبَّا.

(۱۶۲۶۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے نابالغ بیٹے یا بیٹی کا نکاح کرایا تو بالغ ہونے کے بعد انہیں اختیار ہوگا۔

(۱۶۲۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالُوا :إِذَا أَنْكَحَ الصِّغَارَ آبَاؤُهُمْ جَازَ نِكَاحُهُمْ.

(۱۶۲۶۳) حضرت زہری، حضرت حسن اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر باپ دادا نابالغ بچوں کا نکاح کرادیں تو نکاح جائز ہے۔

(۱۶۲۶۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَتَزْوِيجُهُ جَائِزٌ عَلَيْهِ ، وَالصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے البتہ مہر بیٹے پر واجب ہوگا۔

(۱۶۲۶۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ يُجْبِرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلاَّ الأَبُ.

(۱۶۲۶۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نکاح پر باپ کے سوا کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(١٦٢٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ وَلَا طَلَاقَ لَهُ.

(۱۶۲۶۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے اور اس بچے کے پاس طلاق کا حق نہیں ہوگا۔

(١٣) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ عَلَى مَنْ يَكُونُ الْمَهْرُ

اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کی شادی کرائے تو مہر کس پر واجب ہوگا؟

(١٦٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ جَازَ عَلَيْهِ فَإِذَا بَلَغَ فَإِنْ طَلَّقَ فَنِصْفُ الْمَهْرِ عَلَى الَّذِي كَفَلَ بِهِ.

(۱۶۲۶۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کی شادی کرائے تو یہ جائز ہے۔ البتہ جب وہ بالغ ہو اور طلاق دے دے تو نصف مہر اس پر واجب ہوگا جو بچے کا کفیل ہے۔

(١٦٢٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : الصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں مہر بچے پر واجب ہوگا۔

(١٦٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، قَالَ الْحَكَمُ : هو عَلَى الابْنِ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : هُوَ عَلَى الأَبِ ، وَقَالَ قَتَادَةُ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَلَى الَّذِي أَنْكَحْتُمُوهُ ، يَعْنِي : الصَّدَاقَ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے نابالغ بچے کی شادی کرادے تو مہر کس پر واجب ہوگا؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ مہر لڑکے پر واجب ہے۔ حضرت حماد نے فرمایا کہ باپ پر لازم ہے۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہر اس پر واجب ہے جس کا تم نے نکاح کرایا یعنی لڑکے پر۔

(١٦٢٧٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : هُوَ عَلَى الأَبِ.

(۱۶۲۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں مہر باپ پر لازم ہے۔

(۱۴) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ، أَيَشْتَرِطُ إِمْسَاكًا بِمَعْرُوفٍ

کیا کوئی آدمی کسی لڑکی کی شادی کراتے وقت امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگا سکتا ہے؟

(۱۶۲۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ إِذَا زَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ ، أَوِ امْرَأَةً مِنْ بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ لِزَوْجِهَا : أُزَوِّجُكَ تُمْسِكُ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تُسَرِّحُ بِإِحْسَانٍ.

(۱۶۲۷۱) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کسی بیٹی یا اپنے عزیزوں میں سے کسی بچی کی شادی کراتے تو اس کے خاوند سے کہتے کہ میں اس کی شادی اس بات پر کرتا ہوں کہ تم امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کرو گے۔

(۱۶۲۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا زَوَّجَ اشْتَرَطَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بإحسان﴾.

(۱۶۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کسی بچی کی شادی کراتے تو خاوند سے امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگاتے۔

(۱۶۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَنْكَحَ قَالَ : أُنْكِحُكَ عَلَى مَا قَالَ اللَّهُ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کا نکاح کراتے تو فرماتے کہ میں تم سے اس بات پر نکاح کراتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ یعنی یا اچھے طریقے سے نبھاؤ یا عمدہ طریقے سے چھوڑ دو۔

(۱۶۲۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّهُ خَطَبَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ مَوْلَاةً لَهُ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۶۲۷۴) حضرت سلیمان نے حضرت ابن عمر کی ایک مولاۃ خاتون کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہی فرمایا۔

(۱۶۲۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَأَلْتُه ، فَقُلْتُ : أَكَانُوا يَشْتَرِطُونَ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ ؟ قَالَ ، فَقَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ ، وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطُوا مَا كَانَ أَصْحَابُنَا يَشْتَرِطُونَ.

(۱۶۲۷۵) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا اسلاف نکاح کرتے وقت امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ شرط تو نہ لگاتے تھے بلکہ شرط لگائے بغیر اس بات کا لحاظ ہوتا تھا۔

(۱٦۲۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِر ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۷۶) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱٦۲۷۷) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۷۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱٦۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ: عُقْدَةُ النِّكَاحِ، قَالَ :قَوْلُهُ :قَدْ نكحت.

(۱۶۲۷۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عقدِ نکاح ہے۔

(۱٦۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَمُجَاهِدٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ.

(۱۶۲۷۹) حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم نے ان سے اللہ کی امانت کو لیا ہے اور ان کی شرم گاہوں کو اپنے لئے اللہ کے کلمے سے حلال کیا ہے۔

(۱٦۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱۵) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَلاَ بَيِّنَةٍ

کیا کوئی آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر اور بغیر گواہوں کے کرا سکتا ہے؟

(۱۶۲۸۱) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَلاَ بَيِّنَةٍ.

(۱۶۲۸۱) حضرت حسن اس بات کو جائز قرار دیتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر اور بغیر گواہوں کے کرا دے۔

(۱۶۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ شُهُودٍ قَالَ: يُشْهِد أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر گواہوں کے کرا سکتا ہے البتہ اگر کسی کو گواہ بنا لے تو بہتر ہے۔

(۱۶۲۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يُكْرِهُونَ الْمَمْلُوكَيْنِ عَلَى النِّكَاحِ وَيُغْلِقُونَ عَلَيْهِمَا الْبَابَ.

(۱۶۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف غلام اور باندی کو نکاح پر مجبور کرتے تھے اور ان کے لئے دروازہ بند کرتے تھے۔

(۱۶۲۸٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ عَبْدَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

(۱۶۲۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر کے کرا سکتا ہے۔

(۱۶۲۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ : قُلْتُ : رَجُلٌ قَالَ لِمَمْلُوكِهِ : دُونَك جَارِيَتِي هَذِهِ فُلاَنَةُ ، فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَتَّخِذَهَا لِنَفْسِكَ وَإِلاَّ فَبِعْهَا وَرُدَّ عَلَيَّ ثَمَنَهَا ، قَالَ : اكْسُهَا ثَوْبًا.

(۱۶۲۸۵) حضرت ابو فاطمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی اپنے غلام سے یہ کہے کہ میری فلاں باندی لے لو، اگر چاہو تو اس سے نکاح کر لو اور اگر چاہو اسے بیچ کر اس کی قیمت مجھے دے دو۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کو جوڑا پہنا دے۔

(۱٦) فِي الْمَمْلُوكِ كَمْ يَتَزَوَّجُ مِنَ النِّسَاءِ

غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟

(۱۶۲۸٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ : لاَ يَنْكِحُ الْعَبْدُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۶) حضرت علی رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ غلام صرف دوشادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۶۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْعَبْدِ قَالَ :يَتَزَوَّجُ أَرْبَعًا ، وَقَالَ عَطَاءٌ :اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ غلام چار شادیاں کرسکتا ہے۔حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام صرف دوشادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۶۲۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكُ إلاَّ امْرَأَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غلام صرف دوشادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۶۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَتَزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام صرف دوشادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۶۲۹۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الرَّجُلِ الْمَمْلُوكِ :يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ أَكْثَرَ مِنَ اثْنَتَيْنِ ، وَلاَ يُذْكَرُ إمَاءً كُنَّ ، أَوْ حَرَائِرَ ، إِنَّمَا مَالُهُ مَالُ مَوْلاَهُ.

(۱۶۲۹۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے دو سے زیادہ شادیاں کرنا مکروہ ہے،خواہ آزادعورتیں ہوں یاباندیاں۔غلام کا مال آقا کا مال ہے۔

(۱۶۲۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يَتَزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام صرف دوشادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۶۲۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إذَا أَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ فِي الْجَارِيَةِ يَشْتَرِيهَا أَنْ يَطَأَهَا فَهُوَ نِكَاحٌ مِنَ السَّيِّدِ ، وَلاَ يَطَأُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۲)......

(۱۶۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ يَعْلَمُ مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ رَجُلٌ :أَنَا ، قَالَ :كَمْ ؟ قَالَ :امْرَأَتَيْنِ ، فَسَكَتَ.

(۱۶۲۹۳) حضرت عمر رضی اللہ نے ایک مرتبہ سوال کیا کہ کون جانتا ہے کہ غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔حضرت عمر نے پوچھا کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ اس نے کہا دو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے خاموش ہوگئے۔

(۱۶۲۹٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ ، عَنِ الْعَبْدِ ، كَمْ يَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالاَ :أَرْبَعًا.

(۱۶۲۹۴) حضرت خالد بن ابی عمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم سے پوچھا کہ غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا چار۔

(۱۶۲۹۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :أَجْمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ الْمَمْلُوكَ لاَ يَجْمَعُ مِنَ النِّسَاءِ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع تھا کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔

(۱۶۲۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۶) حضرت براہیم فرماتے ہیں کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں کر سکتا ہے۔

(۱۷) العبد يتزوج بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

اگر غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۶۲۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعُ بن الجرّاح ، عَنْ سُفيَان ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ :إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ ثُمَّ أَذِنَ الْمَوْلَى فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۹۷) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی، پھر آقا نے اسے اجازت دے دی تو جائز ہے۔

(۱۶۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَجَازَهُ الْمَوْلَى فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی، پھر آقا نے اسے اجازت دے دی تو جائز ہے۔

(۱۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، قَالاَ :إِنْ شَاءَ أَجَازَ النِّكَاحَ سَيِّدُهُ ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ.

(۱۶۲۹۹) حضرت سعید بن میسب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو آقا اگر چاہے تو اجازت دے دے اور چاہے تو منع کر دے۔

(۱۶۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إِنْ أَجَازَهُ المولى جَازَ ، وَقَالَ حَمَّادُ :يَسْتَأْنِفُ النِّكَاحَ.

(۱۶۳۰۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر آقا نے غلام کے نکاح کو باقی رکھا تو باقی رہے گا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اجازت ملنے پر دوبارہ نکاح کرے گا۔

(۱۸) الرجل يطلق الْمَرْأَةَ فَيَتَزَوَّجُهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کر لے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟

(۱۶۳۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَدَخَلَ بِهَا ، قَالَ الْحَسَنُ : لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۳۰۱) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کر لے اور شرعی ملاقات بھی کر لے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ یہ اس کا خاوند نہیں ہے۔ یعنی وہ پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

(۱۶۳۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : هُوَ زَوْجٌ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا.

(۱۶۳۰۲) حضرت شعبی سے بھی یہی منقول ہے۔ البتہ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ یہ غلام اس کا خاوند بن گیا۔ اب وہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

(۱۶۳۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُطَلَّقُ ثَلاَثًا فَيَتَزَوَّجُهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : كُلُّ نِكَاحٍ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ نِكَاحٍ فَإِنَّهَا لاَ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ.

(۱۶۳۰۳) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کر لے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ نکاح درست نہیں، لہٰذا وہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔

(۱۶۳۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَرْجِعُ إِلَيْهِ ، لأَنَّهُ نِكَاحٌ لَيْسَ رِشْدَةً.

(۱۶۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی، کیونکہ نکاح درست نہیں۔

(۱۶۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ بِهِ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ حَتَّى تَنْكِحَ نِكَاحَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي يَجُوزُ.

(۱۶۳۰۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک مسلمانوں والا جائز نکاح نہ

کرلے۔

(۱۶۳۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :كُلُّ نِكَاحٍ كَانَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ.

(۱۶۳۰۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ غیر شرعی نکاح سے عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوتی۔

(۱۶۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْعَبْدِ وَالْخَصِيِّ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ.

(۱۶۳۰۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام اور خصی بہر حال زوج ہیں۔

(۱۹) الْحُرُّ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک آزاد آدمی کا باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۶۳۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ قَالَ :مَا ازْلَحَفَّ ، عَنِ الزِّنَا إِلاَّ قَلِيلاً لِقَوْلِهِ :﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ قَالَ :يَقُول ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ.

(۱۶۳۰۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کسی آزاد شخص نے باندی سے نکاح کیا تو وہ زنا سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ میں فرماتے ہیں کہ اگر تم باندی کے نکاح سے رک جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۱۶۳۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا تَزَحَّفَ ، عَنِ الزِّنَا إِلاَّ قَلِيلاً.

(۱۶۳۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آزاد شخص نے باندی سے نکاح کیا تو وہ زنا سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا۔

(۱۶۳۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَزْوِيجَ الأَمَةِ مَا قَدَرَ عَلَى الْحُرَّةِ إِلاَّ أَنْ يَخْشَى الْعَنَتَ.

(۱۶۳۱۰) حضرت حسن اس شخص کے لئے باندی سے نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے جو آزاد سے نکاح پر قادر ہو۔ البتہ اگر زنا کا خوف ہو تو جائز ہے۔

(۱۶۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سَأَلَ عَطَاءٌ جَابِرًا ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ ، فَقَالَ :لاَ يَصْلُحُ الْيَوْمَ.

(۱۶۳۱۱) حضرت عطاء نے حضرت جابر سے باندی سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اب یہ جائز نہیں۔

(۱۶۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ طَوْلاً .

(۱۶۳۱۲) مکحول فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی باندی سے اسی صورت میں شادی کر سکتا ہے جب کہ وہ آزاد عورت کا خرچہ نہ برداشت کر سکے۔

(۱۶۳۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنَ حَيَّانَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ رَجُلاً يَخْطُبُ عَلَيَّ أَمَتِي ، قَالَ : لاَ تُزَوِّجِيهِ قَالَتْ : فَإِنَّهُ يَخْشَى عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ : لاَ تُزَوِّجِيهِ ، قَالَتْ : فَإِنَّهُ يَخْشَى أَنْ يَزْنِيَ بِهَا ، قَالَ : فَزَوِّجِيهِ.

(۱۶۳۱۳) حضرت عمارہ بن حیان کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت جابر بن زید کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہاں اس کی شادی نہ کراؤ۔ اس عورت نے کہا کہ پیغام بھیجنے والے کو گناہ کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے پھر فرمایا کہ وہاں اس کی شادی نہ کراؤ۔ اس عورت نے کہا کہ پیغام بھیجنے والے کو اندیشہ ہے کہ وہ اس باندی سے زنا کر بیٹھے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر وہاں اس کی شادی کرادو۔

(۱۶۳۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ سُئِلاَ ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ فَقَالاَ : ﴿لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾.

(۱۶۳۱۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے باندی سے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قرآن کی آیت پڑھی ﴿لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾ یہ اس کے لئے جائز ہے جسے زنا کا خوف ہو۔

(۱۶۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِنَّهُ مِمَّا وُسِّعَ بِهِ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ ، نِكَاحُ الأَمَةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ.

(۱۶۳۱۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس امت کو باندی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے کی گنجائش دی گئی ہے۔

(۱۶۳۱٦) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يحيى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَيُّمَا عَبْدٍ نَكَحَ حُرَّةً فَقَدْ أُعْتِقَ نِصْفُهُ ، وَأَيُّمَا حُرٍّ نَكَحَ أَمَةً فَقَدْ أَرَقَّ نِصْفَهُ.

(۱۶۳۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس غلام نے کسی آزاد عورت سے نکاح کیا اس غلام کا آدھا حصہ آزاد ہوگیا اور جس آزاد نے باندی سے نکاح کیا اس کا آدھا حصہ غلام ہوگیا۔

(۱۶۳۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : نِكَاحُ الأَمَةِ كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، لاَ يَحِلُّ إِلاَّ لِلْمُضْطَرِّ.

(۱۶۳۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی کا نکاح مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح ہے جو صرف سخت مجبور کیلئے جائز ہے۔

(۱۹) من رَخَّصَ لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ ، كَمْ يَجْمَعُ مِنْهُنَّ

ایک آزاد آدمی کتنی باندیوں سے شادی کرسکتا ہے؟

(۱۶۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَخُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ

يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ مِنَ الإِمَاءِ إلاَّ وَاحِدَةً.

(۱۶۳۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی صرف ایک باندی سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ :قَالَ :يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ مِنَ الإِمَاءِ أَرْبَعَةً ، وَقَالَ حَمَّادٌ :ثِنْتَيْنِ.

(۱۶۳۱۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔حضرت حماد فرماتے ہیں کہ صرف دو باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ أَرْبَعَ إِمَاءٍ وَأَرْبَعَ نَصْرَانِيَّاتٍ، وَالْعَبْدُ كَذَلِكَ.

(۱۶۳۲۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے، چار عیسائی عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے۔ غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۶۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ وَاحِدَةً لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَمْ يَجِدْ طَوْلاً.

(۱۶۳۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک باندی کو اس شخص کے لئے حلال کیا ہے جسے گناہ کا خوف ہو اور وہ آزاد کا خرچہ برداشت نہ کرسکتا ہو۔

(۳۰) من كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ

جن حضرات کے نزدیک آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۶۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ. (عبدالرزاق ۱۳۰۹۹۔ طبرانی ۱۷)

(۱۶۳۲۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۶۳۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ يَنْكِحُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يُتْرَكْ.

(۱۶۳۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کی جائے گی۔ اگر ایسا کیا گیا تو اسے اسی حال پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

(۱۶۳۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ ، وَيَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ

عَلَى الأَمَةِ.

(۱۶۳۲۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ أَوْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ تُنْكَحُ الأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الأَمَةِ.

(۱۶۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لاَ يَنْكِحُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ إِلاَّ الْمَمْلُوكُ.

(۱۶۳۲۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح صرف غلام ہی کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِلاَّ الْمَمْلُوكَ.

(۱۶۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح صرف غلام ہی کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ ، وَلاَ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ.

(۱۶۳۲۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الملك ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَالَ : حَسَنٌ.

(۱۶۳۲۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرے تو یہ اچھا ہے۔

(۱۶۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : رَجُلٌ نَكَحَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ وَإِنَّهُ يَزْعُمُ إِنَّهُ قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : صَدَقُوا.

(۱۶۳۳۰) حضرت ابن طاوس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ کیا آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرسکتا ہے۔لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے؟ حضرت طاوس نے فرمایا کہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔

(۱۶۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۱) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرلے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس شخص اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(١٦٣٣٢) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ قَالَ : يُوجَعُ ظَهْرُهُ وَتُنْزَعُ مِنْهُ.

(۱۶۳۳۲) حضرت زہری سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کر لے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کی کمر کو تکلیف دی جائے گی اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(٣٢) إذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَمَةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس نے باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کر لی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی

(١٦٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهَا مِنْهُ وَلَدٌ.

(۱۶۳۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کر لی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ البتہ اگر اس کا کوئی بچہ ہو تو ایسا نہ کریں گے۔

(١٦٣٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الأَمَةِ طَلاَقُ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق ہے۔

(١٦٣٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ مِثْلَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ : هِيَ كَالْمَيْتَةِ يُضْطَرُّ إلَيْهَا ، فَإِذَا أَغْنَاكَ اللَّهُ فَاسْتَغْنِ.

(۱۶۳۳۵) حضرت مسروق بھی یہی فرماتے ہیں البتہ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ اس مردار کی طرح ہے جس کی طرف انسان مجبور ہو جائے۔ جب اللہ نے اسے باندی سے بے نیاز کر دیا ہے تو اسے بھی بے نیاز ہو جانا چاہئے۔

(١٦٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الأَمَةِ طَلاَقُ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق ہے۔

(١٦٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فَهُوَ لِلْمَمْلُوكَةِ طَلاَقٌ.

(۱۶۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق دینے کے مترادف ہے۔

(۲۳) الْأَمَةُ يَتَزَوَّجُهَا عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

باندی کے ہوتے ہوئے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا حکم

(۱۶۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكَةَ عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَمْلُوكَةِ.

(۱۶۳۳۸) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی کے ہوتے ہوئے کسی عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۶۳۳۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْمَرْأَةُ النَّصْرَانِيَّةُ : لاَ يَتَزَوَّجُ عَلَيْهَا أَمَةً مُسْلِمَةً.

(۱۶۳۳۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی عورت کسی آدمی کے نکاح میں ہو تو وہ کسی مسلمان باندی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲۴) من كره أَنْ يَتَزَوَّجَ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ

جن حضرات کے نزدیک مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے عیسائی عورت سے شادی نہیں کرسکتا

(۱۶۳۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ يَعْنِي الْمُسْلِمَ.

(۱۶۳۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان کسی مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی نہیں کرسکتا۔

(۲۵) في الحرة وَالأَمَةِ إِذَا اجْتَمَعَتَا كَيْفَ قِسْمَتُهُمَا

جب ایک آدمی کے نکاح میں آزاد اور باندی ہوں تو ان کے درمیان کیسے تقسیم کرے گا؟

(۱۶۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَسَمَ لِهَذِهِ يَوْمًا وَلِهَذِهِ يَوْمَيْنِ.

(۱۶۳۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرے تو باندی کو ایک دن اور آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَسَمَ لِلأَمَةِ يَوْمًا وَلِلْحُرَّةِ يَوْمَيْنِ.

(۱۶۳۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرے تو باندی کو ایک دن اور آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۴۳) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلَيْلَتَانِ ، وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۶۳۴۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور دو راتیں جبکہ باندی کو ایک دن اور ایک رات دے گا۔

(١٦٣٤٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إذَا اجْتَمَعَتَا قَسَمَ لِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ.

(۱۶۳۴۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جب آزاد اور باندی جمع ہو جائیں تو آزاد کو اپنے نفس اور مال کے دو ثلث دے گا۔

(١٦٣٤٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالاَ :يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ وَيُقَسِّمُ يَوْمًا ويومين.

(۱۶۳۴۶) حضرت ابو جعفر اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کر سکتا ہے اور باندی کو ایک جبکہ آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الأَمَةِ فُضِّلَتِ الْحُرَّةُ ، فِي الْقَسْمِ ، لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَانِ وَلِلأَمَةِ لَيْلَةٌ.

(۱۶۳۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے نکاح کیا گیا تو تقسیم میں آزاد کو برتری حاصل ہوگی۔ آزاد کے لئے دو راتیں اور باندی کے لئے ایک رات ہوگی۔

(١٦٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا نَكَحَ الأَمَةَ ثُمَّ وَجَدَ مَا يَنْكِحُ الْحُرَّةَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَيَقْسِمُ لَيْلَتَيْنِ وَلَيْلَةً.

(۱۶۳۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی سے نکاح کیا پھر اس نے آزاد عورت سے بھی نکاح کر لیا۔ وہ اگر چاہے تو باندی کو روک کے رکھے۔ لیکن باندی کو ایک رات اور آزاد کو دو راتیں دے گا۔

(١٦٣٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ يَوْمَيْنِ وَلِلأَمَةِ يَوْمًا.

(١٦٣٤٩) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(١٦٣٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ.

(١٦٣٥٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(١٦٣٥١) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ.

(١٦٣٥١) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(٣٦) المسلمة والنصرانية يَجْتَمِعَانِ ، مَنْ قَالَ قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ

جن حضرات کے نزدیک مسلمان اور عیسائی بیوی کے درمیان برابری کرے گا

(١٦٣٥٢) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالاَ :يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا سَوَاءً.

(١٦٣٥٢) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مسلمان بیوی کے ہوتے ہوئے عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کی تو وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(١٦٣٥٣) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَقْسِمُ لَهَا كَمَا يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ.

(١٦٣٥٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا جیسے آزاد عورتوں کے درمیان برابری کی جاتی ہے۔

(١٦٣٥٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ وَالْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ :يُسَوِّي بَيْنَهُمَا فِي الْقِسْمَةِ مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ.

(١٦٣٥٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مسلمان اور یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کی تو وہ ان دونوں کے درمیان مال و جان کی تقسیم میں برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ:سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنهُ فَقَالاَ:هُمَا فِي الْقِسْمَةِ سَوَاءٌ.

(١٦٣٥٦) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تقسیم میں وہ دونوں برابر ہیں۔

(۲۷) في الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُظْهِرُ فِي الْعَلاَنِيَةِ شَيْئًا وَفِي السِّرِّ أَقَلَّ

اگر کوئی آدمی کسی عورت کا مہر مقرر کرتے ہوئے علانیہ کچھ اور کہے اور خفیہ طور پر کچھ اور تو خفیہ کا اعتبار ہوگا

(۱۶۳۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ: فِي صَدَاقِ السِّرِّ: إِذَا أَعْلَنَ أَكْثَرَ مِنْهُ يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ وَتَبْطُلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(۱۶۳۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت کا مہر مقرر کرتے ہوئے خفیہ طور پر کچھ کہا اور علانیہ طور پر کچھ اور کہا تو خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(۱۶۳۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ وَتَبْطُلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(۱۶۳۵۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(۱۶۳۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الأَمْرُ عَلَى السِّرِّ.

(۱۶۳۵۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا۔

(۱۶۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، عَنِ الرَّجُلِ أَصْدَقَ أَلْفًا فِي السِّرِّ وَأَعْلَنَ أَلْفَيْنِ قَالَ: يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ لأَنَّهُ الْحَقُّ، وَتُبْطَلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(۱۶۳۶۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم بن عتیبہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی خفیہ طور پر ایک ہزار اور علانیہ طور پر دو ہزار مہر مقرر کرے تو کس کا اعتبار ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا کیونکہ وہی حق ہے اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(۱۶۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: يُؤْخَذُ بِالأَوَّلِ مِنْهُمَا.

(۱۶۳۶۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں سے پہلے کا اعتبار ہوگا۔

(۲۸) من قَالَ يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ

جن حضرات کے نزدیک علانیہ کا اعتبار ہوگا

(۱۶۳۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(۱۶۳۶۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(۱۶۳۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(۱۶۳۶۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(١٦٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : لَقِيتُ الشَّعْبِيَّ فَسَأَلْتُهُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ قَالَ : شُرَيْحٌ ، هَدَمَ الْعَلاَنِيَةُ السِّرَّ.

(۱۶۳۶۴) حضرت منصور بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی سے ملا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ علانیہ خفیہ کو باطل کردے گا۔

(١٦٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيب ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(۱۶۳۶۵) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(٢٩) الرجل يتزوج الأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

اگر کوئی شخص کسی باندی سے نکاح کرے پھر اسے خرید لے تو کیا حکم ہے؟

(١٦٣٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ قَالاَ : إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاشْتَرَاهَا قَالاَ : النِّكَاحُ مُنْهَدِم ، وَتَكُونُ جَارِيَةً لَهُ يَطَؤُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۳۶۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں باندی تھی، پھر اس نے باندی کو خرید لیا تو نکاح ختم ہو جائے گا اور وہ اس کی باندی ہوگی اگر چاہے تو اس سے وطی کرلے۔

(١٦٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تكون تحته الأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ : أَذْهَبَ الرِّقُّ عُقْدَتَهَا.

(۱۶۳۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کو خرید لیا تو رقیت نکاح کو ختم کردے گی۔

(١٦٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بن الجراح ، عَنْ عَلِي بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ : يَطَؤُهَا بِالْمِلْكِ.

(۱۶۳۶۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی سے شادی کی پھر اسے خرید لیا تو چاہے تو ملک کی وجہ سے اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(١٦٣٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : يَطَؤُهَا بِالْمِلْكِ.

(۱۶۳۶۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ملک کی وجہ سے اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(١٦٣٧٠) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَشْتَرِيهَا قَالَ : هِيَ أَمَتُهُ يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۶۳۷۰) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اسے خرید لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس کی باندی ہے وہ اس کے ساتھ جو چاہے کرے۔ میں نے یہی سوال حضرت زہری سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۱۶۳۷۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَاشْتَرَاهَا، قَالَ : هَدَمَ الشِّرَاءُ النِّكَاحَ ، قَالَ جَعْفَرٌ : وَسَأَلْت مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ ، عَنْ ذَلِكَ قَالَ : تَحِلُّ لَهُ مِنْ قِبَلِ بابين ، مِنْ قِبَلِ التَّزْوِيجِ وَمِنْ قِبَلِ الشِّرَاءِ.

(۱۶۳۷۱) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے نکاح میں باندی تھی پھر اس نے اسے خرید لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ خریدنا نکاح کو ختم کر دے گا۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں میمون بن مہران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے دونوں دروازوں سے جائز ہے، نکاح کے دروازے سے بھی اور ملکیت کے دروازے سے بھی۔

(۱۶۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ أَعْتَقَ الْعَبْدَ فَاشْتَرَى امْرَأَتَهُ ، مَا مَنْزِلَتُهَا ؟ قَالَ : إذَا اشْتَرَاهَا فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ السُّرِّيَةِ ، وَقَدْ أَفْتَى بِذَلِكَ عِكْرِمَةُ وَالْحَسَنُ بن ابى الحسن.

(۱۶۳۷۲) حضرت عمرو سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو، وہ اس کو ایک طلاق دے دے۔ پھر غلام کو آزاد کر دیا گیا اور اس نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو اس کی بیوی کا کیا درجہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کو خرید لیا تو وہ باندی کے مرتبے میں ہوگی۔ حضرت عکرمہ اور حضرت حسن بن ابی الحسن نے بھی یہی فتویٰ دیا۔

(۳۰) الرجل تكون تَحْتَهُ الْأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دیدے پھر خرید لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۳۷۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۳) حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : قَرَأْت كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۴) حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ریاضیہ کے خط میں لکھا ہوا پڑھا کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۵) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لاَ يَطَؤُهَا.

(۱۶۳۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے وطی نہیں کرے گا۔

(۱٦۳۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إِلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ ، حَتَّى تزوج زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَدْخُلَ بِهَا.

(۱۶۳۷۹) حضرت ابوالضحیٰ اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اور دوسرا خاوند اس سے وطی نہ کر لے۔

(۱٦۳۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إِلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱٦۳۸۳) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عن مَمْلُوكَةٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا ؟ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إِلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۳) حضرت ابوعبد الرحمٰن نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں تھی، اس نے اسے ایک طلاق دی، پھر وہ بائنہ ہوگئی اور آدمی نے اسے خرید لیا، اب اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ

اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۵) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ عَبِيدَةَ ، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيَّ.

(۱۶۳۸۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عبیدہ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

(٣١) فيه أَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا بِالْمِلْكِ ؟

کیا ایسی باندی کا سابقہ خاوند اب ملکیت کی بنا پر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

(١٦٣٨٧) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : هِيَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ.

(۱۶۳۸۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اب یہ اس کی باندی ہے۔

(١٦٣٨٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَطَؤُهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ.

(۱۶۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اب ملکیت کی بنا پر اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔

(١٦٣٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : أَحَلَّتْهَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهَا آيَةٌ أُخْرَى ، وَلَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ.

(۱۶۳۸۹) حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ پہلی آیت ﴿واحل لكم ماوراء ذالكم﴾ نے اسے حلال کیا۔ دوسری آیت ﴿حتى تنكح زوجا غيره﴾ نے اسے حرام کردیا۔ میں نہ تو تمہیں حکم دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں۔

(١٦٣٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَغْشَاهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ ، وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَهَا وَزَوَّجَهَا ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ عَلَى وَاحِدَةٍ ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ بِهِ.

(۱۶۳۹۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ملکیت کی وجہ سے وہ اس سے مباشرت نہیں کرسکتا، اگر چاہے تو اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے۔ پھر اس کے پاس صرف ایک طلاق کا حق رہ جائے گا۔ حضرت قتادہ کا بھی یہی قول تھا۔

(١٦٣٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۹۱) حضرت جابر اور حضرت ابو سلمہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۲) فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ

اگر غلام اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱٦٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ : فِي رَجُلٍ يَعْنِي عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَأُعْتِقَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱٦٣٩٢) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دے دے، پھر وہ دونوں آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱٦٣٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُعْتَقَانِ جَمِيعًا قَالاَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱٦٣٩٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ باندی اگر کسی غلام کے نکاح میں ہو، پھر وہ اسے طلاق دے، پھر دونوں اکٹھے آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱٦٣٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُعْتَقَانِ جَمِيعًا قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱٦٣٩٤) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی اگر کسی غلام کے نکاح میں ہو، پھر وہ اسے طلاق دے، پھر دونوں اکٹھے آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱٦٣٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَدْت مُرَاجَعَتَهَا فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنْ رَاجَعْتَهَا فَهِيَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَمَضَتِ اثْنَتَانِ ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱٦٣٩٥) حضرت ابو الحسن (مولی بنی نوفل) فرماتے ہیں کہ میں اور میری بیوی دونوں مملوک تھے۔ میں نے اسے دو طلاقیں دے دیں۔ پھر ہم دونوں آزاد ہو گئے۔ میں اس سے رجوع کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس سے رجوع کرو تو ایک طلاق کا حق لے کر رجوع کرو گے۔ دو طلاقیں گذر گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱٦٣٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ ، عَنْ أَبِي

الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(ابو داؤد ۲۱۸۱۔ احمد ۱/ ۲۲۹)

(۱۶۳۹۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ : إِذَا أُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَإِنَّهُ يَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ وَتَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى وَاحِدَةٍ.

(۱۶۳۹۷) حضرت ابو سلمہ اور حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اگر اسے عدت میں آزاد کر دیا گیا تو اب خاوند اگر چاہے تو اس سے شادی کر لے اور اس کے پاس ایک طلاق کا حق رہ جائے گا۔

(۳۳) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَشْتَرِي بَعْضَهَا ، يَطَؤُهَا أَمْ لاَ

ایک آدمی کے نکاح میں باندی تھی، اس نے اس کا کچھ حصہ خرید لیا اب وہ اس سے وطی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۶۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تَزَوَّجَ أَمَةً بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاشْتَرَى نَصِيبَ أَحَدِهِمَا قَالَ : يَكُفُّ عَنْهَا حَتَّى يَشْتَرِيَ نَصِيبَ الآخَرِ.

(۱۶۳۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسی باندی سے نکاح کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی، پھر اس نے ان میں سے ایک کا حصہ خرید لیا تو وہ اس وقت تک اس سے رکا رہے جب تک دوسرا حصہ بھی نہ خرید لے۔

(۱۶۳۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۹۹) حضرت ابراہیم بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۶۴۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : لَمْ يَزِدْهُ مِلْكُهُ مِنهَا إِلاَّ قُرْبًا.

(۱۶۴۰۰) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ملکیت کی وجہ سے تعلق میں اضافہ ہی ہوگا۔

(۱۶۴۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُل مِنَ امْرَأَتِهِ نَصِيبًا فَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَسْتَخْلِصَهَا.

(۱۶۴۰۱) حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کا کچھ حصہ خرید لیا تو اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک اسے چھڑا نہ لے۔

(۳٤) فِي رَجُلٍ يَعْتِقُ أَمَتَهُ وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، مَنْ يَرَاهُ جَائِزًا وَمَنْ فَعَلَهُ

جن حضرات کے نزدیک باندی سے نکاح کرتے ہوئے اس کی آزادی کو مہر بنانا جائز ہے

(١٦٤٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عِتْقَ صَفِيَّةَ صَدَاقَهَا . (بخاری ۳۷۱۔ ابوداؤد ۲۹۹۱)

(۱۶۴۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کی آزادی کو ان کا مہر بنا دیا۔

(١٦٤٠٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا .

(۱۶۴۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ام ولد کو آزاد کرکے اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا سکتا ہے۔

(١٦٤٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَنْ أَعْتَقَ وَلِيدَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا رَأَيْت ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ .

(۱۶۴۰۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی باندی یا ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا دیا تو میں اسے جائز سمجھتا ہوں۔

(١٦٤٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ .

(۱۶۴۰۵) حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر بنایا تو یہ جائز ہے۔

(۳٥) من قَالَ لَهَا مَعَ ذَلِكَ شَيْءٌ وَهُوَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے

(١٦٤٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ : هُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ .

(۱۶۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے۔

(١٦٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ أَمَتَهُ

وَيَتَزَوَّجُهَا مَثَلُ الرَّجُلِ يَرْكَبُ بَدَنَتَهُ.

(۱۶۴۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے۔

(١٦٤٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ عِتْقَ أَمَتِهِ صَدَاقَهَا كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا شَيْئًا مَعَ ذَلِكَ .

(۱۶۴۰۸) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ باندی کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو نکاح کا مہر بنانے والے کو چاہئے کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی مقرر کرے۔

(١٦٤٠٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لأَمَتِهِ :قَدْ أَعْتَقْتُكِ وَتَزَوَّجْتُكِ ، قَالَ : هِيَ حُرَّةٌ إِنْ شَاءَتْ تَزَوَّجْته ، وَإِنْ شَائَتْ لَمْ تَزَوَّجْهُ.

(۱۶۴۰۹) حضرت عطاء فرماتے کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے آزاد کیا اور تجھ سے شادی کی تو وہ آزاد ہو جائے گی۔ البتہ عورت اگر چاہے تو اس سے شادی کر لے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

(٣٦) فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ لِلَّهِ تَعَالَى ، أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

اگر ایک شخص نے اپنی باندی کو اللہ کے لئے آزاد کیا تو وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(١٦٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا أَعْتَقَهَا لِلَّهِ تَعَالَى فَلاَ يَعُودُ فِيهَا ، وَلاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَعْتِقَهَا لِيَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۰) حضرت انس بن مالک اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی باندی کو اللہ کے لئے آزاد کیا تو وہ اس میں اب رجوع نہ کرے۔ البتہ اگر شادی کرنے کے لئے آزاد کیا تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا أَعْتَقَهَا لِلَّهِ.

(۱۶۴۱۱) حضرت نخعی فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے لئے آزاد کیا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(١٦٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتِقَهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۲) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔

(١٦٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتِقَهَا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۳) حضرت سعید بن مسیب اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اللہ کے لئے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔

(١٦٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا﴾ ، فَقَالَ لِجَارِيَتِهِ: إِنْ دَرَيْتِ مَا مَنَاكِبُهَا فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ، قَالَتْ: فَإِنَّ مَنَاكِبَهَا جِبَالُهَا ، فَكَأَنَّمَا سُفِعَ وَجْهُهُ، وَرَغِبَ فِي جَارِيَتِهِ فَجَعَلَ يَسْأَلُ ، عَنْ ذَلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْهَاهُ حَتَّى لَقِيَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي طُمَأْنِينَةٍ وَإِنَّ الشَّرَّ فِي رِيبَةٍ ، فترَكَ ذَلِكَ.

(۱۶۴۱۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بُشیر بن کعب نے یہ آیت پڑھی ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا﴾ پھر اپنی باندی سے کہا کہ اگر تم ''مناکبھا'' کا معنی بتادو تو تم آزاد ہو۔ اس نے کہا کہ اس سے مراد ''پہاڑ'' ہیں۔ یہ سنتے ہی بشیر بن کعب کا رنگ بدل گیا! وہ اپنی اس باندی سے محبت کرتے تھے۔ اب انہوں نے اس بارے میں لوگوں سے پوچھنا شروع کردیا کہ اسے آزاد کروں یا نہیں۔ بعض نے آزاد کرنے کو کہا اور بعض نے اس سے منع کیا۔ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرلو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔ خیر طمانیت کا نام ہے اور شک میں شر ہے۔ لہٰذا بشیر بن کعب نے اس باندی کو چھوڑ دیا۔

(٣٧) لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ کے لیے آزاد کرکے بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے

(١٦٤١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعَطَاءً كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ وَيَقُولاَنِ : هُوَ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ.

(۱۶۴۱۵) حضرت حسن اور حضرت عطاء اللہ کے لئے آزاد کی جانے والی باندی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ ثواب کا کام ہے۔

(١٦٤١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ جَارِيَتَهُ وَيَتَزَوَّجُهَا أنه كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ.

(۱۶۴۱۶) حضرت حسن سے جب اللہ کے لئے آزاد کی جانے والی باندی سے نکاح کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ اس کو جائز قرار دیتے تھے۔

(٣٨) من كان يَكْرَهُ النِّكَاحَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ

جن حضرات نے اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے

(١٦٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ : تَزَوَّجَ حُذَيْفَةُ يَهُودِيَّةً فَكَتَبَ إِلَيْهِ

عُمَرُ أَنْ خَلِّ سَبِيلَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنْ كَانَتْ حَرَامًا خَلَّيْت سَبِيلَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنِّي لاَ أَزْعُمُ أَنَّهَا حَرَامٌ وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ تَعَاطَوا الْمُومِسَاتِ مِنْهُنَّ.

(۱۶۴۱۷) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ سے شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک خط لکھا جس میں حکم دیا کہ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا کہ اگر یہ حرام ہے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ حرام تو نہیں کہتا البتہ مجھے ڈر ہے کہ اس سے لوگ فاحشہ اور شریر یہودی عورتوں کی طرف جانے لگیں گے۔

(١٦٤١٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّاتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ :كَانَ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمَاتُ قَلِيلٌ.

(۱۶۴۱۸) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا مکروہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں کم تھیں۔

(١٦٤١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، وَلاَ يَرَى بِطَعَامِهِنَّ بَأْسًا.

(۱۶۴۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے، وہ ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٦٤٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَرَأَ :﴿وَلاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ﴾.

(۱۶۴۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے ﴿وَلاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ﴾۔

(٣٩) فِيمَنْ رَخَّصَ فِي نِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

جن حضرات نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے کی رخصت دی ہے

(١٦٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيَّةً.

(۱۶۴۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت سے شادی کی تھی۔

(١٦٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ أَنَّ طَلْحَةَ تَزَوَّجَ نَصْرَانِيَّةً.

(۱۶۴۲۲) حضرت ہبیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی عورت سے شادی کی تھی۔

(١٦٤٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْقَادِسِيَّةَ مَعَ سَعْدٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ لاَ نَجِدُ سَبِيلاً إِلَى الْمُسْلِمَاتِ فَتَزَوَّجْنَا الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّاتِ فَمِنَّا مَنْ طَلَّقَ وَمِنَّا مَنْ أَمْسَكَ.

(۱۶۴۲۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ ان دنوں مسلمان خواتین سے نکاح تک ہمیں رسائی نہیں تھی، لہٰذا ہم نے یہودی اور عیسائی عورتوں سے شادی کی۔ پھر بعض لوگوں نے انہیں طلاق دے دی اور بعض نے انہیں روکے رکھا۔

(١٦٤٢٤) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَارٍ لِحُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ نَكَحَ يَهُودِيَّةً وَعِنْدَهُ عَرَبِيَّتَانِ.

(۱۶۴۲۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک پڑوسی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ سے شادی کی حالانکہ ان کے نکاح میں دو عربی عورتیں تھیں۔

(١٦٤٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ.

(۱۶۴۲۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اہل کتاب عورت سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنِّكَاحِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۶) حضرت شعبی اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١٦٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّاتِ إِلاَّ أَهْلَ الْحَرْبِ.

(۱۶۴۲۷) حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اہل حرب عورتوں سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

(٤٠) الْمُسْلِمُ كَمْ يَجْمَعُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

ایک مسلمان کتنی اہل کتاب عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟

(١٦٤٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ أَرْبَعًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۸) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان چار اہل کتاب عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔

(١٦٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ أَرْبَعًا

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان چار اہل کتاب عورتوں سے شادی کرسکتا ہے۔

(۱٦٤٣٠) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزهرى قَالَ : يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ أَرْبَعَ إِمَاءٍ وَأَرْبَعَ نَصْرَانِيَّاتٍ وَالْعَبْدُ كَذَلِكَ.

(۱۶۴۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں یا چار عیسائی عورتوں کو نکاح میں جمع کرسکتا ہے۔ غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

(٤١) فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا كَانُوا حَرْبًا لِلْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے خلاف میدان کارزار میں سرگرم اہل کتاب کی خواتین سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(١٦٤٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ نِكَاحُ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا كَانُوا حَرْبًا ، قَالَ الْحَكَمُ : فَحَدَّثْت بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۱۶۴۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں مصروف اہل کتاب کی خواتین سے نکاح جائز نہیں۔ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم کو بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

(١٦٤٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن مُحَمَّد الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ قَالَ : نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حَلاَلٌ إِلاَّ أَهْلَ الْحَرْبِ فَإِنَّ نِسَائَهُمْ وَذَبَائِحَهُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ.

(۱۶۴۳۲) حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہے البتہ اگر وہ جنگ کررہے ہوں تو ان کی عورتیں اور ذبیحہ حرام ہو جاتا ہے۔

(١٦٤٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ لاَ يَحِلُّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُ وَلاَ ذَبِيحَتُهُ ، أَهْلُ الْحَرْبِ.

(۱۶۴۳۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جن کی عورتیں اور ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں۔ وہ اہل کتاب مسلمانوں سے جنگ کرنے والے ہیں۔

(١٦٤٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بكر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعتوَارِيِّ ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي النَّضرِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، إِذَا دَخَلَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ تَدْخُلُ أَرْضَ الْعَرَبِ بِأَمَانٍ ، إِنْ أَظْهَرَتِ السُّكُونَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَلاَ بَأْسَ

أَنْ يَنْكِحَهَا الْمُسْلِمُ ، وَإِنْ لَمْ تُظْهِرْ ذَلِكَ إِلاَّ عِنْدَ الْخِطْبَةِ لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۴۳۴) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اسلاف نے اہل کتاب کی عورت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر وہ ارضِ حرب سے نکلے تو ارض عرب میں امان کے ساتھ داخل ہوگی۔ اگر وہ ارضِ عرب میں سکون ظاہر کرے تو مسلمان کے لئے اس سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر وہ صرف پیغام نکاح کی صورت میں سکون ظاہر کرے تو اس سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢) فِي نِكَاحِ إِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہلِ کتاب کی باندیوں سے نکاح کا بیان

(١٦٤٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ :إمَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ بِمَنْزِلَةِ حَرَائِرِهِمْ.

(۱۶۴۳۵) حضرت ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی باندیاں ان کی آزاد عورتوں کی طرح ہیں۔

(١٦٤٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ :إنَّمَا رُخِّصَ لِهَذِهِ الأُمَّةِ فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي الإِمَاءِ.

(۱۶۴۳۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس امت کے لئے اہل کتاب کی آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے ان کی باندیوں سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔

(١٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۳۷) حضرت مکحول نے اہل کتاب کی باندیوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي لِلْحُرِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْكِحَ أَمَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۳۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آزاد مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی اہل کتاب باندی سے نکاح کرے۔

(٤٣) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى صَدَاقٍ عَاجِلٍ وَآجِلٍ

معجّل اور مؤجل مہر کا بیان

(١٦٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَن مسور أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ :إذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَقَدْ وَجَبَ الْعَاجِلُ وَالآجِلُ إِلاَّ أَنْ تَشْتَرِطَ فِي الآجِلِ.

(۱۶۴۳۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ماتحتوں کے نام خط لکھا کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرلے تو معجّل

اور مؤجل مہر واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر مؤجل کی شرط لگائی ہو تو پھر واجب نہیں ہوتا۔

(١٦٤٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إلَى مَيْسَرَةٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إلَى مَوْتٍ ، أَوْ فِرَاقٍ.

(۱۶۴۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے آسانی سے مہر ادا کرنے کی شرط لگائی تو مہر کی ادائیگی موت یا جدائی پر فرض ہوگی۔

(١٦٤٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الآجِلِ مِنَ الْمَهْرِ : هُوَ حَالٌّ إلاَّ أَنْ تَكُونَ لَهُ مُدَّةٌ مَعْلُومَةٌ.

(۱۶۴۴۱) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر مہر مؤجل کی مدت معلومہ مقرر نہ ہو تو وہ فوری طور پر واجب ہو جاتا ہے۔

(١٦٤٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً بِآجِلٍ وَعَاجِلٍ إلَى مَيْسَرَةٍ فَقَدَّمَتْهُ إلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ ، دُلِّينَا عَلَى مَيْسَرَةٍ نَأْخُذْهُ لَكِ.

(۱۶۴۴۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی عورت سے آسانی سے ادائیگی کی شرط پر مہر معجّل اور مؤجل کے ساتھ نکاح کیا۔ عورت یہ مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں آئی تو انہوں نے اس عورت سے فرمایا کہ تم ہمیں آسانی کی تفصیل بتادو ہم تمہیں مہر دلوا دیتے ہیں۔

(١٦٤٤٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ : إذَا دَخَلَ بِهَا فَلاَ دَعْوَى لَهَا فِي الآجِلِ.

(۱۶۴۴۳) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے عورت سے ازدواجی ملاقات کر لی تو اب عورت کے لئے مؤجل کا دعویٰ نہیں ہوگا۔

(١٦٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : الْعَاجِلُ آجِلٌ إلَى مَوْتٍ ، أَوْ فُرْقَةٍ.

(۱۶۴۴۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مہر عاجل بھی آجل ہے اور اجل موت یا فرقت تک ہے۔

(١٦٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : هُوَ حَالٌّ تَأْخُذُهُ إذَا شِئْتِ.

(۱۶۴۴۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو وہ اسی وقت وصول کر سکتی ہے۔

(١٦٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ : فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَرَأَى بِهَا جُنُونًا ، أَوْ جُذَامًا ، أَوْ بَرَصًا ، أَوْ عَفَلاً إنَّهَا تُرَدُّ مِنْ هَذَا وَلَهَا الصَّدَاقُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا الْعَاجِلُ وَالآجِلُ وَصَدَاقُهُ عَلَى مَنْ غَرَّهُ.

(۱۶۴۴۶) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس عورت میں جنون، کوڑھ، برص یا شرم گاہ میں بال اگنے کی بیماری دیکھی تو ان بیماریوں کی وجہ سے اسے واپس بھیج سکتا ہے۔ البتہ عورت کو مہر ملے گا خواہ

مؤجل ہو یا معجل۔ یہ مہر اس شخص پر واجب ہوگا جس نے آدمی کو اس عورت سے نکاح کرنے پر ابھارا ہوگا۔

(٤٤) فِي نِكَاحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ

بنو تغلب کی عیسائی عورتوں سے نکاح کرنے کا بیان

(١٦٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ وَنِسَائَهُمْ وَيَقُولُ : هُمْ مِنَ الْعَرَبِ.

(۱۶۴۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو تغلب کا ذبیحہ اور ان کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ عرب لوگ ہیں۔

(١٦٤٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَيَقُولُ : انْتَحَلُوا دِينًا فَذَلِكَ دِينُهُمْ.

(۱۶۴۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کے ذبیحہ اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے ایک دین اختیار کیا، اب یہی ان کا دین ہے۔

(١٦٤٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَصَارَى الْعَرَبِ هَلْ تَحِلُّ نِسَاؤُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ قَالَ : لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ تَحِلُّ نِسَاؤُهُمْ وَلاَ طَعَامُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۱۶۴۴۹) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے عرب عیسائیوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ان کی عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اہلِ کتاب نہیں، ان کی عورتیں اور ان کا کھانا مسلمانوں کے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٥٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عِكْرِمَةُ : ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ قَالَ : نصارى الْعَرَب فِي ذَبَائِحِهِمْ وَفِي نِسَائِهِمْ.

(۱۶۴۵۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت عرب عیسائیوں کے ذبیحہ اور ان کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(١٦٤٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ . كُلُوا ذَبَائِحَ بَنِي تَغْلِبَةَ وَتَزَوَّجُوا نِسَائَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ فَلَوْ لَمْ يَكُونُوا مِنْهُمْ إِلاَّ بِالْوِلاَيَةِ لَكَانُوا مِنْهُمْ.

(۱۶۴۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کا ذبیحہ کھاؤ اور ان کی عورتوں سے شادی کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

(۱٦٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ وَنِسَائَهُمْ.

(۱۶۴۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عیسائی عربوں کے ذبیحہ اوران کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱٦٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ.

(۱۶۴۵۳) حضرت ابراہیم نے عیسائی عربوں کے ذبیحہ اوران کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱٦٤٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۴۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٥) فِي الْوَصِيِّ أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ؟

کیا وصی نکاح کرا سکتا ہے؟

(۱٦٤٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الحميد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ نِكَاحَ وَصِيٍّ وَصِيٍّ.

(۱۶۴۵۵) حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے وصی کے کرائے ہوئے نکاح کو درست قرار دیا۔

(۱٦٤٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : يُشَاوِرُ الْوَلِيُّ الْوَصِيَّ فِي النِّكَاحِ وَيَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ.

(۱۶۴۵۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ولی نکاح کرانے کے لئے وصی سے مشورہ کرے گا اور عقد نکاح کا نگران ولی ہی ہوگا۔

(۱٦٤٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي وَصِيٍّ زَوَّجَ يَتِيمَةً صَغِيرَةً فِي حِجْرِهِ قَالَ : جَائِزٌ.

(۱۶۴۵۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی وصی نے اپنی پرورش میں موجود کسی یتیم بچی کا نکاح کرا دیا تو یہ جائز ہے۔

(۱٦٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِي الْوَصِيِّ يُزَوِّجُ قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۴۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی وصی نکاح کرا دے تو جائز ہے۔

(۱٦٤٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَارِثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ : مَا صَنَعَ الْوَصِيُّ فَهُوَ جَائِزٌ إلاَّ النِّكَاحَ.

(۱۶۴۵۹) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح کے علاوہ وصی کا ہر تصرف جائز ہے۔

(۱٦٤٦٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ لِلْوَصِيِّ من أَمْرِ النِّكَاحِ شَيْئًا إلاَّ أَنْ يَكُونَ قَالَ : أَنْتَ وَصِيِّي فِي نِكَاحِ أخواتي وبناتي فَإِنْ فَعَلَ فَالْوَصِيُّ أَحَقُّ مِنَ الْوَلِيِّ وَإِلاَّ فَالْوَلِيُّ أَحَقُّ مِنَ الْوَصِيِّ.

(۱۶۴۶۰) حضرت حسن وصی کو نکاح کی اجازت نہ دیتے تھے البتہ اگر اسے وصی بنانے والا یہ کہے کہ تو میری بہنوں اور میری

بیٹیوں کے نکاح کا وصی ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو وصی نکاح کے معاملے میں ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ اگر یہ نہ کہا تو ولی وصی سے زیادہ حق دار ہوگا۔

(٤٦) الرجل يتزوج الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فَيُوجَدُ مَمْلُوكًا

اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو کیا حکم ہے؟

(١٦٤٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فَوُجِدَ عَبْدًا قَالَ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَلَّسَ نَفْسَهُ لاَمْرَأَةٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ حُرٌّ وَهوَ عَبْدٌ قَالَ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ غُرَّتْ بِعَبْدٍ وَكَانَتْ تَحْسَبُهُ حُرًّا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۳) حضرت زہری سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کو غلام کے بارے میں دھوکا دیا گیا وہ اسے آزاد سمجھتی رہی جبکہ وہ غلام تھا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدٍ أَتَى قَوْمًا فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ حُرٌّ فَأَنْكَحُوهُ امْرَأَةً حُرَّةً ثُمَّ عَلِمُوا بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ عَبْدٌ غُرَّتْ بِهِ قَالَ: إذَا عَلِمَتْ بِهِ فَإِنْ شَائَتْ مَكَثَتْ بِهِ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ وَلَا حَقَّ لَهُ عَلَيْهَا.

(۱۶۴۶۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی غلام کسی قوم کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ وہ آزاد ہے۔ لوگوں نے ایک آزاد عورت کی اس سے شادی کرادی۔ پھر بعد میں انہیں علم ہوا کہ یہ غلام تھا اور اس عورت کو دھوکا دیا گیا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا کہ جب اسے علم ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ چاہے اس کے پاس رہے اور اگر چاہے تو اس سے جدائی اختیار کرلے۔ مرد کو عورت پر کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔

(١٦٤٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ جَاءَ إلَى حُرَّةٍ فَزَوَّجَتْهُ فَعَلِمَتْ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ فَإِنْ شَائَتِ اسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۴۶۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا کہ اس کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے۔

(٤٧) في الرجل يَمْلِكُ عُقْدَةَ الْمَرْأَةِ أَتَحِلّ لأَبِيهِ إذَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

اگر ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرے لیکن اس سے ازدواجی ملاقات کی نوبت نہ آئے تو کیا اس آدمی کے باپ کے لئے اس عورت کا نکاح کرنا جائز ہوگا

(١٦٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عن سفيان ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الابْنُ لَمْ تَحِلَّ لِلأَبِ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بها وَإِذَا تزوج الأَبُ لَمْ تَحِلَّ لِلابْنِ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۶۴۶۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اسی طرح اس کے بیٹے کے لئے بھی حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو۔

(١٦٤٦٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :مَنْ مَلَكَ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَى ابْنِهِ وعلى أَبِيهِ وَأَيُّهُمَا جَرَّدَ فَنظَرَ إلَى الْعَوْرَةِ كَذَلِكَ.

(۱۶۴۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت اس کے بیٹے اور باپ پر حرام ہو جائے گی۔ اسی طرح ان دونوں میں سے کسی نے کسی عورت کی شرم گاہ دیکھی تو وہ بھی دوسرے کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٦٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عن أبي بكر ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :أَيُّهُمَا مَلَكَ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ حُرِّمَتْ عَلَى الآخَرِ.

(۱۶۴۶۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ باپ اور بیٹے میں سے کسی نے بھی کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت دوسرے کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَيَتَزَوَّجُهَا أَبُوهُ فَكَرِهَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾.

(۱۶۴۶۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے ازدواجی ملاقات سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا اس آدمی کا باپ اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾

(١٦٤٧٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :ثَلاَثُ آيَاتٍ مُبْهَمَاتٌ : ﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾ وَ﴿مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ وَ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ : أَشْعَثُ : وَهَذِهِ الرَّابِعَةُ لَيْسَتْ بِمُبْهَمَةٍ

﴿وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ﴾ فَقَرَأَهَا مُعَاذٌ إلَى آخِرِهَا.

(۱۶۴۷۰) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ تین آیات مبہم ہیں ① ﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾ ② ﴿مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ ③ ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ حضرت اشعث فرماتے ہیں اور یہ ④ چوتھی آیت مبہم نہیں ہے ﴿وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ﴾ راوی حضرت معاذ نے اس آیت کو آخر تک پڑھا۔

(١٦٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: إذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لأَبِيهِ.

(۱۶۴۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے ازدواجی ملاقات نہ کی تو پھر بھی وہ اس کے باپ کے لئے حلال نہیں۔

(٤٨) فِي الرَّجُلِ يُجَرِّدُ الْمَرْأَةَ أَوَ يَلْمِسُهَا مَنْ قَالَ لاَ تَحِلُّ لاِبْنِهِ وَإِنْ فَعَلَ الأَبُ

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو چھوا یا اس کے کپڑے اتارے تو وہ اس کے باپ اور بیٹوں کے لئے حرام ہو جائے گی

(١٦٤٧٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَتَهُ فَسَأَلَهُ إيَّاهَا بَعْضُ بَنِيهِ ، فَقَالَ : إنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ فَطَلَبَهَا إلَيْهِ بَعْضُ بَنِيهِ ، فَقَالَ : إنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ ثُمَّ سَأَلَهُ إيَّاهَا بَعْضُ وَلَدِهِ ، فَقَالَ إنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ نَهَى بَنِيهِ ، عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ قَالَ :وَمَا نَعْلَمُهُ وَطِئَهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اطَّلَعَ مِنْهَا عَلَى أَمْرٍ كَرِهَ أَنْ يَطَّلِعَ وَلَدُهُ مُطَّلَعَهُ.

(۱۶۴۷۵) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میری فلاں باندی سے تم میں سے کوئی جماع نہ کرے۔ عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق میرے والد نے اس باندی سے جماع تو نہیں کیا تھا البتہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اسے برہنہ دیکھا ہو۔

(١٦٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا بَعْضُ وَلَدِهِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کو برہنہ دیکھا، پھر ایک مرتبہ آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے اس باندی کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں۔

(١٦٤٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذَا.

(۱۶۴۷۷) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(١٦٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ مَسْرُوقٌ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ :إِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنْ جَارِيَتِي هَذِهِ إِلاَّ مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي الْمَسَّ وَالنَّظَرَ.

(۱۶۴۷۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسروق کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی اس باندی سے صرف اتنا تعلق رکھا ہے جس سے یہ میرے بیٹوں پر حرام ہوگئی ہے یعنی چھونا اور دیکھنا۔

(١٦٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ مُجَاهِدٌ :إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ فَرْجَ الأَمَةِ ، أَوْ مَسَّ فَرْجُهُ فَرْجَهَا ، أَوْ بَاشَرَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحَرِّمُهَا عَلَى أَبِيهِ وَعَلَى ابْنِهِ.

(۱۶۴۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کی شرمگاہ کو چھوا، یا اپنی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ سے لگایا، یا اس سے جماع کیا تو یہ باندی اس کے باپ اور بیٹوں پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَتَهُ هَلْ تَحِلُّ لابْنِهِ ، أَوْ لأَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِذَا قَبَّلَهَا ، أَوْ جَرَّدَهَا لِشَهْوَةٍ.

(۱۶۴۸۰) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو کیا وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے اپنی باندی کا بوسہ لیا یا شہوت کیوجہ سے اس کے کپڑے اتارے تو اس کا باپ اور اس کے بیٹے اس باندی کو استعمال نہیں کرسکتے۔

(١٦٤٨١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :أَيُّمَا رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَةً

فَنَظَرَ مِنهَا إلَى ذَلِكَ الأَمْرِ فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لاِبْنِهِ.

(۱۶۴۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کے کپڑے اتار کر اسے دیکھا تو یہ اس کے بیٹے کے لئے حلال نہیں۔

(١٦٤٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَنْهُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ : قَدْ زَعَمُوا أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً فَخَشِيَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ يَتَّخِذَهَا فَأَمَرَتِ ابْنًا لَهَا غُلاَمًا أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَيْهَا لِيُحَرِّمَهَا عَلَى زَوْجِهَا.

(۱۶۴۸۲) حضرت ابراہیم نے ایک مسئلہ کے بارے میں فرمایا کہ اہل علم کی رائے تھی کہ اگر کوئی آدمی کوئی باندی خریدے اور اس کی بیوی کو خوف ہو کہ یہ اس باندی سے جماع کرے گا، وہ عورت اپنے بیٹے سے کہے کہ وہ اس باندی کے ساتھ لیٹ جائے تو یہ باندی اس کے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٨٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِهَ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَةً قَبَّلَهَا أَبُوهُ ، أَوْ نَظَرَ إلَى مَحَاسِرِهَا.

(۱۶۴۸۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی باندی کا بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کو دیکھا تو وہ باندی اس کے بیٹے کے لئے حرام ہے۔

(١٦٤٨٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَةً حُرِّمَتْ عَلَى ابْنِهِ وَعَلَى أَبِيهِ.

(۱۶۴۸۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال نہ ہوگی۔

(١٦٤٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَمَسَّ قُبُلَهَا بِيَدِهِ ، أَوْ أَبْصَرَ عَوْرَتَهَا ثُمَّ وَهَبَهَا لاِبْنٍ لَهُ أَيَصْلُحُ له أَنْ يَتَطِئَهَا قَالَ : لاَ.

(۱۶۴۸۵) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی باندی ہے، اس نے اس کی شرمگاہ کو چھوا یا اس کی شرمگاہ کو دیکھا پھر اپنے بیٹے کو تحفہ میں دے دی تو کیا بیٹا اس سے وطی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَتَبَ مَسْرُوقٌ إلَى أَهْلِهِ : انْظُرُوا جَارِيَتِي فَلاَ تَبِيعُوهَا فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنهَا إلاَّ مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي اللَّمْسَ وَالنَّظَرَ.

(۱۶۴۸۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے اپنے گھر والوں کو خط میں لکھا کہ میری باندی کو مت بیچنا، میں نے اس سے صرف اتنا تعلق رکھا ہے جو اسے میرے بیٹوں پر حرام کر دیتا ہے۔ یعنی چھونا اور دیکھنا۔

(۴۹) الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ، أَوِ ابْنَةِ امْرَأَتِهِ مَا حَالُ امْرَأَتِهِ

اگر کسی آدمی نے اپنی ساس یا بیوی کی بیٹی سے صحبت کی تو بیوی کا کیا حکم ہے؟

(١٦٤٨٧) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ قَالَ :تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۴۸۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی ساس سے صحبت کی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٨٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حرُمَتَانِ أَنْ تَخطَّاهُمَا وَلاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۴۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیٹی سے مجامعت کی وجہ سے ماں اور ماں سے مجامعت کی وجہ سے بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔

(١٦٤٨٩) حَدَّثَنَا حَفْص بن غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إلَى رَجُلٍ نَظَرَ إلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا. (دارقطنی ۹۲)

(۱۶۴۸۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے جس نے کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھا۔

(١٦٤٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي هَانِيءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَظَرَ إلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أُمُّهَا وَلاَ ابْنَتُهَا. (بیہقی ۱۷۰)

(۱۶۴۹۰) حضرت ابو ہانی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھا تو اس کے لئے اس کی ماں اور بیٹی حلال نہیں رہیں۔

(١٦٤٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى ابْنَةِ امْرَأَتِهِ قَالاَ :حرُمَتَا عَلَيْهِ كِلاَهُمَا، وَقَالَ إبْرَاهِيمُ ، وَكَانُوا يَقُولُونَ إذَا اطَّلَعَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى مَا لاَ يَحِلُّ لَهُ ، أَوْ لَمَسَهَا لِشَهْوَةٍ فَقَدْ حُرِّمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا.

(۱۶۴۹۱) حضرت ابراہیم اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کی بیٹی سے جماع کیا تو وہ دونوں اس پر حرام ہو جائیں گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ علماء کہا کرتے تھے کہ جب آدمی نے کسی عورت کے ایسے حصے کو دیکھا جسے دیکھنا حلال نہیں تھا یا اسے شہوت کے ساتھ چھوا تو وہ عورت اور اس کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیں گی۔

(۱٦٤۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا ، وَإِنْ أَتَى ابْنَتَهَا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا.

(۱۶۴۹۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اور ماں اس پر حرام ہو جائیں گی۔

(۱٦٤۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مسبحٍ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِأَمَةٍ ثم أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۶۴۹۳) حضرت عبداللہ بن مسبح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس مرد کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۱٦٤۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ ، قَالاَ : أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُفَارِقَهَا.

(۱۶۴۹۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ان کا جدا ہو جانا بہتر ہے۔

(۱٦٤۹٥) حَدَّثَنَا حَفْص بن غِيَاثٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا غَمَزَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ بِشَهْوَةٍ لَمْ يَتَزَوَّجْ أُمَّهَا وَلاَ ابْنَتَهَا.

(۱۶۴۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی باندی کو شہوت سے چھوا تو وہ اسکی ماں اور بہن سے شادی نہیں کر سکتا۔

(۱٦٤۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : إِذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَحِلُّ لَهُ وَلاَ يَحِلُّ لَهُ شَيْءٌ مِنْ بَنَاتِهَا.

(۱۶۴۹۶) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت سے شادی کرنا تو اس کے لئے جائز ہے لیکن وہ اس کی کسی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱٦٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَسَنُ يَكْرَهَانِ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ يَعْنِي فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ.

(۱۶۴۹۷) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اس عورت کو چھوئے جس کی ماں سے اس نے صحبت کی ہو۔

(۱٦٤۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ يَفْجُرُ بِأُمِّ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ : أَمَّا الأُمُّ فَحَرَامٌ ، وَأَمَّا الْبِنْتُ فَحَلاَلٌ.

(۱۶۴۹۸) حضرت یزید رشک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی ساس سے زنا

کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ماں حرام ہو جائے گی اور بیٹی حلال رہے گی۔

(٥٠) اَلرَّجُلُ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الأَمَةُ الْمَمْلُوكَةُ وَابْنَتُهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَطَأَ أُمَّهَا

اگر ایک آدمی کی ملکیت میں باندی اور اس کی بیٹی دونوں ہوں اور وہ ایک سے جماع کرنا چاہے تو شرعی حکم کیا ہے؟

(١٦٤٩٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ جَمْعِ الأُمِّ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ : لاَ أُحِبُّ أَنْ يخبرهما جَمِيعًا.

(۱۶۴۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں ایک باندی اور اس کی بیٹی دونوں ہوں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ان دونوں سے جماع کرے۔

(١٦٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسِ بن أبي حازم قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُونَانِ عِنْدَهُ مَمْلُوكَتَيْنِ ، فَقَالَ : حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ أُخْرَى وَلَمْ أَكُنْ لأَفْعَلَهُ.

(۱۶۵۰۰) حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی ملکیت میں موجود باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو ایک آیت نے حرام اور دوسری نے حلال کیا ہے۔ البتہ میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔

(١٦٥٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ : كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ كُنْت أَتَّطِئُهَا وَكَانَتْ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا فَأَدْرَكَتِ ابْنَتُهَا فَأَرَدْت أَنْ أمسك عَنْهَا وأتطى ابْنَتَهَا فَقُلْتُ : لاَ أَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَسْأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ لنطلع مِنْهُما مُطَّلَعًا وَاحِدًا.

(۱۶۵۰۱) حضرت عبداللہ بن نیار اسلمی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک باندی تھی، اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ جب اس کی بیٹی جوان ہوگئی تو میں نے سوچا کہ اس باندی کو چھوڑ کر اس کی بیٹی سے جماع کروں۔ میں نے دل میں سوچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھے بغیر ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو دونوں کے ساتھ ہرگز صحبت کا معاملہ نہ کروں۔

(١٦٥٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ سَأَلَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً أُصِيب مِنْهَا وَلَهَا ابْنَةٌ قَدْ أَدْرَكَتْ فاصيب مِنْهَا ؟ فَنَهَتْهُ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى تَقُولِي هِيَ حَرَامٌ ، فَقَالَتْ : لاَ يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي وَلاَ مِمَّنْ أَطَاعَنِي وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ فَنَهَانِي عَنْهُ.

(۱۶۵۰۲) حضرت معاذ بن عبید اللہ بن معمر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک باندی ہے میں نے اس سے صحبت کر رکھی ہے۔ اس کی ایک بیٹی ہے جو جوان ہوگئی ہے کیا میں اس سے بھی جماع کرسکتا ہوں؟ حضرت عائشہ نے اس سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا وہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر آپ حرام ہونے کا کہیں تو میں ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اہل اور میرے اطاعت کرنے والوں میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی اس سے منع فرمایا۔

(۱۶۵۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ وَلِيدَةٌ وَابْنَتُهَا ، فَكَانَ يَقَعُ عَلَيْهِمَا فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِذَا أَحَلَّتْ لك آيَةٌ وَحَرَّمَتْ عَلَيْك أُخْرَى فَإِنَّ أَمْلَكَهُمَا آيَةُ الْحَرَامِ.

(۱۶۵۰۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ہمدان کے ایک آدمی کے پاس ایک باندی اور اس کی بیٹی تھیں۔ وہ ان دونوں سے جماع کرتا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ انہوں نے اس آدمی سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے ایسا کرنے کا اقرار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ ایک آیت نے تجھ پر حلال کیا ہے تو دوسری نے حرام کیا ہے۔ ان میں سے زیادہ غالب حرام کرنے والی آیت ہے۔

(۱۶۵۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى إِنَّهُ لاَ يَكْشِفُ رَجُلٌ فَرْجَ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا إِلاَّ مَلْعُونٌ ، مَا فَصَّلَ لَنَا حُرَّةً وَلاَ مَمْلُوكَةً.

(۱۶۵۰۴) حضرت ابن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ تورات میں تھا: ''کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو ظاہر کرنے والا ملعون ہے''۔ اس میں یہ تفصیل نہ تھی کہ آزاد عورت ہو یا باندی۔

(۱۶۵۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ قَالَ : إِنَّ لِي وَلِيدَةً وَابْنَتَهَا وَإِنَّهُمَا قَدْ أَعْجَبَتَانِي أَفَأَطَؤُهُمَا ؟ قَالَ : آيَةٌ أَحَلَّتْ وَآيَةٌ حَرَّمَتْ ، أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أَقْرَبُ هَذَا.

(۱۶۵۰۵) حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک باندی اور اس کی بیٹی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں سے جماع کروں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آیت نے اسے حلال کیا اور ایک نے حرام۔ البتہ میں تو اس عمل کے قریب بھی نہ جاتا۔

(۱٦٥۰٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ : لاَ يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَلاَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأُخْتِهَا.

(۱۶۵۰۶) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے عورت اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن کو جمع کرنا جائز نہیں۔

(۵۱) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الأُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَيَطَأُهُمَا جَمِيعًا

اگر کسی آدمی کے پاس دو مملوک بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کر سکتا ہے؟

(۱۶۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : سَأَلْتُه ، عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ وَطِءَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَطَأَ الأُخْرَى قَالَ : لاَ حَتَّى يُخْرِجَهَا مِنْ مِلْكِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِنَّه زَوَّجَهَا عَبْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى يُخْرِجَهَا من مِلْكِهِ.

(۱۶۵۰۷) حضرت موسیٰ بن ایوب کے چچا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس دو مملوک بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا کرنا درست نہیں۔ البتہ ایک کو اپنی ملکیت سے نکال کر ایسا کر سکتا ہے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر ان میں سے ایک کی اپنے غلام سے شادی کرادے تو پھر کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک ایک کو اپنی ملکیت سے نکال نہ دے۔

(۱۶۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الْحَنَفِيِّ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ عَلِيًّا ، عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ ، فَقَالَ : حرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا أُخْرَى وَلَسْتُ أَفْعَلُ أَنَا وَلاَ أَهْلِي.

(۱۶۵۰۸) حضرت ابن کواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی دو بہنوں کو جمع کر سکتا ہے۔؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے اسے حلال اور دوسری نے حرام کیا ہے۔ البتہ میں اور میرے اہل ایسا نہ کریں گے۔

(۱۶۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : أَغْضَبُوا ابْنَ مَسْعُودٍ فِي الأُخْتَيْنِ الْمَمْلُوكَتَيْنِ ، فَغَضِبَ وَقَالَ : جَمَلَ أَحَدُكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ.

(۱۶۵۰۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بہت غصہ آتا کہ کوئی شخص دو بہنوں کو جمع کرے۔ آپ فرماتے کہ تم لوگوں کو اپنے مملوکوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

(۱۶۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ الأَمَتَانِ الأُخْتَانِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا قَالَ : لاَ يَطَأُ الأُخْرَى حَتَّى يُخْرِجَهَا من مِلْكِهِ.

(۱۶۵۱۰) حضرت مکحول سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک صحبت شدہ کو اپنی ملکیت سے نہ نکال دے اس وقت تک جائز نہیں۔

(۱۶۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ : مَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا إِلاَّ وَقَدْ حَرَّمَهُ مِنَ الإِمَاءِ إِلاَّ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَجْمَعُ مَا شَاءَ مِنَ الإِمَاءِ.

(۱۶۵۱۱) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آزاد عورتوں میں حرام کیا ہے وہ باندیوں میں بھی حرام کیا ہے۔ البتہ آدمی

باندیوں کو جتنا چاہے رکھ سکتا ہے۔ (ان کی تعداد مقرر نہیں)

(١٦٥١٢) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ : سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ من مِلْكِ الْيَمِينِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ : أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَحَرَّمَتْهَا آيَةٌ ، وَأَمَّا أَنَا فَمَا أُحِبُّ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ.

(۱۶۵۱۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا دو مملوک بہنوں سے جماع کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کی ایک آیت نے اسے حلال اور دوسری نے حرام کیا ہے۔ البتہ میں تو ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

(١٦٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ وَقَعَ عَلَى إِحْدَاهُمَا أَيَقَعُ عَلَى الأُخْرَى؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَقَعُ عَلَى الأُخْرَى مَا دَامَتِ الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهَا فِي مِلْكِهِ.

(۱۶۵۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا دو مملوک بہنوں سے جماع کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک جماع شدہ باندی اس کی ملک میں ہے اس کی بہن سے جماع نہیں کرسکتا۔

(١٦٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ أَمَتَانِ اختان أَيَطَؤُهُمَا ؟ فَقَالَ : أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ ، ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ سَأَلْت ابْنَ مُنَبِّهٍ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ مَلْعُونٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ قَالَ : فَمَا فَصَّلَ لَنَا حُرَّتَيْنِ وَلاَ مَمْلُوكَتَيْنِ قَالَ : فَرَجَعْت إِلَى ابْنِ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ.

(۱۶۵۱۴) حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے انہیں حلال اور دوسری نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس آیا تو انہوں نے بھی محمد بن حنفیہ والی بات کہی۔ پھر میں نے حضرت ابن منبہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ شریعت کے مطابق دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے والا ملعون ہے۔ اس میں تفصیل نہیں تھی کہ دونوں آزاد ہوں یا باندیاں۔ عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے جا کر ابن منبہ کی بات سعید بن مسیب کو بتائی تو انہوں نے اللہ کی تکبیر بیان کی۔

(١٦٥١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْهُ.

(۱۶۵۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عمل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٥١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ فَغَشِيَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ أَمْسَكَ عَنْهَا هَلْ لَهُ أَنْ يَغْشَى الأُخْرَى ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ لاَ يَغْشَاهَا حَتَّى يُخْرِجَ عَنْهُ هَذِهِ الَّتِي غَشِيَ مِنْ مِلْكِهِ.

(۱۶۵۱۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع

کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک صحبت شدہ کو اپنی ملکیت سے نہ نکال دے اس وقت تک جائز نہیں۔

(۱٦٥١٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :إذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخْتَانِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ وَاحِدَةً مِنْهُمَا.

(۱۶۵۱۷) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں تو دونوں میں سے ایک کے قریب نہ جائے۔

(۱٦٥١٨) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ :يَحْرُمُ مِنْ جَمْعِ الإِمَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنْ جَمْعِ الْحَرَائِرِ إلاَّ الْعَدَدَ.

(۱۶۵۱۸) حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سوائے تعداد کے باندیوں اور آزاد عورتوں سے صحبت کے احکامات ایک جیسے ہیں۔

(۱٦٥١٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ عُثْمَانَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ :أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَلاَ آمُرُك وَلاَ أَنْهَاك فَلَقِيَ عَلِيًّا بِالْبَابِ ، فَقَالَ :عَمَّ سَأَلْتَهُ ؟فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :لَكِنِّي أَنْهَاك وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْك سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْت ذَلِكَ لأَوْجَعْتُك.

(۱۶۵۱۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے انہیں حلال اور دوسری نے حرام قرار دیا ہے۔ البتہ میں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ پھر وہ سوال کرنے والا دروازہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اسی بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں اور اگر مجھے تم پر قدرت ہوئی اور تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں سزا دوں گا۔

(۱٦٥٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ سَأَلُوا مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ ، يَكُونَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَطَؤُهُمَا قَالَ : لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ ، فَقَالَ أَفْتَيْت بِكَذَا وَكَذَا قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَرَأَيْت لَوْ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ أُخْتُهُ مَمْلُوكَةً كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا ؟ فَقَالَ :أَمَا وَاللَّهِ إنَّمَا رَدَدْتنِي أَدْرِكْ فَقُلْ لَهُمَ اجْتَنِبُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لَهُمْ ، قَالَ :قُلْتُ :إنَّمَا هِيَ الرَّحِمُ مِنَ الْعَتَاقَةِ وَغَيْرِهَا.

(۱۶۵۲۰) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک قبیلے نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی دو مملوک بہنوں سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔ یہ بات حضرت نعمان بن بشیر کو پہنچی، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس فتویٰ کا اقرار کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ باندی کسی ایسے شخص کے پاس ہوتی جس کی بہن باندی ہو تو کیا اس کے لئے اس سے وطی کرنا جائز ہے؟ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے میری آنکھیں کھول دیں۔ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ اور انہیں ایسا کرنے سے منع کرو۔ ان کے لئے

ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ آزادی وغیرہ کا رحمی رشتہ ہے۔

(۵۲) اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا

اگر آدمی نے منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟

(۱۶۵۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : هِيَ بِمَنْزِلَةِ الرَّبِيبَةِ.

(۱۶۵۲۱) حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی نے منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ ربیبہ کے درجہ میں ہے۔

(۱۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۶۵۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا إِذَا طَلَّقَهَا وَيَكْرَهُهَا إِذَا مَاتَتْ عِنْدَهُ.

(۱۶۵۲۳) حضرت زید بن ثابت عورت کو قبل از دخول طلاق دینے کی صورت میں عورت کی ماں سے نکاح کو بالکل جائز سمجھتے تھے۔ اور قبل از دخول عورت کے انتقال کی صورت میں اسے مکروہ بتاتے تھے۔

(۱۶۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عُوَيْمِرِ بْنِ الأَجْدَعِ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَنْكَحَهُ امْرَأَةً بِالطَّائِفِ ، قَالَ : فَلَمْ أُجَامِعْهَا حَتَّى تُوُفِّيَ عَمِّي ، عَنْ أُمِّهَا ، وَأُمُّهَا ذَاتُ مَالٍ كَثِيرٍ ، فَقَالَ لِي أَبِي هَلْ لَكَ فِي أُمِّهَا ؟ فَقُلْتُ : وَدِدْت وَكَيْفَ وَقَدْ نَكَحْتِ ابْنَتَهَا ، قَالَ : فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ انْكِحْهَا ، وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : لاَ تَنْكِحْهَا : قَالَ : فَكَتَبَ أَبِي عُوَيْمِرٍ فِي ذَلِكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَخْبَرَهُ فِي كِتَابِهِ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ : لاَ أُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَلاَ أُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَنْتَ وَذَاكَ وَالنِّسَاءُ كَثِيرٌ قَالَ : فَلَمْ يَنْهَنِي وَلَمْ يَأْذَنْ وَانْصَرَفَ أَبِي عَنْهَا فَلَمْ نُنْكِحْهَا.

(۱۶۵۲۴) بنو بکر بن کنانہ کے حضرت مسلم بن عویمر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے طائف میں ایک عورت سے میری شادی کی۔ ابھی میں نے اس سے جماع نہ کیا تھا کہ اس کی ماں کے خاوند کا انتقال ہوگیا۔ اس کی ماں ایک مالدار عورت تھیں۔ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اگر تم اس کی ماں سے شادی کرلو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں نے اس کی بیٹی سے نکاح کرلیا ہے۔ پھر اس بارے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے نکاح کرلو۔ پھر حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نکاح نہ کرو۔ پھر ابو عویمر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھا جس میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کی رائے درج کی اور اس بارے میں حضرت معاویہ کی رائے معلوم کی۔ حضرت معاویہ نے انہیں خط میں لکھا کہ جو چیز اللہ نے حلال کی ہے میں اسے حرام نہیں کرتا اور جو حرام کی ہے میں اسے حلال نہیں کرتا۔ آپ کے پاس اور بھی بہت سی عورتیں ہیں۔ پھر انہوں نے نہ مجھے اس سے منع کیا اور نہ اجازت دی۔ پھر میرے والد نے اس خیال کو چھوڑ دیا اور ہم نے اس سے نکاح نہ کیا۔

(١٦٥٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ أَفْتَى فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، أَوْ مَاتَتْ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا ثُمَّ أَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَأَتَاهُمْ فَنَهَاهُمْ وَقَدْ وَلَدَتْ أَوْلاَدًا.

(۱۶۵۲۵) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اگر کسی آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دی یا مر گیا تو وہ اس عورت کی ماں سے شادی کر سکتا ہے۔ پھر جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا اور لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ حالانکہ عورتوں کی شادی کے بعد بچے بھی ہو چکے تھے۔

(١٦٥٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ ابن جريج قَالَ : أخبرني دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ : مَا أَرْسَلَ اللَّهُ فَأَرْسِلُوا ، وَمَا بَيَّنَ فَاتَّبِعُوا.

(۱۶۵۲۶) حضرت مسروق قرآن مجید کی آیت ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس چیز کو اللہ نے مبہم رکھا ہے اسے مبہم رہنے دو اور جسے وضاحت سے بیان کیا ہے اس کی اتباع کرو۔

(١٦٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ فِي ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾ : أُرِيدَ بِهِمَا جَمْعُهُمَا.

(۱۶۵۲۷) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں دخول مراد ہے۔

(١٦٥٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ لاَ يَرَاهَا وَلاَ يُجَامِعُهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ قَالَ : لاَ هِيَ مُرْسَلَةٌ.

(۱۶۵۲۸) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے شادی کی، پھر اسے دیکھے اور جماع کئے بغیر اسے طلاق دے دی تو کیا وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٥٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۵۲۹) حضرت مکحول اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس کی ماں سے

شادی کرے۔

(۱۶۵۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِنْتَ امْرَأَةٍ مَاتَتْ أُمُّهَا عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۶۵۳۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ آدمی کسی ایسی عورت کی ماں سے شادی کرے جس کا دخول سے پہلے انتقال ہو جائے۔

(۱۶۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ : قُلْتُ لابْنِ أَبِي نَجِيحٍ : الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَنْهَى عَنْهَا وَعَطَاءٌ.

(۱۶۵۳۱) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نجیح سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی عورت سے دخول کئے بغیر اسے طلاق دے دے تو کیا اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت عطاء کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۶۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فِي ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ : هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مبہم ہے۔

(۱۶۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زمعة عن ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَهَا ، وَقَالَ هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۳) حضرت طاوس نے بھی اس آیت کو مبہم قرار دیا ہے۔

(۱۶۵۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس آیت کو مبہم قرار دیا ہے۔

(۵۳) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَتَسَرَّى ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ غلام اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے

(۱۶۵۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى عَبْدَهُ يَتَسَرَّى فِي مَالِهِ فَلاَ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اس کے مال میں تصرف کرنے دیتے تھے اور اسے برا نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۶۵۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ نَافِعٌ إِنَّ الْعَبْدَ يَتَسَرَّى فِي مَالِهِ وَلاَ يَتَسَرَّى فِي مَالِ سَيِّدِهِ.

(۱۶۵۳۶) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے لیکن اپنے مالک کے مال میں نہیں۔

(۱٦۵۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ.

(۱٦۵۳۷) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ غلام اپنے مال میں اپنے آقا کی اجازت سے تصرف کرے۔

(۱٦۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ.

(۱٦۵۳۸) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦۵۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦۵٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا أَذِنَ الْمَوْلَى لِعَبْدِهِ فِي التَّسَرِّي ، فَلْيَتَّخِذْ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ.

(۱٦۵۴۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب آقا نے غلام کو تصرف کی اجازت دے دی تو وہ کر سکتا ہے۔

(۱٦۵٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَمْ نَكُنْ نَرَى بِتَسَرِّي الْعَبْدِ فِي مَالِ سَيِّدِهِ بَأْسًا.

(۱٦۵۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مالک کے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦۵٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦۵٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عبد اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلاَمٌ تَاجِرٌ ، وَكَانَ يَأْذَنُ لَهُ فَيَتَسَرَّى السِّتَّ وَالسَّبْعَ.

(۱٦۵۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا جو تجارت کرتا تھا، حضرت ابن عباس نے اسے اجازت دے رکھی تھی اور وہ مال میں تصرف کرتا تھا۔

(٥٤) من كره أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

جن حضرات کے نزدیک غلام کا مال میں تصرف کرنا مکروہ ہے

(۱٦۵٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : يَتَزَوَّجُ وَلاَ يَتَسَرَّى.

(۱٦۵۴۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ غلام شادی کر سکتا ہے مالی تصرفات نہیں کر سکتا۔

(۱٦۵٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُزَوِّجَهُ.

(۱٦۵۴٦) حضرت ابن سیرین اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ غلام کی شادی کرائی جائے۔

(۱٦٥٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَسْمَعِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾.

(۱٦۵۴۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ﴿إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾

(۱٦٥٤٨) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَتَسَرَّى، وَإِنْ أَذِنَ لَهُ مَوْلاَهُ.

(۱٦۵۴۸) حضرت حکم اور حضرت ابن سیرین نے اس بات کو ناپسند قرار دیا کہ غلام مالی معاملات کرے خواہ آقا نے اجازت دے دی ہو پھر بھی نہیں۔

(۱٦٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ.

(۱٦۵۴۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ غلام مالی تصرفات کرے۔

(٥٥) الْمَرْأَةُ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ وَبِهَا بَرَصٌ ، أَوْ جُذَامٌ فَيَدْخُلُ بِهَا

اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اسے کوڑھ یا پھلبہری ہونے کا پتہ چلے، اور وہ اس سے دخول کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱٦٥٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهَا بَرَصٌ ، أَوْ جُذَامٌ ، أَوْ جُنُونٌ فَدَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَذَلِكَ غُرْمٌ عَلَى وَلِيِّهَا.

(۱٦۵۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے، پھر اسے پتہ چلے کہ عورت کو کوڑھ، پھلبہری یا جنون ہے، لیکن وہ اس عورت سے دخول کرے تو فرج کے استحلال کی وجہ سے مرد پر مہر واجب ہوگا۔ جس کا تاوان عورت کے ولی سے لیا جائے گا۔

(۱٦٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الْمَجْنُونَةِ وَالْبَرْصَاءِ : إِنْ دَخَلَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱٦۵۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے پاگل یا پھلبہری کی شکار عورت سے شادی کی پھر اس سے دخول کیا تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر دخول نہ کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(۱٦٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ يَجُوزْنَ فِي بَيْعٍ وَلاَ نِكَاحٍ : الْبَرْصَاءُ وَالْمَجْنُونَةُ وَالْمَجْذُومَةُ وَذَاتُ الْقَرَنِ.

(۱٦۵۵۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ چار عورتوں سے نہ نکاح جائز ہے نہ باندی ہونے کی صورت میں انہیں خریدنا درست

ہے: پھلبہری کا شکار، پاگل، کوڑھی، رحم یا شرمگاہ کی بیماری کا شکار عورت۔

(۱۶۵۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ أَنَّهُ قَدِ اتَّهَمَهُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ فَأَجَازَهَا عَلَيْهِ.

(۱۶۵۵۳) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس میں کوئی عیب معلوم ہوا۔ تو اس بارے میں اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اس عورت کو اپنے پاس ہی رکھو۔

(۱۶۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا فَيَظْهَرُ عَلَيْهَا دَاءٌ أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُهَا عَلَيْهِ.

(۱۶۵۵۴) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول بھی کرلے، پھر بعد میں کوئی بیماری ظاہر ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی ذمہ داری مرد پر ہوگی۔

(۱۶۵۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ إِلاَّ أَمَانَةُ أَصْهَارِهِ.

(۱۶۵۵۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے صرف رشتے داری کی امانت ہے۔

(۱۶۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْحُرَّةُ لاَ تُرَدُّ مِنْ عَيْبٍ.

(۱۶۵۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عیب کی وجہ سے آزاد عورت کو واپس نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۶۵۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يُعَوِّضُ الْبَرْصَاءَ.

(۱۶۵۵۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح پھلبہری کا شکار عورت کا عوض مرد کو دلایا کرتے تھے۔

(۱۶۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ : فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ فَرَأَى بِهَا جُنُونًا ، أَوْ جُذَامًا ، أَوْ بَرَصًا ، أَوْ عَفَلاً : إِنَّمَا تُرَدُّ مِنْ هَذَا وَلَهَا الصَّدَاقُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا الْعَاجِلُ وَالآجِلُ وَصَدَاقُهَا عَلَى مَنْ غَرَّهُ.

(۱۶۵۵۸) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس میں پاگل پن، کوڑھ، پھلبہری یا رحم کی بیماری ظاہر ہوئی تو اس عورت کو واپس کیا جائے گا اور اسے عاجل یا آجل مہر ملے گا جس سے آدمی نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ اس مہر کی ذمہ داری اس شخص پر ہوگی جس نے مرد کو رشتہ کرنے پر ابھارا۔

(۱۶۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، أَوْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ غِفَارٍ فَقَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَأَبْصَرَ بِكَشْحِهَا بَرَصًا فَقَامَ عَنْهَا ، فَقَالَ : سَوِّي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ.

(۱۶۵۵۹) حضرت کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غفاریہ عورت سے شادی کی، جب آپ ان سے ہم

بستری فرمانے لگے تو اس کے جسم پر پھلبہری کے نشان دیکھے، آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنے کپڑے سیدھے کرلو اور اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔

(١٦٥٦٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ تُرَدُّ الْحُرَّةُ مِنْ عَيْبٍ.

(۱۶۵۶۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کو عیب کی وجہ سے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(٥٦) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهِ جُذَامٌ ، أَوْ بَرَصٌ ، أَوْ عَيْبٌ فِي جَسَدِهِ

شادی کے بعد اگر مرد میں کوڑھ، پھلبہری یا کوئی جسمانی عیب معلوم ہو تو عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(١٦٥٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَبِالرَّجُلِ عَيْبٌ لَمْ تَعْلَمْ بِهِ ، جُنُونٌ ، أَوْ جُذَامٌ ، أَوْ بَرَصٌ خُيِّرَتْ.

(۱۶۵۶۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد اگر مرد میں کوڑھ، پھلبہری یا کوئی جسمانی عیب معلوم ہو تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کر لے۔

(١٦٥٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهِ الْبَرَصُ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَاهُ مِنَ الرَّجُلِ شَيْئًا ، وَأَمَّا الْجُذَامُ فَإِنْ شَاءَتْ أَقَرَّتْ مَعَهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۵۶۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد مرد میں پھلبہری کا مرض معلوم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوڑھ نکلے تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کر لے۔

(١٦٥٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ وَهُوَ أَيُّوبُ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ ، أَوْ دَاءٌ عُضَالٌ لاَ تَعْلَمُ بِهِ قَالَ : هِيَ بِالْخِيَارِ إِذَا عَلِمَتْ وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ : هِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

(۱۶۵۶۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد مرد میں جنون یا کوئی اور بیماری ظاہر ہو تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اس مرد کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کر لے۔ حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ یہ عورت اس مرد کی بیوی ہے وہ چاہے تو اسے رکھے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۵۷) فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ تكون، مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک مجوسیہ باندی سے نکاح کرنا ممنوع ہے

(۱٦٥٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُ مُرَّةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي، أَوْ يَسْبِي الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَعْلَمَ الإِسْلاَمَ قَالَ لاَ يَصْلُحُ، وَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هُوَ بِأَخْيَرَ مِنْهَا إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۱٦۵٦۴) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ فرماتے ہیں کہ میں نے مرہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مجوسیہ باندی کو خریدے یا قیدی بنا کر لائے تو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے اس سے وطی کر سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ میں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اس مجوسیہ سے بہتر نہیں ہے۔

(۱٦٥٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: إِذَا كَانَتْ وَلِيدَةٌ مَجُوسِيَّةٌ، فَإِنَّهُ لاَ يَنْكِحُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۱٦۵٦۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مجوسیہ لڑکی کے مسلمان ہونے سے پہلے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(۱٦٥٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ تَقْرَبِ الْمَجُوسِيَّةَ حَتَّى تَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَهُوَ مِنْهَا إِسْلاَمٌ.

(۱٦۵٦٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب تک مجوسیہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کرے مسلمان مرد اس کے قریب نہیں جا سکتا۔ جب وہ اقرار کرلے تو مسلمان ہے۔

(۱٦٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْمَجُوسِيَّةِ قَالَ: لاَ تَقْرَبْهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۱٦۵٦۷) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ مجوسیہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان اس کے قریب نہیں جا سکتا۔

(۱٦٥٦٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ قَالَ: لاَ يَطَؤُهَا.

(۱٦۵٦۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجوسیہ سے وطی کرنا درست نہیں۔

(۱٦٥٦٩) حَدَّثَنَا جَرِير بن عبد لحميد، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سُبِيَتِ الْمَجُوسِيَّاتُ وَعَبَدَةُ الأَوْثَانِ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وجبرن فَإِنْ أَسْلَمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ، وَإِنْ أَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمْنَ اسْتُخْدِمْنَ وَلَمْ يُوطَئْنَ.

(۱٦۵٦۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب مجوسی اور بت پرست عورتیں قیدی بنائی جائیں تو انہیں اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اسلام قبول کرنے پر اصرار کیا جائے گا۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ان سے وطی کرنا بھی درست اور خدمت لینا بھی درست۔ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان سے وطی تو نہیں کی جائے گی البتہ خدمت لی جاسکتی ہے۔

(١٦٥٧٠) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ فَيَتَسَرَّاهَا.

(۱۶۵۷۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مجوسیہ باندی خرید کر اس میں تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٥٧١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ مُثَنَّى قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَسَرَّى الرَّجُلُ الْمَجُوسِيَّةَ وَكَرِهَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

(۱۶۵۷۱) حضرت مثنیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت عمرو بن دینار کے نزدیک مجوسیہ باندی میں تصرف کرنا جائز ہے جبکہ حضرت سعید بن مسیب اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔

(١٦٥٧٢) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ : إِذَا أَصَبْتَ الأَمَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلاَ تَأْتِيهَا حَتَّى تُسْلِمَ وَتَغْتَسِلَ.

(۱۶۵۷۲) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی مشرکہ باندی ملے تو اس سے تب تک جماع نہ کرو جب تک وہ اسلام قبول کر کے غسل نہ کرلے۔

(٥٨) فِي الجارية النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ تكُونُ لِرَجُلٍ يَطَؤُهَا أَمْ لاَ ؟

نصرانیہ اور یہودیہ باندی سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(١٦٥٧٣) حَدَّثَنَا جَرِير بن عبد لحميد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا سُبِيَتِ الْيَهُودِيَّاتُ وَالنَّصْرَانِيَّات عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَجُبِرْنَ عَلَيْهِ فَإِنْ أَسْلَمْنَ ، أَوْ لَمْ يُسْلِمْنَ وطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ.

(۱۶۵۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب یہودی یا نصرانی عورتوں کو قیدی بنایا جائے تو انہیں اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اسلام قبول کرنے پر اصرار کیا جائے گا۔ پھر وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں ان سے جماع کیا جا سکتا ہے اور ان سے خدمت بھی لی جا سکتی ہے۔

(١٦٥٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ إِذَا كَانَتْ لَهُ وَلِيدَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَإِنَّهُ يَتَّطِؤُهَا.

(۱۶۵۷۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ آدمی یہودی یا عیسائی باندی سے وطی کر سکتا ہے۔

(١٦٥٧٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ يَتَّطئهما.

(۱۶۵۷۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی یہودی یا عیسائی باندی سے وطی کر سکتا ہے۔

(١٦٥٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلْيَقْرِرْهَا

بِشَهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَبَتْ أَن تُقِرَّ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۱۶۵۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو کوئی مشرکہ باندی حاصل ہو تو لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی دعوت دے۔ اگر وہ انکار بھی کر دے تب بھی وہ اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۶۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ، كَانَ عَبْدُاللهِ يَكْرَهُ أَمَتَهُ مُشْرِكَة.

(۱۶۵۷۷) حضرت عبداللہ مشرکہ باندی سے صحبت کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۱۶۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا إِنْ شَاءَ وَيُكْرِهَهَا عَلَى الْغُسْلِ.

(۱۶۵۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے پاس مشرکہ باندی ہو تو آدمی اس سے جماع کر سکتا ہے۔ اور اسے غسل پر مجبور کر سکتا ہے۔

(۱۶۵۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سليمان ، عَنْ نَاجِيَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَسْبِيَّةِ :لاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تُهَلِّلَ وَتُسْلِمَ.

(۱۶۵۷۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیدی عورت سے آدمی اس وقت تک جماع نہ کرے جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے اسلام قبول نہ کر لے۔

(۱۶۵۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَبِيب ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا قَالَ :لاَ حَتَّى يُعَلِّمَهَا الصَّلاَةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

(۱۶۵۸۰) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی قیدی باندی کو خرید لے تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک اسے نماز، غسلِ جنابت اور زیر ناف بال صاف کرنا نہ سکھا دے۔

(۱۶۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ ضَرَبَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةَ غَيْرَ نَاكِحِي نِسَائِهِمْ وَلاَ آكِلِي ذَبَائِحِهِمْ. (عبدالرزاق ۱۰۰۲۸۔ بیهقی ۲۸۵)

(۱۶۵۸۱) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں کے بارے میں حکم دیتے ہوئے خط لکھا کہ انہیں اسلام کی دعوت دی جائے اور جو اسلام لے آئے اس کا اسلام قبول کر لیا جائے اور جو اسلام قبول نہ کرے اس پر جزیہ مقرر کر دیا جائے۔ البتہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا اور ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔

(۵۹) فِي الرَّجُلِ يَطْلُبُ الْوَلَدَ مِنْ وَلَدِ الزِّنَا وَيَطَؤُهَا ، مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

حرامیہ باندی سے جماع کرنے اور اس سے طلبِ اولاد کا حکم

(١٦٥٨٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ ، أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُكْرَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّجُلُ الْوَلَدَ مِنَ الأَمَةِ إِذَا كَانَتْ وَلَدَ الزِّنَا.

(۱۶۵۸۲) حضرت سعید بن میتب نے حرامیہ باندی سے طلب اولاد کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٥٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : يَتَسَرَّى وَلَدَ الزِّنَا وَلاَ يَطْلُبُ وَلَدَهَا.

(۱۶۵۸۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ آدمی حرامیہ باندی سے جماع تو کر سکتا ہے لیکن اولاد حاصل کرنا درست نہیں۔

(١٦٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الرُّوَاعِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا ، فَقَالَ : النِّسَاءُ كَثِيرٌ.

(۱۶۵۸۴) حضرت ابورواع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حرامیہ باندی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورتیں بہت ہیں۔

(١٦٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَسَرَّاهَا.

(۱۶۵۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حرامیہ باندی میں تصرف کرنا جائز ہے۔

(١٦٥٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ لِزِنْيَةٍ قَالَ : هِيَ كَعَرَضٍ مَالِهِ يَتَّطِؤُهَا.

(۱۶۵۸۶) حضرت حسن حرامیہ باندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کا مال ہے اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(١٦٥٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ وَلَدَ الزِّنْيَةِ يَتَسَرَّاهَا.

(۱۶۵۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حرامیہ باندی کو خریدنے اور اس سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٥٨٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سليمان ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَيَّارٍ مَوْلًى لِمُعَاوِيَةَ قَالَ : أَرَادَ رَجُل أَنْ يَتَزَوَّجَ بِنْتَ زِنْيَةٍ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لاَ ، إذا أَتَزَوَّجَ أُمَّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۵۸۸) حضرت سیار مولی معاویہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی حرامیہ عورت سے شادی کا ارادہ کیا اور اس بارے میں ایک صحابی سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو، اس سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ تم اس کی ماں سے شادی کر لو۔

(١٦٥٨٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَتَسَرَّى وَلَدَ الزِّنَا قَالَ : وَمَا

ذَنْبُهُ فِيمَا عَمِلَ أَبَوَاهُ.

(۱۶۵۸۹) حضرت محمد بن سیرین حرامیہ عورت سے شادی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے والدین کے گناہ کا وبال اس پر کیوں ہو۔

(۱۶۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ :لَوْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَلَدِ الزِّنَا لَمْ أُبَالِي أَنْ أَطَأَهَا.

(۱۶۵۹۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی حرامیہ باندی ہو تو مجھے اس سے جماع کرنے میں کوئی عار نہیں۔

(٦٠) في الرجل تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَتَفْجُرُ ، أَيَطَؤُهَا أَمْ لاَ ؟

زانیہ باندی سے جماع کرنے کا بیان

(۱۶۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمرو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَطِيءَ جَارِيَةً بَعْدَ مَا أَنْكَرَ وَلَدَهَا.

(۱۶۵۹۱) حضرت ابو معبد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی باندی سے جماع کیا جس کے بچے کا انکار کیا تھا۔

(۱۶۵۹۲) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لبابة ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ أَمته إذَا فَجَرَتْ ، وَيَرَى أَنَّ ذَلِكَ تَحْصِينٌ لَهَا.

(۱۶۵۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما زانیہ باندی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے پاکیزگی کا سبب ہوگا۔

(۱۶۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَطِيءَ جَارِيَةً لَهُ بَعْدَ مَا فَجَرَتْ.

(۱۶۵۹۳) حضرت سعید بن مسیب نے ایک زانیہ باندی سے جماع کیا۔

(۱۶۵۹٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ أَمَتَهُ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ :هُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ وَطِئَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ.

(۱۶۵۹۴) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی زانیہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے جماع کرلے اور اگر چاہے تو اسے روک کے رکھے۔

(۱۶۵۹٥) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَمته قَدْ زَنَتْ.

(۱۶۵۹۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایسی باندی سے جماع کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے جس نے زنا کیا ہو۔

(۱۶۵۹٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَمَتَهُ تَفْجُرُ أَيَطَؤُهَا ؟

قَالَ :لاَ وَلاَ كَرَامَةَ.

(۱۶۵۹۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی زانیہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٦١) فِي الرَّجُلِ يَرَى امْرَأَتَهُ تَفْجُرُ ، أَوْ يَبْلُغُهُ ذَلِكَ ، أَيَطَأُهَا أَمْ لاَ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے یا سنے تو کیا اس سے جماع کرسکتا ہے؟

(١٦٥٩٧) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ :إذَا رَأَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَفْجُرُ لَمْ يُحَرِّمْهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۹۷) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے تو اس سے بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(١٦٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يرى تَزْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ :لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۹۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے تو اس سے بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(١٦٥٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ :إنِّي رَأَيْت مَعَ امْرَأَتِي رَجُلاً ، قَالَ :تَطِيبُ نَفْسُك ، أَوْ كَيْفَ تَطِيبُ نَفْسُك أَنْ تُمْسِكَهَا وَقَدْ رَأَيْت مَا رَأَيْت وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْك.

(۱۶۵۹۹) حضرت سالم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ دیکھنے کے بعد اب اس کے ساتھ تمہارا معاملہ درست کیسے رہ سکتا ہے؟ حضرت سالم نے اس عورت کو مرد پر حرام قرار نہیں دیا۔

(١٦٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا.

(۱۶۶۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو اس سے جماع کرنا مکروہ ہے۔

(١٦٦٠١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :إذَا اطَّلَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا تَفْجُرُ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا ، وَإِذَا فَجَرَ هُوَ ، لَمْ يَحِلَّ لَهَا أَنْ تُقِيمَ مَعَهُ.

(۱۶۶۰۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا میں مبتلا دیکھے تو اس کے لئے اسے اپنے پاس رکھنا حلال نہیں اور جب کوئی عورت اپنے خاوند کو زنا میں مبتلا دیکھے تو اس کے لئے اس کے پاس رہنا حلال نہیں۔

(١٦٦٠٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي زَمْزَمَ

فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَذَكَر له أَنَّهُ تَسَقَّط امْرَأَتَهُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا فَجَرَتْ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَبِئْسَ مَا صَنَعْت إِنْ كُنْت فَعَلْت مِثْلَ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا ، فَأَمْسِكَ عليك امْرَأَتَكَ، وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفْعَلْ فَخَلِّ سَبِيلَهَا.

(۱۶۶۰۲) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بئر زمزم کے پاس بیٹھا تھا۔ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو بچہ ضائع کرنے پر مجبور کیا کیونکہ اس عورت کا کہنا تھا کہ اس نے بدکاری کی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ تم نے بہت برا کیا۔کیونکہ اگر تم نے بھی اس جیسا کام کیا ہے جس کا وہ اپنے لئے اقرار کررہی ہے تو اسے اپنی بیوی بنا کر رکھو اور اگر تم نے ایسا کام نہیں کیا تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔

(۱۶۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةَ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ، إذَا رَأَى أَحَدُكُمَ امْرَأَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ عَلَى فَاحِشَةٍ فَلاَ يَقْرَبُهَا.

(۱۶۶۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا ام ولد باندی کو مبتلائے زنا دیکھے تو اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۶۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ طَاوُوسٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إنِّي وَجَدْت فِي مَجْلِسِي رَجُلاً ، فَقَالَ طَاوُوسٌ: إنْ طَابَتْ نَفْسُك أَنْ تُمْسِكَهَا وَقَدْ رَأَيْت مَا رَأَيْت فَأَنْتَ أَعْلَمُ.

(۱۶۶۰۴) حضرت سلمہ بن وہرام کہتے ہیں کہ میں حضرت طاوس کے پاس بیٹھا تھا، ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارا دل مانے تو اس عورت کو اپنے پاس رکھ لو حالانکہ تم سب دیکھ چکے ہیں اور تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

(۱۶۶۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنَّ عِنْدِي امْرَأَةً أَحَبَّ النَّاسِ إلَيَّ ، وَإِنَّهَا لاَ تَمْنَعُ يَدَ لاَمِسٍ ، قَالَ :طَلِّقْهَا قَالَ :لاَ أَصْبِرُ عَنْهَا ، قَالَ :فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

(ابو داؤد ۲۰۴۲۔ بیہقی ۱۵۵)

(۱۶۶۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے، وہ درست کردار کی حامل نہیں۔اس کے بارے میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے دو۔اس نے کہا میں اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس سے فائدہ اٹھاتے رہو۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ، مَا حَالُ امْرَأَتِهِ عِنْدَهُ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے زنا کرے تو اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(١٦٦٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاوَزَ حُرْمَتَيْنِ إِلَى حُرْمَةٍ وَإِن لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سالی سے زنا کرنے والا بڑے گناہ کا مرتکب ہے لیکن اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی۔

(١٦٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ فَإِنَّهَا لاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ ، لاَ يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلاَلاً.

(۱۶۶۰۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے زنا کرے تو اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی کیونکہ حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرسکتا۔

(١٦٦٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفي ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهَا ، فَقَالَ لاَ يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلاَلَ ، جَسَرْتُ عَلَيْهَا ، وَهَابَهَا إِبْرَاهِيمُ وَالشَّعْبِيُّ.

(۱۶۶۰۸) حضرت ابن اشوع سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرام چیز حلال کو حرام نہیں کرسکتی۔ میں نے تو یہ بات کہنے کی ہمت کی ہے حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی یہ کہنے سے ڈرتے تھے۔

(١٦٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی۔

(١٦٦١٠) وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ قَتَادَةُ: لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَغْشَى امْرَأَتَهُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي بَنَى بِهَا.

(۱۶۶۱۰) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے کی صورت میں بیوی حرام تو نہیں ہوگی البتہ وہ اپنی بیوی سے اس وقت جماع نہیں کرسکتا جب تک وہ عورت عدت نہ گزار لے جس سے اس نے جماع کیا ہے۔

(١٦٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ: حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۱۱) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سالی سے زنا کرنے کی صورت میں بیوی حرام ہوجائے گی۔

(١٦٦١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ النَّخَعِيِّ : مِثْلَ قَوْلِ قَتادة ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً فَحَتى تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۶۶۱۲) حضرت نخعی بھی حضرت قتادہ کی طرح اس بات کے قائل ہے کہ مزنیہ سالی عدت گزارے گی اور وہ عدت وضع حمل تک

ہو سکتی ہے۔

(۱۶۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۶۶۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۶۶۱٥) حَدَّثَنَا أبو عَبْد الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : حرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۱۵) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جائے گی۔

(۱۶۶۱٦) حَدَّثَنَا أبو عَبْد الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمْ تَحْرُمَ امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(٦٣) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِرَجُلٍ فَزُفَّتْ إِلَيْهِ ابْنَةٌ لَهُ أُخْرَى

ایک آدمی نے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن شب زفاف میں دوسری بیٹی اسے پیش کی گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۶۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَضِينِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بنتا لَهُ ابْنَةَ مَهِيرَةٍ فَزَوَّجَهُ وَزَفَّ إِلَيْهِ ابْنَةً لَهُ أُخْرَى بنت فَتَاة فَسَأَلَهَا الرَّجُلُ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا : ابْنَةُ مَنْ أَنْتِ ؟ قَالَتْ : ابْنَةُ الْفَتَاةِ تَعْنِي فُلاَنَةً ، فَقَالَ : إِنَّمَا تَزَوَّجْت إِلَى أبيك ابنته ابْنَةِ الْمَهِيرَةِ فَارْتَفَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ : امْرَأَةٌ بِامْرَأَةٍ وَسَأَلَ مَنْ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَقَالَ : امْرَأَةٌ بِامْرَأَةٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لِمُعَاوِيَةَ ، ارْفَعْنَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : اذْهَبُوا إِلَيْهِ فَأَتَوْا عَلِيًّا فَرَفَعَ عَلِيٌّ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، فَقَالَ : الْقَضَاءُ فِي هَذَا أَيْسَرُ مِنْ هَذَا ، لِهَذِهِ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَعَلَى أَبِيهَا أَنْ يجهز الأُخْرَى بِمَا سُقْتَ إِلَى هَذِهِ وَلاَ تَقْرَبْهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ هَذِهِ الأُخْرَى ، قَالَ : وَأَحْسَبُ أَنَّهُ جَلَدَ أَبَاهَا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَجْلِدَهُ.

(۱۶۶۱۷) حضرت ابو الوضین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے شام کے ایک شخص کی بیٹی جس کی کنیت ''ابنۃ مہیرۃ'' (مہیرہ کہنے کی وجہ اس کے مہر کا زیادہ ہونا تھا) تھی، نکاح کیا۔ لیکن شب زفاف میں اسے ایک دوسری بیٹی پیش کر دی گئی جس کی کنیت ''ابنۃ فتاۃ'' (اس کا مہر کم تھا) تھی۔ جب اس رات آدمی نے اس لڑکی سے جماع کر لیا تو پوچھا ''تو کون ہے؟'' اس نے کہا کہ میں ''ابنۃ

فناۃ'' ہوں۔اس آدمی نے کہا تمہارے باپ نے تو میری شادی ''ابنۃ مہیرہ'' سے کی تھی۔پس یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کے بدلے عورت ہوگئی لہٰذا کوئی جھگڑا نہیں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود شامی علماء سے اس بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے بھی یہی فتویٰ دیا۔پھر اس آدمی نے کہا کہ میں یہ قضیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جانا چاہتا ہوں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دے دی۔مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے زمین سے کوئی معمولی سی چیز اٹھائی اور فرمایا کہ میرے لئے اس کا فیصلہ کرنا اس چیز سے بھی زیادہ معمولی ہے۔اس عورت کو تو اتنا مہر ملے گا جو تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کے لئے اسے ادا کیا ہے۔اور اس کے باپ پر لازم ہے کہ دوسری بیٹی کو وہ مال دے جو تو نے اسے ادا کیا ہے اور تو اس کے قریب اس وقت تک نہ جانا جب تک پہلی لڑکی عدت نہ گزار لے۔راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے والد کو کوڑے لگوائے یا کوڑے لگوانے کا ارادہ فرمایا۔

(٦٤) مَا قَالُوا فِي مهور النِّسَاءِ وَاخْتِلاَفُهُمْ فِي ذَلِكَ

مہر کے بارے میں علماء کی آراء اور اختلاف

(١٦٦١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةَ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابن البيلمَانِي مَوْلَى عُمَرَ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

(بيهقی ٢٣٩۔ ابن عدی ٢١٨٨)

(١٦٦١٨) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ کنوارے لوگوں کی شادیاں کراؤ۔ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ان کے مہر کیا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جس پر ان کے گھر والے راضی ہوجائیں۔

(١٦٦١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَحَلَّ بِدِرْهَمٍ فَقَدِ اسْتَحَلَّ قَالَ : وَسَمِعْتُ وَكِيعًا يُفْتِي بِهِ يَقُولُ : يَتَزَوَّجُهَا بِدِرْهَمٍ. (ابويعلی ٩٣٩)

(١٦٦١٩) حضرت ابن ابی لبیبہ کے دادا فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک درہم کے ذریعہ بھی عورت کو حلال کیا اس کے لئے حلال ہوگئی۔حضرت وکیع کا فتویٰ بھی یہی تھا کہ مہر میں ایک درہم دینا بھی جائز ہے۔

(١٦٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْنِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِكَاحَهُ. (ترمذی ۱۱۱۳۔ احمد ۳/ ۴۴۵)

(۱۶۶۲۰) حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عہد نبوی ﷺ میں دو جوتے مہر کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا اور آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۱۶۶۲۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ رَجُلاً امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ. (بخاری ۲۳۱۰۔ مسلم ۷۷)

(۱۶۶۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی ایک عورت سے اس مہر پر شادی کرائی کہ وہ عورت کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھائے گا۔

(۱۶۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَوْ رَضِيَتْ بِسَوْطٍ كَانَ مَهْرَهَا.

(۱۶۶۲۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عورت اگر ایک درّہ (کوڑا) مہر لینے پر راضی ہو جائے تو وہی اس کا مہر بن جائے گا۔

(۱۶۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ وَثُلُثًا.

(۱۶۶۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی ایک گٹھلی کے عوض نکاح کیا، وہ گٹھلی تین درہم اور ایک تہائی درہم کے برابر تھی۔

(۱۶۶۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مَهْرٌ.

(۱۶۶۲۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جتنے مہر پر میاں بیوی راضی ہو جائیں وہی مہر کافی ہے۔

(۱۶۶۲٥) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ :قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَزَوَّجُونَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَأَكْثَرَ.

(۱۶۶۲۵) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو دس دراہم کے عوض نکاح کرے فرماتے تھے کہ مسلمان اس سے کم اور اس سے زیادہ پر بھی نکاح کیا کرتے تھے۔

(۱۶۶۲٦) حَدَّثَنَا إسماعيل ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِدِرْهَمٍ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ بِثَوْبٍ ، أَوْ بِشَيْءٍ.

(۱۶۶۲۶) حضرت صالح بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک درہم کے عوض کسی عورت سے نکاح کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز بہتر ہے۔

(۱۶۶۲۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ مَا أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ :

نَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۱۶۶۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے مہر کی کم از کم مقدار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سونے کی ایک گٹھلی یا اس کے برابر کوئی چیز۔

(۱۶۶۲۸) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا ، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَحَقَّكُمْ بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلاَكُمْ ، مَا زَوَّجَ بِنْتًا مِنْ بَنَاتِهِ وَلاَ تَزَوَّجَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ إلاَّ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. (ابوداؤد ۲۰۹۹۔ احمد ۱/ ۴۰)

(۱۶۶۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو بہت زیادہ مہر نہ دو، کیونکہ اگر یہ دنیا میں کوئی عزت کی چیز ہوتی یا تقویٰ کا سبب ہوتی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد اس کے زیادہ حقدار ہوتے۔ حالانکہ آپ نے اپنی تمام صاحبزادیوں کا نکاح اور اپنی تمام ازواج سے نکاح بارہ اوقیہ چاندی پر کیا ہے۔

(۱۶۶۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِي قَالَ قَالَ عُمَرُ : لاَ تُغَالُوا صُدُقَ النِّسَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ حَفْصٍ. (ابن ماجہ ۱۸۸۷)

(۱۶۶۲۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ صَدَاقُ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَاقُ نِسَائِهِ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ. (ابوداؤد ۲۰۹۸۔ عبدالرزاق ۱۰۴۰۷)

(۱۶۶۳۰) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور آپ کی ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا۔

(۱۶۶۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيك عَبْدِاللهِ، عَنْ دَاوُدَ الزعَافِرِى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لاَ مَهْرَ بِأَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۱۶۶۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم مہر نہیں ہوتا۔

(۱۶۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنِ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُزَادَ النِّسَاء عَلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ.

(۱۶۶۳۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کا مہر چار سو سے زائد کرنے سے منع کیا ہے۔

(۱۶۶۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ ، وَكَانَ الْحَكَمُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۶۶۳۳) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ چالیس درہم سے کم مہر کے عوض نکاح کیا جائے اور حضرت حکم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۶۶۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : تَزَوَّجَ ابْنُ عُمَرَ صَفِيَّةَ عَلَى

أَرْبَعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِنَّ هَذَا لاَ يَكْفِينَا فَزَادَهَا مِئَتَيْنِ سِرًّا مِنْ عُمَرَ.

(۱۶۶۳۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چار سو درہم کے عوض صفیہ سے نکاح فرمایا، صفیہ نے انہیں پیغام بھیجا کہ اتنا مہر کافی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چھپ کر دو سو درہم کا اضافہ کیا۔

(١٦٦٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : السُّنَّةُ فِي النِّكَاحِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً وَنِصْفٌ فَذَلِكَ خَمْسُ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۳۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نکاح میں سنت بارہ اوقیہ پورے اور نصف اوقیہ چاندی ہے اور یہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

(١٦٦٣٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ جُنَاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ ، أَوْ كَثِيرٍ إِذَا تَرَاضَوْا وَأَشْهَدُوا.

(۱۶۶۳۶) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے کسی قلیل و کثیر مال پر نکاح کرنا لازم نہیں، بس باہمی رضامندی کافی ہے۔

(١٦٦٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بن مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَوْ أَصْدَقَهَا سَوْطًا لَحَلَّتْ لَهُ.

(۱۶۶۳۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر آدمی عورت کو ایک درہ مہر میں دے تو کافی ہے۔

(١٦٦٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ عَلَى بَيْتٍ وَرِثَهُ مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ.

(۱۶۶۳۸) حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے ایک کمرے کے عوض نکاح کیا جو آپ کو ایک اہلیہ کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔

(١٦٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدِ الأحمر ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَينِ مِثْلِ مَهْرِ الْبَغِيِّ.

(۱۶۶۳۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ عورتوں کا مہر فاحشہ کی اجرت کی طرح ایک یا دو درہم رکھا جائے۔

(١٦٦٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شعبة عن أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُتَزَوَّجَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ أَوَاقٍ.

(۱۶۶۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اسلاف علماء اس بات کو ناپسند قرار دیتے تھے کہ عورت کا مہر تین اوقیہ سے کم ہو۔

(١٦٦٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُنَّ مُؤْنَةً. (احمد ۶/ ۱۴۵۔ حاکم ۱۷۸)

(۱۶۶۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ برکت اس نکاح میں ہوتی ہے جس میں خرچہ سب سے کم ہوتا ہے۔

(۱۶۶٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَبَا حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيَّ اسْتَعَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْرِ امْرَأَةٍ نَكَحَهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ أَصْدَقْتَهَا ؟ فَقَالَ : مِئَتَي دِرْهَمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُونَ مِنْ بَطْحَانَ مَا زِدْتُمْ. (احمد ۳/ ۴۴۸۔ طبرانی ۸۸۴)

(۱۶۶۴۲) حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ ابو حدرد اسلمی نے اپنی بیوی کے مہر میں حضور ﷺ سے مدد چاہی آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کتنا مہر طے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دوسو درہم، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دراہم کو بطحان نامی وادی سے ہاتھوں میں بھر کر لاتے تو اتنا زیادہ مہر نہ رکھتے۔

(٦٥) مَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْمَالِ الْكَثِيرِ وَزَوَّجَ بِهِ

جن حضرات نے زیادہ مہر پر نکاح کیا اور کروایا ہے

(۱۶٦٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ عَلَى أَرْبَعِ مِئَةِ دِينَارٍ. (ابوداؤد ۲۱۰۰۔ ابن سعد ۹۸)

(۱۶۶۴۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نجاشی نے حضور ﷺ سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چار سو دینار کے عوض کرایا۔

(۱۶٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عُمَرَ تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۴۴) حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چالیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶٦٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى ثَلاَثِينَ أَلْفًا.

(۱۶۶۴۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے تیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّدَاقَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِينَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۶۶۴۶) حضرت مغیرہ بن حکیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چار سو دینار مہر دینے والے حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

(۱۶٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ تَزَوَّجَ شُمَيلة السُّلمية عَلَى عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے شمیلہ سلمیہ سے دس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(ابو یوسف ۱۰۲۱)

(۱۶۶۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہر بیٹی کا نکاح دس ہزار درہم کے عوض کرایا۔

(۱۶٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّهُ أَصْدَقَ امْرَأَةً تَزَوَّجَهَا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ عِشْرِينَ أَلْفًا.

(۱۶۶۴۹) حضرت مطرف نے بنو عقیل کی ایک خاتون سے بیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ رَخَّصَ أَنْ تُصْدَقَ الْمَرْأَةَ أَلْفَيْنِ وَرَخَّصَ عُثْمَانُ فِي أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار مہر دینے کی اجازت دی ہے۔

(۱۶٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۵۱) حضرت کریب بن ہشام جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد ہیں، انہوں نے ایک عورت سے چار ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : خَطَبَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ابْنَتَهُ فَأَبَى إِلاَّ عَلَى حُكْمِهِ فَحَكَّمَ عَدِيٌّ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعَ مِئَةٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَمْرٌو بِعَشَرَةِ آلاَفٍ ، فَقَالَ : جَهِّزْهَا.

(۱۶۶۵۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث نے حضرت عدی بن حاتم کی بیٹی کے لئے پیام نکاح بھیجا۔ عدی نے مہر کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مطالبہ کیا جو کہ چار سو اسی بنتے تھے۔ عمرو بن حریث نے اس مالیت کے عوض حضرت عدی کی بیٹی سے نکاح کرلیا۔

(۱۶٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مِئَةَ جَارِيَةٍ

مَعَ كُلِّ جَارِيَةٍ أَلْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۵۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے نکاح فرمایا، اور اس کے پاس سو باندیاں بھیجیں ہر باندی کے پاس ایک ہزار درہم تھے!

(٦٦) مَا قَالُوا فِي إِعْلاَنِ النِّكَاحِ

نکاح کے اعلانیہ ہونے کا بیان

(١٦٦٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَسَرَّ ذَلِكَ ، فَكَانَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا فِي مَنْزِلِهَا فَرَآهُ جَارٌ لَهَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقَذَفَهُ بِهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَذَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى جَارِيَةٍ وَلاَ أَعْلَمُهُ تَزَوَّجَهَا ، فَقَالَ لَهُ :مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ :تَزَوَّجْت امْرَأَةً عَلَى شَيْءٍ دُونٍ فَأَخْفَيْتُ ذَلِكَ ، قَالَ :فَمَنْ شَهِدَكُمْ ؟ قَالَ :أَشْهَدْت بَعْضَ أَهْلِهَا ، قَالَ :فَدَرَأَ الْحَدَّ ، عَنْ قَاذِفِهِ وَقَالَ: أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَحَصِّنُوا هَذِهِ الْفُرُوجَ.

(۱۶۶۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ طور پر شادی کی، وہ اس کے گھر آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ عورت کے ایک پڑوسی نے آدمی کو اس کے گھر آتے دیکھ لیا تو اس پر تہمت لگا دی۔ یہ جھگڑا لے کر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تہمت لگانے والے پڑوسی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ شخص میری پڑوسن کے پاس آتا ہے اور مجھے ان کے نکاح کا کوئی علم نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا بیان معلوم کیا تو اس نے کہا میں نے اس عورت سے خفیہ طور پر شادی کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گواہوں کی بابت سوال کیا تو اس نے کہا عورت کے کچھ رشتہ دار اس نکاح کے گواہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے پر حد تو جاری نہ کی البتہ ان سے فرمایا کہ نکاح کو اعلانیہ کیا کرو اور شرمگاہوں کو پاکدامن رکھو۔

(١٦٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ نِكَاحُ السِّرِّ.

(۱۶۶۵۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ خفیہ نکاح اچھا نہیں ہے۔

(١٦٦٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الإِسْلاَمِ نِكَاحُ السِّرِّ.

(۱۶۶۵۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ اسلام میں خفیہ نکاح نہیں ہے۔

(١٦٦٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ، أَشَرُّ النِّكَاحِ نكاح السِّرِّ.

(۱۶۶۵۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ بدترین نکاح خفیہ نکاح ہے۔

(٦٧) مَا قَالُوا فِي اللَّهْوِ وَفِي ضَرْبِ الدُّفِّ فِي الْعُرْسِ

شادی کے موقع پر ڈھول بجانے اور گانے کی اجازت

(١٦٦٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرُوسٍ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ مَعَ هَذَا لَهْوٌ. (بخاری ۵۱۶۲۔ حاکم ۱۸۴)

(۱۶۶۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کا گزر ایک شادی کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہاں کچھ لہو (گانا وغیرہ) ہوتا تو اچھا تھا۔

(١٦٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا اسْتَمَعَ صَوْتًا أَنْكَرَهُ وَسَأَلَ عَنْهُ ، فَإِنْ قِيلَ عُرْسٌ ، أَوْ خِتَانٌ أَقَرَّهُ.

(۱۶۶۵۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی گانے بجانے کی آواز سنتے تو اسے برا قرار دیتے اور اس کے بارے میں سوال کرتے ، اگر ان سے کہا جاتا کہ یہ شادی یا بچے کے ختنہ کی تقریب ہے تو آپ کچھ نہ کہتے۔

(١٦٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي عُرْسٍ تَضْرِبُ بِالدُّفِّ : ارْعَفِي ارْعَفِي.

(۱۶۶۶۰) بنو سلمہ کے ایک شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ نے شادی کے موقع پر دف بجانے والی ایک لڑکی سے کہا کہ آگے بڑھ کر بجاؤ، آگے بڑھ کر بجاؤ۔

(١٦٦٦١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : لَقَدْ ضُرِبَ لَيْلَةَ الملك بِالدُّفِّ وَغُنِّيَ عَلَى رَأْسِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

(۱۶۶۶۱) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ شادی کی رات میں ڈھول بجایا گیا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے پاس گانا گایا گیا۔

(١٦٦٦٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مَسْعُود وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَعِنْدَهُمَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ ، فَقُلْتُ : أَتَفْعَلُونَ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. (بیہقی ۲۸۹۔ طبرانی ۶۹۰)

(۱۶۶۶۲) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود اور حضرت قرظہ بن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس کچھ لڑکیاں بیٹھی گانا گا رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہو کر ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ شادی کے موقع پر گانے وغیرہ کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۶۶۶۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْبَ بِالدُّفِّ. (ترمذی ۱۰۸۸۔ احمد ۳/ ۴۱۸)

(۱۶۶۶۳) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ حلال وحرام کے درمیان آواز یعنی دف بجانے کا فرق ہے۔

(۱۶۶۶٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ ، عَنْ عامر بن سعد أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فِي عُرْسٍ فَسَمِعْت صَوْتَ غِنَاءٍ ، فَقُلْتُ : أَلَا تَسْمَعَانِ ؟ فَقَالَا : إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْغِنَاءِ عِنْدَ الْعُرْسِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ غَيْرِ نِيَاحَةٍ. (حاکم ۱۸۴۔ طیالسی ۱۲۲۱)

(۱۶۶۶۴) حضرت عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بن ودیعہ اور حضرت قرظہ بن کعب کے ساتھ ایک شادی میں شریک تھا۔ میں نے گانے کی آواز سنی تو کہا کہ کیا آپ دونوں یہ آواز نہیں سن رہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں شادی میں گانے کی اور میت پر بغیر آواز کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۶۶۶٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مِلَاكٌ فَلَمَّا أَنْ فَرَغُوا وَرَجَعَ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ لَهُنَّ : فَأَيْنَ صفاقتكن قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : يَعْنِيَ الدُّفَّ.

(۱۶۶۶۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ محمد ویلیٹیڈ کے ایک گھر میں شادی تھی۔ جب لوگ شادی کی تقریب سے فارغ ہو گئے اور محمد ویلیٹیڈ اپنے گھر واپس آئے تو عورتوں سے پوچھا کہ تمہارے دف کہاں ہیں۔

(۱۶۶۶٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عُرْسًا فِيهِ مَزَامِيرُ وَلَهْوٌ فَقَعَدَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

(۱۶۶۶۶) ایک صاحب نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شادی میں شریک ہوئے جس میں بانسریاں اور گانے کے آلات تھے، آپ بیٹھ گئے اور اس سے منع نہیں فرمایا۔

(۱۶۶۶۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ حين خَتَنَ بَنِيهِ فَدَعَا اللَّاعِبِينَ فَأَعْطَاهُمْ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، أَوْ قَالَ : ثَلَاثَةً.

(۱۶۶۶۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب اپنے بیٹے کے ختنے کئے تو کھیل تماشا کرنے والوں کو بلایا اور انہیں تین یا چار درہم عطا کئے۔

(۶۸) من كره الدُّفَّ

جن حضرات کے نزدیک دف بجانا ناجائز ہے

(۱۶۶۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَغْرَاءَ العمى ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دُفٍّ ،

فَقَالَ :الْمَلاَئِكَةُ لاَ يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۱۶۶۶۸) حضرت مغراء عمی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ایک مرتبہ دف کی آواز سنی تو فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(١٦٦٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ لِي خَيْثَمَةُ :أما سَمِعْت سُوَيْدًا يَقُولُ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۱۶۶۶۹) حضرت سوید فرماتے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(١٦٦٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُّ فَيَشُقُّونَهَا.

(۱۶۶۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ لڑکیوں سے دف لے کر پھاڑ دیا کرتے تھے۔

(٦٩) من رخص أن يجمع الرجل بين امرأة رجل وابنته من غيرها

جن حضرات کے نزدیک کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو، دونوں سے نکاح کرنا جائز ہے

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد ، قَالَ :حدثنا أبو بكر قَالَ :

(١٦٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ القاسم ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۱) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی سابقہ بیوی اور ان کی اس بیٹی سے نکاح کیا جو اس بیوی کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(١٦٦٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَابْنَتَهُ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۲) حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صفوان نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی اس بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(١٦٦٧٣) حَدَّثَنَا ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ :سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا وَقَالَ :نُبِّئْت أَنْ جبلَة رَجُلٌ كَانَ يَكُونُ بِمِصْرٍ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ وَابْنَتَهُ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۳) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی

حرج نہیں۔ اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ مصر میں جبلہ نامی ایک آدمی تھا۔ اس نے ایک آدمی کی ام ولد باندی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور عورت سے تھی۔

(١٦٦٧٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : نُبِّئْت ، عَنْ سَعْدِ بْنِ قَرْحَاء رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک صحابی سعد بن قرحاء نے ایک آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(١٦٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ أُمِّ وَلَدِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی کسی عورت کی ام ولد باندی اور اور اس کی ایسی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے جو کسی اور بیوی سے ہو۔

(١٦٦٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ امْرَأَةِ الرَّجُلِ وَابْنَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(١٦٦٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ ابْنَةِ الرَّجُلِ وَامْرَأَةِ أَبِيهَا ، وَإِنَّ الْحَسَنَ كَرِهَهُ.

(۱۶۶۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔ جبکہ حضرت حسن کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(١٦٦٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهم : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، هَلْ تَرَى بَيْنَهُمَا شَيْئًا ؟ فنظر ، فَقَالَ : لاَ أَرَى بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(۱۶۶۷۸) حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے ناجائز قرار دیا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ انہوں نے غور وفکر کیا پھر فرمایا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان کچھ نظر نہیں آتا۔

(١٦٦٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بن سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ امْرَأَةِ أَبِيهَا.

(۱۶۶۷۹) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے

نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(۱۶۶۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۶۶۸۰) حضرت ابن عون نے اس بارے میں حضرت محمد سے سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔

(۷۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

جن حضرات کے نزدیک کسی آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو کسی اور بیوی سے ہے دونوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۶۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ الرَّجُلِ وَابْنَتَهُ فَكَرِهَ ذَلِكَ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۸۱) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ آدمی اگر کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو کسی اور بیوی سے ہو دونوں کو نکاح میں جمع کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے اسے ناجائز قرار دیا۔

(۱۶۶۸۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَامْرَأَةِ أَبِيهَا.

(۱۶۶۸۲) حضرت عکرمہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(۷۱) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَتَقُولُ قَدْ أَرْضَعْتُهُمَا

شادی کے بعد اگر کوئی عورت آکر اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں نے دونوں کو دودھ پلایا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۶۸۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجُوزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُودِ ؟ قَالَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ.

(احمد ۲/ ۱۰۹۔ بیهقی ۴۶۴)

(۱۶۶۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے رضاعت کے گواہوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی اور ایک عورت کافی ہیں۔

(١٦٦٨٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : تَزَوَّجْت ابْنَةَ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ مِلْكِهَا جَاءَتْ مَوْلَاةٌ لأَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أَرْضَعْتُكُمَا فَرَكِبَ عُقْبَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَقَدْ سَأَلْت أَهْلَ الْجَارِيَةِ فَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ : كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ غَيْرَهُ.

(بخاری ۸۸۔ ابوداؤد ۳۵۹۸)

(۱۶۶۸۴) حضرت عقبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے ابواہاب تمیمی کی بیٹی سے شادی کی، شادی کی صبح مکہ کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ سوار ہو کر مدینہ منورہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ عرض کیا، ساتھ یہ بتایا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے سوال کیا لیکن انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب تو کہا جا چکا ہے! پس عقبہ بن حارث نے اس عورت کو چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر لی۔

(١٦٦٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مَرْضِيَّةً جَازَتْ شَهَادَتُهَا فِي الرَّضَاعَةِ وَيُؤْخَذُ بِيَمِينِهَا.

(۱۶۶۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب دودھ پلانے کا اقرار کرنے والی عورت راضی لوگوں میں سے ہو تو رضاعت میں اس کی گواہی جائز ہے اور اس کی قسم کا اعتبار کیا جائے گا۔

(١٦٦٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ فِي رِضَاعٍ.

(۱۶۶۸۶) حضرت عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رضاعت کے معاملے میں ایک عورت کی گواہی کو رد کر دیا تھا۔

(١٦٦٨٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حلام بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ فَائِدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَزَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْهُمَا ، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : هِيَ امْرَأَتُك لَيْسَ أَحَدٌ يُحَرِّمُهَا عَلَيْك ، وَإِنْ تَنَزَّهْتَ فَهُوَ أَفْضَلُ ، وَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۶۶۸۷) حضرت بکیر بن فائد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے شادی کی تو ایک عورت نے آکر دعویٰ کیا کہ اس نے دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ وہ آدمی مسئلہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تیری بیوی ہے اسے کوئی تجھ پر حرام نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر تو اس سے علیحدہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(١٦٦٨٨) عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : نُبِّئْت أَنَّ امْرَأَةً فِي زَمَانِ عُثْمَانَ جَاءَتْ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ، فَقَالَتْ : قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۶۸۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک عورت ایک میاں بیوی کے پاس آئی اور دعویٰ کیا

کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱٦٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُونَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ بِشَهَادَةِ الْمَرْأَةِ فِي الرَّضَاعِ.

(۱٦٦٨٩) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات رضاعت میں ایک عورت کی گواہی پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادیا کرتے تھے۔

(۱٦٦۹۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْعَاقِلَةِ تَجُوزُ فِي الرَّضَاعَةِ.

(۱٦٦۹۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک عاقلہ عورت کی گواہی رضاعت کے معاملے میں کافی ہے۔

(۷۳) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

نکاح کے بعد عورت کو کچھ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرنا کیسا ہے؟

(۱٦٦۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَأَمَرَ بِامْرَأَتِهِ أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذَلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ مِنْ أَشْرَافِ الْمُسْلِمِينَ. (ابو داؤد ۲۱۲۱۔ ابن ماجہ ۱۹۹۲)

(۱٦٦۹۱) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کی شادی کرائی جس کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ نے اسے اجازت دی کہ وہ اپنی بیوی سے شرعی ملاقات کرسکتا ہے۔ یہ آدمی بعد میں مسلمانوں کے سرکردہ لوگوں میں سے ہوا۔

(۱٦٦۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : تَزَوَّجَ فُلاَنُ بْنُ هَرِمٍ لَيْلَى بِنْتَ الْعَجْمَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَدَخَلَ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ صَدَاقِهَا.

(۱٦٦۹۲) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہرم کے ایک بیٹے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لیلیٰ بنت عجماء سے شادی کی اور مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کی۔

(۱٦٦۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ زَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا مِنْ صَدَاقِهَا.

(۱٦٦۹۳) حضرت کریب بن ہشام جو کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ انہوں نے ایک عورت سے چار ہزار درہم کے عوض نکاح کیا اور اسے مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات فرمائی۔

(۱٦٦۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : اخْتَلَفَ فِيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ وَأَيُّ ذَلِكَ فُعِلَ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۶۶۹۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مدینہ کے علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ایسا کرنا جائز اور بعض کے نزدیک ناجائز ہے۔ البتہ آدمی جو بھی کرلے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إذَا كَانَتْ بِهِ رَاضِيَةٌ لَمْ نَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۶۶۹۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب عورت اس پر راضی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(١٦٦٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۶۹۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٧٣) من قَالَ لاَ يَدْخُلُ بِهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر شرعی ملاقات نہیں کرسکتا

(١٦٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدِّمْ شَيْئًا.

(۱۶۶۹۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شرعی ملاقات کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں مہر کا کچھ حصہ ادا کردو۔

(١٦٦٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَسِرَ ، عَنْ صَدَاقِهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :إن لَمْ تَجِدْ إلاَّ نَعْلَك فَأَعْطِهَا إيَّاهَا ثُمَّ ادْخُلْ بِهَا.

(۱۶۶۹۸) حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے شادی کی ہے لیکن وہ اس کا مہر ادا کرنے سے عاجز آگیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر اور کچھ نہ ہو تو اسے اپنی جوتی ہی دے دو پھر اس کے ساتھ شرعی ملاقات کرو۔

(١٦٦٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :يُعْطِيهَا وَلَوْ خِمَارًا.

(۱۶۶۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اسے شرعی ملاقات سے پہلے کچھ نہ کچھ ضرور دے خواہ ایک دوپٹہ ہی دے دے۔

(١٦٧٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :كَانَ يَقُولُ :يُلْقِي عَلَيْهَا وَلَوْ ثَوْبًا ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا.

(۱۶۷۰۰) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ اسے خواہ ایک کپڑا ہی دے پھر اس کے ساتھ شرعی ملاقات کرے۔

(١٦٧٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا.

(۱۶۷۰۱) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیوی کو مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرے۔

(١٦٧٠٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :سُئِلَ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مَلِيءٌ بِصَدَاقِهَا أَيَدْخُلُ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا ؟ قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لاَ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا ولو شَيْئًا.

(۱۶۷۰۲) حضرت ضحاک بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو شادی کے بعد عورت کا مہر دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو کیا وہ بیوی سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہی رہی ہے کہ جب تک کوئی نہ کوئی چیز ادا نہ کر دے شرعی ملاقات نہ کرے۔

(١٦٧٠٣) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :يُهْدِي شَيْئًا.

(۱۶۷۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ شرعی ملاقات سے پہلے کوئی چیز اسے ہدیہ میں دے دے۔

(١٦٧٠٤) حَدَّثَنَا شبابة قَالَ :حدَّثَنَا هشَام بْنِ الغَاز ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى امْرَأَةٍ حَتَّى يَقْدُمَ إليها ما قَلَّ ، أَوْ كَثُرَ.

(۱۶۷۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو کوئی تھوڑی یا زیادہ چیز دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرے۔

(١٦٧٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَعْطِهَا دِرْعَك الْحُطَمِيَّةَ. (عبدالرزاق ۱۰۴۲۹۔ احمد ۱/ ۸۰)

(۱۶۷۰۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی زوجہ کو اپنی حطمی چادر ہی دے دو۔

(٧٤) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی تو جن حضرات کے نزدیک اس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے

(١٦٧٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لَهَا شَرْطُهَا ، قَالَ رَجُلٌ :إِذًا يُطَلِّقْنَنَا ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشَّرْطِ.

(۱۶۷۰۶) حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شرط اب عورت کا حق ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ پھر تو وہ ہمیں چھوڑ دیں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کا معاملہ شرط لگانے کے وقت ہوتا ہے۔

(۱٦٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ غَنْمٍ عن عمر ، قَالَ : لَهَا شَرْطُهَا.

(۱۶۷۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شرط کا پورا ہونا عورت کا حق ہے۔

(۱٦٧٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوَفَّى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

(بخاری ۵۱۵۱۔ ابو داؤد ۲۱۳۲)

(۱۶۷۰۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ شرط جس کے ذریعہ شرم گاہ کو حلال کیا جائے اس کا حق یہ ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

(۱٦٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ عَنْهَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، فَقَالَ : لَهَا شَرْطُهَا.

(۱۶۷۰۹) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے اس بارے میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شرط کا پورا کرنا عورت کا حق ہے۔

(۱٦٧١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِذَا شَرَطَ لَهَا دَارَهَا فَهُوَ بِمَا يَسْتَحِلُّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۶۷۱۰) حضرت ابو شعثاء فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے عورت کے لئے اس کے گھر کی شرط لگائی تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس کے ذریعے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے۔

(۱٦٧١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدْ شَرَطَ لَهَا دَارَهَا حِينَ تَزَوَّجَهَا فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْهَا فَقَضَى عُمَرُ أَنَّ لَهَا دَارَهَا ، لاَ يُخْرِجُهَا مِنْهَا وَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوِ اسْتَحْلَلْتَ فَرْجَهَا بِزِنَةِ أُحُدٍ ذَهَبًا لأَخَذْتُ مَا بِهِ لَهَا.

(۱۶۷۱۱) حضرت ابو زناد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک مقدمہ لے کر آئی کہ اس کے خاوند نے نکاح کے وقت اس کو اسی کے گھر میں ٹھہرانے کی شرط لگائی تھی۔ اب وہ اس کو اس گھر سے نکالنا چاہتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ عورت کا حق ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہے خاوند اسے اس سے نکال نہیں سکتا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر تو نے احد پہاڑ کے برابر سونے کے عوض بھی عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا ہوتا تو وہ بھی میں تجھ سے لے کر اسے دیتا۔

(۱٦٧١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : يُخْرِجُهَا ، فَقَالَ يَحْيَى بْنُ الْجَزَّارِ : فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ فَبِأَيِّ كَذَا وَكَذَا فَرْجًا ؟.

(۱۶۷۱۲) حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر نے پہلے فتویٰ دیا کہ وہ اسے گھر سے نکال سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت یحییٰ بن جزار نے فرمایا کہ پھر اس نے کس چیز کے عوض عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے؟ اس پر دونوں حضرات نے اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا۔

(۷۵) من قَالَ لَيْسَ شَرْطُهَا بِشَيْءٍ وَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا

جن حضرات کے نزدیک اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں

(۱۶۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ بن ابى طالب فِي الَّتِي شُرِطَ لَهَا دَارُهَا قَالَ :شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا.

(۱۶۷۱۳) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی ''اللہ کی شرط اس عورت کی شرط سے پہلے ہے۔''

(۱۶۷۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا قَالَ :يُخْرِجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۷۱۴) حضرت سعید بن مسیب اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی ''اگر چاہے تو اسے نکال سکتا ہے''

(۱۶۷۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ ، فَقَالَتْ : شَرَطَ لَهَا دَارَهَا ، فَقَالَ :شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا.

(۱۶۷۱۵) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت شریح کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے خاوند نے میرے لئے میرے گھر میں رہنے کی شرط لگائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی شرط اس کی شرط سے پہلے ہے۔

(۱۶۷۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ :يُخْرِجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۷۱۶) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اسے گھر سے نکال سکتا ہے۔

(۱۶۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يَذْهَبُ بِهَا حَيْثُ شَاءَ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

(۱۶۷۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو جہاں چاہے لے جاسکتا ہے اور شرط باطل ہے۔

(۱۶۷۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا قَالَ :لاَ شَرْطَ لَهَا.

(۱۶۷۱۸) حضرت محمد اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں۔

(۱۶۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَاوُوسًا وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْطُبُ الْمَرْأَةَ

فَتَشْرُطُ عَلَيْهِ أَشْيَاءَ ، قَالَ :لَيْسَ الشَّرْطُ بِشَيْءٍ.

(۱۶۷۱۹) حضرت طاوس سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت کو پیام نکاح بھجوایا اور اس کے لئے بہت شرطیں اپنے اوپر لازم کرلیں۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت طاوس نے فرمایا کہ شرط کوئی چیز نہیں ہے۔

(۷۶) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ وَيَشْتَرِطُ لِنَفْسِهِ شَيْئًا

ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرائے اور اپنے لئے کسی چیز کی شرط لگائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۲۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ عَلَى أَلْفِ دِينَارٍ وَشَرَطَ لِنَفْسِهِ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِلْمَرْأَةِ بِأَلْفَيْنِ دُونَ الأَبِ.

(۱۶۷۲۰) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرائی کہ ایک ہزار دینار بیٹی کو اور ایک ہزار دینار باپ کو ملیں گے۔ ان کا مقدمہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا تو انہوں فرمایا کہ عورت کو دو ہزار دینار ملیں گے اور باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۶۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :إِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي يُنْكِحُ فَهُوَ لَهُ.

(۱۶۷۲۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ نکاح کرانے والا ہے تو اسے اس کی لگائی گئی شرط ملے گی۔

(۱۶۷۲۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ قَالاَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ أُنْكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ ، أَوْ عِدَةٍ لأَهْلِهَا كَانَ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا ، وَمَا كَانَ مِنْ حِبَاءٍ لأَهْلِهَا فَهُوَ لَهُمْ.

(۱۶۷۲۲) حضرت عروہ اور حضرت سعید فرماتے ہیں کہ جس چیز کا تعلق مہر یا نکاح کے عقد سے ہو وہ تو عورت کو ملے گی اور اگر کوئی ہبہ یا تحفہ وغیرہ ہو تو وہ اس کے گھر والوں کو مل سکتا ہے۔

(۱۶۷۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسحاق أَنَّ مَسْرُوقًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَاشْتَرَطَ عَلَى زَوْجِهَا عَشَرَةَ آلاَفٍ سِوَى الْمَهْرِ.

(۱۶۷۲۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرائی کہ اس کا خاوند مہر کے علاوہ دس ہزار دینار دے گا۔

(۱۶۷۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ :لِلْمَرْأَةِ مَا اسْتُحِلَّ بِهِ فَرْجُهَا.

(۱۶۷۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عورت کو وہ سب کچھ ملے گا جس کے عوض وہ خاوند کے لئے حلال ہوئی ہے۔

(۱۶۷۲۵) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمَخْلَدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :مَا اشْتَرَطَ من حِبَاءٍ لأَخِيهَا ، أَوْ أَبِيهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ إِنْ تَكَلَّمَتْ فِيهِ.

(۱۶۷۲۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت کے بھائی یا باپ کے لئے اگر کسی ہبہ وغیرہ کی شرط لگائی گئی ہے تو اگر عورت دعویٰ

کرے تو اس کی زیادہ مستحق ہے۔

(۷۷) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَتَقُولُ اقْسِمْ لِي

اگر کوئی عورت مرد سے کہے کہ مجھے طلاق نہ دے بلکہ میں اپنا حق چھوڑتی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَكَرِهَ مِنْ أَمْرِهَا إِمَّا كِبَرًا ، أَوْ غَيْرَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، فَقَالَتْ : لاَ تُطَلِّقْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْت فَجَرَتِ السُّنَّةُ بِذَلِكَ فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾.(طبرانی ۳۰۹۔ حاکم ۳۰۸)

(۱٦۷۲٦) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی حضرت رافع بن خدیج کے نکاح میں تھیں۔ رافع بن خدیج کو ان کا ادھیڑ پن یا کوئی اور چیز بری لگی تو انہوں نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن خاتون نے کہا کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں بلکہ میرے لئے جو چاہیں حق میں سے تقسیم کرلیں۔ اس کے بعد سے یہ دستور بن گیا اور قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔ (الخ)

(۱٦۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ عن أبيه ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ الآيَةَ قَالَتْ : نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَتَقُولُ : لاَ تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيهِمَا. (بخاری ۲۴۵۰۔ مسلم ۲۳۱٦)

(۱٦۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت: (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔ (الخ) اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک طویل عرصے سے ایک آدمی کی بیوی تھی۔ وہ آدمی اس عورت کو طلاق دینا چاہتا تھا۔ لیکن اس عورت کا کہنا تھا کہ مجھے طلاق نہ دو اپنے پاس رکھو۔ اور میں تم سے کسی حق کا مطالبہ نہ کروں گی۔ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی۔

(۱٦۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ : أَنَّ رَافِعَ بْنِ خَدِيجٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ الأُولَى : إِنْ شِئْتِ أَنْ أُمْسِكَكِ وَلاَ أَقْسِمُ لَكِ ، وَإِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ ، فَاخْتَارَتْ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلاَ يُطَلِّقَهَا.

(۱٦۷۲۸) حضرت ابونجاشی فرماتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج نے ایک عورت سے شادی کی اور اپنی پہلی بیوی سے کہا کہ اگر تم چاہو میں تمہیں طلاق نہیں دیتا البتہ تمہیں تمہاری تقسیم کا حصہ نہ ملے گا۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں طلاق دے دیتا ہوں اس عورت نے

اس بات کو اختیار کیا وہ اسے اپنے نکاح میں باقی رکھیں طلاق نہ دیں۔

(۱۶۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بِنْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَيَّرَهَا بَيْنَ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلَا يَقْسِمُ لَهَا وَبَيْنَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَاخْتَارَتْ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلَا يُطَلِّقَهَا.

(۱۶۷۲۹) حضرت ابراہیم بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی صاحبزادی ایک قریشی شخص کے نکاح میں تھیں۔ اس آدمی نے انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ اس کے نکاح میں رہنا چاہیں تو رہیں البتہ انہیں ان کی تقسیم کا حصہ نہ ملے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ طلاق لے لیں۔ انہوں نے نکاح کے باقی رکھنے کا اختیار کیا اور طلاق لینے سے انکار کیا۔

(۱۶۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفي ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عبيدة قَالَ : سَأَلْتُه ، عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَ : هُوَ رَجُلٌ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ قَدْ خَلاَ مِنْ سَهْمِهَا فَيُصَالِحُهَا مِنْ حَقِّهَا عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ مَا رَضِيَتْ فَإِذَا كَرِهَتْ فَلَهُ أَنْ يَعْدِلَ عَلَيْهَا ، أَوْ يُرْضِيَهَا من حقها ، أَوْ يُطَلِّقَهَا.

(۱۶۷۳۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔ (الخ) انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کی کوئی بیوی ہو اور وہ اسے چھوڑنا چاہتا ہو، لیکن وہ اس سے اس بات پر صلح کرلے کہ عورت اپنا حق چھوڑ دے گی۔ اور اگر عورت اپنا حق چھوڑنے پر راضی نہ ہو تو چاہے تو اپنا حق پورا پورا لے یا اس سے طلاق لے لے۔

(۱۶۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَفْتِيهِ فِي ﴿امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ ، فَقَالَ : هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَنبو عَيْنَاهُ مِنْ دَمَامَتِهَا ، أَوْ فَقْرِهَا ، أَوْ سُوءِ خُلُقِهَا فَتَكْرَهُ فِرَاقَهُ فَإِنْ وَضَعَتْ لَهُ مِنْ مهرها شَيْئًا حَلَّتْ لَهُ ، وَإِنْ جَعَلَتْ مِنْ أَيَّامِهَا شَيْئًا فَلَا حَرَجَ.

(۱۶۷۳۱) حضرت خالد بن عرعرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا خاوند اس کی بداخلاقی، تنگدستی اور نامناسب رویہ سے تنگ ہو اور وہ اسے چھوڑنا چاہے لیکن بیوی اس سے الگ ہونے پر راضی نہ ہو۔ اگر عورت اپنے مہر میں سے کوئی مقدار اس کے لئے چھوڑ دے تو مرد کے لئے حلال ہے اور اگر عورت اپنے حق سے دستبردار ہو جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا أَسَنَّتْ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حَتَّى لَقِيَتِ اللَّهَ.

(۱۶۷۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بہت عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنے حصے کا دن ہمیشہ کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہبہ کر دیا۔

(۱۶۷۳۳) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۶۷۳۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۷۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قوله تعالى :﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ فَكَانَ مِمَّنْ آوَى عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبُ وَحَفْصَةُ ، فَكَانَ قسمتهن مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ فيهن سَوَاءً ، وَكَانَ مِمَّنْ أَرْجَى سَوْدَةُ وَجُوَيْرِيَةُ وَأُمُّ حَبِيبَةَ وَمَيْمُونَةُ وَصَفِيَّةُ ، فَكَانَ يَقْسِمُ لَهُنَّ مَا شَاءَ ، وَكَانَ أَرَادَ أَنْ يُفَارِقَهُنَّ فَقُلْنَ لَهُ :اقْسِمْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَدَعْنَا نَكُونُ عَلَى حَالِنَا. (ابن جرير ٢٥)

(۱۶۷۳۴) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) ''ان میں سے آپ جسے چاہیں چھوڑ دیں اور جسے چاہے ساتھ رکھ لیں'' (الاحزاب:۵۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بعد حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رکھنا چاہتے۔ ان کا حصہ آپ ﷺ کی ذات اور آپ کے جسم میں برابر ہوتا۔ جنھیں آپ چھوڑنا چاہتے تھے وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ ان کے لیے جو چاہتے تقسیم فرماتے۔ جب آپ نے انہیں چھوڑنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے جو چاہیں حصہ مقرر فرما دیں اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں۔

(٧٨) الْمَرْأَةُ تَمْلِكُ مِنْ زَوْجِهَا شِقْصًا

اگر عورت اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ امْرَأَةً مَلَكَتْ مِنْ زَوْجِهَا قِيمَةَ سَبْعَة دَرَاهِمِ فَسُئِلَ مَيْسَرَةُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :حرُمَتْ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي مِنْ أَيْنَ تَحِلُّ لَهُ ؟ فَلَقِيت الشَّعْبِيَّ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :الْقَ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى فَاسْأَلْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضٍ فَأَتَيته فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ فَأَتَيْت الشَّعْبِيَّ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ :اذْهَبْ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَتَيْته فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ ، مِنْ أَيْنَ تَحِلُّ لَهُ ؟ فقَالَ :تَهَبُ ، أَوْ تُعْتِقُ ، أَوْ تَبِيعُ فَرَجَعْت إِلَى الشَّعْبِيِّ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :ارْجِعْ إِلَيْهِ فَاسْأَلْهُ أَتَعْتَدُّ مِنْهُ ؟ فَأَتَيْته ، فَقَالَ :لَا ، إِنَّمَا هُوَ مَاؤُهُ فَرَجَعْت إِلَى الشَّعْبِيِّ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :طَابَقَ الْفَتْوَى فَأَتَيْت ابْنَ مَعْقِلٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ السَّلَامِ :فَلَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ :يَسْتَقْبِلَانِ لِلنِّكَاحِ.

(۱۶۷۳۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت اپنے خاوند کی سات درہم کے بقدر مالک بن گئی۔ اس بارے میں حضرت میسرہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہوگئی۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ

اس کے لئے کیسے حلال ہوگی؟ میں حضرت شعبی سے ملا اوران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوبکر بن ابی موسیٰ سے ملو اوران سے سوال کرو۔ وہ ان دنوں وہاں قاضی تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتے تو وہ کام کرلو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ میں حضرت شعبی کے پاس آیا اوران سے سارا واقعہ ذکر کیا تو وہ مسکرادیئے۔ اورفرمایا کہ تم عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے پاس جاؤ اوران سے سوال کرو۔ میں ان کے پاس گیا اوران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کیسے حلال ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے ہبہ کردے، یا آزاد کردے یا بیچ دے۔ میں واپس حضرت شعبی کے پاس گیا میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ اور ان سے سوال کرو کہ وہ عدت گزارے گی یا نہیں؟ میں ان کے پاس واپس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں وہ عدت نہیں گزارے گی۔ میں حضرت شعبی کے پاس واپس آیا اور انہیں اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا کہ فتوی کو محفوظ کرلو۔ میں ابن معقل کے پاس آیا۔ راوی عبدالسلام فرماتے ہیں کہ ان کا قول مجھے یاد نہیں رہا البتہ عمار بن رزیق نے عطاء بن سائب کی روایت سے ابن معقل کا قول نقل کیا ہے کہ وہ دونوں نکاح کا اعادہ کریں گے۔

(١٦٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ مَيْسَرَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ وَرِثَتْ مِنْ زَوْجِهَا شَيْئًا قَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۳۶) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میسرہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام مالک کی وارث بن جائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہوجائے گی۔

(١٦٧٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ مَلَكَتْ مِنْ زَوْجِهَا شَيْئًا فَقَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ أَنْ تُعْتِقَهُ سَاعَةَ تَمْلِكُهُ.

(۱۶۷۳۷) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے فرماتے ہیں کہ اگر اس عورت نے مالک بنتے ہی فوراً اپنے خاوند کو آزاد نہ کیا تو وہ اس پر حرام ہوجائے گی۔

(١٦٧٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَهُ.

(۱۶۷۳۸) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٧٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہوجائے گی۔

(١٦٧٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يونس ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قد حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَأْنِفْ نِكَاحَهَا إِنْ أَرَادَهَا.

(۱۶۷۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ عورت خاوند پر حرام ہوجائے گی اور اگر چاہے تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

(١٦٧٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ : وَقَالَ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ.

(۱۶۷۴۱) حضرت شعبی بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۶۷۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ وَقَعَ لَهَا فِي زَوْجِهَا شِرْكٌ فَأَعْتَقَتْهُ سَاعَةَ مَلَكَتْهُ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ قَدر ذُبَابٍ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۴۲) حضرت طاوس سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جسے اس کے غلام خاوند کی ملکیت میں حصہ مل جائے اور وہ اسی وقت اسے آزاد کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایک مکھی کے برابر بھی تاخیر ہوئی تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۶۷۴۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :حرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۳) حضرت زہری فرماتے ہیں وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۶۷۴۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ زَوْجِهَا سَهْمًا قَالاَ : حرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَإِنْ تَزَوَّجَهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ.

(۱۶۷۴۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اس سے شادی کرے تو مرد کے پاس تین طلاقوں کا اختیار ہوگا۔

(۱۶۷۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ أُعْتِقَ بعد تَزَوَّجَهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ لَمْ تَكُنْ فرقتهما طَلاَقًا.

(۱۶۷۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آزادی کے بعد شادی کرے تو اس کے پاس تین طلاقوں کا حق ہوگا۔ اور ان کے درمیان کی فرقت طلاق شمار نہیں کی جائے گی۔

(۱۶۷۴۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:حرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۶۷۴۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْمَرْأَةِ تَمْلِكُ زَوْجَهَا قَالَ:إِنْ أَعْتَقَتْهُ مَكَانَهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۶۷۴۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی مالک بنے تو اگر وہ اسے اسی وقت آزاد کردے تو ان کا نکاح باقی رہے گا۔

(۱۶۷۴۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا كَانَ لِلْمَمْلُوكِ امْرَأَةٌ حرة فَمَاتَ مَوْلَى الْمَمْلُوكِ فَوَرِثَتِ امْرَأَتُهُ نَصِيبًا مِنْهُ فَإِنْ أَعْتَقَتْهُ مَكَانَهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الأَوَّلِ ، وَإِنْ لَمْ تُعْتِقْهُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام کی کوئی آزاد بیوی ہو اور غلام کا مالک مرجائے اور وہ بیوی اپنے خاوند کے کسی حصے کی مالک بن جائے تو اگر اس نے اپنے خاوند کو آزاد کردیا تو ان کا پہلا نکاح باقی رہے گا اور اگر اس نے آزاد نہ کیا تو وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہوجائے گی۔

(۷۹) کَمْ یُؤَجَّلُ الْعِنِّینُ ؟

نامرد کو علاج کے لئے کتنی مہلت دی جائے گی؟

(۱٦۷٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يُؤَجَّلُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَالْتَمَسَا مِنْ فَضْلِ اللهِ يَعْنِي الْعِنِّينَ.

(۱۶۷۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہوجائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ پھر وہ دونوں اللہ کا فضل تلاش کریں۔

(۱٦۷٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ وَحُصَيْنُ بْنُ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ جَامَعَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہوجائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱٦۷٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ النعمان ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ أَجَّلَ الْعِنِّينَ سَنَةً.

(۱۶۷۵۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دلوائی۔

(۱٦۷٥۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً ، فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہوجائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱٦۷٥۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ يُؤَجِّلَ الْعِنِّينِ سَنَةً مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إليه.

(۱۶۷۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو خط میں لکھا کہ نامرد کو اس دن سے ایک سال کی مہلت دی جائے گی جب سے اس کا مقدمہ قاضی کے پاس پیش ہوا۔

(١٦٧٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَجَّلَ رَجُلاً عَشَرَةَ أَشْهُرٍ لَمْ يَصِلْ إِلَى أَهْلِهِ.

(۱۶۷۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اس شخص کو دس مہینے کی مہلت دی جو اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہ تھا۔

(١٦٧٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا لَمْ يَصِلَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ أُجِّلَ سَنَةً أَو عَشَرَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۶۷۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہ ہوا سے علاج کے لیے ایک سال یا دس مہینے کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ الْمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ قَالَ يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ :يُؤَجَّلُ سَنَةً وَقَالَ مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :لاَ أَحْفَظُ الْوَقْتَ وَلَكِنَّهُ يُؤَجَّلُ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۶۷۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد کو اس دن سے مہلت دی جائے گی جب سے اس کا فیصلہ سلطان کی مجلس میں پیش ہوا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے وقت تو یاد نہیں البتہ اسے اس دن سے مہلت دی جائے گی جس دن اس کا مقدمہ قاضی کی عدالت میں پیش ہوا۔

(١٦٧٥٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشعبي أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِقَوْلِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

(۱۶۷۵۷) حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(١٦٧٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَسْتَقْبِلُ بِهَا مِنْ يَوْمِ تُخَاصِمُهُ سَنَةً.

(۱۶۷۵۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس دن مقدمہ عدالت میں پیش ہوا اس دن سے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ وَالَّذِي يُؤْخَذُ ، عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَةً.

(۱۶۷۶۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۱٦٧٦١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱٦٧٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِمْ أَنَّ أَبَا حَلِيمَةَ مُعَاذًا الْقَارِئَ تَزَوَّجَ ابْنَةَ حارثة بْنِ النُّعْمَانِ الأَنْصَارِيِّ فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَأَجَّلَهُ عُمَرُ سَنَةً ، قَالَ يَحْيَى :فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ حَيْثُ حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّ عَلَى حارثة ابْنَتِهِ.

(۱۶۷۶۲) حضرت یحییٰ بن سعید اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو حلیمہ معاذ القاری نے حارثہ بن نعمان انصاری کی بیٹی سے شادی کی۔ لیکن وہ ان سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الرحمن انصاری نے بتایا کہ جب ایک سال گزر گیا تو دونوں کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جدائی کرادی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے حارثہ کی بیٹی کا مسئلہ حل کرادیا۔

(۱٦٧٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ أَجَّلَ الْعِنِّينَ سَنَةً.

(۱۶۷۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی۔

(۱٦٧٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ :يُؤَجَّلُ سَنَةً لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۶۷۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اور میرے خیال میں یہ مہلت اس وقت سے ہوگی جب اس کا مقدمہ قاضی کے پاس آیا۔

(۱٦٧٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأُتِيَ بِعِنِّينٍ فَإِذَا إِنْسَانٌ ضَرِيرٌ فَأَجَّلَهُ سَنَةً.

(۱۶۷۶۵) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ میں عبد الملک بن مروان کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک نابینا نامرد لایا گیا انہوں نے اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی۔

(۱٦٧٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

(۱۶۷۶۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۸۰) فِیهِ إِذَا خُیِّرَتْ فَإِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ

اگر عورت کو نامرد سے چھٹکارے کے لئے اختیار دیا جائے تو اسے نکاح کی بقاء اور اختتام کے بارے میں اختیار ہے

(۱٦٧٦٧) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ وَعُبَیْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالاَ: تُخَیَّرُ فِی رَأْسِ الْحَوْلِ فَإِنْ شَائَتْ أَقَامَتْ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱٦٧٦٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سال پورا ہونے پر عورت کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو نکاح کو باقی رکھے اور چاہے تو ختم کر دے۔

(۱٦٧٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَیَّ عُمَرُ أَنْ أَجِّلْهُ سَنَةً فَإِنَ اسْتَطَاعَهَا، وَإِلاَّ خَیِّرْهَا فَإِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱٦٧٦٨) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دو، اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ عورت کو اختیار دے دو، چاہے تو نکاح کو باقی رکھے اور چاہے تو ختم کر دے۔

(۸۱) من قَالَ إِذَا اخْتَارَتْهُ فَلَیْسَ لَهَا خِیَارٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اس نے نکاح کے باقی رکھنے کو اختیار کر لیا تو اس کا خیار ختم ہو جائے گا

(۱٦٧٦٩) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ مُغِیرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ: یُؤَجَّلُ الْعِنِّینُ أَجَلاً فَإِنْ وَصَلَ، وَإِلاَّ خُیِّرَتْ فَإِنَ اخْتَارَتْهُ فَلَیْسَ لَهَا خِیَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱٦٧٦٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا۔ اگر وہ نکاح کے باقی رکھنے کو اختیار کر لے تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۸۲) فِی امْرَأَةِ الْعِنِّینِ مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ

نامرد کی بیوی کے مہر کی کیا صورت ہوگی؟

(۱٦٧٧٠) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ أَجَّلَ

الْعِنِّينَ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۶۷۷۰) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی۔ اور فرمایا کہ اگر وہ ایک سال میں جماع کے قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعِنِّينِ إِذَا لَمْ يَصِلْ إِلَى امْرَأَتِهِ : إِنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ صَدَاقٍ.

(۱۶۷۷۱) حضرت شریح اس نامرد کے بارے میں جو اپنی بیوی سے جماع پر قادر نہ ہو سکا فرماتے تھے کہ اسے آدھا مہر دینا ہوگا۔

(۱۶۷۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :عَلَيْهِ الصَّدَاقَ.

(۱۶۷۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد پر پورا مہر لازم ہوگا۔

(۱۶۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَهَا الْمَهْرُ.

(۱۶۷۷۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نامرد پر پورا مہر لازم ہوگا۔

(۱۶۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :أَجَّلَهُ عُمَرُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۴) حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دینے کو کہا اور پھر اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۵) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ نامرد کی عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَهَا نِصْفُ صَدَاقٍ.

(۱۶۷۷۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں نامرد کی بیوی کو آدھا مہر ملے گا۔

(۸۳) فيه إذا وَصَلَ مَرَّةً ثُمَّ حُبِسَ عَنْهَا

اگر نامرد ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اس پر قادر نہ رہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۷۸) حَدَّثَنَا عبد الله بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا وَصَلَ إِلَيْهَا مَرَّةً لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے ایک مرتبہ جماع کر لیا تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱٦۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إِذَا قَدَرَ عَلَيْهَا مَرَّةً فَهِيَ امْرَأَتُهُ أَبَدًا.

(۱۶۷۷۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب آدمی ایک مرتبہ جماع پر قدرت پالے تو وہ ہمیشہ کے لئے اس کی بیوی ہے۔

(۱٦۷۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کرلے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱٦۷۸۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ :مَا زِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۱) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے یہ سنتے آئے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کرلے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱٦۷۸۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کرلے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱٦۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ قَالاَ :إِنْ تَزَوَّجَهَا ثُمَّ وَطِئَهَا مَرَّةً ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَغْشَاهَا ، فَإِنَّهُ لاَ خِيَارَ لَهَا بَعْدَ تِلْكَ الْمَرَّةِ.

(۱۶۷۸۳) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد خاوند ایک مرتبہ وطی کرلے اور دوبارہ اس پر قدرت نہ رکھے تو اس کے بعد عورت کے لئے اختیار نہیں ہے۔

(۱٦۷۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا وَطِئَهَا مَرَّةً فَلَيْسَ لَهَا خِيَارٌ.

(۱۶۷۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد خاوند ایک مرتبہ وطی کرلے اور دوبارہ اس پر قدرت نہ رکھے تو اس کے بعد عورت کے لئے اختیار نہیں ہے۔

(۸٤) في تزويج الْفَاسِقِ

فاسق سے شادی کرانے کا بیان

(۱٦۷۸٥) حَدَّثَنَا حَكَّام الرَّازِيّ، عَنْ خَلِيلِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:مَنْ زَوَّجَ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهُ.

(۱۶۷۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس نے کسی لڑکی کی شادی فاسق سے کرائی اس نے قطع رحمی کی۔

(۸٥) في الأمة تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ حُرٌّ

وہ باندی جسے آزاد کردیا جائے اور اس کا خاوند کوئی آزاد ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱٦۷۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَان بْنِ يَسَارٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا خِيَارَ لَهَا عَلَى الْحُرِّ .

(۱۶۷۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے۔

(١٦٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَهَا خِيَارٌ عَلَى الْحُرِّ ؟ قَالَ : لَا .

(۱۶۷۸۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٧٨٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهَا خِيَارٌ مِنَ الْحُرِّ وَلَهَا خِيَارٌ مِنَ الْعَبْدِ .

(۱۶۷۸۸) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے البتہ خاوند کے غلام ہونے کی صورت میں اختیار ہے۔

(١٦٧٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَا خِيَارَ لِلأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ وَزَوْجُهَا حُرٌّ .

(۱۶۷۸۹) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے

(١٦٧٩٠) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَ لَهَا عَبْدٌ فَزَوَّجَتْهُ جَارِيَةً لها بِكْرًا فَكَانَتْ تَكْرَهُ زَوْجَهَا وَكَانَتْ تُرِيدُ عِتْقَهَا فَخَافَتْ أَنْ تُعْتِقَ الْوَلِيدَةَ فَتُفَارِقَ زَوْجَهَا فَأَعْتَقَتِ الْعَبْدَ حَتَّى إِذَا أُثْبِتَ الْعَتِيقُ أَعْتَقَتِ الْوَلِيدَةَ بَعْدَ ذَلِكَ .

(۱۶۷۹۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید کا ایک غلام تھا۔ انہوں نے اس کی شادی اپنی ایک باکرہ باندی سے کرادی۔ وہ باندی اپنے خاوند کو پسند نہیں کرتی تھی اور آزاد ہونا چاہتی تھی۔ صفیہ بنت ابی عبید کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے باندی کو آزاد کیا تو وہ اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جائے گی۔ پس انہوں نے پہلے غلام کو آزاد کر دیا اور پھر بعد میں باندی کو آزاد کیا۔

(٨٦) من قَالَ لَهَا الْخِيَارُ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

جن حضرات کے نزدیک خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا

(١٦٧٩١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ . (بخاری ۶۷۵۱۔ ابوداؤد ۲۲۳۸)

(۱۶۷۹۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور پھر انہیں آزاد کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار دیا حالانکہ ان کے خاوند آزاد تھے۔

(١٦٧٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : تُخَيَّرُ ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ .

(۱۶۷۹۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔ خواہ اس کا خاوند قریشی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱٦٧٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :تُخَيَّرُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لَهَا الْخِيَارُ ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۱۶۷۹۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔ خواہ اس کا خاوند امیر المؤمنین ہی کیوں نہ ہو۔

(۱٦٧٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ.

(۱۶۷۹۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَمْلُوكَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا.

(۱۶۷۹۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی باندی کسی غلام کی بیوی ہو اور وہ باندی آزاد ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک خاوند نے بیوی کو چھوا نہ ہو اس وقت تک اسے خیار ہے۔

(۱٦٧٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْت طَاوُوسًا وَسُئِلَ عَنِ الأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ حُرٌّ تُخَيَّرُ ؟ فَقَالَ :لاَ عِلْمَ لِي ، وَلَكِنَّهَا إذَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ خُيِّرَتْ.

(۱۶۷۹۸) حضرت طاؤس سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند آزاد ہو تو کیا اسے خیار دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے علم نہیں البتہ اگر وہ کسی غلام کی بیوی ہو تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(۱٦٧٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :تُخَيَّرُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۸۷) من قَالَ إذَا وَطِئَهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا

جوحضرات فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا

(١٦٨٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ :إذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ فَلَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَطَأْهَا زَوْجُهَا.

(۱۶۸۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٦٨٠١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إذَا قَرِبَهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا قَدْ أَقَرَّتْ.

(۱۶۸۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٦٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا ، فَقَالَتْ :إنْ وَطِئَك زَوْجُك فَلاَ خِيَارَ لَك.

(۱۶۸۰۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے ایک باندی کو آزاد کیا اور فرمایا کہ اگر تمہارے خاوند نے تم سے جماع کرلیا تو تمہارا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٦٨٠٣) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :إذَا غَشِيَهَا زَوْجُهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۸۰۳) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٦٨٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَنَافِعٍ قَالاَ :لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَغْشَهَا.

(۱۶۸۰۴) حضرت ابو قلابہ اور حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٦٨٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ فَلَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَطَأْهَا زَوْجُهَا.

(۱۶۸۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۸۸) فيه إذا وَطِئَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

اگر عورت کو خیار کے بارے میں علم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٦٨٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ ثُمَّ وَطِئَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ أَنَّ

لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ قَالَ :وَبَلَغَنِي ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۶۸۰۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ حضرت حسن بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٦٨٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :بَلَغَنِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ وَقَالَ :لَوْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سُلْطَانٌ لَضَرَبْتُه.

(۱۶۸۰۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں ایسا کرنے والے مرد کو مارتا۔

(١٦٨٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ أَصَابَهَا وَلَا تَعْلَمُ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ وَلَوْ أَصَابَهَا مِنْهَا مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۱۶۸۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ خواہ سو مرتبہ جماع کرلے۔

(١٦٨٠٩) حَدَّثَنَا ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ ، إِذَا أُعْتِقَتِ الْأَمَةُ فَأَصَابَهَا مُبَادِرًا قَالَ :بِئْسَ مَا صَنَعَ ، قَالَ :قُلْتُ :لَهَا خِيَارٌ عَلَى الْحُرِّ ؟ قَالَ :لَا.

(۱۶۸۰۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے خاوند نے اس سے فوراً جماع کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بہت برا کیا۔ میں نے کہا کہ کیا اس کو آزاد خاوند کی صورت میں اختیار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٨١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شعبة، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ:إِذَا وَطِئَهَا وَهِيَ لَا تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ.

(۱۶۸۱۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو جب اسے معلوم ہوا اس کا خیار باقی رہے گا۔

(١٦٨١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ .

(۱۶۸۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو جب اسے معلوم ہوا اس کا خیار باقی رہے گا۔

(۸۹) فيها إذا وَطِئَهَا وَهِيَ تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو اس کا خیار باقی نہیں رہے گا

(۱۶۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ إِذَا وَطِئَهَا وَهِيَ تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَذَاكَ مِنْهَا رِضًا.

(۱۶۸۱۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو یہ اس کی رضا کے قائم مقام ہے۔

(۱۶۸۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:إِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَا خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۸۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو اس کا خیار باقی نہیں رہے گا۔

(۹۰) في الرجل يَقُولُ قَدْ عَلِمْتِ أن لك الْخِيَارَ أَتُسْتَحْلَفُ لَهُ

اگر کوئی شخص بیوی کے متعلق یہ دعویٰ کرے کہ اسے خیار کا علم تھا تو کیا بیوی سے قسم لی جائے گی؟

(۱۶۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ اُسْتُحْلِفَتْ أَنَّهَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ ثُمَّ خُيِّرَتْ إِذَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ.

(۱۶۸۱۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کے خیار استعمال کرنے سے قبل خاوند نے اس سے جماع کیا تو بیوی سے قسم لی جائے گی کہ وہ خیار کے متعلق نہ جانتی تھی۔ پھر اگر وہ غلام کے نکاح میں تھی تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(۱۶۸۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ فَأُعْتِقَتْ فَغَشِيَهَا بَعْدَ الْعِتْقِ ، فَقَالَتْ :لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ لِي خِيَارًا ، قَالَ :تُسْتَحْلَفُ أَنَّهَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ ثُمَّ تُخَيَّرُ وَسَأَلْت حَمَّادًا، فَقَالَ :هِيَ امْرَأَتُهُ وَلَا تُخَيَّرُ.

(۱۶۸۱۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی آزادی کے بعد اس کے خاوند نے اس سے جماع کیا، لیکن عورت کا کہنا یہ ہے کہ مجھے خیار کا علم نہیں تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس عورت سے خیار کا علم نہ ہونے پر قسم لی جائے گی پھر اسے اختیار دیا جائے گا۔ میں نے یہی سوال حضرت حماد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اس کی بیوی ہے اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔

(۱۶۸۱٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ:أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ:تُسْتَحْلَفُ أَنَّهَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ.

(۱۶۸۱۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس سے اس بات پر قسم لی جائے گی کہ اسے خیار کا علم نہیں تھا۔

(۹۱) فِي الْمُكَاتَبَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ

کیا مکاتبہ باندی ❶ کو آزاد کے بعد اختیار ہوگا؟

(۱۶۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ معمر عن رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ فِي الْمُكَاتَبَةِ قَالَ : تُخَيَّرُ

(۱۶۸۱۷) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱۶۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : تُخَيَّرُ الْمُكَاتَبَةُ

(۱۶۸۱۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱۶۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا كَاتَبَت الْمَرْأَةُ أَعَانَهَا زَوْجُهَا عَلَى مُكَاتَبَتِهَا ثُمَّ أُعْتِقَتْ فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۸۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی کی آزادی کے لئے اس کے خاوند نے اس کی مدد کی تو آزادی کے بعد اسے اختیار نہیں ہوگا۔

(۱۶۸۲۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْمُكَاتَبَةِ: تَسْعَى وَمَعَهَا زَوْجُهَا قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ، وَإِنْ سَعَى مَعَهَا.

(۱۶۸۲۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا خواہ اس کے خاوند نے اس کے ساتھ مکاتبت کی رقم ادا کرنے میں کوشش کی ہو۔

(۹۲) في تزويج النَّهَارِيَّاتِ

نہاریات ❷ سے نکاح کرنے کا بیان

(۱۶۸۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَزْوِيجِ النَّهَارِيَّاتِ.

(۱۶۸۲۱) حضرت حسن اور حضرت عطاء کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۸۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ النَّهَارِيَّاتِ وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

---

❶ مکاتبہ باندی سے مراد ایسی باندی جس کا مالک اس سے ایک مخصوص رقم کی وصولی کے بعد اسے آزاد کرنے کا معاہدہ کرلے۔

❷ ''نہاریات'' سے مراد ایسی عورتیں ہیں جن کے بارے میں خاوند یہ شرط لگائے کہ وہ صرف دن کے وقت ان سے ملے گا اور ان کی تقسیم کا حصہ صرف دن میں ہوگا۔

(۱۶۸۲۲) حضرت حسن کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٦٨٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۶۸۲۳) حضرت حماد کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۹۳) في الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا مَا قَسَمْت لَكَ من شيء فِي لَيْلٍ ، أَوْ نَهَارٍ

ایک آدمی نکاح میں یہ شرط لگائے کہ عورت کو دن یا رات میں کوئی حصہ نہیں ملے گا

(۱٦٨٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا : مَا قَسَمْتُ لَكَ مِنْ لَيْلٍ ، أَوْ نَهَارٍ رَضِيتِ بِهِ ، قَالَا : هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ.

(۱۶۸۲۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نکاح میں یہ شرط لگائے کہ عورت کو دن یا رات میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اور عورت اس پر راضی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ شرط فاسد ہے۔

(۱٦٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ يُسْأَلُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لاَ يَأْتِيَهَا كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا إلاَّ شَيْئًا مَعْلُومًا ، قَالَ : إنَّمَا الصُّلْحُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الدُّخُولِ ، فَكَانَ يَكْرَهُهُ.

(۱۶۸۲۵) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جو نکاح میں یہ شرط لگائے کہ وہ اس کے پاس نہیں آئے گا اور اس پر صرف معلوم مقدار ہی خرچ کرے گا، فرماتے ہیں کہ وہ صلح جس کا قرآن میں حکم ہے وہ تو ایک مرتبہ کے جماع کے بعد ہے۔ گویا ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۱٦٨٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ : سُئِلَ يُونُسُ ، عَنِ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ ، فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا إِذَا كَانَتْ عَلاَنِيَةً ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ ابْتِدَائَهُ وَلاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۶۸۲۶) حضرت یونس سے نکاح میں لگائی جانے والی شرط کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اگر وہ علانیہ ہو، جبکہ حضرت ابن سیرین ابتداء میں مکروہ خیال کرتے تھے اور اگر بعد میں لگائی جائے تو وہ بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱٦٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَشْتَرِطُ لِهَذِهِ يَوْمًا وَلِهَذِهِ يَوْمَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۸۲۷) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیویوں میں سے ایک کے ساتھ ایک دن اور دوسری کے ساتھ دو دن مقرر کر لے تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(۹۴) فِی الرجل یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَیَشْتَرِطُونَ عَلَیْهِ إِنْ جِئْت بِمَهْرِهَا إِلَی كَذَا وَكَذَا وَإِلَّا فَلاَ نِكَاحَ بَیْنَنَا

اگر نکاح کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا جائے کہ اگر فلاں دن تک خاوند نے مہر دے دیا تو ٹھیک ورنہ نکاح نہیں ہوگا

(١٦٨٢٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَیَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاشْتَرَطُوا عَلَیْهِ :إِنْ جِئْت بِمَهْرِهَا إِلَی كَذَا وَكَذَا ، وَإِلَّا فَلاَ نِكَاحَ بَیْنَنَا ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۱۶۸۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر نکاح کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا جائے کہ اگر فلاں دن تک خاوند نے مہر دے دیا تو ٹھیک ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٨٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ :هُوَ جَائِزٌ وَكَأَنَّهُ جَعَلَهُ خَلْعًا ، وَكَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ : قَدْ جَازَ النِّكَاحُ وَبَطَلَ الشَّرْطُ.

(۱۶۸۲۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ یہ عمل خلع کے حکم میں ہوگا۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ نکاح جائز ہے اور شرط باطل ہے۔

(١٦٨٣٠) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ :كُلُّ شَرْطٍ فِی النِّكَاحِ فَالنِّكَاحُ یَهْدِمُهُ إلاَّ الطَّلاَقَ.

(۱۶۸۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح میں طلاق کے علاوہ لگائی جانے والی ہر شرط کو نکاح ختم کر دیتا ہے۔

(۹۵) فِی الرجل یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَی شَیْءٍ وتَصِلُ إِلَیْهِ

کسی خاص چیز کے عوض نکاح کرنے کا بیان

(١٦٨٣١) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ أَبَاهَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِخَادِمٍ لَهَا فَخَاصَمَتْ أَبَاهَا إِلَی شُرَیْحٍ فَقَضَی لَهَا بِالْخَادِمِ وَقَضَی لِلْمَرْأَةِ بِقِیمَةِ الْخَادِمِ.

(۱۶۸۳۱) حضرت عمرو بن قیس کی دادی فرماتی ہیں کہ ان کے باپ نے ایک عورت سے میری خادمہ کے عوض شادی کی۔ میں یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کی عدالت میں گئی تو انہوں نے میرے لئے خادمہ کا اور اس عورت کے لئے خادمہ کی قیمت کا فیصلہ کیا۔

(١٦٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَی أَنْ یُعْتِقَ أَبَاهَا فَلَمْ یَقْدِرْ عَلَیْهِ ، قَالَ :عَلَیْهِ قِیمَةُ الأَبِ.

(۱۶۸۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس بات کے عوض شادی کی کہ وہ اس عورت کے باپ کو آزاد کرے گا اور وہ اس کی آزادی پر قادر نہ ہو سکا تو اس پر اس کے باپ کی قیمت لازم ہوگی۔

(۱۶۸۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ المرأة عَلَى أَنْ يُحِجَّهَا قَالَ هُوَ جائز.

(۱۶۸۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اسے حج کرائے گا تو یہ جائز ہے۔

(۱۶۸۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ صَدَاقَهَا عِتْقُ أَبِيهَا فَلَمْ يُبْعِهُ قَالَ :لَهَا قِيمَةُ الأَبِ.

(۱۶۸۳۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس بات کے عوض شادی کی کہ وہ اس عورت کے باپ کو آزاد کرے گا اور وہ اس کی آزادی پر قادر نہ ہو سکا تو اس پر اس کے باپ کی قیمت لازم ہوگی۔

(۱۶۸۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُحِجَّهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ :لَهَا نِصْفُ أَدْنَى مَا يَحُجُّ بِهِ إِنْسَانٌ.

(۱۶۸۳۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اسے حج کرائے گا لیکن اسے دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اس پر حج کے خرچے کا نصف لازم ہوگا۔

(۹۶) فی الرجل يُزَوِّجُ الرَّجُلَ فَيُنْكِرُ مَا حَالُ الصَّدَاقِ ؟

اگر ایک آدمی دوسرے کا نکاح کرادے اور دولہا بعد میں انکار کرے تو مہر کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۶۸۳٦) حَدَّثَنَا ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَزَوَّجَهُ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ الآخَرُ فَحَقُّهَا ثَابِتٌ عَلَى هَذَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۸۳۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے کی طرف سے نکاح کا پیغام بھجوایا اور نکاح کرا دیا، جبکہ بعد میں دولہے نے انکار کر دیا تو عورت کا حق نکاح کرانے والے پر ثابت ہوگا اور نصف مہر دینا پڑے گا۔

(۱۶۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ كَتَبَ إِلَى أَبِيهِ ، أَوْ إِلَى مَوْلاَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ فَزَوَّجَهُ فَجَاءَ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ قَالَ الشَّعْبِيُّ :إِنْ أَجَازَ الزَّوْجُ النِّكَاحَ فَهُوَ جَائِزٌ ، وَإِنْ لَمْ يُجِزْهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا.

(۱۶۸۳۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے باپ یا مولی کو خط لکھا کہ اس کی شادی کرادے۔ انہوں نے شادی کرادی، لیکن اس نے انکار کر دیا تو اس بارے میں حضرت شعبی فرماتے تھے کہ اگر خاوند نکاح کو باقی رکھے تو ٹھیک ورنہ اس نکاح کی

کوئی حیثیت نہیں۔اور شرعی ملاقات سے پہلے کسی پر مہر بھی واجب نہیں ہوگا۔

(۱۶۸۳۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أَبَاهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَلَمْ يَرْضَ الأَبُ قَالَ :الصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ فَإِنْ زَوَّجَ الأَبُ الابْنَ فَلَمْ يَرْضَ الابْنُ فَالصَّدَاقُ عَلَى الأَبِ.

(۱۶۸۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنے باپ کا نکاح کرا دیا حالانکہ باپ موجود نہیں تھا، پھر اگر باپ راضی نہ ہوا تو مہر بیٹے پر لازم ہوگا اور اگر باپ نے بیٹے کا نکاح کرایا اور بیٹا راضی نہ ہوا تو مہر باپ پر لازم ہوگا۔

(۹۷) فی العزل وَالرُّخْصَةِ فِيهِ

عزل [1] اور اس کی اجازت کا بیان

(۱۶۸۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

(بخاری ۵۲۰۷۔ مسلم ۱۳۷)

(۱۶۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا یعنی اس کی ممانعت نہیں آئی۔

(۱۶۸۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ.

(۱۶۸۴۰) حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت زید اپنی ایک باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ زَيْدًا وَسَعْدًا كَانَا يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید اور حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ خَلَفَ عَلَى امْرَأَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ ، أَوْ تَعْزِلُ مِنْ فُرُوحٍ بِهَا كَيْ لاَ تَغْتَسِلَ.

(۱۶۸۴۲) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل شیبانی کا نکاح حضرت رافع بن خدیج کی بیوی سے ہوا۔انہوں نے اسماعیل شیبانی کو بتایا کہ رافع بن خدیج عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَائِدَةَ بن عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ قَالَ :مَنْ شَاءَ أَنْ يَعْزِلَ فَلْيَعْزِلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ لاَ يَعْزِلَ فَلاَ يَعْزِلْ.

(۱۶۸۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو عزل کرنا چاہے کرلے اور جو نہ کرنا چاہے نہ کرے۔

(۱۶۸۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ خَبَّابًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنْ سَرَارِيهِ.

---

[1] عزل سے مراد جماع کے دوران انزال کے وقت آلہ تناسل کو شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرنا۔

(۱۶۸۴۴) حضرت یحییٰ بن عباد فرماتے ہیں کہ حضرت خباب اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ - يَعْنِي عَامِرًا - أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ.

(۱۶۸۴۵) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْعَزْلِ :اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَكَانَ زَيْدٌ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عزل کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ حضرت زید اور حضرت انس بن مالک عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْدًا وَسَعْدًا كَانَا يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۷) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید اور حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بن عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ : نَكَحْتُ أُمَّ وَلَدِ أَبِي أَيُّوبَ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ وَأَخْبَرَتْنِي أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا وَقَالَ سَالِمٌ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ إِنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنْ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ.

(۱۶۸۴۸) حضرت عبد الرحمن بن افلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی ام ولد باندی سے شادی کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو ایوب عزل کیا کرتے تھے۔ اور مجھے حضرت زید بن ثابت کی ام ولد باندی نے بھی بتایا کہ وہ بھی عزل کیا کرتے تھے۔ حضرت سالم عائشہ بنت سعد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد اپنی ام ولد باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :كَانَتِ الأَنْصَارُ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْعَزْلِ ، وَكَانَ مِمَّنْ يَقُولُ ذَلِكَ زَيْدٌ ، وَأَبُو أَيُّوبَ وَأُبَيٌّ.

(۱۶۸۴۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ انصار صحابہ عزل کرنے میں کوئی برائی نہ سمجھتے تھے اور حضرت زید، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابی اس کے قائل تھے۔

(١٦٨٥٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَعْزِلُونَ.

(۱۶۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ وَيَتَأَوَّلُ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾.

(۱۶۸۵۱) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین عزل کرتے تھے اور اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش فرماتے ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾۔

(۱۶۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ امْرَأَةً تَقُولُ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَعْزِلُ عَنِّي.

(۱۶۸۵۲) حضرت ابو عمران نے ایک خاتون سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، وَقَالَ : هُوَ حَرْثُك إِنْ شِئْتَ أَعْطَشْته ، وَإِنْ شِئْتَ أَسْقَيْته.

(۱۶۸۵۳) حضرت سعید عزل میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ وہ تمہاری کھیتی ہے چاہو تو پیاسا رکھو اور چاہو تو سیراب کرو۔

(۱۶۸۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ : أَعْزِلُ ، عَنْ جَارِيَةٍ لِي ؟ قَالَ : هُوَ حَرْثُك فَإِنْ شِئْتَ فَأَعْطِشْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَرْوِهِ.

(۱۶۸۵۴) حضرت مسعود بن علی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی باندی سے عزل کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہاری کھیتی ہے چاہو تو پیاسا رکھو اور چاہو تو سیراب کرو۔

(۱۶۸۵٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ ، عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْك سَعْدٌ.

(۱۶۸۵۵) حضرت زبرقان سراج فرماتے ہیں کہ میں نے ابن معقل سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عمل تو مجھ سے اور تجھ سے بہتر یعنی حضرت سعد نے بھی کیا ہے۔

(۱۶۸٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ فَلاَ نُنْهَى.

(۱۶۸۵۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا تھا لیکن ہمیں اس سے منع نہیں کیا گیا۔

(۱۶۸٥۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ امه ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ.

(۱۶۸۵۷) حضرت عمر کی ایک باندی روایت کرتی ہیں کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : إن ابْنَتِي هَذِهِ الَّتِي فِي الْخِدْرِ مِنَ الْعَزْلِ.

(۱۶۸۵۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری یہ بیٹی جو جوان ہو کر پردے میں بیٹھی ہے، عزل کرنے کے باوجود پیدا ہوئی ہے۔

(۱۶۸٥۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ،

فَقَالَ : إِنَّ لِي خَادِمًا تَسْتَقِي عَلَى نَاضِحٍ لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا قَدَّرَ اللَّهُ مِنْ نَفْسٍ أَنْ يَخْلُقَهَا إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ. (مسلم ۶۴۔ ابن ماجه ۸۹)

(۱۶۸۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک خادمہ ہے، جو میرے لئے پانی بھرتی ہے۔ میں اس سے عزل کرتا ہوں لیکن پھر بھی اس نے بچے کو جنم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جان کے دنیا میں آنے کا اللہ نے فیصلہ کرلیا وہ آ کر رہتی ہے۔

(۱۶۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بن سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ ، فَقَالَ : عَزَلْتُ عَنْكِ أَمْسِ.

(۱۶۸۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنی ایک باندی کو بلایا اور فرمایا کہ کیا کل میں نے تجھ سے عزل کیا تھا؟

(۱۶۸۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنِ الأَمَةِ إِذَا خَشِيَ أَنْ تَحْمِلَ.

(۱۶۸۶۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد کو جب کبھی باندی کے حاملہ ہونے کی توقع ہوتی تو عزل کیا کرتے تھے۔

(۹۸) من كره الْعَزْلَ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ

جن حضرات کے نزدیک عزل کی اجازت نہیں

(۱۶۸۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَكْرَهَانِ الْعَزْلَ وَيَأْمُرَانِ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنْهُ.

(۱۶۸۶۲) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس کے بعد غسل کے وجوب کے قائل تھے۔

(۱۶۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَزْلَ ، مِنْهُمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۱۶۸۶۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کچھ مہاجرین حضرات عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے ان میں دوسروں کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(۱۶۸۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : الْعَزْلُ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ.

(۱۶۸۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عزل زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔

(۱۶۸۶۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جَارِيَةً لِبَعْضِ بَنِيهِ ، فَقَالَ :مَا لِي لاَ أَرَاهَا تَحْمِلُ ، لَعَلَّكَ تَعْزِلُ عَنْهَا لَوْ أَعْلَمُ ذَلِكَ لأَوْجَعْتُ ظَهْرَكَ.

(۱۶۸۶۵) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے لئے ایک باندی خریدی۔ کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ یہ حاملہ کیوں نہیں ہوتی! شاید تم اس سے عزل کرتے ہو؟ اگر مجھے پتہ چلا تو میں تمہیں ماروں گا۔

(۱۶۸۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ فِي الْعَزْلِ قَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ مُسْلِمًا يصنعه.

(۱۶۸۶۶) حضرت ابوامامہ عزل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں کسی مسلمان سے اس کی توقع نہیں رکھتا۔

(۱۶۸۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَالِكِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ فِي الْعَزْلِ ، قَالَ :هِيَ الْمَوْؤُودَةُ الْخَفِيَّةُ.

(۱۶۸۶۷) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ عزل زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔

(۱۶۸۶۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ.

(۱۶۸۶۸) حضرت اسود عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۱۶۸۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي مُغِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا خَلُصَتْ إِلَيْكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ بِقَيْنَةٍ ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، أُرِيدُ بِهَا السُّوقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَائَهَا مَا قُدِّرَ. (طبرانی ۲۳۰۷۔ مسند ۱۶۱۱)

(۱۶۸۶۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں مشرکین سے صرف ایک باندی ہی بچا کے لا سکا ہوں اور میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تقدیر یہاں لائی ہے۔

(۱۶۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :لَمَّا أَصَبْنَا سَبْيَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ اسْتَمْتَعْنَا من النساء وَعَزَلْنَا عَنْهُنَّ قَالَ ثم :إني وَقَفْتُ عَلَى جَارِيَةٍ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ قَالَ :فَمَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ الْجَارِيَةُ يَا أَبَا سَعِيدٍ ، قُلْتُ :جَارِيَةٌ لِي أَبِيعُهَا ، قَالَ :هَلْ كُنْتَ تُصِيبُهَا ؟ قَالَ ، قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَلَعَلَّكَ تَبِيعُهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ : كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا ، قَالَ تِلْكَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى ، قَالَ :فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ. (نسائی ۹۰۸۴۔ طحاوی ۳۲)

(۱۶۸۷۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو مصطلق کی عورتیں قیدی بن کر ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہم ان سے جماع کرتے تھے اور عزل کرتے تھے۔ پھر ایک دن میں ایک باندی کے ساتھ بنو قینقاع کے بازار میں تھا کہ ایک یہودی میرے پاس سے گذرا اور بولا اے ابو سعید یہ باندی کیسی! میں نے کہا میری باندی ہے اور میں اسے بیچنا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس سے جماع کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ تم اسے بیچنا چاہتے ہو حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے پیٹ میں تمہارا نطفہ موجود ہو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے عزل کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہود نے جھوٹ بولا یہود نے جھوٹ بولا۔

(۱۶۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ : دَخَلْت أَنَا ، وَأَبُو صرمة الْمَازِنِيُّ فَوَجَدْنَا أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ كَمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَلَمَةَ ، وَأَبُو أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَذَبَتْ يَهُودُ ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ : وَمَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا وَقَدْ قَدَّرَ اللَّهُ مَا هُوَ خَالِقٌ مِنْ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۴۱۳۸۔ مسلم ۱۲۷)

(۱۶۸۷۱) حضرت عبد اللہ بن محیریز کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو صرمہ مازنی حاضر ہوئے تو ہم نے حضرت ابو سعید خدری کو وہی بات بیان کرتے سنا جو ابو سلمہ اور ابو امامہ بیان کر رہے تھے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے جھوٹ بولا اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا ہونے والوں کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا ہے۔

(۹۹) من قَالَ يَعْزِلُ عَنِ الأَمَةِ وَتُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ باندی سے عزل کیا جا سکتا ہے جبکہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی

(۱۶۸۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالاَ : يُعْزَلُ ، عَنِ الأَمَةِ وَتُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةَ.

(۱۶۸۷۲) حضرت ابراہیم تیمی اور حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ باندی سے عزل کیا جا سکتا ہے جبکہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی۔

(۱۶۸۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۷۳) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۸۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۷۴) حضرت محمد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۸۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : لاَ يُعْزَلُ ، عَنِ الْحُرَّةِ إِلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۸۷۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل نہیں کیا جاسکتا۔

(۱٦٨٧٦) حَدَّثَنَا عبد الرحمن بْنُ مَهْدِيٍّ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَوَّارٍ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ يُعْزَلُ ، عَنِ الأَمَةِ.

(۱۶۸۷۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی اور باندی سے بلا اجازت عزل کیا جائے گا۔

(۱٦٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : لاَ يُعْزَلُ ، عَنِ الْحُرَّةِ إلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۸۷۷) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل نہیں کیا جاسکتا۔

(۱٦٨٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سُعَادَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا : تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ وَلاَ تُسْتَأْمَرُ الأَمَةَ.

(۱۶۸۷۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی جبکہ باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

(۱٦٨٧٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ يُعْزَلُ عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، وَأَمَّا الْحُرَّةُ فَيَسْتَأْمِرُهَا.

(۱۶۸۷۹) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا باندی سے عزل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ ہاں، البتہ آزاد عورت سے اجازت طلب کی جائے گی۔

(۱٦٨٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ ، عَنِ الأَمَةِ وَلاَ يَقُولُ فِي الْحُرَّةِ شَيْئًا.

(۱۶۸۸۰) حضرت طاوس باندی سے عزل کی اجازت دیتے تھے جبکہ آزاد کے بارے میں کچھ نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۰) في الرجل يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْعَذْرَاءَ أَيَسْتَبْرِئُهَا

باندی کو خریدنے کے بعد حمل سے محفوظ ہونے کا یقین کرنا ضروری ہے

(۱٦٨٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الأَمَةَ الْعَذْرَاءَ قَالَ : لاَ يَقْرَبَنَّ مَا دُونَ رَحِمِهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۸۸۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی خریدے تو اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کر لینے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱٦٨٨٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً عَذْرَاءَ قَالَ: يَسْتَبْرِءُ رَحِمَهَا.

(۱۶۸۸۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی خریدے تو اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کر لے۔

(۱۶۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَسْتَبْرِئُهَا ، وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا.

(۱۶۸۸۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرلے خواہ وہ باکرہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۶۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۸۴) حضرت عکرمہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۸۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً بَيْنَ أَبَوَيْهَا عَذْرَاءَ قَالَ : يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَتَيْنِ ، وَإِنْ لاَ تَحِيضُ فَبِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۸۸۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے تو دو حیضوں تک اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرلے اور اگر اسے حیض نہ آتے ہوں تو پینتالیس دن تک انتظار کرے۔

(۱۶۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِ اشْتَرَى أَمَةً عَذْرَاءَ فَلاَ يَسْتَبْرِئُهَا.

(۱۶۸۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو پردہ نشین باندی خریدے اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرنا ضروری نہیں۔

(۱۰۱) من كان يقول تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَةٍ

جن حضرات کے نزدیک ایک حیض سے باندی کے حمل سے پاک ہونے کا یقین ہو جائے گا

(۱۶۸۸۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : أَمَا عَلِمْت أن عُمَرَ حتى انْقَضَاء أَجَلِهِ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ بِالْعِرَاقِ حتى انْقَضَاء أَجَلِهِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانُوا يَسْتَبْرِئُونَ الأَمَةَ بِحَيْضَةٍ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ ، فَكَانَ يَقُولُ : حَيْضَتَانِ ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ : وَأَنَا أَزِيدُكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ.

(۱۶۸۸۷) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے کہا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت عمر، حضرت ابن مسعود اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اپنی وفات تک اس بات کے قائل تھے کہ ایک حیض سے باندی کے حاملہ نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔ جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دو حیض تک انتظار کے قائل تھے۔ حضرت زہری نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک اور صاحب بتاتا ہوں اور وہ حضرت عبادہ بن صامت ہیں۔

(۱۶۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تُسْتَبْرَأُ الأَمَةَ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۸۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے محفوظ ہونے کا ایک حیض سے پتہ چل جائے گا۔

(۱۶۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ وَقُثَمٍ وَنَاجِيَةَ قَالُوا : أَيُّمَا رَجُلٍ اشترى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۶۸۸۹) حضرت صلہ، قثم اور ناجیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی باندی خریدی تو وہ اسے حیض آنے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱٦٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ قَالَ :إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرأ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس باندی کے بارے میں فرماتے ہیں جس سے اس کے مالک نے وطی کی ہو، کہ جب اسے بیچا جائے یا آزاد کیا جائے تو وہ ایک حیض کے ذریعے اپنے رحم کی پاکی کا یقین کرے گا۔

(۱٦٨٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :سَأَلْته ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ ، قَالَ :يَسْتَبْرِءُ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۱) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا اگر آدمی نے کسی ایسی باندی کو خریدا جس کا کوئی خاوند ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک حیض سے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرے گا۔

(۱٦٨٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :مَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک ایک حیض کے ذریعے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین نہ کر لے۔

(۱٦٨٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۳) حضرت ابراہیم بھی ایک حیض کو کافی سمجھتے تھے۔

(۱٦٨٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :تُسْتَبْرَأُ الأَمَةَ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حیض تک رحم کے خالی ہونے کا یقین کرے گا۔

(۱٦٨٩٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بن وردان، عَنْ بُرد، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ:إذا اشْتَرَيْتَ الأَمَةَ قَالَ:يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَةٍ وَاحِدَةٍ.

(۱۶۸۹۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب باندی خریدی گئی تو ایک حیض تک اس کے پاک ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱٦٨٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ :تُسْتَبْرَأُ الأَمَةَ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۶) حضرت عطا اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے خالی ہونے کا یقین ایک حیض تک کیا جائے گا۔

(۱٦٨٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلْيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے وہ ایک حیض تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۰۲) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَائِضٌ

اگر خریدی ہوئی باندی حائضہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۸۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا اشْتَرَاهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ أُخْرَى.

(۱۶۸۹۸) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر حائضہ باندی کو خریدا تو مزید ایک حیض تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۶۸۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ شَاءَ اجْتَزَأَ بِهَذِهِ الْحَيْضَةِ.

(۱۶۸۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اسی حیض کو کافی سمجھ سکتا ہے۔

(۱۰۳) فيها إذا اشْتَرَاهَا مِنِ امْرَأَةٍ أَيَسْتَبْرِئُهَا

اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تو کیا حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا؟

(۱۶۹۰۰) حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا اشْتَرَاهَا مِنَ امْرَأَةٍ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تب بھی اس کے حیض کے ذریعے حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اشْتَرَاهَا مِنَ امْرَأَةٍ اسْتَبْرَأَهَا.

(۱۶۹۰۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تب بھی حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۰٤) اشتراها ولم تَحِضْ

اگر باندی کو خریدا اور وہ حائضہ نہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

(۱٦۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يستبرء الأَمَةَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ قَالَ: كَانَا لَا يَرَيَانِ أَنَّ ذَلِكَ يَتَبَيَّنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۲) حضرت ابوقلابہ اور حضرت ابن سیرین اس باندی کے بارے میں فرماتے ہیں جو خریدی جانے کے بعد حائضہ نہ ہو کہ حمل سے خالی ہونے کے لئے کم از کم تین مہینے تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱٦۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَسْتَبرئها بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین مہینے تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيث، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ: تُسْتَبْرَأُ بِحَيْضَةٍ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر ایک حیض سے اس کا حمل سے خالی ہونا معلوم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ تین حیض تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بِثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ بن سليمان ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۷) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۰۵) فِي الْوَصِيفَةِ من قَالَ تُسْتَبْرَأُ بِشَهْرٍ وَنِصْفٍ

وہ عورت جسے حیض نہ آتا ہو اس کا استبراء جن حضرات کے نزدیک ڈیڑھ مہینہ ہوگا

(۱۶۹۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي اسْتِبْرَاءِ الأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ : خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ.

(۱۶۹۰۸) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۶۹۰۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(۱۶۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ شَهْرٌ وَنِصْف.

(۱۶۹۱۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(۱۶۹۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : تُسْتَبْرَأُ الْجَارِيَةَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۱) حضرت قتادہ اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱۲) حَدَّثَنَا عبدالرحمن بن محمد الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَأَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء چالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ :شَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۶۹۱۴) حضرت ابن مسیب اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(۱۰٦) من قَالَ تُسْتَبرَأُ الأَمَة بِحَيْضَتَيْنِ إذَا كَانَتْ تَحِيضُ

جن حضرات کے نزدیک قابل حیض باندی کا استبراء دو حیض ہے

(١٦٩١٥) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ :تُسْتَبرَأُ الأَمَة بِحَيْضَتَيْنِ إذَا كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۶۹۱۵) حضرت ابن مسیب اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قابل حیض باندی کا استبراء دو حیض ہے۔

(١٦٩١٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :وُضِعَت عِنْدِى أَمَةٌ تُسْتَبرَأ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ ظَهَرَ لَهَا حَمْلٌ ، فَكَانَ يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَتَيْنِ.

(۱۶۹۱۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک ایسی باندی لائی گئی جس کے استبراء کو دیکھا جارہا تھا کہ ایک حیض آنے کے بعد پھر اس کا حمل ظاہر ہوگیا، اس کے بعد سے وہ دو حیضوں کے ذریعہ استبراء کرنے لگے۔

(۱۰۷) فى الرجل يَسْتَبْرِأ الأمة يُصِيبُ مِنْهَا شَيْئًا دُونَ الْفَرْجِ أَمْ لاَ ؟

استبراء کے دوران مالک باندی کی شرمگاہ کے علاوہ کہیں سے تلذذ حاصل کرسکتا ہے یا نہیں؟

(١٦٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سئلَ يُونُسَ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الأَمَةَ فَيَسْتَبْرِئُهَا، يُصِيبُ مِنْهَا الْقُبْلَةَ وَالْمُبَاشَرَةَ؟ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ :يُكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا ، وَيَذْكُرُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْقُبْلَةِ بَأْسًا.

(۱۶۹۱۷) حضرت یونس سے سوال کیا گیا کہ استبراء کے دوران مالک باندی کی شرمگاہ کے علاوہ کہیں سے تلذذ حاصل کرسکتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن سیرین استبراء کے دوران ہر طرح کے تلذذ کو مکروہ خیال فرماتے تھے جبکہ حضرت حسن بوسہ لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٦٩١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِى الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ الصَّغِيرَةَ وَهِىَ أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَمَسَّهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۱۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی بہت چھوٹی باندی خریدی تو استبراء سے پہلے اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۹۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً صَغِيرَةً لاَ يُجَامَعُ مِثْلُهَا ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا وَلاَ يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۱۹) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بہت چھوٹی باندی خریدی جس عمر کی باندیوں سے جماع نہیں کیا جاتا تو مالک استبراء کے بغیر اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۶۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقَبِّلَهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۲۰) حضرت قتادہ نے بوسہ لینے تک استبراء کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۶۹۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ اللَّخْمِيِّ قَالَ :وَقَعَتْ لابْنِ عُمَرَ جَارِيَةٌ يَوْمَ جَلُولاَءَ فِي سَهْمِهِ ، كَأَنَّ فِي عُنُقِهَا إِبْرِيقَ فِضَّةٍ قَالَ :فَمَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ جَعَلَ يُقَبِّلُهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۶۹۲۱) حضرت ایوب لخمی فرماتے ہیں کہ جلولاء کی جنگ میں ایک باندی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حصہ میں آئی اس کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ انہوں نے اس کا بوسہ لیا۔

(۱۰۸) فی الرجل يُرِيدُ أَنْ يَبِيعَ الْجَارِيَةَ، مَنْ قَالَ يَسْتَبْرِئُهَا

آقا کو چاہئے کہ باندی کو بیچنے سے پہلے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرلے

(۱۶۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ جَارِيَةً لَهُ كَانَ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ :كُنْت تَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَبِعْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَبْرِئَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :مَا كُنْت لِذَلِكَ بِخَلِيقٍ ، فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَأَلْحَقُوهُ بِهِ.

(۱۶۹۲۲) حضرت عبید اللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک ایسی باندی کو بیچا جس سے وہ جماع کیا کرتے تھے۔ اور اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین نہ کیا۔ جس شخص نے اسے خریدا اس کے پاس حمل ظاہر ہوگیا۔ تو وہ مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر نے حضرت عبد الرحمٰن سے پوچھا کہ کیا تم اس سے جماع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر اسے بیچ دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں تھا۔ پھر انہوں نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور انہوں نے بچے کو دیکھ کر

بچہ ان کے حوالے کر دیا۔

(۱۶۹۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَسْتَبْرِءُ الرَّجُلُ أَمَتَهُ إِذَا بَاعَهَا بِحَيْضَةٍ ، وَإِذَا اشْتَرَاهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۲۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب باندی کو خریدے اور جب باندی کو بیچے استبراء کے لئے ایک مہینہ انتظار کرے۔

(۱۶۹۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سليمان ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نُبَاتَة ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْوَصِيفَةَ فَلَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ اسْتَبْرَأَهَا بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا غَشِيَهَا فَأَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَسْتَبْرِئْهَا أَيْضًا بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۲۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ایسی عورت خریدی جسے حیض نہیں آتا تو اس کا استبراء تین ماہ تک ہوگا پھر اس کے جماع کے بعد اگر اسے بیچنا چاہے تو پھر تین ماہ تک استبراء کا انتظار کرے۔

(۱۶۹۲٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا فَلْيَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۶۹۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو باندی کو بیچنا چاہے وہ استبراء کرے۔

(۱۶۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ : إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ وُهِبَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس باندی سے وطی کی گئی پھر اسے بیچ دیا گیا، یا تحفہ میں دے دیا گیا یا آزاد کر دیا گیا تو ایک حیض تک حمل کے نہ ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۰۹) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں“ کا بیان

(۱۶۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾. (بخاری ۴۵۲۸۔ ۱۰۵۸)

(۱۶۹۲۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جب آدمی عورت کے پیچھے کھڑا ہو کر آگے جماع کرے تو بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اس پر قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں“ نازل ہوئی۔

(۱۶۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ) قَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يَعْزِلَ فَلْيَعْزِلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ لَا يَعْزِلَ فَلَا يَعْزِلْ.

(۱۶۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو عزل کرنا چاہے کر لے اور جو نہ کرنا چاہے نہ کرے۔

(۱۶۹۲۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا.

(۱۶۹۲۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس طرح چاہے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے البتہ لواطت نہیں کرسکتا۔

(۱۶۹۳۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَأْتِهَا مُسْتَلْقِيَةً ، وَإِنْ شِئْتَ فَمُتَحَرِّكَةً ، وَإِنْ شِئْتَ فَبَارِكَةً.

(۱۶۹۳۰) حضرت ابوصالح قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو لیٹ کر اگر چاہے تو پہلو کے بل اور اگر چاہے تو گھٹنوں کے بل اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۶۹۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ :مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ وَلَا تَأْتُوهُنَّ مِنْ قِبَلِ الْحَيْضِ.

(۱۶۹۳۱) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی طرف سے آؤ اور حیض کی طرف سے نہ آؤ۔

(۱۶۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ :(نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ :طُهْرًا غَيْرَ حُيَّضٍ.

(۱۶۹۳۲) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی طرف سے آؤ اور حیض کی طرف سے نہ آؤ۔

(۱۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن محمد الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ :ظَهْرٌ بِبَطْنٍ كَيْفَ شِئْت إِلاَّ فِي دُبُرٍ ، أَوْ مَحِيضٍ.

(۱۶۹۳۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دبر اور حیض کے علاوہ جس طرح چاہو آؤ۔

(۱۶۹۳٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجُوا فِي الأَنْصَارِ فَكَانُوا يُجَبُّونَهُنَّ ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ

لَا تَفْعَلُ ذَلِكَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ لِزَوْجِهَا : حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَتْ أَنْ تَسْأَلَهُ فَسَأَلَتْهُ ؟ فَدَعَاهَا فَقَرَأَ عَلَيْهَا : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا.

(ترمذی ۲۹۷۹۔ احمد ۶/ ۳۱۰)

(۱۶۹۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو انہوں نے انصاری عورتوں سے شادیاں کیں۔ مہاجر لوگ عورتوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر ان کے سر زمین پر رکھ کر جماع کرتے تھے۔ جبکہ انصار ایسا نہیں کرتے تھے۔ ایک انصار عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جائے۔ وہ عورت تو سوال کرنے سے شرمائی میں نے سوال کیا تو آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' پھر فرمایا کہ آمد کا سوراخ ایک ہی ہے۔

(۱۶۹۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّ بَعْضَ الْيَهُودِ لَقِيَ بَعْضَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ : تَأْتُونَ النِّسَاءَ وَرَائَهُنَّ ؟ قَالَ : كَأَنَّهُ كَرِهَ الإِبْرَاكَ قَالَ : فَذَكَرُوا ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فَرَخَّصَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَأْتُوا النِّسَاءَ فِي الْفُرُوجِ كَيْفَ شَاؤُوا وَانِّي شَاؤُوا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِنَّ ، وَإِنْ شَاؤُوا مِنْ خَلْفِهِنَّ.

(۱۶۹۳۵) حضرت مرہ ہمدانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی ایک مسلمان سے ملا اور اس سے کہا کہ تم اپنی بیویوں کے پیچھے سے ان سے جماع کرتے ہو؟ گویا اس نے اس انداز کو ناپسند کیا کہ آدمی پیچھے کھڑا ہو کر بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے۔ اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دی کہ اپنی بیویوں کی شرم گاہ میں جیسے چاہیں جماع کر سکتے ہیں خواہ آگے سے خواہ پیچھے سے۔

(۱۶۹۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُرَّةَ : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ يَسْخَرُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي إِتْيَانِهِمَ النِّسَاءَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فِي الْفُرُوجِ أَنَّى شِئْتُمْ.

(۱۶۹۳۶) حضرت مرہ قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں یہود مسلمانوں سے یہ مذاق کیا کرتے تھے کہ وہ پیچھے کھڑے ہو کر عورتوں سے جماع کرتے ہیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' یعنی شرمگاہوں میں جس طرح چاہو جماع کرو۔

(١٦٩٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قوله تعالى : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : يَأْتِيهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي الدُّبُرِ

(۱۶۹۳۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لواطت نہ کرے اس کے علاوہ جیسے چاہے بیوی سے مل سکتا ہے۔

(١٦٩٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ليث عن عِيسَى بْنِ سِنَان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِهِ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَعْزِلْ.

(۱۶۹۳۸) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(١٦٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ لاَ يَأْلُونَ مَا شَدَّدُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيَقُولُونَ : لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ إلاَّ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾.

(۱۶۹۳۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ تمہارے لئے بہت سختیاں ہیں کہ تم اپنی بیوی سے صرف ایک رخ سے جماع کر سکتے ہو، اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ''

(١٦٩٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الْفَرْجِ.

(۱۶۹۴۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یعنی شرمگاہ کی طرف سے۔

(١٦٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ كَثِيرٍ الرَّمَّاحِ ، عَنْ أَبِي ذِرَاعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ قَوْلِهِ : (فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ : إِنْ شِئْتَ عَزْلاً ، وَإِنْ شِئْتَ غَيْرَ عَزْلٍ.

(۱۶۹۴۱) حضرت ابو ذراع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(١٦٩٤٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى : (فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)

قَالَ : آتُوا النِّسَاءَ فِي أَقْبَالِهِنَّ عَلَى كُلِّ نَحْوٍ.

(۱۶۹۴۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنی بیویوں کی شرمگاہ میں جس طرح چاہو جماع کرو۔

(۱۱۰) في قوله ﴿فأتوهن من حيث أمركم الله﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملو جیسے ملنے کا نے حکم دیا ہے''

(۱۶۹۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا.

(۱۶۹۴۳) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملو جیسے ملنے کا اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب تمہیں بیویوں سے دور رہنے کو کہیں تو دور رہو۔ یعنی حالت حیض میں۔

(۱۶۹۴٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالُوا : فِي الْفُرُوجِ.

(۱۶۹۴۴) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شرمگاہوں میں جماع کرو۔

(۱۶۹٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمَ اللَّهُ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ.

(۱۶۹۴۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیض میں ان سے دور رہو۔

(۱۶۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ قِبَلِ التَّزْوِيجِ ، مِنْ قِبَلِ الْحَلاَلِ.

(۱۶۹۴۶) حضرت ابن حنفیہ قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شادی کر کے اور حلال طریقے سے جماع کرو۔

(۱۶۹٤٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : أُمِرُوا بِاعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ ، فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمَ اللَّهُ إِذَا تَطَهَّرْنَ مِنْ حَيْثُ نُهُوا عَنْهُنَّ فِي

مَحِيضِهِنَّ.

(۱۶۹۴۷) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ان سے دور رہو۔

(۱۶۹۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ.

(۱۶۹۴۸) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی حالت میں جماع کرو۔

(۱۱۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾

''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے''

(۱۶۹۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ فِي عَائِشَةَ.

(۱۶۹۴۹) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ ''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۱۶۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ : الْحُبُّ وَالْجِمَاعُ.

(۱۶۹۵۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ ''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے'' سے مراد محبت اور جماع ہے۔

(۱۶۹۵۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : فِي الْحُبِّ ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ قَالَ : فِي الْغَشَيَانِ ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ قَالَ : لَا أَيِّمَ وَلَا ذَاتَ زَوْجٍ.

(۱۶۹۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ محبت کے بارے میں اور ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ جماع کے بارے میں نازل ہوئیں۔ کہ وہ عورت نہ تو کنواری ہو اور نہ شادی شدہ۔

(۱۶۹۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ قَالَ : لَا مُطَلَّقَةً وَلَا ذَاتَ بَعْلٍ.

(۱۶۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت نہ تو طلاق یافتہ رہے اور نہ ہی خاوند والی رہے۔

(۱۱۲) من قَالَ أَغْلَقَ الْبَابَ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا

(۱۶۹۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أَغْلَقُوا بَابًا وَأَرْخَوْا سِتْرًا ، أَوْ كَشَفُوا خِمَارًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔

(۱۶۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ ، زَادَ فِيهِ : وَخَلاَ بِهَا.

(۱۶۹۵۴) ایک اور سند سے کچھ اضافے کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۱٦۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ وَأَغْلَقَ بَابًا وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔

(۱٦۹۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۶۹۵۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱٦۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا قَالاَ : إِذَا أَغْلَقَ بَابًا ، أَوْ أَرْخَى سِتْرًا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔ اور عورت پر عدت بھی واجب ہو گی۔

(۱٦۹۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ عِنْدَهَا فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى زَيْدٍ ، فَقَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً ، فَقَالَ مَرْوَانُ : إِنَّهُ مِمَّنْ لاَ يُتَّهَمُ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ : لَوْ أَنَّهَا جَاءَتْ بِحَمْلٍ ، أَوْ بِوَلَدٍ أَكُنْتَ تُقِيمُ عَلَيْهَا الْحَدَّ ؟.

(۱۶۹۵۸) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے ساتھ دوپہر کو کچھ وقت گزارا۔ مروان نے حضرت زید سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسی عورت کے لئے پورا مہر ہو گا۔ مروان نے کہا کہ وہ شخص ان لوگوں میں سے نہیں جنہیں متہم کیا جائے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے یا بچے کو جنم دے تو کیا آپ اس پر

حد قائم کریں گے؟

(۱۶۹۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَمُعَاذٌ: أَنَّهُ إِذَا أُغْلِقَ الْبَابُ وَأُرْخِيَ السِّتْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۹) حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَضَى الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ أَنَّهُ مَنْ أَغْلَقَ بَابًا ، أَوْ أَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ وَوَجَبَتِ الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۰) حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔ اور اس پر عدت واجب ہوگی۔

(۱۶۹۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پردے ڈال دیئے گئے تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا ، أَوْ أَغْلَقَ بَابًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۲) حضرت نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَغْلَقَ بَابًا أَوْ أَرْخَى سِتْرًا أَوْ خَلَى فَلَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا اور خلوت ہوگئی تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابن سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالاَ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا ، أَوْ خَلَى وَجَبَ الْمَهْرُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۴) حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے پردہ ڈال دیا یا خلوت اختیار کر لی تو مہر واجب ہوگیا اور عدت واجب ہوگی۔

(۱۶۹۶٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حيان ، عَنْ جَابِرٍ انه قَالَ : إِذَا نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا ثُمَّ

طَلَّقَهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آدمی نے جب عورت کی شرمگاہ کو دیکھا اور پھر اسے طلاق دے دی تو مرد پر مہر واجب اور عورت پر عدت واجب ہوگی۔

(۱۶۹۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إذَا أُجِيفَتِ الأَبْوَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کردیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا اطَّلَعَ مِنْهَا عَلَى مَا لاَ يَحِلُّ لِغَيْرِهِ وَجَبَ لها الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب خاوند نے بیوی کی ان جگہوں کو دیکھ لیا جنہیں دیکھنا کسی اور کے لئے حلال نہیں تو مہر اور عدت واجب ہوگئے۔

(۱۶۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلاً اجْتَلَى امْرَأَتَهُ فِي طَرِيقٍ فَجَعَلَ لَهَا عُمَرُ الصَّدَاقَ كَامِلاً.

(۱۶۹۶۸) حضرت عبدالرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے راستہ میں اپنی بیوی کو برہنہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے پورے مہر کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۱۳) من قَالَ لها نصف الصَّدَاقِ

جن حضرات کے نزدیک خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا

(۱۶۹۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ جَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا.

(۱۶۹۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔ خواہ خاوند اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جائے۔

(۱۶۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ خَلَى بِهَا.

(۱۶۹۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے دخول سے پہلے عورت کو طلاق دے دی تو اسے آدھا مہر ملے گا۔ خواہ اس سے خلوت اختیار کی ہو۔

(۱۶۹۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔

(۱۶۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِشُرَيْحٍ :إِنِّي تَزَوَّجْت امْرَأَةً فَمَكَثَتْ عِنْدِي ثَمَانَ سِنِينَ ثُمَّ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ عَذْرَاءُ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شریح سے کہا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، وہ میرے پاس آٹھ سال تک رہی پھر میں نے اس سے شرعی ملاقات کئے بغیر اسے طلاق دے دی۔ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو نصف مہر ملے گا۔

(۱۶۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔

(۱۱٤) فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ، مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ

جس عورت کا خاوند گم ہو جائے، جن حضرات کے نزدیک وہ شادی نہیں کر سکتی

(۱۶۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنِ مَنْصُور ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إِذَا فَقَدَتْ زَوْجَهَا لَمْ تُزَوَّجْ حَتَّى يقبل أَو ان يَمُوتَ.

(۱۶۹۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے یا مر جائے۔

(۱۶۹۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ:لَيْسَ لَهَا أَنْ تُزَوَّجَ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهَا مَوْتُهُ.

(۱۶۹۷۵) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب تک اس کی موت کا یقین نہ ہو جائے وہ عورت شادی نہیں کر سکتی۔

(۱۶۹۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ تَفْقِدُ زَوْجَهَا ، أَوْ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ ، قَالَ :تَصْبِرُ فَإِنَّمَا هِيَ امْرَأَتُهُ ، يُصِيبُهَا مَا أَصَابَ النِّسَاءَ حَتَّى يَجِيءَ زَوْجُهَا ، أَوْ يَبْلُغَهَا إِنَّهُ مَاتَ.

(۱۶۹۷۶) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے یا اسے دشمن پکڑ لیں فرماتے ہیں کہ وہ صبر کرے، کیونکہ وہ ایک عورت ہے اور عورتوں کو ایسے حالات پیش آتے ہیں۔ وہ اس وقت اس کی بیوی رہے گی یہاں تک کہ اس کا خاوند واپس آ جائے یا مر جائے۔

(۱۶۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:لاَ تُزَوَّجُ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ حَتَّى يَرْجِعَ، أَوْ يَمُوتَ.

(۱۶۹۷۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے یا مر جائے۔

(۱۶۹۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَانِءٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ غَابَ

زَوْجُهَا عَنْهَا زَمَانًا لاَ تَعْلَمُ لَهُ بِمَوْتٍ وَلاَ حَيَاةٍ قَالَ :تَرَبَّصُ حَتَّى تَعْلَمَ حَيٌّ هُوَ أَمْ مَيِّتٌ.

(۱۶۹۷۸) حضرت عمرو بن ھانی ء فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا خاوند ایک لمبے عرصے سے غائب ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ زندہ ہے یا مردہ تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت انتظار کرے یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔

(۱۶۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ:لاَ تَزَوَّجُ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ حَتَّى يَأْتِيَهَا يَقِينُ مَوْتِ زَوْجِهَا.

(۱۶۹۷۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اسے خاوند کی موت کا یقین ہو جائے۔

(۱۶۹۸۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ قَالاَ :لاَ تَزَوَّجُ أَبَدًا حَتَّى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ.

(۱۶۹۸۰) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اسے اس کی خبر مل جائے۔

(۱۶۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۹۸۱) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۱۵) وَمَنْ قَالَ تَعْتَدُّ وَتَزَوَّجُ وَلاَ تَرَبَّصُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ شوہر کے گم ہو جانے کی صورت میں وہ عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے انتظار نہیں کرے گی

(۱۶۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالاَ :فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ :تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ وَتَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۶۹۸۲) حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت شوہر کے گم ہو جانے کی صورت میں چار سال انتظار کرے گی اور چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(۱۶۹۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ فِي غرفة الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ :تَرَبَّصُ أربع سِنِينَ ثُمَّ يُدْعَى وَلِيُّهُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۶۹۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورت کا شوہر گم ہو جانے کی صورت میں فرماتے ہیں کہ عورت چار سال انتظار کرے گی پھر آدمی کے

ولی کو بلایا جائے گا اور وہ عورت کو طلاق دے گا پھر وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(١٦٩٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْفَقِيدِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ :تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

(۱۶۹۸۴) حضرت سعید بن مسیب گم ہو جانے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی ایک سال عدت گزارے گی۔

(١٦٩٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ أَنَّ رَجُلاً انتَسَفَتْهُ الْجِنُّ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ عُمَرَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ أَمَرَ وَلِيَّهُ بَعْدَ أَرْبَعِ سِنِينَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا تَزَوَّجَتْ فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا خُيِّرَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَالصَّدَاقِ.

(۱۶۹۸۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص کو جن اٹھا کر لے گئے۔ اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ساری صورت حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ چار سال انتظار کرے۔ چار سال بعد خاوند کے ولی کو حکم دیا کہ وہ عورت کو طلاق دے دے۔ پھر عورت کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ جب عدت پوری ہو جائے تو وہ شادی کر سکتی ہے اور اگر اس کا خاوند واپس آ جائے تو مرد کو بیوی اور مہر میں سے ایک چیز کا اختیار دیا جائے گا۔

(١٦٩٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْفَقِيدِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ :تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

(۱۶۹۸۶) حضرت سعید بن مسیب گم ہو جانے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی ایک سال عدت گذارے گی۔

(١١٦) فِي الْمَفْقُودِ يَجِيءُ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ

گم شدہ شخص واپس آئے اور اس کی بیوی شادی کر چکی ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٦٩٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ خَيَّرَ مَفْقُودًا تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَهْرِ الَّذِي سَاقَهُ إِلَيْهَا.

(۱۶۹۸۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ انہوں ایک ایسے شخص کو جو گم ہو گیا تھا اور اس کی بیوی نے شادی کر لی تھی۔ اختیار دیا کہ چاہے تو بیوی واپس لے لے یا وہ مہر واپس لے لے جو اس نے عورت کو دیا تھا۔

(١٦٩٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالاَ : إِنْ جَاءَ زَوْجُهَا خُيِّرَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الأَوَّلِ.

(۱۶۹۸۸) حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت کا خاوند واپس آئے تو اسے بیوی اور دیئے گئے مہر کے درمیان اختیار ہو گا۔

(١٦٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ رَجُلٍ غَابَ ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَبَلَغَهَا أَنَّهُ مَاتَ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ جَاءَ الزَّوْجُ الأَوَّلُ ، فَقَالَ عُمَرُ :يُخَيَّرُ الزَّوْجُ الأَوَّلُ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَامْرَأَتِهِ فَإِنِ اخْتَارَ

الصَّدَاقَ تَرَكَهَا مَعَ الزَّوْجِ الآخَرِ ، وَإِنْ شَاءَ اخْتَارَ امْرَأَتَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ :لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ الآخَرُ مِنْ فَرْجِهَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ثُمَّ تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ ثُمَّ تُرَدُّ عَلَى الأَوَّلِ.

(۱۶۹۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو غائب ہوگیا اور اس کی بیوی کو اس کے مرنے کی اطلاع ملی تو اس نے عدت گزار کر شادی کر لی۔ پھر پہلا خاوند آ گیا تو کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے خاوند کو مہر اور عورت کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ اگر وہ مہر اختیار کر لے تو عورت دوسرے خاوند کے پاس رہے گی اور اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو اختیار کر لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو دوسرے خاوند کی طرف سے مہر ملے گا اور دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے گی، پھر وہ تین حیض عدت گزارے گی اور پہلے خاوند کو واپس کر دی جائے گی۔

(۱۶۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً كَانَ نُعِيَ إِلَيْهَا زَوْجُهَا ، إِنَّهُ جَاءَ كِتَابٌ مِنْهُ أَنَّهُ حَيٌّ ، فَقَالَ له إِبْرَاهِيمُ :اعْتَزِلْهَا فَإِذَا قَدِمَ فَإِنْ شَاءَ اخْتَارَ الَّذِي أَصْدَقَهَا وكَانَتِ امْرَأَتَكَ عَلَى حَالِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَ الْمَرْأَةَ فَإِذا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْك فَهِيَ امْرَأَةُ الأَوَّلِ وَلَهَا مَا أَصْدَقَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ :فَأُوَاكِلُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ وَلاَ تَدْخُلُ عَلَيْهَا حَتَّى تُؤْذِنَهَا.

(۱۶۹۹۰) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابراہیم کے پاس آیا اور کہا کہ ایک عورت کو اس کے خاوند کے انتقال کر جانے کی خبر ملی اور اس نے شادی کر لی تو بعد میں اس کے زندہ ہونے کا خط آ گیا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اپنی بیوی سے دور رہے۔ پھر اگر چاہے تو مہر واپس لے لے اور عورت اپنی حالت پر باقی رہے گی اور اگر وہ عورت کو اختیار کر لے تو عدت گزرنے کے بعد وہ اسی کی بیوی ہوگی۔ البتہ دوسرے خاوند کی طرف سے اسے مہر ضرور ملے گا۔ اس شخص نے کہا کہ کیا میں اس عورت کی مواکلت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں البتہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس مت جانا۔

(۱۶۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ سُهَيَّةَ ابْنَةِ عُمَيْرٍ الشَّيْبَانِيَّةِ قَالَتْ :نُعِيَ إِلَيَّ زَوْجِي مِنْ قَنْدَابِيلَ فَتَزَوَّجت بَعْدَهُ الْعَبَّاسَ بْنَ طَرِيفٍ أَخَا بَنِي قَيْسٍ ، فَقَدِمَ زَوْجِي الأَوَّلُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَقْضِي بَيْنَكُمْ وأنا عَلَى حَالِي هَذِهِ ؟ قُلْنَا : قَدْ رَضِينَا بِقَضَائِكَ فَخَيَّرَ الزَّوْجَ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ فَلَمَّا أُصِيبَ عُثْمَانُ انْطَلَقْنَا إِلَى عَلِيٍّ وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَخَيَّرَ الزَّوْجَ الأَوَّلَ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ فَاخْتَارَ الصَّدَاقَ فَأَخَذَ مِنِّي أَلْفَيْنِ وَمِنَ الآخَرِ أَلْفَيْنِ.

(۱۶۹۹۱) حضرت سہیہ بنت عمیر شیبانیہ فرماتی ہیں کہ مجھے قندابیل میں اپنے خاوند کے انتقال کی خبر ملی۔ میں نے بعد میں عباس بن طریف جو بنو قیس کے بھائی تھے شادی کر لی۔ بعد میں میرے پہلے خاوند بھی واپس آ گئے۔ ہم مسئلہ پوچھنے حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے، اس وقت وہ محصور تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس حال میں تمہارے درمیان فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں؟ ہم نے کہا کہ ہم آپ کے فیصلے پر راضی ہیں۔ انہوں نے خاوند کو مہر اور عورت میں سے ایک چیز کا اختیار دیا۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے پہلے خاوند کو مہر اور عورت کے درمیان اختیار دیا۔ پس انہوں نے مہر کو اختیار کرتے ہوئے مجھ سے اور دوسرے خاوند سے دو دو ہزار لئے۔

(۱۶۹۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ امْرَأَةُ الأَوَّلِ.

(۱۶۹۹۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گم شدہ آدمی کی شادی کرنے والی بیوی خاوند کے واپس آ جانے کی صورت میں پہلے کی بیوی ہے۔

(۱۶۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ :قَضَى فِينَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَوْلَاةٍ لَهُمْ كَانَ زَوْجُهَا قَدْ نُعِيَ فَزُوِّجَتْ ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا ، فَقَضَى أَنَّ زَوْجَهَا الأَوَّلَ يُخَيَّرُ إِنْ شَاءَ امْرَأَتَهُ، وَإِنْ شَاءَ صَدَاقَهُ ، قَالَ عُمَرُ :وَكَانَ الْقَاسِمُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۶۹۹۳) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ ایک عورت کو اس کے خاوند کے انتقال کی خبر ملی اور اس نے شادی کر لی۔ پھر اس کا پہلا خاوند بھی آ گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے پہلے خاوند کو اختیار دیا جائے گا اگر چاہے تو بیوی کو لے لے اور اگر چاہے تو اپنا دیا ہوا مہر واپس لے لے۔ حضرت عمر بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بھی یہی کہا کرتے تھے۔

(۱۶۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُمَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ خَيَّرَ الْمَفْقُودَ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ ، فَاخْتَارَ الْمَالَ فَجَعَلَهُ عَلَى زَوْجِهَا الأَحْدَثِ قَالَ حُمَيْدٌ :فَدَخَلْتُ عَلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي قَضَى فِيهَا هَذَا ، فَقَالَتْ :فَأَعَنْتُ زَوْجِي الآخَرَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۶۹۹۴) حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مہر اور بیوی میں اختیار دیا جو گم ہو گیا تھا اور اس کی بیوی نے شادی کر لی تھی۔ اس نے مہر کو اختیار کر لیا اور وہ مال آپ نے دوسرے خاوند پر لازم کیا۔ حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے پاس گیا جس کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا تھا تو اس نے کہا کہ میں نے ایک بچی کے ذریعے دوسرے خاوند کی مدد کی ہے۔

(۱۱۷) في الرجل يكون تحته الوليدة فيطلقها طلاقا بائنا فترجع إلى سيدها فيطؤها، ألزوجها أن يراجعها؟

ایک شخص کے نکاح میں کوئی باندی تھی، اس نے اسے طلاق بائنہ دے دی، وہ اپنے آقا کے پاس واپس آئی اور اس نے اس سے وطی کی تو کیا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے؟

(۱۶۹۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :لَيْسَ بِزَوْجٍ يَعْنِي السَّيِّدَ.

(۱۶۹۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۹۹۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَقُولُ :لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۹۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ إِذَا لَمْ يُرِدِ الإِحْلاَلَ.

(۱۶۹۹۸) حضرت زید فرماتے ہیں کہ آقا خاوند کے حکم میں ہے اگر اس کا حلال کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

(۱۶۹۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ :فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ عُثْمَانُ وَزَيْدٌ ، قَالاَ :هُوَ زَوْجٌ ، فَقَامَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا كَارِهًا لِمَا قَالاَ.

(۱۶۹۹۹) حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا اس وقت ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں رخصت دی اور دونوں نے فرمایا کہ وہ زوج ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اس بات پر ناگواری کی وجہ سے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

(۱۷۰۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ يقول السَّيِّدَ.

(۱۷۰۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آقا خاوند ہے۔

(۱۷۰۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَغْشَاهَا سَيِّدُهَا ، هَلْ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۱۷۰۰۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو دو طلاقیں دے دے۔ پھر اس باندی کا آقا اس سے وطی کرے تو کیا وہ واپس اپنے خاوند کے پاس جا سکتی ہے۔ انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۷۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ إِنَّ سَيِّدَهَا تَسَرَّاهَا ثُمَّ تَرَكَهَا ، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا أن يراجعها ؟ قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۷۰۰۲) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو طلاق دے دے پھر اس کا آقا اس سے جماع کرے تو کیا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔

(١٧٠٠٣) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ أن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ أَمَةٌ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ غَشِيَهَا سَيِّدُهَا غشيانا لاَ يُرِيدُ بِذَلِكَ مُخَادَعَةً وَلاَ إِحْلاَلاً أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا بخطبة.

(۱۷۰۰۳) حضرت زید بن ثابت اور حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی ایسی بیوی کو دو طلاقیں دے دے جو باندی ہو پھر اس کا آقا اس سے جماع کر لے اور اس سے مقصود کوئی دھوکہ وغیرہ نہ ہو تو وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس نکاح کے ذریعے واپس جا سکتی ہے۔

(١٧٠٠٤) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَغْشَاهَا سَيِّدُهَا :إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِزَوْجِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۷۰۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو دو طلاقیں دے دے۔ پھر اس باندی کا آقا اس سے وطی کرے تو وہ پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔

(١٧٠٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ وَطِئَهَا السَّيِّدُ تَزَوَّجَهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۰۰۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دیں پھر اس کے آقا نے اس سے جماع کر لیا تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے۔

(١١٨) فِي الرجل تَكُونُ تَحْتَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے

(١٧٠٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنْهَا فَكَرِهَهَا.

(۱۷۰۰۶) حضرت سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(١٧٠٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پانچویں سے اس وقت تک شادی نہیں کر سکتا جب تک طلاق یافتہ کی عدت نہ

گذر جائے۔

(۱۷۰۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۰۹) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ ، قَالَ عَطَاءٌ : إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۰۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر دونوں کے درمیان کوئی میراث یا رجوع نہ ہو تو شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ثَلاَثًا ، أَيَتَزَوَّجُ خَامِسَةً ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱۷۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۰۱۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر دونوں کے درمیان کوئی میراث یا رجوع نہ ہو تو شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً قَبل أَن تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ فَسَأَلَ مَرْوَانُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :لاَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۴) حضرت محمد بن ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ عتبہ بن ابی سفیان کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔ انہوں نے ایک کو طلاق دے کر اس کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں سے شادی کرلی۔ مروان نے اس بارے میں حضرت ابن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چوتھی کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں سے نکاح نہیں سکتا۔

(۱۷۰۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۵) حضرت ابو صادق فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا كَانَتْ تَحْتَ الرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ فَلاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ فَإِنْ مَاتَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

(۱۷۰۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اس کا شوہر چاہے تو اسی دن بھی شادی کر سکتا ہے۔

(۱۱۹) من قَالَ لاَ بأس أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ نہیں ہے

(۱۷۰۱۷) حَدَّثَنَا حَمَّاد بن خالد ، عَنْ مَالِكِ بن أنس ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الَّذِي عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ :يَتَزَوَّجُ مَتَى ما شَاءَ.

(۱۷۰۱۷) حضرت قاسم اور حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو وہ جب چاہے شادی کر سکتا ہے۔

(۱۳۰) فِي الرجل تكُونُ تَحتَهُ الْمَرأَةُ فيُطَلِّقُهَا فيَتَزَوَّجُ أُختَهَا فِي عِدَّتِهَا

اگر ایک آدمی کسی عورت کو طلاق دے تو کیا اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟

(۱۷۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا حَتَّى تَزَوَّجَ أُخْتَهَا ، فَفَرَّقَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَقَالَ : تُكْمِلُ الأُخْرَى عِدَّتَهَا وَهُوَ خَاطِبٌ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةً وَتَعْتَدَّانِ مِنْهُ جَمِيعًا ، كُلُّ وَاحِدَةٍ ثَلاَث قُرُوءٍ ، فَإِنْ كَانَتَا لاَ تَحِيضَانِ فَثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۷۰۱۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو طلاق دی اور اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر لی، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی اور مہر مرد کے ذمہ لازم رکھا۔ اور فرمایا کہ جب پہلی بیوی عدت پوری کر لے تو یہ نکاح کا پیغام بھیجے اگر اس نے دخول کیا ہے تو پورا مہر واجب ہوگا اور عورت پر پوری عدت ہوگی اور وہ دونوں عدت گزاریں گی اور ہر ایک کی عدت تین حیض ہوگی اگر انہیں حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت گزاریں گی۔

(۱۷۰۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَةً ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَرْوَانَ فَرِّقْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۹) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس کی بہن سے شادی کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مروان سے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دو یہاں تک کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت گزر جائے۔

(۱۷۰۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : نِكَاحُهُما حَرَامٌ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر اسے طلاق دے دے۔ پھر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر لے تو اس کا نکاح حرام ہے۔ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔ عورت کے لئے نہ مہر واجب ہوگا اور نہ ہی عدت واجب ہوگی۔

(۱۷۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ ، عَنْ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۲۱) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دے دے پھر اس عورت کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی

کرائی جائے گی۔

(۱۷۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ إِذَا كَانَت لَهُ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۲۲) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک آدمی کسی عورت کو تین طلاق دے دے اور اس کی عدت میں اسی کی بہن سے شادی کرلے۔

(۱۷۰۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّةِ أُخْتِهَا مِنْهُ.

(۱۷۰۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عورت کو طلاق دے کر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی نہیں کی کرسکتی۔

(۱۳۱) من رخص فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس کی رخصت دی ہے

(۱۷۰۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۷۰۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی عورت کو تین طلاقیں دے کر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرلے۔

(۱۷۰۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلاَسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ نُضَيْلَةَ يَكْرَهُهُ حَتَّى ذُكِرَ ذلك لِلْحَسَنِ فَكَأَنَّهُ نَزَعَ عَنْهُ.

(۱۷۰۲۵) حضرت حسن، حضرت سعید بن میتب اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو تین طلاقیں دے اور وہ عورت حاملہ ہوتو اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عبید بن نضیلہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے۔ جب اس بات کا تذکرہ حضرت حسن سے کیا گیا تو گویا انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

(۱۳۲) فی المرأة تُنْكَحُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ خَالَتِهَا

کیا اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جاسکتا ہے؟

(۱۷۰۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ خَالَتِهَا. (بخاری ۵۱۰۸۔ احمد ۳/ ۳۳۸)

(۱۷۰۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۷) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَ عَلَى عَمَّتِهَا.

(۱۷۰۲۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی خالہ اور پھوپھی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَ تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أخيها وَلاَ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلاَ تُزَوَّجُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلاَ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. (ترمذی ۱۱۲۶۔ ابوداؤد ۲۰۵۸)

(۱۷۰۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ بھتیجی کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، بھانجی کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، چھوٹی بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں بڑی بہن سے اور بڑی بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں چھوٹی بہن سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ نُهِيَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ

عَلَى عَمَّتِهَا أو عَلَى خَالَتِهَا أو يَطَأُ الرجل امْرَأَةً فِي بَطْنِهَا جَنِينٌ لِغَيْرِهِ. (مالك ۲۱)

(۱۷۰۳۲) حضرت سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس طرح آدمی کے لئے اس عورت سے وطی کرنا ناجائز ہے جس کے بطن میں کسی دوسرے کا جنین ہو۔

(۱۷.۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : لَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَمَّةَ امْرَأَتِهِ وَلَا خَالَتَهَا فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا يَتَزَوَّجُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۷۰۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس عورت کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے طلاق دے تو اس کی عدت پوری ہونے سے پہلے ان میں سے کسی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۱۷.۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى خَالَتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۳۴) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی رضاعی خالہ سے نکاح کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(۱۷.۳٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَعَمَّتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ.

(۱۷۰۳۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ کسی عورت کو اور اس کی رضاعی پھوپھی کو غلامی میں جمع کرے۔

(۱۷.۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

(احمد ۲/ ۲۰۷۔ عبدالرزاق ۱۰۷۵۱)

(۱۷۰۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷.۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جائے۔

(۱۷۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى خَالَتِهَا فَضَرَبَهُ عُمَرُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی خالہ سے نکاح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۷۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدُ بْنُ إبراهيم ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا ، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جائے۔

(۱۲۳) فِي الجمع بَيْنَ ابْنَتَيِ الْعَمِّ

دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کا بیان

(۱۷۰۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُكْرَهُ الْجَمْعُ بَيْنَ ابْنَتَيِ الْعَمِّ لِفَسَادٍ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۴۰) حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے کیونکہ اس سے دونوں کے درمیان فساد ہوگا۔

(۱۷۰۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنًا لِعَلِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ ابْنَتَي عَمٍّ لَهُ قَالَ : فَأُدْخِلَتَا عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ.

(۱۷۰۴۱) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادہ نے دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا اور ایک ہی رات میں وہ دونوں انہیں پیش کی گئیں۔

(۱۷۰۴۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْقَرَابَةِ مِنْ أَجْلِ الْقَطِيعَةِ.

(۱۷۰۴۲) حضرت حسن قطع رحمی کے اندیشے سے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

(۱۷۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ : هَلْ يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوَّجَ عَلَى ابْنَةِ عَمِّهَا ؟ قَالَ : تِلْكَ الْقَطِيعَةُ وَلاَ تَصْلُحُ الْقَطِيعَةُ.

(۱۷۰۴۳) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت کے لئے اس کی چچازاد بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس شخص سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ قطع رحمی ہے جو کہ درست نہیں۔

(۱۷۰۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْفَأْفَاءُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى قَرَابَتِهَا مَخَافَةَ الْقَطِيعَةِ. (ابو داؤد ۲۰۸۔ عبدالرزاق ۱۰۷۶۷)

(۱۷۰۴۴) حضرت عیسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قطع رحمی کے اندیشے سے کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی قریبی رشتہ دار خاتون سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲٤) في الرجل يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد اس سے شادی کرسکتا ہے

(۱۷۰٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ تَزَوَّجَ ابْنَةَ رَبَاحِ بْنِ وَهْبٍ وَلَهُ ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَهَا ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهِ فَفَجَرَ الْغُلَامُ بِالْجَارِيَةِ فَظَهَرَ بِالْجَارِيَةِ حَمْلٌ فَرُفِعَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاعْتَرَفَا فَجَلَدَهُمَا وَحَرَصَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَأَبَى الْغُلَامُ.

(۱۷۰۴۵) حضرت ابو یزید کہتے ہیں کہ سباع بن ثابت نے رباح بن وہب کی بیٹی سے شادی کی۔ سباع کا کسی اور عورت سے ایک بیٹا تھا اور بنت رباح کی کسی اور خاوند سے ایک بیٹی تھی۔ اس لڑکے نے لڑکی سے زنا کیا اور لڑکی کو حمل ٹھہر گیا۔ یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس لایا گیا تو ان دونوں نے گناہ کا اعتراف کیا۔ حضرت عمر ؓ نے انہیں کوڑے لگوائے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان دونوں کا نکاح کردیا جائے لیکن اس لڑکے نے انکار کردیا۔

(۱۷۰٤٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ أَصَابَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الآخَرِ حَدًّا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ ، أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ.

(۱۷۰۴۶) حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی مرد و عورت باہم مبتلائے برائی ہوں اور ان پر حد بھی جاری ہو اور وہ شخص اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس معاملے کی ابتداء برائی سے ہوئی اور انتہاء نکاح پر ہوگی۔

(۱۷۰٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ.

(۱۷۰۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس معاملے کی ابتداء برائی سے ہوئی اور انتہاء نکاح پر ہوگی۔

(۱۷۰٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَرَأْتُ مِنَ اللَّيْلِ (حم عسق) فَمَرَرْتُ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو ، عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ فَغَدَوْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ أَسْأَلُهُ عَنْهَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو ، عَنِ السَّيِّئَاتِ﴾.

(۱۷۰۴۸) حضرت اخنس فرماتے ہیں کہ ایک رات میں ﴿حم عسق﴾ سورت پڑھ رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ) وہ اللہ

اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کی لغزشات کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔ اس آیت نے میرے دل پر بہت اثر کیا، میں صبح اس بارے میں سوال کرنے کے لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے پھر اس سے شادی کر لے تو یہ کیسا ہے؟ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کی لغزشات کو معاف کرتا ہے''

(١٧٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ عن عُرْوَةَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيرٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ أَوْ أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَآخِرُهُ حَلاَلٌ.

(۱۷۰۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس معاملے کی ابتداء برائی اور انتہاء نکاح ہے یا یہ فرمایا کہ اس کی ابتداء حرام اور انتہاء حلال ہے۔

(١٧٠٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً فَجَرَ بِامْرَأَةٍ وَهُمَا بِكْرَانِ فَجَلَدَهُمَا أَبُو بَكْرٍ وَنَفَاهُمَا ثُمَّ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ.

(۱۷۰۵۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ دو غیر شادی شدہ مرد وعورت نے زنا کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا پھر ایک سال بعد ان دونوں کا نکاح کرا دیا۔

(١٧٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَام ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۷۰۵۱) حضرت سعید بن مسیب اس نکاح میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١٧٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ، أَيَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو ، عَنِ السَّيِّئَاتِ﴾.

(۱۷۰۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علقمہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کی لغزشات کو معاف کرتا ہے''

(١٧٠٥٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ شَيْبَةَ أَبِي نَعَامَةَ قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ، أَيَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ :أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ أَحَلَّهَا لَهُ مَالُهُ.

(۱۷۰۵۳) حضرت شیبہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اس معاملے کی ابتداء برائی اور انتہاء نکاح ہے اور مال نے اس عورت کو مرد کے لئے حلال کر دیا۔

(١٧٠٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ

:هُوَ أَحَقُّ بِهَا ، هُوَ أَفْسَدَهَا.

(۱۷۰۵۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ اس عورت کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اسی نے اسے خراب کیا ہے۔

(۱۷۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لاَ بَأْسَ ، هُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ سَرَقَ نَخْلَةً ثُمَّ اشْتَرَاهَا.

(۱۷۰۵۵) حضرت عکرمہ اس نکاح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس شخص کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص کھجور چوری کرے پھر اسے خرید لے۔

(۱۷۰۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْهُ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۷۰۵٦) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا تَابَا وَأَصْلَحَا فَلاَ بَأْسَ به.

(۱۷۰۵۷) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، أَوِ ابْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ أَشْيَمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ إِنْ كَانَا تَائِبَيْنِ فَاللَّهُ أَوْلَى بِتَوْبَتِهِمَا ، وَإِنْ كَانَا زَانِيَيْنِ فَالْخَبِيثُ عَلَى الْخَبِيثِ.

(۱۷۰۵۸) حضرت صلہ بن اشیم فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ دونوں توبہ کرلیں تو اللہ ان کی توبہ کو قبول کرنے والا ہے، اگر وہ بدکار ہیں تو بدکار ہی بدکار کے لائق ہے۔

(۱۷۰۵۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَصَابَتْ خَطِيئَةً ثُمَّ رُئِيَ مِنْهَا خَيْرًا ، أَيَنْكِحُهَا الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ لَهُ عمر كَمَا بَلَغَنِي :أتظن أني أنهاك ؟.

(۱۷۰۵۹) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت کسی مرد سے مبتلاء گناہ ہو، پھر بعد میں اس عورت کے اعمال وافعال سے خیر کا صدور ہونے لگے تو کیا وہ اس مرد سے شادی کرسکتی ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں اس سے منع کروں گا؟!

(۱۷۰٦٠) حَدَّثَنَا سفيان بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ :الآنَ أَصَابَ الْحَلاَلَ.

(۱۷۰٦٠) حضرت عبیداللہ بن ابی یزید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اب تو اسے حلال کا راستہ ملا ہے۔

(۱۷۰٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :إذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَحِلُّ لَهُ.

(۱۷۰۶۱) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت سے نکاح کرنا حلال ہے۔

(١٧٠٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وسعيد بْنِ جُبَيْرٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالُوا :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا تَابَا وَأَصْلَحَا.

(۱۷۰۶۲) حضرت سعید بن میسب، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو اس اگر وہ دونوں توبہ کر کے زندگی بدل لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٧٠٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر قَالَ حَدَّثَنَا :سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ :كَانَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ ، أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَآخِرُهُ حَلاَلٌ.

(۱۷۰۶۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کی ابتدا برائی اور انجام نکاح سے ہوا، اس کا اول حرام اور انتہا حلال ہے۔

(١٣٥) من كره أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

جن حضرات کے نزدیک اس عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے جس سے زنا کیا

(١٧٠٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصُّدَائِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :إِنَّ لِي ابْنَةَ عَمٍّ أَهْوَاهَا وَقَدْ كُنْت نِلْت مِنْهَا ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ شَيْئًا بَاطِنًا يَعْنِي الْجِمَاعَ فَلاَ ، وَإِنْ كَانَ شَيْئًا ظَاهِرًا يَعْنِي الْقُبْلَةَ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۷۰۶۴) حضرت عبدالرحمن صدائی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک چچا زاد بہن ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔ البتہ میں نے اس سے تلذذ بھی حاصل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شئی ء باطن یعنی دخول کیا ہے تو شادی نہیں کر سکتے اور اگر شئی ء ظاہر یعنی بوسہ وغیرہ لیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(١٧٠٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عن الحكم ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ.

(۱۷۰۶۵) حضرت عبداللہ (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتے ہیں کہ وہ دونوں پھر بھی زانی ہی رہیں گے۔

(١٧٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ مَا اصْطَحَبَا.

(۱۷۰۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتی ہیں کہ وہ

ساتھ رہ کر بھی زانی ہی رہیں گے۔

(۱۷.٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : هُمَا زَانِيَانِ ، لِيَجْعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا الْبَحْرُ.

(۱۷۰٦۷) حضرت جابر بن زید (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتے ہیں کہ وہ دونوں زانی ہیں ان کے درمیان تو سمندر رہونا چاہیے۔

(۱۷.٦۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ : لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ أَبَدًا.

(۱۷۰٦۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ زانی ہی رہیں گے۔

(۱۳٦) ما جاء فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وما جاء فِيهِ مِنَ الْكَرَاهَةِ

بیوی سے لواطت کی حرمت کا بیان

(۱۷.٦۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بن حِطَّان ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلاَّمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لاَ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ ، أَوْ قَالَ : فِي أَدْبَارِهِنَّ. (ترمذی ۱۱٦٦۔ دارمی ۱۱۴۱)

(۱۷۰٦۹) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، پس تم عورتوں کی سرین میں جماع نہ کرو۔ (یعنی لواطت نہ کرو۔)

(۱۷.۷.) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلاً ، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا.

(ترمذی ۱۱٦۵۔ ابن حبان ۴۴۱۸)

(۱۷۰۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے جس نے کسی مرد یا کسی عورت کے ساتھ لواطت کی۔

(۱۷.۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ.

(۱۷۰۷۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورتوں سے لواطت کی جائے اور فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ حق کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۱۷۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : هِيَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرَى. (نسائی ۸۹۹۷)

(۱۷۰۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ''چھوٹی لوطیت'' ہے۔

(۱۷۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : وَهَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا كَافِرٌ.

(۱۷۰۷۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کام (یعنی لواطت) تو صرف کافر ہی کر سکتا ہے۔

(۱۷۰۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بن وساج، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: وَهَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا كَافِرٌ.

(۱۷۰۷۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کام (یعنی لواطت) تو صرف کافر ہی کر سکتا ہے۔

(۱۷۰۷٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ.

(۱۷۰۷۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتیں کی سرینیں تم پر حرام ہیں۔

(۱۷۰۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَنْ أَتَاهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ.

(۱۷۰۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مردوں یا عورتوں سے لواطت کی اس نے کفر کیا۔

(۱۷۰۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا ، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(ابوداؤد ۳۸۹۹۔ دارمی ۱۱۳۶)

(۱۷۰۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی حائضہ سے جماع کیا یا کسی عورت سے لواطت کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کیا۔

(۱۷۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَطْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَيْسٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أعجازهن.

(طبرانی ۳۷۴۰۔ بیہقی ۹۶)

(۱۷۰۷۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق کہنے سے نہیں شرماتا تم عورتوں سے لواطت نہ کرو۔

(۱۷۰۷۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيب ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا.

(ابو داؤد ۲۱۵۵۔ ابن ماجہ ۱۹۲۳)

(۱۷۰۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے جس نے عورت کی دبر میں دخول کیا۔

(۱۷۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، أَوْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ : نَادَى عَلِيٌّ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ : سَلُونِي سَلُونِي ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَتُؤْتَى النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ ؟ فَقَالَ : سَفَلْتَ سَفَّلَ اللَّهُ بِكَ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ﴾ الآيَةَ.

(۱۷۰۸۰) حضرت ابو معتمر یا ابو جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر اعلان کیا کہ مجھ سے سوال کرو، مجھ سے سوال کرو۔ ایک آدمی نے کہا کہ کیا عورتوں کی دبر میں دخول کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تجھے گھٹیا کرے تو نے گھٹیا سوال کیا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا (ترجمہ) کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ (الآیۃ)

(۱۲۷) فی الرجل مَا لَهُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟

آدمی حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ کیا کرسکتا ہے؟

(۱۷۰۸۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. (بخاری ۳۰۰۔ مسلم ۲۴۲)

(۱۷۰۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار پہننے کا حکم دیتے اور پھر ازار کے اوپر سے تعلق فرماتے۔

(۱۷۰۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فور حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. (بخاری ۳۰۲۔ مسلم ۲)

(۱۷۰۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے حیض کے بہاؤ کے دوران ازار پہننے کا حکم دیتے اور پھر ازار کے اوپر سے تعلق فرماتے۔ اور تم میں کون اس حد تک اپنی شہوت پر قابو پاسکتا ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔

(۱۷۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ : أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (بخاری ۳۰۳۔ احمد ۶/ ۳۳۶)

(۱۷۰۸۳) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۰۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ :نُفِسْتُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي حِضْتُ فِي فِرَاشِي فَذَهَبْتُ لأَتَأَخَّرَ ، فَقَالَ :مَكَانَكِ إِنَّما كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَجْعَلِي عَلَيْكِ ثَوْبًا.

(طبرانی ۱۱۶۰۲)

(۱۷۰۸۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بستر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کہ میں حائضہ ہوگئی، میں پیچھے ہٹنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے اوپر کپڑا ڈال لو۔

(۱۷۰۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فِي مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ :إِذَا كَانَ عَلَى فَرْجِهَا خِرْقَةٌ.

(۱۷۰۸۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حائضہ کی شرمگاہ پر کپڑا ہو تو اس کے ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔

(۱۷۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔

(۱۷۰۸۸) حَدَّثَنَا جرير ، عَنْ يَزِيد، قَالَ:سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ:لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ وَلاَ تَطَّلِعْ عَلَى مَا تَحْتَهُ.

(۱۷۰۸۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔ اس سے نیچے کی طرف مت جھانکو۔

(۱۷۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ :مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَتْ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۹) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی بیوی سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ازار سے اوپر کا حصہ اس کے لئے ہے۔

(۱۷۰۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا ألقت عَلَى فَرْجِهَا خِرْقَةً فَيُبَاشِرُهَا.

(۱۷۰۹۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں شرم گاہ پر کپڑا ڈال لے تو تم اس سے تعلق کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :إِذَا كَفَّتِ الْحَائِضَةُ عَنْهَا الأَذَى فَاصْنَعْ بِهَا مَا شِئْتَ.

(۱۷۰۹۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حائضہ خود سے گندگی کو دور کر لے تو تم جو چاہو کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يَأْتِيهَا مَا أخطأ الدَّمُ.

(۱۷۰۹۲) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ کا خون آدمی کو نہ لگے تو وہ اس سے تعلق کر سکتا ہے۔

(۱۷۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ : مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ : يَذْكُرُونَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۳) حضرت حبیب جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ سے سوال کیا کہ آدمی حیض کی حالت میں عورت سے کیا تلذذ کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ علماء فرماتے ہیں کہ ازار سے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتا ہے۔

(۱۷۰۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ : اجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ذَلِكَ مِنْهَا ثَوْبًا ثُمَّ بَاشِرْهَا.

(۱۷۰۹۶) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو تو کیا میں اس سے مباشرت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے اور اس کے درمیان ایک کپڑا ڈال کر اس سے مباشرت کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَضَعَهُ عَلَى الْفَرْجِ وَلاَ يدْخِلُهُ.

(۱۷۰۹۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ آلۂ تناسل کو شرم گاہ پر رکھے اور دخول نہ کرے تو جائز ہے۔

(۱۷۰۹۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ هِشَامٍ الرَّاسِبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَالَ : أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَعْزِلُهُنَّ.

(۱۷۰۹۸) حضرت شیبہ بن ہشام راسبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم آل عمر رضی اللہ عنہ تو اس حال میں ان سے الگ رہتے ہیں۔

(۱۷۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(۱۷۱۰۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، فِي الْحَائِضِ : لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۱۰۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(۱۷۱۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ ، عَنْ نَدْبَةَ مَوْلاَةِ مَيْمُونَةَ ،

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ ، أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِرَةً بِهِ.

(ابو داؤد ۲۷۱۔ احمد ۶/ ۳۳۶)

(۱۷۱۰۱) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت حیض میں اپنی ازواج سے تعلق فرماتے تھے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ زوجہ پر آدھی رانوں یا گھٹنوں تک ازار ہوتا۔

(۱۷۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَلْعَبَ عَلَى بَطْنِهَا وَبَيْنَ فَخِذَيْهَا.

(۱۷۱۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالت حیض میں عورت کے پیٹ یا رانوں کے درمیان دل لگی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ قَالَ : خَرَجَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ قَالَ لَهُمْ : مِمَّنْ أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ : فَبِإِذْنٍ جِئْتُمْ ؟ قَالُوا ، نَعَمْ ، فَسَأَلُوهُ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَالَ : سَأَلْتُمُونِي ، عَنْ خِصَالٍ مَا سَأَلَنِي عنهن أَحَدٌ بَعْدَ أَنْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَّا مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَهُ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۱۰۳) حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں کہ کچھ اہل عراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم عراقی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اجازت سے آئے ہو؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ پھر ان لوگوں نے سوال کیا کہ حیض کی حالت میں عورت سے کچھ کیا جا سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے وہ سوال کیا ہے جو مجھ سے اس وقت کے بعد سے کسی نے نہیں کیا جب سے میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی ہے۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ حیض کی حالت میں آدمی عورت کے ازار کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

(۱۳۹) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾

(ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کی تفسیر

(۱۷۱۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَقُولُ : إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي أُرِيدُ امْرَأَةً أَمْرُهَا كَذَا وَكَذَا وَيُعَرِّضُ لَهَا بِالْقَوْلِ.

(۱۷۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نکاح کا پیغام دینے کے لئے آدمی عورت کو کہہ سکتا ہے کہ میں تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور میں ایک ایسی عورت چاہتا ہوں جس میں ایسی ایسی خوبیاں ہوں، وہ قول کے ذریعے اس سے اظہار کر سکتا ہے۔

(۱۷۱۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ

خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ يَقُولُ :إِنَّكِ جَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ ، وَيُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :لَا تَفُوتِينِي بِنَفْسِكِ وَإِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ.

(۱۷۱۰۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہ سکتا ہے کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے، تو خیر کے راستے پر ہے۔ اور یہ کہنا مکروہ ہے کہ مجھے اپنے سے محروم نہ کرنا میں تیرے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِذَلِكَ كُلِّهِ.

(۱۷۱۰۶) حضرت ابراہیم پیام نکاح کے لئے کسی بھی قسم کے الفاظ کے استعمال کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۱۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا تَزَوَّجْتُكِ وَيَقُولُ مَا شَاءَ.

(۱۷۱۰۷) حضرت حسن اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ عورت کی عدت گزرنے کے بعد آدمی کہے کہ میں نے تجھ سے شادی کی۔ اس کے علاوہ جو مرضی کہے۔

(۱۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يَقُولُ :إِنِّي بِكِ لَمُعْجَبٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ فَلَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ.

(۱۷۱۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے تو پسند ہے، مجھے تجھ میں رغبت ہے اور مجھے خود سے محروم نہ کر۔

(۱۷۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :يَقُولُ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ وَإِنَّكِ لإِلَى خَيْرٍ.

(۱۷۱۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وہ کہ سکتا ہے کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے، تو خیر کے راستے پر ہے۔

(۱۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَيُرِيدُ الرَّجُلُ خِطْبَتَهَا وَكَلاَمَهَا قَالَ :يَقُولُ :إِنِّي بِكِ لَمُعْجَبٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ.

(۱۷۱۱۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کے خاوند کا انتقال ہو جائے اور کوئی آدمی اسے نکاح کا پیام بھیجنا چاہے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے تو پسند ہے، مجھے تجھ میں رغبت ہے، میں تجھے چاہتا ہوں۔ اور ان جیسے اور الفاظ بھی کہہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَذْكُرُهَا إِلَى وَلِيِّهَا وَلَا يُشْعِرُهَا.

(۱۷۱۱۱) حضرت عبیدہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورت کے ولی سے اس کا تذکرہ کرے گا عورت سے بات

نہیں کرے گا۔

(۱۷۱۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ :انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ. (مسلم ۳۹۔ ابوداؤد ۲۲۸۱)

(۱۷۱۱۲) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ آپ ام شریک کے یہاں منتقل ہو جائیں اور ہمیں اپنی ذات سے محروم نہ رکھیں۔

(۱۷۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ قَالَ :يقول :إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَكِ وَبَيْنِي.

(۱۷۱۱۳) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ کہے کہ مجھے تجھ میں رغبت ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اور مجھے جمع فرما دیں گے۔

(۱۷۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يَقُولُ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ ، وَإِنْ قَضَى اللَّهُ أَمْرًا كَانَ.

(۱۷۱۱۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ خوبصورت ہیں، آپ خرچ کرنے والی ہیں۔ اگر اللہ کا فیصلہ ہوا تو بندھن ہو جائے گا۔

(۱۷۱۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ عن إبراهيم قَالَ :لَا بَأْسَ بالهدية فِي تَعْرِيضِ النِّكَاحِ.

(۱۷۱۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پیام نکاح بھیجتے ہوئے کوئی ہدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۷۱۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ :لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ.

(۱۷۱۱۶) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ہمیں اپنی ذات سے محروم نہ رکھنا۔

(۱۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَعْرِضُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ :إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ ، وَلَا يَنْصِبُ فِي الْخِطْبَةِ.

(۱۷۱۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آدمی نکاح کا پیغام دیتے ہوئے یوں کہے گا کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور پیام نکاح میں اسی عورت کو مقرر نہیں کرے گا۔

(۱۷۱۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَقُولُ ، إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ

وَلَوَدِدْتُ أَنِّی تَزَوَّجْتُكِ حَتَّى يُعْلِمَهَا إِنَّهُ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُوجِبَ عُقْدَةً ، أَوْ يُعَاهِدَهَا عَلَى عَهْدٍ.

(۱۷۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہے گا کہ مجھے تم میں رغبت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سے شادی کروں۔ پس کوئی معاہدہ یا وعدہ کئے بغیر اسے بتادے کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَقُولُ فِي الْعِدَّةِ :إِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَنَحْوَ هَذَا.

(۱۷۱۱۹) حضرت قاسم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عدت میں عورت سے کہے گا کہ میں تجھے پسند کرتا ہوں اور تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور اس جیسے الفاظ کہہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَقُولُ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ ، وَإِنْ قَضَى اللَّهُ شَيْئًا كَانَ.

(۱۷۱۲۰) حضرت عامر قرآن مجید کی آیت ﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾(ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہے گا تو خوبصورت ہے، خرچ کرنے والی ہے اور اگر اللہ کا فیصلہ ہوا تو یہ بندھن ہو جائے گا۔

(۱۷۱۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ وَإِنَّكِ لإِلَى خَيْرٍ ، وَلْيَكُنْ ذِكْرُ خِطْبَتِهَا فِي نَفْسِهِ ، لاَ يُبْدِيهِ لَهَا ، هَذَا كُلُّهُ حِلٌّ مَعْرُوفٌ.

(۱۷۱۲۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آدمی عورت سے کہے گا کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے اور خیر کے راستے پر ہے۔ البتہ بہتر ہے کہ پیام نکاح کا تذکرہ اس کے دل میں ہو۔ اسے عورت کے سامنے ظاہر نہ کرے اور یہ سب حلال اور نیکی ہے۔

(۱۷۱۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى فِي قَوْلِهِ :﴿إِلاَّ أَنْ تَقُولُوا قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ :يَقُولُ :إِنِّي لأَشْتَهِيكِ.

(۱۷۱۲۲) حضرت ابو الضحیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عورت سے کہے گا

کہ میں تیری چاہت رکھتا ہوں۔

(۱۳۹) فی العبد یَتَزَوَّجُ بِغَیْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ فَیُعْطِی الصَّدَاقَ فَیُعْلَمُ بِهِ

اگر کوئی غلام آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور مہر دے اور پھر آقا کو علم ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ غُلاَمًا لأَبِي مُوسَى ، وَكَانَ صَاحِبَ إِبِلِهِ تَزَوَّجَ أَمَةً لِبَنِي جَعْدَةَ وَسَاقَ إِلَيْهَا خَمْسَ ذَوْدٍ فَحُدِّثَ أَبُو مُوسَى فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ: أَرْسِلُوا إِلَيَّ غُلاَمِي وَمَالِي، فَقَالُوا : أَمَّا الْغُلاَمُ فَغُلاَمُكَ ، وَأَمَّا الْمَالُ فَقَدِ اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَ صَاحِبَتِنَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضَى لَهُمْ عُثْمَانُ بِخُمُسَي مَا اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَ صَاحِبَتِهِمْ وَرَدَّ عَلَى أَبِي مُوسَى ثَلاَثَةَ أَخْمَاسِهِ.

(۱۷۱۲۳) حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، جو ان کے اونٹوں کا نگران بھی تھا۔ اس نے بنو جعدہ کی ایک باندی سے شادی کی اور اسے مہر میں پانچ اونٹ دیئے۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے بنو جعدہ کو پیغام بھجوایا کہ میرا غلام اور میرا مال مجھے واپس کرو۔ انہوں نے کہا کہ غلام تو آپ کا ہی ہے البتہ وہ مال اب عورت کا مہر بن گیا۔ یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ پورے مال کے دو خمس تو عورت کا مہر ہوں گے اور تین خمس ابوموسیٰ اشعری کو دے دیئے جائیں۔

(۱۷۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدٌ لأَبِي مُوسَى فِي إِمْرَةِ عُمَرَ عَلَى خَمْسِ قَلاَئِصَ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ فَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ قَلُوصَيْنِ وَلأَبِي مُوسَى ثَلاَثَ قَلاَئِصَ ، أَوْ أَعْطَاهَا ثَلاَثَ قَلاَئِصَ وَرَدَّ عَلَى أَبِي مُوسَى قَلُوصَيْنِ قَالَ :أُرَاهُ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۱۷۱۲۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے پانچ اونٹنیوں کے عوض شادی کی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے تین اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دینے کا حکم دیا یا عورت کا مہر تین اونٹنیوں کو بنایا اور دو اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو واپس کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس غلام نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا۔

(۱۷۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لاَ صَدَاقَ لَهَا ، هِيَ أَبَاحَتْ فَرْجَهَا.

(۱۷۱۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کو بالکل مہر نہیں ملے گا، اس نے خود اپنے فرج کو حلال کیا ہے۔

(۱۷۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا اسْتَهْلَكَتْ ، وَمَا لَمْ تَسْتَهْلِكْ.

(۱۷۱۲۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایسی عورت سے وہ تمام مہر واپس لیا جائے گا جو اس نے خرچ کر دیا اور جو اس نے خرچ

نہیں کیا۔

(۱۷۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا لَمْ تَسْتَهْلِكْ ، فَأَمَّا مَا اسْتَهْلَكَتْ فَلاَ شَيْءَ.

(۱۷۱۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسی عورت سے وہ مال واپس لیا جائے گا جو اس نے خرچ نہ کیا ہو اور جو خرچ کر دیا اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا ، يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۱۲۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کسی غلام نے کسی عورت سے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، عورت کو مہر نہیں ملے گا اور جو کچھ دیا گیا ہے واپس لیا جائے گا۔

(۱۷۱۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ لَهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۱۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی اور عورت سے دخول بھی کر لیا تو جو مہر عورت کو دے چکا ہے وہ عورت کا ہوگا۔

(۱۷۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ إِذَا تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ وَلَيْسَ لَهَا بِشَيْءٍ.

(۱۷۱۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو شادی نہیں ہوئی اور عورت کو مہر بھی نہیں ملے گا۔

(۱۷۱۳۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ وَسَاقَ صَدَاقًا ، قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَخَذَ الْمَوْلَى الصَّدَاقَ.

(۱۷۱۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی اور عورت کو مہر بھی دے دیا تو اگر دخول کر چکا ہے تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور اگر دخول نہ کیا ہو تو مہر کی رقم آقا کو حاصل ہوگی۔

(۱۳۰) من كره لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ وَقَالَ إِنْ تَزَوَّجَ فَهُوَ عَاهِرٌ

جن حضرات کے نزدیک آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرنے والا غلام زانی ہے

(۱۷۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ عَاهِرٌ. (ابو داؤد ۲۰۸۰۔ احمد ۳۷۷)

(۱۷۱۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی وہ زانی ہے''

(۱۷۱۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ او قَالَ :نكح بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. (حاکم ۱۹۴۔ احمد ۳/ ۳۸۲)

(۱۷۱۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی وہ زانی ہے''

(۱۷۱۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :نِكَاحُ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ زِنًا ، وَيُعَاقَبُ الَّذِي زَوَّجَهُ.

(۱۷۱۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غلام کا آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرنا زنا ہے اور اس کی شادی کروانے والا سزا کا مستحق ہوگا۔

(۱۷۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَزَوَّجَ عَبْدُهُ بِغَيْرِ إِذْنِ ضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(۱۷۱۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۷۱۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ ، قُلْتُ :الْعَبْدُ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، أَزَانٍ هُوَ ؟ قَالَ :قَدْ عَصَى ، قُلْتُ :أَزَانٍ هُوَ ؟ قَالَ :قَدْ عَصَى.

(۱۷۱۳۶) حضرت جریری کہتے ہیں کہ میں نے غنیم بن قیس سے سوال کیا کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو کیا وہ زانی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا وہ گناہ گار ہوگا۔ میں نے پھر سوال کیا، کیا وہ زانی ہوگا؟ انہوں نے پھر فرمایا کہ وہ گناہ گار ہوگا۔

(۱۷۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ ، قَالَ :قَدْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَسَلُوا عَنْهُ.

(۱۷۱۳۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو اس نے گناہ کیا ہے، اس کے بارے میں سوال کرلو۔

(۱۷۱۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :لَا يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ.

(۱۷۱۳۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ غلام آقا کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتا۔

(۱۳۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ : لاَ يَأْخُذُ عَلَيْهَا عَهْدًا وَلاَ مِيثَاقًا أَلاَّ تَزَوَّجَ غَيْرَهُ.

(۱۷۱۳۹) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ آدمی عورت سے ایسا عہد و پیمان نہ لے کہ وہ عورت کسی اور سے شادی نہ کرے گی۔

(۱۷۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۷۱۴۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کی عدت میں اسے نکاح کا پیغام نہ بھجوائے۔

(۱۷۱٤۱) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : ﴿وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ : يَلْقَى الْوَلِيَّ فَيَذْكُرُ رَغْبَةً وَحِرْصًا.

(۱۷۱۴۱) حضرت محمد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ولی سے مل کر اپنی رغبت اور خواہش کو ظاہر کرے۔

(۱۷۱٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ : لاَ يُقَاضِيهَا فِي الْعِدَّةِ أَنْ لاَ تَزَوَّجَ غَيْرَهُ.

(۱۷۱۴۲) حضرت سعید قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مرد عورت سے اس بات کا تقاضا نہ کرے کہ وہ کسی دوسرے سے شادی نہ کرے۔

(۱۷۱٤۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : (وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ : لاَ تَفُوتِينِي بِنَفْسِكِ فَإِنِّي نَاكِحُكِ ، هَذَا لاَ يَحِلُّ.

(۱۷۱۴۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آدمی کا عورت سے یہ کہنا ہے کہ مجھے خود سے محروم نہ کرنا، میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہنا حلال نہیں ہے۔

(۱۷۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، وَالْحَسَنِ : ﴿وَلَكِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالاَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۴) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۵) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يقول ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ: الزِّنَا.

(۱۷۱۴۶) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّىِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۷) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِى مِجْلَزٍ قَالَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۸) حضرت ابو مجلز قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِى هِلال عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۹) حضرت جابر بن زید قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٥۰) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: لَا يُقَاضِيهَا أَنْ لَا تَزَوَّجَ غَيْرَهُ.

(۱۷۱۵۰) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس عورت سے اس بات کا تقاضا نہ کرے کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کرے۔

(۱۳۳) فى الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَفْجُرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اس آدمی کا کیا حکم ہے جس کا کسی عورت سے نکاح ہو لیکن وہ اپنی بیوی کے ساتھ شرعی ملاقات سے پہلے کہیں زنا کر بیٹھے؟

(۱۷۱٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَش بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ : أُتِىَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ قَدْ أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا ، فَقَالَ لَهُ على : أُحْصِنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : إِذًا تُرْجَمُ ، قَالَ فَرَفَعَهُ إِلَى السِّجْنِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيّ دَعَا بِهِ فَقَصَّ أَمْرَهُ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ : إِنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَفَرِحَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ وَأَعْطَاهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ فِيمَا يُرَى سِمَاك.

(۱۷۱۵۱) حضرت حنش بن معتمر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے زنا کا اقرار کیا تھا۔ حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اسے سنگسار کردیا جائے۔ اسے جیل میں بند کردیا گیا۔ شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا واقعہ لوگوں سے بیان کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے لیکن ابھی شرعی ملاقات نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے اور اسے سنگسار کرنے کے بجائے صرف حد جاری کرنے کا حکم دیا اور اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کو نصف مہر دلوایا۔

(۱۷۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنَتْ جُلِدَتْ وَفُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ ثُمَّ تَأَوَّلَ الْحَسَنُ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾.

(۱۷۱۵۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر باکرہ (منکوحہ) زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے، اس کے خاوند سے اس کی جدائی کرادی جائے گی اور اسے مہر نہیں ملے گا۔ پھر حضرت حسن نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾۔

(۱۷۱۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۱۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَجَلْدُ مِئَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ ، وَإِنْ هُوَ زَنَى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۱۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے نکاح کیا پھر وہ عورت دخول سے پہلے زنا کا ارتکاب کر بیٹھی تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اگر مرد نے زنا کا ارتکاب کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷۱۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هِيَ امْرَأَتُهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ كَمَا أَنَّهُ لَوْ فَجَرَ لَمْ تُنْزَعْ عَنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۱۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں وہ عورت اسی کی بیوی رہے گی اس پر حد جاری ہوگی۔ اگر وہ چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو روک کر رکھے۔ یہ اسی طرح ہے کہ زنا کرنے والے شخص سے اس کی بیوی دور نہیں کی جاتی۔

(۱۷۱۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ زَنَى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ ، فَكَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنْ لاَ يُفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ.

(۱۷۱۵۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے شرعی ملاقات سے قبل زنا کا ارتکاب کیا تو اس کی بیوی سے اس کی علیحدگی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۷۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَصَابَ أَحَدُهُمَا فَاحِشَةً قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ :يُجْلَدُ وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۱۵۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرد وعورت کا نکاح ہوا اور شرعی ملاقات سے پہلے کسی ایک نے زنا کا ارتکاب کیا تو انہیں کوڑے لگائے جائیں گے لیکن دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۷۱۵۸) حدَّثَنَا ابن فُضَيل عَن ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ :تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً ثُمَّ فَجَرَ بِأُخْرَى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ فَجَلَدَهُ أَبُو بَكْرٍ مِئَةً وَنَفَاهُ سَنَةً.

(۱۷۱۵۸) حضرت صفیہ بنت ابی عبید فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد شرعی ملاقات سے پہلے کسی دوسری عورت سے زنا کیا تو حضرت ابوبکر نے اسے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا۔

(۱۳۳) في قوله (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حدَّثَنَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً فَأَصَابُوا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ يَوْمَ أَوْطَاسٍ فَهَزَمُوهُمْ وَقَتَلُوهُمْ وَأَصَابُوا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ من زنى ، فَكَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تأثموا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنْهُنَّ فحلال لَكُمْ. (مسلم ۳۳۔ ابوداؤد ۲۱۴۸)

(۱۷۱۵۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ میں ایک لشکر کو عرب کے ایک قبیلے کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے اس قبیلے سے لڑائی کی اور انہیں شکست دے دی۔ پھر ان کی بعض ایسی عورتوں سے جماع کیا جن کے خاوند تھے۔ ان کے اس عمل کو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گناہ سمجھا کیونکہ ان کے خاوند تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ یعنی تمہاری باندیاں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔

(۱۷۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عن إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ ، فِي قوله تعالى: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۱۷۱۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان عورتوں سے مراد وہ مشرک عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :سَبَايَا كَانَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ قَبْلَ أَنْ يُسْبَيْنَ.

(۱۷۱۶۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جو قیدی ہوں اور قیدی بنائے جانے سے پہلے ان کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَنَسٍ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زمعة ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ ، يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الزِّنَا.

(۱۷۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱٦٤) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالأَرْبَعِ :إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(۱۷۱۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے البتہ وہ عورتیں جو قیدی بنا کر لائی جائیں وہ حلال ہیں۔

(۱۷۱٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الصَّلْتِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْك حَرَامٌ إِلاَّ مَا أَصَبْتَ مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے البتہ وہ عورتیں جو قیدی بنا کر لائی جائیں وہ حلال ہیں۔

(۱۷۱٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :نَزَلَتْ يَوْمَ أَوْطَاسٍ.

(۱۷۱۶۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت یوم اوطاس کے دن نازل ہوئی۔

(۱۷۱٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ حَسَنٍ قَالَ : كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْك حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُك يَعْنِي مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے سوائے باندیوں کے یعنی قیدی بنا کر لائی جانے والی

عورتوں کے۔

(۱۷۱۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۱۶۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۱۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : هُوَ الزِّنَا ﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ يَنْزِعُ الرَّجُلُ وَلِيدَته امْرَأَةَ عَبْدِهِ وَقَالَ غَيْرُهُ : سَبَايَا الْعَدُوِّ يُوطَأْنَ إِذَا مَا سُبِيَتْ أَزْوَاجُهُنَّ.

(۱۷۱۶۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے سوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دشمن کی قیدی عورتوں سے اس صورت میں جماع کیا جاسکتا ہے جب ان کے خاوند بھی قید کیے گئے ہوں۔

(۱۷۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : أَرْبَعٌ.

(۱۷۱۷۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایسی چار عورتیں رکھ سکتا ہے۔

(۱۷۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : أَرْبَعٌ.

(۱۷۱۷۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ایسی چار عورتیں رکھ سکتا ہے۔

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ : ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۲) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْكَ حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ، أَوْ تَشْتَرِيهَا.

(۱۷۱۷۳) حضرت عبداللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تجھ پر حرام ہے سوائے اس کے جو تیری باندی ہو یا تو نے اسے خریدا ہو۔

(۱۷۱۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْكَ حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِنَ السَّبَايَا يُرِيدُ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾.

(۱۷۱۷۴) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت

تیرے لئے حرام ہے سوائے تیری قیدی باندی کے۔

(۱۷۱۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مَكْحُولٍ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۵) حضرت مکحول قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْهَا ، فَقَالَ :لاَ أَدْرِي ، وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ :هِيَ كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ.

(۱۷۱۷۶) حضرت ابوالسوداء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ہر خاوند والی عورت ہے۔

(۱۷۱۷۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :من النساء كُلُّهِنَّ إِلاَّ ذَوَاتِ الأَزْوَاجِ مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد تمام عورتیں ہیں سوائے ان خاوند والی عورتوں کے جنہیں قیدی بنایا گیا ہو۔

(۱۷۱۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :الزِّنَا ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :هُوَ الزِّنَا إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ يَنْزِعُ الرَّجُلُ وَلِيدَته امْرَأَةَ عَبْدِهِ فَيَطَؤُهَا إِنْ شَاءَ ، وَقَالَ غَيْرُهُ :سَبَايَا الْعَدُوِّ.

(۱۷۱۷۸) حضرت عطاء قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایسی عورتوں سے جماع زنا ہے۔ حضرت مجاہد بھی اسے زنا قرار دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مملوکہ عورتوں کے علاوہ کسی سے جماع کرنا زنا ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دشمن کی قیدی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :حدثنا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِي نِسَاءِ أَهْلِ حُنَيْنٍ ، لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ السَّبَايَا ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْأَةَ مِنْهُنَّ قَالَتْ :إِنَّ لِي زَوْجًا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :السَّبَايَا مِنْ ذَوَاتِ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۹) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت حنین

والوں کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کو فتح فرمایا تو مسلمانوں کے ہاتھ بہت سے قیدی لگے۔ جب کوئی مسلمان کسی قیدی عورت کے پاس جاتا تو وہ کہتی کہ میرا تو خاوند ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ اس سے مراد وہ قیدی عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(١٧١٨٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ نهى، عَنِ الزِّنَا.

(۱۷۱۸۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ہیں کہ اس میں زنا سے منع کیا گیا ہے۔

(١٧١٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ إِنَّمَا عَنَى بِهِ الإِمَاءَ وَلَمْ يَعْنِ بِهَا الْعَبِيدَ.

(۱۷۱۸۱) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت سے دھوکہ کا شکار نہ ہو جانا۔ اس سے مراد باندیاں ہیں غلام نہیں ہیں۔

(١٣٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ)

قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر کا بیان

(١٧١٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ : لَا يَحِلُّ لَكَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ إِلَّا مَا سَبَيْتَ ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ.

(۱۷۱۸۲) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے صرف وہ مشرکہ عورتیں حلال ہیں جو قیدی بنائی گئی ہوں یا تم ان کے مالک بن جاؤ۔

(١٧١٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : مِنْ مُسْلِمَةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ وَلَا كَافِرَةٍ.

(۱۷۱۸۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مسلمان عورتیں مراد ہیں نہ کہ عیسائی اور کافر عورتیں۔

(١٧١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ: نِسَاءُ الأُمَمِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۷۱۸۴) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل کتاب کی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ : مِنْ بَعْدِ هَذَا السَّبَبِ.

(۱۷۱۸۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سبب کے بعد کی عورتیں مراد ہیں۔

(۱۷۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قِيلَ لأُبَيٍّ : لَوْ هَلَكَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَمْنَعُهُ ؟ أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ ضَرْبًا مِنَ النِّسَاءِ ، فَكَانَ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَنْ شَاءَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ. (طبری ۲۹۔ دارمی ۲۲۳۰)

(۱۷۱۸۶) حضرت زیاد کہتے ہیں کہ حضرت ابی سے سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی سب ازواج انتقال کر جاتیں تو کیا آپ کے لئے نکاح حلال ہوتا؟ حضرت ابی نے جواب دیا کہ کس چیز نے منع کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے عورتوں کی ہر قسم کو حلال کیا ہے۔ وہ جس سے چاہتے شادی کر سکتے تھے پھر انہوں نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي﴾

(۱۷۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءَ. (ترمذی ۳۲۱۶۔ احمد ۴۱)

(۱۷۱۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال تک رسول اللہ ﷺ کے لئے سب عورتیں حلال تھیں۔

(۱۷۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ قَالَ : لَا تَبَدَّلُ بِهِنَّ يَهُودِيَّاتٍ وَلَا نَصْرَانِيَّاتٍ.

(۱۷۱۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ میں جن عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لانے کا حکم دیا جا رہا ہے ان سے یہودی اور عیسائی عورتیں مراد ہیں۔

(۱۷۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَوْ أَعْرَابِيَّةٍ.

(۱۷۱۸۹) حضرت حکم قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل کتاب یا دیہاتی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ قَالَ : ذَلِكَ لَوْ طَلَّقَهُنَّ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكِحُ مَا شَاءَ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ ، وَنَزَلَتْ وَتَحْتَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَتَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ وَجُوَيْرِيَةَ.

(۱۷۱۹۰) حضرت عبداللہ بن شداد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ اگر نبی اپنی ازواج کو طلاق دے دیں تو ان عورتوں کو تبدیل کرنا حلال نہیں۔ جہاں تک نکاح کی بات ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی نکاح کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ کے نکاح میں نو عورتیں تھیں پھر آپ نے حضرت ام حبیبہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما سے نکاح فرمایا۔

(۱۷۱۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ قَالَ: قَصَرَهُ اللَّهُ عَلَى نِسَائِهِ التِّسْعِ اللاَّتِي مَاتَ عَنْهُنَّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :فَأَخْبَرْت بِذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ ، فَقَالَ :بلْ كَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۱۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان نو عورتوں پر محدود فرمادیا جن کی موجودگی میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کو اس کے بعد بھی نکاح کرنے کی اجازت تھی۔

(۱۳۵) في قوله (الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً)

قرآن مجید کی آیت ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :(الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً) لَا يَزْنِي الزَّانِي إلاَّ بِزَانِيَةٍ.

(۱۷۱۹۲) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانی زانیہ سے ہی زنا کرتا ہے۔

(۱۷۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً﴾ قَالَ : كَانَ يُقَالُ نَسَخَتْهَا الَّتِي بَعْدَهَا ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ قَالَ :وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۷۱۹۳) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ اس سے مراد مسلمانوں کی بیوہ عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:لَا يَزْنِي إلاَّ بِزَانِيَةٍ ، أَوْ مُشْرِكَةٍ.

(۱۷۱۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ زانیہ یا مشرکہ سے زنا کرتا ہے۔

(۱۷۱۹٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّ بَغَايَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۷۱۹۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فاحشہ تھیں۔

(۱۷۱۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : سَأَلْتُ عُرْوَةَ ، عَنْ قَوْلِهِ : ﴿الزَّانِی لاَ یَنْکِحُ إلاَّ زَانِیَةً أَوْ مُشْرِکَةً﴾ قَالَ : کُنَّ نِسَاءً بَغَایَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَهُنَّ رَایَاتٌ یُعْرَفْنَ بِهَا.

(۱۷۱۹۶) حضرت عروہ قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فاحشہ تھیں۔ ان کے مخصوص جھنڈے ہوتے تھے جن سے یہ پہچانی جاتی تھیں۔

(۱۷۱۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشعبی قَالَ : نِسَاءٌ کُنَّ یُکْرِینَ أَنْفُسَهُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ.

(۱۷۱۹۷) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کی وہ عورتیں ہیں جو جسم فروشی کرتی تھیں۔

(۱۷۱۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاکِ فِی قَوْلِهِ : (الزَّانِی لاَ یَنْکِحُ إلاَّ زَانِیَةً أَوْ مُشْرِکَةً وَالزَّانِیَةُ لاَ یَنْکِحُهَا إلاَّ زَانٍ أَوْ مُشْرِکٌ) قَالَ : لاَ یَزْنِی حِینَ یَزْنِی إلاَّ بِزَانِیَةٍ وَلاَ تَزْنِی حِینَ تَزْنِی إلاَّ بِزَانٍ مِثْلِهَا.

(۱۷۱۹۸) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کہ زنا کرنے والا زانیہ سے زنا کرتا ہے اور زنا کرنے والی زانی سے زنا کراتی ہے۔

(۱۷۱۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۱۹۹) حضرت سعید بن جبیر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۰۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَغَایَا کُنَّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَجْعَلْنَ عَلَی أَبْوَابِهِنَّ رَایَاتٍ کَرَایَاتِ الْبَیَاطِرَةِ ، یَأْتِیهِنَّ النَّاسُ ، یُعْرَفْنَ بِذَلِکَ.

(۱۷۲۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کی فاحشہ عورتیں ہیں جن کے دروازوں پر مویشی فروشوں کے مخصوص جھنڈے ہوتے تھے، اور لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ جھنڈوں کے ذریعے لوگوں کو ان کا پتہ چلتا تھا۔

(۱۷۲۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

(۱۷۲۰۱) حضرت عروہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ﴿الزَّانِی لاَ یَنْکِحُ إلاَّ زَانِیَةً أَوْ مُشْرِکَةً﴾ یَعْنِی بِالنِّکَاحِ : یُجَامِعُهَا.

(۱۷۲۰۲) حضرت ابن عباس قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نکاح

سے مراد مباشرت ہے۔

(۱۷۲۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ يُجَامِعُهَا إِلاَّ زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ.

(۱۷۲۰۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانیہ یا مشرکہ سے زانی اور مشرک ہی مباشرت کرتا ہے۔

(۱۷۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارُ الْعُصْفُرِيّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ :كُنَّ بَغَايَا بِمَكَّةَ قَبْلَ الإِسْلاَمِ ، فَكَانَ رِجَالٌ يَتَزَوَّجُونَهُنَّ فَيُنْفِقْنَ عَلَيْهِمْ مَا أَصَبْنَ فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ تَزَوَّجَهُنَّ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ فَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

(۱۷۲۰۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ عورتیں اسلام سے پہلے مکہ میں فحاشی کا دھندہ کرتی تھیں۔ لوگ ان سے شادی کرتے تھے اور ان پر خرچ کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو کچھ مسلمان مردوں نے بھی ان سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دے دیا۔

(۱۷۲۰٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :(الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً) قَالَ :الزَّانِي لاَ يزنى إِلاَّ بِزَانِيَةٍ ، أَوْ مُشْرِكَةٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ كَنَّى.

(۱۷۲۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانی کسی زانیہ یا مشرکہ سے ہی زنا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کنایۃً بیان فرمایا ہے۔

(۱۷۲۰٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً) بَغَايَا مُتَعَالِنَاتٌ كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقِيلَ لَهُنَّ :هَذَا حَرَامٌ فَأَرَادُوا نِكَاحَهُنَّ فَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نِكَاحَهُنَّ.

(۱۷۲۰۶) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت میں جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی عورتیں ہیں۔ ان عورتوں کو بتایا گیا کہ یہ حرام ہے تو انہوں نے نکاح کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ان سے نکاح کو حرام قرار دیا۔

(۱۳۶) من قَالَ لاَ يَتَزَوَّجُ مَحْدُودٌ إِلَّا مَحْدُودَةً وَمَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

وہ مرد جس پر حد جاری ہوئی وہ کسی ایسی عورت سے ہی نکاح کرسکتا ہے جس پر حد جاری ہوئی یا کسی اور سے بھی کرسکتا ہے؟

(۱۷۲۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَحَلُّ النِّسَاءِ لِلزَّانِي الزَّانِيَةُ قَالَ :وَسَأَلْتُ

الْحَسَنَ ، فَقَالَ :إنا لاَ نُفتِي فِي الْمَسْتُورِ وَلَكِنِ الْمَحْدُودُ لاَ يَتَزَوَّجُ إلاَّ مَحْدُودَةً.

(۱۷۲۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ زنا کار مرد کے لئے سب سے بہتر زانیہ ہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چھپے ہوئے کے بارے میں فتویٰ نہیں دیتے۔ البتہ حد کا شکار شخص صرف اسی عورت سے شادی کرسکتا ہے جس پر حد جاری ہوئی ہو۔

(۱۷۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِمَحْدُودٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً غَيْرَ مَحْدُودَةٍ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۲۰۸) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جس پر حد جاری ہوئی تھی اور اس نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس پر حد جاری نہیں ہوئی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں میں جدائی کرادی۔

(۱۷۲۰۹) حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ مَوْلاَةً لِبَنِي حَارِثَةَ جُلِدَتْ حَدَّ الزِّنَا فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَاسْتَشَارَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ :لاَ ، إلاَّ أَنْ تَكُونَ عَمِلْتَ مِثْلَ عَمَلِهَا.

(۱۷۲۰۹) حضرت عبداللہ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ بنو حارثہ کی ایک باندی پر حد زنا جاری ہوئی۔ ایک آدمی نے اس عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا اس سے نکاح درست نہیں یہاں تک کہ تم بھی وہی عمل کرو جو اس نے کیا ہے۔

(۱۷۲۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلاً أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَةً ، فَقَالَتْ :إنِّي أَخْشَى أَنْ أَفْضَحَكَ ، إنِّي قَدْ بَغَيْتُ ، فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :أَلَيْسَتْ قَدْ تَابَتْ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : فَزَوِّجْهَا.

(۱۷۲۱۰) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ارادہ کیا تو بیٹی نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کو رسوا کردوں گی کیونکہ میں نے بدکاری کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا اس نے توبہ کرلی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اس کی شادی کرادے۔

(۱۳۷) في الرجل يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَتَزَوَّجُ زَوْجًا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور وہ کسی اور آدمی سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۲۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :تُرِيدِينَ

أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ ؟ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ. (بخاری ۲۶۳۹۔ مسلم ۱۱۱)

(۱۷۲۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کی، وہ محض کپڑے کی جھالر کی طرح تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ''اگر تم رفاعہ کے نکاح میں واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ اس وقت تک درست نہیں جب تک تم دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے''

(۱۷۲۱۲) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تحل له حَتَّى يَذُوقَ الآخر عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ. (ابو داؤد ۲۳۰۳۔ احمد ۶/ ۴۲)

(۱۷۲۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر اس عورت کا شہد نہ چکھ لے اور عورت اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حديث الأعمش. (بخاری ۵۲۶۱۔ مسلم ۱۱۵)

(۱۷۲۱۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(بخاری ۵۲۶۵۔ مسلم ۱۱۴)

(۱۷۲۱۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَأَغْلَقَ الْبَابَ وَأَرْخَى السِّتْرَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

قَالَ وَكِيعٌ بأخرة : رَزِينِ بْنِ سُلَيْمَانَ. (احمد ۲/ ۲۵۔ بیہقی ۳۷۵)

(۱۷۲۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے کسی دوسرے شخص سے شادی کی، اس نے دروازہ بند کیا اور پردہ ڈال لیا، پھر اسے دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جب تک وہ دوسرے خاوند سے شادی کرنے کے بعد اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱۶) حَدَّثَنَا شَرِيك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَهُزَّهَا بِهِ هَزِيزَ الْبِكْرِ ، قَالَ :

وَقَالَتْ عَائِشَةُ :حَتَّى يَذُوقَ الآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

(۱۷۲۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ باکرہ عورت کی طرح اسے بلا نہ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ تب تک پہلے کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرا اس کا شہد اور عورت اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِي ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :لاَ تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الآخَرُ وَيَدْخُلَ بِهَا.

(۱۷۲۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے اور اس سے دخول نہ کرلے۔

(۱۷۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي تِحْيَى ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لاَ تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الآخَرُ.

(۱۷۲۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے۔

(۱۷۲۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يُشَفْشِفَهَا بِهِ ، وَقَالَ علي :حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

(۱۷۲۱۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۲۰) حَدَّثَنَا الأَشْيَبُ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ. (ابن جریر ۴۷۷)

(۱۷۲۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۳۸) فِي الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِكْرًا وَثَيِّبًا كَمْ يُقِيمُ عِنْدَهَا ؟

اگر آدمی باکرہ یا ثیبہ عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس کتنا قیام کرے گا؟

(۱۷۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خالد عن أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ خَالِدٌ :قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :أَمَا لَوْ قُلْتُ :إنَّهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ خَالِدٌ :فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ :زِدْتُمْ هَذِهِ أَرْبَعًا وَهَذِهِ لَيْلَةً.

(بخاری ۵۲۱۳۔ مسلم ۱۰۸۴)

(۱۷۲۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی بیوی کی موجودگی میں کسی باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے گا اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے گا۔ ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ سمجھ لو کہ یہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے ہے یا یہ سنت ہے۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ باکرہ کے لئے تم نے چار دن اور ثیبہ کے لئے ایک دن زیادہ کر دیا۔

(۱۷۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلاَثًا. (دارمی ۲۲۰۹۔ مسلم ۱۰۸۴)

(۱۷۲۲۲) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ باکرہ کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

(۱۷۲۲۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسحاق ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله. (دارمی ۲۲۰۹)

(۱۷۲۲۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۲٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عن سفيان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَقَالَ لَهَا : إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. (مسلم ۱۰۸۳۔ ابو داؤد ۲۱۱۵)

(۱۷۲۲۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام فرمایا۔ پھر ان سے فرمایا کہ آپ کے لئے آپ کے اہل کی طرف سے کوئی بوجھ نہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات دن رہوں اور اگر میں آپ کے پاس سات دن رہوں تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

(۱۷۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَقَالَ : إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِغَيْرِكِ ، قِيلَ لِلْحَكَمِ : مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا الْحَدِيثَ ؟ فَقَالَ : هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْحِجَازِ مَعْرُوفٌ.

(۱۷۲۲۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام فرمایا اور پھر ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات دن ٹھہر جاؤں اور اگر سات دن ٹھہرا تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن ٹھہروں گا۔ حضرت حکم سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث اہل حجاز کے یہاں مشہور ہے۔

(۱۷۲۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَة بن سليمان ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ

عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا.

(۱۷۲۲۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب آدمی بیوی کی موجودگی میں کسی باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے۔ اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے۔

(۱۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۲۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لِلْبِكْرِ ثَلاَثًا وَلِلثَّيِّبِ لَيلَتَينِ.

(۱۷۲۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی باکرہ کے پاس تین دن اور ثیبہ کے پاس دو راتیں ٹھہرے گا۔

(۱۷۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلاَثًا وِلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی باکرہ کے پاس تین دن اور ثیبہ کے پاس دو راتیں ٹھہرے گا۔

(۱۷۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُقِيمُ عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلاَثًا وَيَقْسِمُ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ يَقْسِمُ.

(۱۷۲۳۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ باکرہ کے پاس تین دن قیام کرے پھر تقسیم کرے اور ثیبہ سے شادی کے بعد اس کے پاس دو راتیں قیام کرے اور پھر تقسیم کرے۔

(۱۷۲۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بَلَغَهُ قَالَ :الْبِكْرُ ثَلاَثًا وَالثَّيِّبُ لَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ باکرہ کے لئے تین اور ثیبہ کے لئے دو راتیں ہیں۔

(۱۷۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلاَثًا.

(۱۷۲۳۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ باکرہ کے لئے سات اور ثیبہ کے لئے تین راتیں ہیں۔

(۱۷۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :هُمَا سَوَاءٌ فِي الْقَسْمِ.

(۱۷۲۳۳) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ باکرہ اور ثیبہ تقسیم میں برابر ہیں۔

(۱۷۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلاَسٍ قَالُوا :إذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ثُمَّ يَقْسِمُ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ يَقْسِمُ.

(۱۷۲۳۴) حضرت حسن، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ جب بیوی کی موجودگی میں باکرہ سے شادی کی تو اس کے پاس تین دن قیام کرے، اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس دو راتیں قیام کرے۔ پھر تقسیم کرے۔

(۱۷۲۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلاَثًا ، قَالَ حُمَيْدٌ : وَقَالَ الْحَسَنُ :سَبْعًا وَلَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ باکرہ کے پاس سات دن اور ثیبہ کے پاس تین دن قیام کرے۔ حضرت حسن سات اور دو راتوں کی تقسیم کے قائل تھے۔

(۱۳۹) في المستحاضة، مَنْ كَرِهَ أَنْ يَأْتِيَهَا زَوْجُهَا

جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ سے وطی کرنا مکروہ ہے

(۱۷۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزرَّاد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ قَمِير ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : الْمُسْتَحَاضَةُ لاَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

(۱۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۳۷) حضرت ابراہیم مستحاضہ بیوی سے وطی کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(۱۷۲۳۸) حضرت محمد مستحاضہ بیوی سے وطی کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۲۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لاَ يَغْشَاهَا وَلاَ تَصُومُ.

(۱۷۲۳۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے وطی نہ کرے گا اور وہ روزہ بھی نہ رکھے گی۔

(۱۷۲٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ تَصُومُ وَلاَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مستحاضہ نہ روزہ رکھے اور نہ اس کا خاوند اس سے جماع کرے۔

(۱۷۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: يَأْتِيهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: مَا نَقُولُ فِيهِ إِلاَّ مَا سَمِعْنَا.

(۱۷۲۴۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سوال کیا کہ کیا مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو ہم نے اس بارے میں سنا ہے۔

(۱٤۰) من قَالَ يَأْتِي الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا

جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے

(۱۷۲٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱۷۲٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ : إِذَا شَكَّتْ فِي الْحَيْضِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، فَقَالَ : بِئْسَ مَا قَالَ ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ حُرْمَةً.

(۱۷۲۴۳) ایک مرتبہ حجاج نے بیان کیا کہ جب عورت کو حیض کا شک ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے اور اس کا خاوند اس کے قریب اس وقت تک نہ جائے جب تک پاک نہ ہو جائے۔ کسی نے کہا کہ اس نے بدترین بات کی ہے کیونکہ نماز زیادہ احترام والی چیز ہے۔

(۱۷۲٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : يَغْشَاهَا زَوْجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۲۴۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اگر چاہے اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ.

(۱۷۲۴۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے اور وہ روزہ بھی رکھے گی۔

(۱۷۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان عن سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فى المستحاضة قَالَ : يَأْتِيهَا ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ حُرْمَةً.

(۱۷۲۴۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔ اور نماز زیادہ حرمت والی چیز ہے۔

(۱۷۲٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ وَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مستحاضہ روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی اور مناسک ادا کرے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۵۱) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۴۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر

(۱۷۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : هُوَ الزَّوْجُ يَعْنِي ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾.

(۱۷۲۵۲) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۵۳) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ ، ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ ترد الْمَرْأَةُ شَطْرَهَا ﴿أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ إِتْمَامُ الزَّوْجِ الصَّدَاقَ كُلَّهُ.

(۱۷۲۵۴) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنا حصہ لوٹا دے۔ ﴿أَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ خاوند پورا پورا مہر ادا کردے۔

(۱۷۲۵۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَعن إِسماعيل ، عَنِ الشَّعبى ، عَنْ شُرَيْحٍ وَجُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالُوا : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۵۵) حضرت ابراہیم، حضرت شریح، حضرت شعبی، حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ : ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ قَالَ : الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ ، إِنْ شَائَتْ أَنْ تَعْفُوَ هِيَ فَلَا تَأْخُذُ مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا ، وَإِنْ شَاءَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۱۷۲۵۶) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ اگر عورت چاہے تو مہر معاف کردے اور کچھ بھی نہ لے اور اگر چاہے تو آدھا آدھا تقسیم کرلیں۔

(۱۷۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمرو أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ وَقَالَ :أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ.

(۱۷۲۵۷) حضرت نافع بن جبیر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دی اور اسے پورا مہر دیا اور فرمایا کہ میں زیادہ دینے کا زیادہ حق دار ہوں۔

(۱۷۲۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَفْلَحَ بن سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ :﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ ، يُعْطِي مَا عِنْدَهُ عَفْوًا.

(۱۷۲۵۸) حضرت محمد بن کعب قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ وہ زیادہ دے سکتا ہے۔

(۱۷۲۵۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ :﴿إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ فَهِيَ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَإِمَّا أَنْ تَعْفُوَ ، عَنِ النِّصْفِ لِزَوْجِهَا وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ زَوْجُهَا فَيُكْمِلَ لَهَا الصَّدَاقَ.

(۱۷۲۵۹) حضرت نافع قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ اور وہ عورت جسے اس کا خاوند دخول سے پہلے طلاق دے تو عورت چاہے تو آدھا مہر معاف کردے اور اگر آدمی چاہے تو باقی ماندہ آدھا مہر دے کر پورا مہر ہی دے۔

(۱۷۲۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۰) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۱) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ :﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الْوَلِيُّ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :هُوَ الزَّوْجُ ، فَكَلَّمَاهُ فِي ذَلِكَ فَمَا بَرِحَا حَتَّى تَابَعَا سَعِيدًا.

(۱۷۲۶۲) حضرت طاوس اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس بارے میں حضرت سعید سے بات کی اور دونوں حضرت سعید کے نکتہ نظر کے قائل ہو گئے۔

(۱۷۲۶۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۳) حضرت سعید قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُولُ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۵) حضرت کعب قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عاصم ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : الزَّوْجُ.

(بیهقی ۲۵۱۔ طبری ۲۳۷)

(۱۷۲۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۷) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۸) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۹) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ قَالَ : الزَّوْجُ.

(۱۷۲۷۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۷۱) حضرت جبیر اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۴۲) من قال ﴿الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ الْوَلِیُّ

جو حضرات قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے

(۱۷۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۲) حضرت عطاء قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَبِی رَجَاءٍ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنِ ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ قَالَ : ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۳) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ : ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۴) حضرت علقمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۵) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ قَالَ ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۶) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ : الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ الأَبُ.

(۱۷۲۷۷) حضرت زہری قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد باپ ہے۔

(۱۷۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۸) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ﴿إِلاَّ أَنْ یَعْفُونَ﴾ قَالَ : الثَّیِّبَاتُ ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ وَلِیُّ الْبِکْرِ.

(۱۷۲۷۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ﴿إِلَّا أَنْ یَعْفُوْنَ﴾ سے مراد ثیبہ عورتیں ہیں اور ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ سے مراد باکرہ کا ولی ہے۔

(۱۷۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَضِیَ اللَّہُ بِالْعَفْوِ وَأَمَرَ بِہِ فَإِنْ عَفَتْ عَفَتْ ، وَإِنْ أَبَتْ وَعَفَا وَلِیُّہَا جَازَ ، وَإِنْ أَبَتْ.

(۱۷۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زائد دینے سے خوش ہوتا ہے اور اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اگر عورت معاف کردے تو معاف ہوگا اور اگر وہ انکار کردے تو اس کا ولی معاف کرسکتا ہے، ولی کا معاف کرنا جاری ہوگا خواہ عورت انکار ہی کرے۔

(۱٤۳) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۲۸۱) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالَ :الْكَفُّ وَرُقْعَةُ الْوَجْهِ.

(۱۷۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہتھیلیاں اور چہرہ ہے۔

(۱۷۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِمرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، وَعِكْرِمَةَ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالاَ : الْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ وَالثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۳) حضرت ابوصالح اور حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سرمہ، انگوٹھی اور کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالَ :مَا فَوْقَ الدِّرْعِ إلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا.

(۱۷۲۸۴) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو چادر کے اوپر ہے۔ البتہ جو ظاہر ہو اس کی گنجائش ہے۔

(۱۷۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۵) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ، الْكُحْلُ وَالثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ شَبِيبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :الْقُلْبُ وَالْفَتْخَةُ.

(۱۷۲۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کنگن اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَاهَانَ :إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۸) حضرت ماہان قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الْوَجْهُ وَالثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۹) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے اور چہرہ ہیں۔

(۱۷۲۹۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ :حَدَّثَنَا نَافِعٌ عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ: الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ.

(۱۷۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ : الْخِضَابُ وَالْكُحْلُ.

(۱۷۲۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ :الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ :الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ.

(۱۷۲۹۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۹۳) حضرت ابوالاحوص قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ الْخَاتَمُ وَالْخِضَابُ وَالْكُحْلُ.

(۱۷۲۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس

سے مراد انگوٹھی، خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :الْخِضَابُ وَالْكُحْلُ.

(۱۷۲۹۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:الزِّينَةُ زِينَتَانِ :زِينَةٌ ظَاهِرَةٌ وَزِينَةٌ بَاطِنَةٌ لاَ يَرَاهَا إلاَّ الزَّوْجُ ، وَأَمَّا الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ فَالثِّيَابُ ، وَأَمَّا الزِّينَةُ الْبَاطِنَةُ فَالْكُحْلُ وَالسِّوَارُ وَالْخَاتَمُ.

(۱۷۲۹۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ زینت کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری زینت اور دوسری باطنی زینت ہے۔ باطنی زینت تو شوہر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ظاہری زینت کپڑے ہیں۔ اور باطنی زینت سرمہ، کنگن اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۲۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :وَجْهُهَا وَكَفُّهَا.

(۱۷۲۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلم ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كَفُّهَا وَوَجْهُهَا.

(۱۷۲۹۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَابُورَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الْكَفُّ وَالْخَاتَمُ.

(۱۷۲۹۹) حضرت عبدالوارث قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہتھیلی اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۳۰۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :﴿مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الْوَجْهُ وَثُغْرَةُ النَّحْرِ.

(۱۷۳۰۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور حلق کا بانسا ہیں۔

(١٤٤) في الرضاع مَنْ قَالَ لاَ يُحَرِّمه الرَّضْعَتَانِ وَلاَ الرَّضْعَةُ

رضاعت کا بیان: جن حضرات کے نزدیک ایک یا دو چسکیاں لینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(۱۷۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أُمِّ

الْفَضْلِ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

(مسلم ۱۸۔ احمد ۶/ ۳۳۹)

(۱۷۳۰۱) حضرت امّ فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ. (ابن حبان ۴۲۲۵۔ احمد ۴/ ۴)

(۱۷۳۰۲) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. (بخاری ۵۱۰۲۔ مسلم ۳۲)

(۱۷۳۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رضاعت تب ثابت ہوتی ہے جب خوب پیٹ بھر کر بچہ دودھ پیئے۔

(۱۷۳۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الغبقة وَلاَ الْغَبْقَتَانِ.

(بیہقی ۴۵۷)

(۱۷۳۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلاَ الرَّضْعَتَانِ وَلاَ الثَّلاَثُ.

(۱۷۳۰۵) حضرت ابوزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک، دو یا تین چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلاَ الرَّضْعَتَانِ.

(۱۷۳۰۶) حضرت زید فرماتے ہیں کہ ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :يُحَرِّمُ مِنْهُ مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ.

(۱۷۳۰۷) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حرمت اتنے دودھ سے ثابت ہوتی ہے جس سے آنتیں سیراب ہو جائیں۔

(۱۷۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ

الرَّضَاعِ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَأَنْشَزَ الْعَظْمَ.

(۱۷۳۰۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اتنا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس سے گوشت بنے اور ہڈی توانا ہو۔

(۱۷۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : لاَ يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ إِلاَّ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

(۱۷۳۰۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اتنے دودھ سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس سے گوشت اور خون بنے۔

(۱۷۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا أَحَدٌ أَمَرَتْ بِهِ فَأُرْضِعَ فَأَمَرَتْ أُمَّ كُلْثُومٍ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا عَشْرَ رَضَعَاتٍ فَأَرْضَعَتْهُ ثَلاَثًا فَمَرِضَتْ ، فَكَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَمَرَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُمَرَ أَنْ تُرْضِعَ عَاصِمَ بْنَ سَعْدٍ مَوْلًى لَهُمْ عَشْرَ رَضَعَاتٍ ، فَأَرْضَعَتْهُ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا. (عبدالرزاق ۱۳۹۲۹)

(۱۷۳۱۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب کسی بچے کے بارے میں یہ ارادہ ہوتا کہ وہ بڑا ہو کر ان سے ملاقات کے لئے آسکے تو اپنی کسی عزیزہ خاتون کو حکم دیتی کہ وہ اسے دودھ پلا دیں۔ (تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی رضاعی خالہ یا پھوپھی بن جائیں) اس سلسلے میں انہوں نے (اپنی بہن) حضرت ام کلثوم کو حکم دیا کہ وہ حضرت سالم کو (جبکہ وہ بچے تھے) دس چسکیاں پلائیں، (تاکہ سالم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھانجے بن جائیں) انہوں نے انہیں تین چسکیاں پلائیں اور وہ بیمار ہو گئیں، لہٰذا وہ بڑے ہو کر ان کے پاس نہیں آتے تھے۔ اسی طرح (حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا) نے فاطمہ بنت عمر کو حکم دیا کہ عاصم ابن سعد کو (جبکہ وہ بچے تھے) دس چسکیاں پلائیں (تاکہ عاصم بن سعد ان کے رضاعی بھانجے بن جائیں) چنانچہ انہوں نے اس طرح کیا تو وہ ان کے پاس آیا کرتے تھے۔

(۱۴۵) من قَالَ يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ

جن حضرات کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے

(۱۷۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ أَسْأَلُهُ ، عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ عَلِيًّا ، وَعَبْدَ اللهِ كَانَا يَقُولاَنِ : قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ.

(۱۷۳۱۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو خط لکھا کہ وہ مجھے حرمتِ رضاعت کو ثابت کرنے والے دودھ کے متعلق بتا دیں۔ تو انہوں نے میری طرف خط لکھا کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ كَمَا يُحَرِّمُ كَثِيرُهُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۷۳۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تھوڑے یا زیادہ دودھ سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۱۷۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عن سفيان ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وسُئِلَ عَنِ المرأة تُرْضِعُ الصَّبِيَّ الرَّضْعَةَ ، فَقَالَ :إذَا عقا الصَّبِيُّ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَمَا وَلَدَتْ.

(۱۷۳۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر عورت کسی بچے کو ایک چسکی دودھ پلائے تو کیا اس سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب بچے نے منہ لگا لیا تو وہ عورت اور اس کی بیٹیاں اس کے لئے حرام ہو گئیں۔

(۱۷۳۱٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :اشْتَرَطَ عَشْرَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ قِيلَ :إنَّ الرَّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ پہلے حرمت رضاعت کے لئے دس چسکیوں کی شرط تھی، پھر کہا گیا کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ قَالاَ :الْمَصَّةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۵) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ :سَأَلْتُ ابن عمر ، فَقَالَ الْمَصَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَعن حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وعَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً ، قَالَ زَمْعَةُ :وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ :قَالُوا :يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ.

(۱۷۳۱۸) بہت سے بزرگ فرماتے ہیں کہ دودھ تھوڑا پیے یا زیادہ حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

(١٤٤) مَا قَالُوا فِي الرَّضَاعِ ، يَحْرُمُ مِنْهُ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں

(۱۷۳۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ :إنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَإِنَّهُ

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. (بخاری ۲۶۴۵۔ مسلم ۱۳)

(۱۷۳۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائش کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میری رضاعی بہن ہیں اور جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ : عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، ابْنَةُ حَمْزَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي ، إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. (مسلم ۱۱۔ احمد ۱/ ۸۲)

(۱۷۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ قریش میں شادی کی رغبت رکھتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی خاتون ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، کیونکہ وہ میری رضاعی بہن ہیں۔

(۱۷۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بن أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قالت : إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ : تَرِبَتْ يَدَاكِ ، أَوْ يَمِينُكِ. (مسلم ۱۰۶۹۔ ابن ماجہ ۱۹۴۸)

(۱۷۳۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس میرے رضاعی چچا افلح بن ابی القعیس آئے۔ اس وقت پردے کے احکام نازل ہوچکے تھے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں منع کردیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں، تم انہیں ملاقات کی اجازت دے دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے عجیب بات کہی ہے۔

(۱۷۳۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أن أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ ؟ قَالَ : إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي قَالَتْ : فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : وَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ.

(بخاری ۵۱۰۶۔ مسلم ۱۰۷۲)

(۱۷۳۲۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ میری بہن یعنی ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کرنا پسند کریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ حضرت ام

حبیبہ نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ بنت ابی سلمہ کے لئے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ حضور ﷺ نے استفسار فرمایا کہ ابوسلمہ کی بیٹی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تو میرے لئے حلال نہیں تھی، کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ مجھے اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کی دعوت نہ دو۔

(۱۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ.

(۱۷۳۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ تَنْكِحْ مَنْ أَرْضَعَتْهُ امْرَأَةُ أَخِيكَ وَلاَ امْرَأَةُ أَبِيكَ وَلاَ امْرَأَةُ ابْنِكَ.

(۱۷۳۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس عورت سے شادی نہ کرو جسے تمہارے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو، نہ اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرو اور نہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرو۔

(۱۷۳۲٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ : أُرَاهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. (مسلم ۹۔ ابن ماجہ ۱۹۳۷)

(۱۷۳۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُولُ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۹) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. (بخاری ۴۲۵۱)

(۱۷۳۳۰) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ وہ میری رضاعی بہن ہے۔

(۱٤۷) من قَالَ لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ

جن حضرات کے نزدیک صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو

(۱۷۳۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لاَ رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ لاَ رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ.

(۱۷۳۳۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

(١٧٣٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(١٧٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(١٧٣٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ ، عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَتْ :لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ قَبْلَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۳۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رضاعت صرف اس وقت ثابت ہوتی ہے جب کہ بچہ گود میں ہو اور اس کا دودھ چھڑوایا نہ گیا ہو۔

(١٧٣٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَ :لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلاَّ مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ ، وَكَانَ فِي الثَّدْيِ قَبْلَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رضاعت اتنا دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو سیراب کردے۔ اور بچے کا دودھ چھڑانے سے پہلے چھاتی میں ہو۔

(١٧٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۳۴۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٧٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۳۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٧٣٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ تُرْضِعُ صَبِيًّا لَهَا بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ ، فَقَالَ :لاَ تسقيه داء ك.

(۱۷۳۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ایک عورت کے پاس سے گذرے جو اپنے بچے کو دو سال کے بعد دودھ پلا رہی تھی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اسے اپنی بیماری مت پلاؤ۔

(١٧٣٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا فُطِمَ الصَّبِيُّ فَلاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إلاَّ مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ.

(۱۷۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرمتِ رضاعت صرف بچپن میں دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱۷۳٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لاَ رَضَاعَ إلاَّ مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ ، وَإِلاَّ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

(۱۷۳۴۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کو بچپن میں دودھ پلایا جائے اور جس کی مقدار اتنی ہو جس سے گوشت اور خون بنے۔

(۱۷۳٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا كَانَ مِنْ رضاع ، أَوْ سَعُوطٍ فِي السَّنَتَيْنِ فَهُوَ رَضَاعٌ ، وَمَا كَانَ بَعْدُ فَلَيْسَ بِرَضَاعٍ.

(۱۷۳۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دو سال کے اندر دودھ پلایا جائے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(١٤٨) في نكاح الْمُتْعَةِ

نکاحِ متعہ کا بیان

(۱۷۳٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَحَسَنِ ابْنَي مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ : أَمَا عَلِمْتَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ؟.

(بخاری ۴۲۱۶۔ مسلم ۲۹)

(۱۷۳۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے؟

(۱۷۳٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ ، عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ. (مسلم ۲۶۔ ابوداؤد ۲۰۶۶)

(۱۷۳۴۹) حضرت سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن متعہ سے منع فرمادیا۔

(۱۷۳٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إنِّي كُنْتُ قد أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الاِسْتِمْتَاعِ ، أَلاَ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلاَ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا.

(مسلم ۲۵۔ ابن ماجه ۱۹۶۲)

(۱۷۳۵۰) حضرت سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکن اور بابِ کعبہ کے درمیان کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: ''اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرام قرار دے دیا ہے، اگر کسی کے پاس متعہ والی بیوی ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دے اور جو مہر تم نے انہیں دیا ہے وہ واپس نہ لو۔

(۱۷۳۵۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلاَثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

(مسلم ۱۸۔ احمد ۴/ ۵۵)

(۱۷۳۵۱) حضرت ایاس بن سلمہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اوطاس والے سال میں متعہ کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع فرما دیا۔

(۱۷۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوْ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ يَعْنِي الْمُتْعَةَ.

(۱۷۳۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں متعہ کرنے والوں کو سنگسار کرنے کا حکم دوں گا۔

(۱۷۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :نَهَى عُمَرَ ، عَنْ مُتْعَتَيْنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجِّ.

(۱۷۳۵۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو متعوں: متعۃ النساء اور متعۃ الحج سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۳۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، فَقَالَ :لاَ نَعْلَمُهَا إلاَّ السِّفَاحَ.

(۱۷۳۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم تو اسے بے حیائی ہی سمجھتے ہیں۔

(۱۷۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمُتْعَةِ ، فَقَالَ :حرَامٌ فَقِيلَ لَهُ :إنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُفْتِي بِهَا ، فَقَالَ :فَهَلاَّ تَزَمْزَمَ بِهَا فِي زَمَانِ عُمَرَ.

(۱۷۳۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حرام ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کے بارے میں بلند آواز سے اعلان کیوں نہیں کرتے تھے۔

(۱۷۳۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ ، لَوْلاَ إِنَّهُ نَهَى ، عَنِ الْمُتْعَةِ صَارَ الزِّنَا جِهَارًا.

(۱۷۳۵۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا

سرعام ہوا کرتا۔

(۱۷۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :وَاللَّهِ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَذِنَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، مَا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا بَعْدُ. (عبدالرزاق ۱۴۰۴۰)

(۱۷۳۵۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! متعہ صرف تین دن کے لئے جائز تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی تھی، متعہ نہ تو اس سے پہلے جائز تھا نہ اس کے بعد کبھی جائز ہوا۔

(۱۷۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ :قَالَ لِي ابْنُ ذُوَيْبٍ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ :إِنَّ الذِّئْبَ يُكَنَّى أَبَا جَعْدَةَ ، أَلَا وَإِنَّ الْمُتْعَةَ هِيَ الزِّنَا.

(۱۷۳۵۸) حضرت ابن ذویب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بھیڑیے کی کنیت ابو جعدہ ہے اور متعہ زنا ہے۔

(۱۷۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : كَانَتْ سُنَّةُ الْمُتْعَةِ سُنَّةَ النِّكَاحِ إِلَّا أَنَّ الأَجَلَ كَانَ فِي أَيْدِيهِنَّ.

(۱۷۳۵۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ متعہ کا طریقہ نکاح والا تھا لیکن اس میں مدت عورتوں کے اختیار میں ہوتی تھی۔

(۱۷۳۶۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ تَمَتَّعَ بِامْرَأَةٍ لَرَجَمْتُهُ إِنْ كَانَ أُحْصِنَ فَإِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ أُحْصِنَ ضَرَبْتُهُ.

(۱۷۳۶۰) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا جائے جس نے کسی عورت سے متعہ کیا ہو، اگر وہ شادی شدہ ہو تو میں اسے سنگسار کروں گا اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہو تو میں اسے کوڑے لگواؤں گا۔

(۱۷۳۶۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ قَالَ :ذَلِكَ الزِّنَا.

(۱۷۳۶۱) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ عورت سے کسی مخصوص مدت تک کے لئے شادی کرنا زنا ہے۔

(۱۷۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَا نَسْتَخْصِي ؟ قَالَ :لَا ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى الأَجَلِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

(۱۷۳۶۲) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اپنی جوانی کے دور میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے (شدتِ شہوت) سے تنگ آ کر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم خود کو خصی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، پھر آپ نے ہمیں رخصت دے دی کہ ہم عورت سے کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک کے لئے نکاح کر لیں۔ پھر حضرت عبداللہ ؓ

نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں، انہیں حرام نہ کرو۔

(۱٤۹) فی الرجل یُطَلِّقُ امْرَأَتَہُ فَیَتَزَوَّجُھَا رَجُلٌ لِیُحِلَّھَا لَہُ

ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور دوسرا آدمی اس سے اس لئے شادی کرے تا کہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۳٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ أُوتَى بِمُحِلٍّ وَلاَ مُحَلَّلٍ لَهُ إِلاَّ رَجَمْتُهُمَا.

(۱۷۳٦۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا لایا گیا یا وہ شخص لایا گیا جس کے لئے حلالہ کیا گیا تھا تو میں انہیں سنگسار کروں گا۔

(۱۷۳٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَالْمُحَلَّلَةَ.

(۱۷۳٦٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے، حلالہ کرانے والے اور حلالہ کی جانے والی عورت سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ تَحْلِيلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ : ذَلِكَ السِّفَاحُ ، لَوْ أَدْرَكَكُمْ عُمَرُ لَنَكَّلَكُمْ.

(۱۷۳٦٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ عورت کو پہلے خاوند کے لئے حلال کرانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بے حیائی ہے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو تمہیں اس عمل پر عبرت کا نشان بنا دیتے۔

(۱۷۳٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ دَعْلَجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الْمُحَلِّلُ مَلْعُونٌ.

(۱۷۳٦٦) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حلالہ کرنے والا ملعون ہے۔

(۱۷۳٦۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : إِذَا هَمَّ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ فَسَدَ النِّكَاحُ.

(۱۷۳٦۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تینوں میں سے ایک کا ارادہ طلاق کا ہو تو نکاح فاسد ہو جائے گا۔

(۱۷۳٦۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ الْحَكَمُ : يُمْسِكُهَا وَقَالَ حَمَّادٌ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُفَارِقَهَا.

(۱۷۳۶۸) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے عورت سے اس لئے شادی کی کہ وہ اسے پہلے خاوند کے لئے حلال کرے گا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ اسے اپنے پاس روکے رکھے۔ حضرت حماد ؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس سے جدا ہو جانا بہتر ہے۔

(۱۷۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ ذَلِكَ إِذَا كَانَ تَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا.

(۱۷۳۶۹) حضرت جابر بن زید ؒ اس شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت سے اس لئے شادی کی تا کہ اسے پہلے خاوند کے لئے حلال کرے، حالانکہ وہ اس بات کو نہ جانتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ اگر صرف حلال کرنے کے لئے شادی کی ہے تو یہ درست نہیں۔

(۱۷۳۷۰) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :لُعِنَ الْمُحِلُّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ.

(۱۷۳۷۰) حضرت ابن سیرین ؒ کہتے ہیں کہ حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کرایا جائے دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۱۷۳۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (ترمذی ۱۸۲۰۔ احمد ۱/ ۴۶۲)

(۱۷۳۷۱) حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ جابر بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (ابوداؤد ۲۰۷۰۔ احمد ۱/ ۸۳)

(۱۷۳۷۲) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلال کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳۷۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ وَلاَ عِلْمِهَا فَأَخْرَجَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ فَتَزَوَّجَهَا بِهِ لِيُحِلَّهَا لَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى يَنْكِحَهَا مُرْتَغِبًا لِنَفْسِهِ ، حَتَّى يَتَزَوَّجَهَا مُرْتَغِبًا لِنَفْسِهِ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى يذُوقَ الْعُسَيْلَةَ.

(۱۷۳۷۳) حضرت عمرو بن دینار ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے، پھر دیہات سے ایک آدمی آئے جو نہ مرد کو جانتا ہو اور نہ عورت کو، وہ اپنا کچھ مال نکالے اور عورت سے اس بنیاد پر شادی کرے کہ عورت کو مرد کے لئے حلال کرے تو یہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔ حضور ﷺ سے یہی سوال کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا یہ درست نہیں۔ اس سے اپنے نفس کی چاہت کے بغیر نکاح نہ کرے، اس سے اپنے نفس کی چاہت کے بغیر نکاح نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا

کیا تو عورت پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک آدمی عورت کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۳۷٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ ، فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَنَدِمَ وَنَدِمَتْ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَأَتَزَوَّجَهَا وَأُصْدِقَهَا صَدَاقًا ثُمَّ أَدْخُلَ بِهَا كَمَا يَدْخُلُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ، ثُمَّ أُطَلِّقَهَا حَتَّى تَحِلَّ لِزَوْجِهَا ، قَالَ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ :اتَّقِ اللَّهَ يَا فَتَى وَلاَ تَكُونَنَّ مِسْمَارَ نَارٍ لِحُدُودِ اللهِ.

(۱۷۳۷۴) حضرت عباد بن منصور ریشیلہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن ریشیلہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میری قوم کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، پھر اسے اور اس کی بیوی کو اس پر افسوس ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس عورت سے شادی کروں، اسے اس کا مہر دوں، پھر اس سے شرعی ملاقات کروں اور پھر اسے طلاق دے دوں تاکہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے، یہ کرنا کیسا ہے؟ حضرت حسن ریشیلہ نے اس سے فرمایا کہ اے نوجوان! اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال نہ کرو۔

(۱۷۳۷٥) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَخْنَسِيِّ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(ترمذی ۴۳۷۔ احمد ۲/ ۳۲۳)

(۱۷۳۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۵۰) فِي الْمرأة يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَضَعُ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِيَسِيرٍ من قَالَ قد حلت

اگر حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو جن حضرات کے نزدیک بچے کو جنم دینے سے عدت پوری ہو جائے گی

(۱۷۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ :وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّفَتْ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَذُكِرَ أَمْرُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ مَضَى أَجَلُهَا.

(طبرانی ۸۹۶۔ دارمی ۲۲۸۱)

(۱۷۳۷۶) حضرت ابو سنابل ریشیلہ فرماتے ہیں کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے بیس اور کچھ دن بعد بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے زیب وزینت اختیار کر لی۔ انہیں اس بات پر برا بھلا کہا گیا، جب اس بات کا

حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ٹھیک ہے، کیونکہ ان کی عدت گزر چکی ہے۔

(۱۷۳۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يحيى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ أَنَا ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَتَذَاكَرْنَا : الرَّجُلُ يَمُوتُ ، عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَضَعُ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِيَسِيرٍ فَقُلْتُ : إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَجَلُهَا آخِرُ الأَجَلَيْنِ فَتَرَاجَعَا بِذَلِكَ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَتْ : إِنَّ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَإِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكَنَّى أَبَا السَّنَابِلِ خَطَبَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ : إِنَّكِ لَمْ تَحِلِّينَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. (مسلم ۱۲۲۔ ترمذی ۱۱۴۳)

(۱۷۳۷۷) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ ؓ ایک مجلس میں تھے۔ ہمارے درمیان مذاکرہ ہوا کہ اگر ایک عورت کا خاوند مر جائے اور وہ عورت خاوند کی وفات کے تھوڑے عرصے بعد بچے کو جنم دے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہوگا؟ میں نے کہا کہ اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کہ وضع حمل اور چار مہینے دس دن میں سے جو زیادہ ہو وہ اس کی عدت ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ میں تو اپنے بھائی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عباس ؓ کے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے اس مسئلے کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ سبیعہ اسلمی ؓ نے اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیا۔ بچے کی پیدائش کے بعد بنو عبدالدار کے ایک آدمی جن کی کنیت ابو سنابل تھی انہوں نے سبیعہ اسلمی ؓ کو نکاح کا پیغام دیا اور ان سے کہا کہ آپ کی عدت مکمل ہو چکی ہے۔ سبیعہ نے کسی اور سے نکاح کا ارادہ کیا تو ابو سنابل نے کہا کہ تمہاری عدت مکمل نہیں ہوئی۔ سبیعہ نے اس بات کا حضور ﷺ سے تذکرہ کیا تو آپ نے انہیں شادی کرنے کی اجازت دے دی۔

(۱۷۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ سُبَيْعَةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِشَهْرٍ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ. (بخاری ۵۳۲۰۔ احمد ۴/ ۳۲۷)

(۱۷۳۷۸) حضرت مسور ؒ فرماتے ہیں کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ایک مہینے بعد بچے کو جنم دیا تو حضور ﷺ نے انہیں شادی کی اجازت دے دی۔

(۱۷۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ : لَوْ وَضَعَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ذَا بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى السَّرِيرِ فَقَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۷۹) ایک انصاری نے حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کیا کہ میں نے آپ کے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند مرنے کے بعد جنازے کی چار پائی پر ہو اور عورت بچے کو جنم دے دے تو اس عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالاَ :إِذَا وَضَعَتْ وَهُوَ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فِي أَكْفَانِهِ فَقَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۸۰) حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خاوند کفن میں ملبوس گھر میں پڑا ہوا ور اس کی بیوی بچے کو جنم دے دے تو عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ زَيْدٌ :قَدْ حَلَّتْ وَقَالَ عَلِيٌّ :أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ زَيْدٌ:أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ يَئِيسًا قَالَ عَلِيٌّ :فَآخِرُ الأَجَلَيْنِ قَالَ عُمَرُ :لَوْ وَضَعَتْ ذَا بَطْنِهَا وَزَوْجُهَا عَلَى نَعْشِهِ لَمْ يَدْخُلْ حُفْرَتَهُ لَكَانَتْ قَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۸۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بچے کو جنم دیتے ہی عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر عورت ایسی عمر کو پہنچ چکی ہو جس میں حمل اور ولادت کا تصور نہیں ہوتا تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے زیادہ طویل مدت عدت کی مدت ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حاملہ کے خاوند کی نعش کو قبر میں نہ اتارا گیا ہو اور وہ بچے کو جنم دے دے تو اس عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:وَاللَّهِ مَنْ شَاءَ لَقَاسَمْتُهُ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (ابوداؤد ۲۳۰۱۔ ابن ماجہ ۲۰۳۰)

(۱۷۳۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہے تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ النساء (سورۃ الطلاق) (جس میں عدت کے وضع حمل ہونے کا تذکرہ ہے) قرآن مجید کی آیت ﴿أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

(۱۷۳۸۳) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ : إِذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ

(۱۷۳۸۳) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو بچہ جنتے ہی اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

(۱۷۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ ، أَوْ تُوُفِّيَ عَنْهَا فَإِنَّ أَجَلَهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۷۳۸۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حاملہ کو طلاق دے دے یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

(۱۷۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَجَلُ كُلِّ حَامِلٍ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے زیادہ مدت اس کی عدت ہوگی۔

(۱۷۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے زیادہ مدت اس کی عدت ہوگی۔

(۱۷۳۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ قَالَ :قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عِدَدًا مِنْ عِدَدِ النِّسَاءِ لَمْ يُذْكَرْ فِي كِتَابِ اللهِ ، الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَاللاَّئِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾. (حاکم ۴۹۲۔ ابن جریر ۱۴۱)

(۱۷۳۸۷) حضرت عمرو بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ عورتوں کی عدت قرآن مجید میں بیان نہیں کی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَاللاَّئِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:۴)

(۱۷۳۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ : فَقَالَ : آخِرُ الأَجَلَيْنِ قَالَ :فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُبَيْعَةَ قَالَ فَضَمَزَ لِي أَصْحَابُهُ قَالَ:فَقُلْتُ :إِنِّي لَجَرِيءٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ إِنْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ.

(بخاری ۴۵۳۲۔ نسائی ۵۷۱۵)

(۱۷۳۸۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے حلقے میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حاملہ کی عدت دونوں میں سے زیادہ طویل مدت ہے۔ اس پر میں نے حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی تو ان کے شاگرد مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جب کہ انہوں نے مسجد کے ایک گوشے میں اس کو بیان کیا۔

(۱۷۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا :عِدَّتُهَا آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت دونوں مدتوں میں سے زیادہ ہے۔

(۱۷۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ، أَوْ بِشَهْرٍ ، أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ ، فَقَالَ : قَدْ تَصَنَّعْتِ لِلأَزْوَاجِ ؟ لاَ ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ حَلَلْتِ لِلأَزْوَاجِ.

(بخاری ۵۳۱۹- بیهقی ۴۱۹)

(۱۷۳۹۰) حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے بیس دن یا ایک مہینہ بعد بچے کو جنم دیا۔ ان کے یہاں ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کیا تم شادی کے لئے تیار ہو؟ چار مہینے دس دن تک شادی نہ کرنا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ساری بات بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ تم شوہروں کے لئے حلال ہو۔

(۱۷۳۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَعَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُمَا كَتَبَا إِلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْأَلاَنِهَا عَنْ أَمْرِهَا فَكَتَبَتْ إِلَيْهِمَا أَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَهَيَّأَتْ تَطْلُبُ الْخَيْرَ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ ، فَقَالَ : قَدْ أَسْرَعْتِ ، اعْتَدِّي آخِرَ الأَجَلَيْنِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَغْفِرْ لِي ، فَقَالَ : وَمَا ذَاكِ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : إِنْ وَجَدْتِ زَوْجًا صَالِحًا فَتَزَوَّجِي. (بخاری ۵۳۱۹- مسلم ۱۱۲۲)

(۱۷۳۹۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن عتبہ رحمہ اللہ نے حضرت سبیعہ بنت حارث رحمہا اللہ کو خط لکھا اور ان کے واقعے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن بعد بچے کو جنم دیا تھا۔ پھر وہ خیر کی تلاش میں تیار ہوگئیں۔ ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ تم نے بہت جلدی کی، دونوں عدتوں میں سے زیادہ طویل مدت کو گزارو یعنی چار مہینے دس دن۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے دعاء مغفرت فرمادیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات پیش آئی؟ انہوں نے سارا قصہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں اچھا خاوند ملے تو اس سے شادی کرلو۔

(۱۷۳۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ : تَتَرَبَّصُ أَبْعَدَ الأَجَلَيْنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ تَسْفِي نَفْسَهَا ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ فَرُّوخَ لاَ يَعْلَمُ.

(۱۷۳۹۲) حضرت عبد الرحمن بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا، ان سے ایک آدمی نے سوال

کیا کہ جس حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کیا ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے زیادہ لمبی مدت کو عدت بنائے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو وضعِ حمل پر عدت کے مکمل ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہیں جانتے۔

(۱۵۱) فِي الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا

نکاح کے بعد مہر دینے سے پہلے اگر خاوند کا انتقال ہو جائے

(۱۷۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ ذَلِكَ. (ابن ماجه ۱۸۹۱۔ احمد ۴/ ۲۸۰)

(۱۷۳۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی عورت سے شادی کرے، نہ اسے مہر دے اور نہ اس سے دخول کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا، اسے میراث ملے گی اور اس پر پوری عدت واجب ہوگی۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۷۳۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : مِثْلَهُ.

(ابوداؤد ۲۱۰۸۔ ابن ماجه ۱۸۹۱)

(۱۷۳۹۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ، عَنْ فِرَاسٍ. (ترمذی ۱۱۴۵۔ ابوداؤد ۲۱۰۸)

(۱۷۳۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ أن ابْنَ عُمَرَ زَوَّجَ ابْنًا لَهُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ ، فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا ، فَطَلَبُوا إِلَى ابْنِ عُمَرَ الصَّدَاقَ ، فَقَالَ : لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ ، فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا بِذَلِكَ ، فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَأَتَوْهُ فَقَالَ : لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ.

(۱۷۳۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کرائی۔ ان کا انتقال مہر کے مقرر کرنے سے پہلے اور دخول کرنے سے پہلے ہو گیا، لڑکی والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مہر کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے

کوئی مہر نہیں ہے، انہوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث بنایا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَرِثُ وَتَعْتَدُّ.

(۱۷۳۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وارث بھی ہوگی اور عدت بھی گزارے گی۔

(۱۷۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، وَعَطَاءٍ فِي الَّذِي يُفَوَّضُ إِلَيْهِ فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ قَالاَ : لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ.

(۱۷۳۹۸) حضرت ابوشعثاء رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کے بعد مہر کی ادائیگی سے پہلے کسی کا انتقال ہو جائے تو عورت کو میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۳۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ يُرَى أَنَّهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۳۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً بِالْمَدِينَةِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالُوا : لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ مَهْرَ لَهَا وَقَالَ مَسْرُوقٌ : لاَ يَكُونُ مِيرَاثٌ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهُ مَهْرٌ.

(۱۷۴۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اسے میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میراث اس وقت تک نہیں ملتی جب تک اس سے پہلے مہر نہ ہو۔

(۱۷٤۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، أَوِ الصَّدَاقُ ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ.

(۱۷۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اسے پورا مہر ملے گا۔ (راوی ابوبکر کو شک ہے)

(۱۷٤۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يُجَامِعْهَا حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا سُئِلْت عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذَا، سَلُوا غَيْرِي فَتَرَدَّدُوا فِيهَا شَهْرًا قَالَ: فَقَالَ: مَنْ أَسْأَلُ وَأَنْتُمْ أَخِيَّةُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْبَلَدِ؟ فَقَالَ: سَأَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ ، أَرَى أَنَّ لَهَا مَهْرَ نِسَائِهَا لاَ وَكْسَ وَلاَ شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى مِثْلَ الَّذِي

قَضَيْتَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ ابْنَةُ وَاشِقٍ قَالَ :فَمَا رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ يَوْمَئِذٍ بِهِ.

(ابن حبان ۴۱۰۱۔ حاکم ۱۸۰)

(۱۷۴۰۲) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود ؓ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر کرنے سے پہلے اور اس سے جماع کرنے سے پہلے انتقال کر گیا۔ حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اب تک مجھ سے اتنا مشکل سوال نہیں کیا گیا، تم کسی اور سے پوچھ لو، لوگ ایک ماہ ادھر ادھر سوال کرتے پھرتے رہے لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہنچے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آپ اس شہر میں محمد ﷺ کے صحابہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں، آپ ہی بتا دیجئے۔ حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا کہ میں اپنی رائے سے بات کروں گا، اگر ٹھیک ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہو تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے اس کے خاندان کی عورت کے برابر مہر ملے گا نہ کم نہ زیادہ، اور اسے میراث بھی ملے گی اور اس پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن مسعود ؓ کا یہ فتویٰ سن کر بنو اشجع کے لوگ کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہماری ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو جتنا خوش دیکھا اتنا خوش میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

(١٧٤٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :تَزَوَّجَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ أُمُّهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَتُوُفِّيَ وَلَمْ يَكُنْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا فَطَلَبُوا مِنْهُ الصَّدَاقَ وَالْمِيرَاثَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَقَالَ زَيْدٌ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ایک بیٹے نے حضرت عبیداللہ بن عمر ؓ کی ایک بیٹی سے شادی کی۔ اس لڑکی کی والدہ کا نام اسماء بنت زید بن خطاب تھا۔ حضرت ابن عمر ؓ کے اس بیٹے کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا۔ لڑکی والوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے مہر اور میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔ لوگوں نے حضرت ابن عمر ؓ کی اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے حضرت زید بن ثابت ؓ کو ثالث بنایا تو حضرت زید نے فرمایا کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گی۔

(١٧٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۴) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی کو میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔

(١٧٤٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّتِي يَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا وَقَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا :أَنَّ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا وَيُحَدِّثُ بِذَلِكَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَّةَ الْمُتَوَفَّى وَلَهَا

الْمِيرَاثُ. (سعيد بن منصور ۹۳۳۔ عبدالرزاق ۱۰۹۰۰)

(۱۷۴۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند مہر کی تقرری اور شرعی ملاقات سے پہلے انتقال کر جائے اسے اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے برابر مہر ملے گا۔ وہ اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے۔ وہ عورت اس عورت کی طرح عدت گزارے گی جس کا خاوند فوت ہو جائے اور اسے میراث بھی ملے گی۔

(۱۷٤۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔

(۱۵۲) ما حق الزَّوْجِ عَلَى امْرَأَتِهِ ؟

عورت پر خاوند کا کیا حق ہے؟

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد ، قَالَ :حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة ، قال:

(۱۷٤۰۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بن عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى بِابْنَةٍ لَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنَتِي هَذِهِ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ ، فَقَالَ لَهَا :أَطِيعِي أَبَاكَ قَالَ ، قَالَتْ :لاَ حَتَّى تُخْبِرَنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ مَقَالَتَهَا قَالَ ، فَقَالَ :حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا ، أَوِ ابْتَدَرَ مَنْخِرَاهُ صَدِيدًا ، أَوْ دَمًا ثُمَّ لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ قَالَ ، فَقَالَتْ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا قَالَ ، فَقَالَ :لاَ تُنْكِحُوهُنَّ إِلاَّ بِإِذْنِهِنَّ. (ابن حبان ۴۱۶۴۔ حاکم ۱۸۸)

(۱۷۴۰۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ میری یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی سے فرمایا کہ اپنے باپ کی بات مان لو۔ اس لڑکی نے کہا کہ میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتا دیں کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ اگر خاوند کو پھوڑا نکل آئے اور اس کی بیوی اس پھوڑے کو چاٹے یا اس سے پیپ اور خون نکلے اس کی بیوی اس کو چاٹے تو پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کیا۔ اس پر اس لڑکی نے کہا کہ پھر تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ سے فرمایا کہ عورتوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کرو۔

(۱۷٤۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. (ترمذی ۱۱۶۱۔ طبرانی ۸۸۴)

(۱۷۴۰۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(۱۷٤۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :أَتَتِ امْرَأَةٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زوجته ؟ قَالَ :لَا تَمْنَعُهُ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ قَالَ :لَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ كَانَ لَهُ الأَجْرُ وَعَلَيْهَا الْوِزْرُ ، قَالَتْ :يَا نَبِي الله مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى امرأته قَالَ :لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللهِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتَّى تَتُوبَ ، أَوْ تراجع قَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللهِ :فَإِنْ كَانَ لَهَا ظَالِمًا ؟ قَالَ :وَإِنْ كَانَ لَهَا ظَالِمًا ، قَالَتْ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا يَمْلِكُ عَلَيَّ أَمْرِي أَحَدٌ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا مَا بَقِيتُ.

(۱۷۴۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' حضور ﷺ نے فرمایا کہ خاوند کا حق یہ ہے کہ بیوی اسے اپنے نفس سے منع نہ کرے خواہ وہ چکی پر بیٹھی ہو۔ اس عورت نے پھر سوال کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' حضور ﷺ نے فرمایا کہ خاوند کے گھر سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو خاوند کو اجر اور بیوی کو گناہ ملے گا۔ اس عورت نے پھر عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر اللہ کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ توبہ نہ کرلے یا واپس نہ آجائے۔ اس عورت نے سوال کیا کہ خواہ اس کا خاوند ظالم ہی ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ ظالم ہی ہو۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے آج کے بعد میں اپنے معاملے کا مالک کسی کو نہیں بناؤں گی یعنی شادی نہیں کروں گی۔

(۱۷٤۱۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ حَاجَةً فَلَمَّا قَضَتْ حَاجَتَهَا قَالَ :أَلَكِ زَوْجٌ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ : فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ؟ قَالَتْ :مَا آلُوهُ خَيْرًا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ :انْظُرِي ، فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ.

(احمد ۴/ ۳۴۱۔ حاکم ۱۸۹)

(۱۷۴۱۰) حضرت حصین بن محصن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی کسی کام کے سلسلے میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب حاجت پوری ہوگئی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے خاوند ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا کہ تم اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ ان کی بھلائی کا ہی سوچتی ہوں، سوائے اس کے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دھیان رکھنا وہی تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے۔

(١٧٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْنَا قَوْمًا يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَفَلاَ نَسْجُدُ لَكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ ، إِنَّهُ لاَ يَسْجُدُ أَحَدٌ لأَحَدٍ دون الله وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ النِّسَاءَ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۴۱۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یمن سے واپس آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک قوم کو دیکھا جو ایک دوسرے کو سجدہ کیا کرتے تھے، کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

(١٧٤١٢) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. (ابن ماجه ۱۸۵۳۔ حارث ۴۹۸)

(۱۷۴۱۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٧٤١٣) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ ، إِمَامٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَامْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا ، وَعَبْدٌ آبِقٌ مِنْ سَيِّدِهِ.

(۱۷۴۱۳) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سر سے اوپر بھی نہیں جاتی: ایک وہ امام جس سے لوگ ناراض ہوں۔ دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو اور تیسرا وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہو۔

(١٧٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ يُقَالُ لَهَا رَبِيعَةُ قَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ :يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ ، لَوْ تَعْلَمْنَ حَقَّ أَزْوَاجِكُنَّ عَلَيْكُنَّ لَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْكُنَّ تَمْسَحُ الْغُبَارَ ، عَنْ وَجْهِ زَوْجِهَا بِحُرِّ وَجْهِهَا.

(۱۷۴۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتو! اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے شوہروں کا تم پر کیا حق ہے تو تم ان کے چہروں کا غبار اپنے چہروں کے ذریعے صاف کرنے لگو۔

(١٧٤١٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ : كَانَ يُقَالُ :أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ :امْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۱۵) حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب دو لوگوں کو ہوگا: ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو اور دوسرا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

(١٧٤١٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : كُنَّ نِسَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا أَرَدْنَ أَنْ يَبْنِينَ بِامْرَأَةٍ عَلَى

زَوْجِهَا بَدَأْنَ بِعَائِشَةَ فَأَدْخَلْنَهَا عَلَيْهَا فَتَضَعُ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا تَدْعُو لَهَا وَتَأْمُرُهَا بِتَقْوَى اللهِ وَحَقِّ الزَّوْجِ.

(۱۷۴۱۶) حضرت حمید ؒ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب مدینہ والے اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے پاس رخصت کرنے لگتے تو اسے حضرت عائشہ ؓ کے پاس لاتے، حضرت عائشہ ؓ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتیں، اس کے لئے دعا کرتیں اور اسے تقویٰ اختیار کرنے اور خاوند کا حق ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔

(۱۷٤۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَكَانَ النِّسَاءُ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۴۱۷) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کے لیے کسی چیز کو سجدہ کرنا جائز نہیں، اگر اللہ کے غیر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتوں کو اجازت ہوتی کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں۔

(۱۷٤۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

(بخاری ۵۱۹۳۔ مسلم ۱۲۲)

(۱۷۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے، خاوند اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(۱۷٤۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ ، أَوْ مِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ كَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ.

(۱۷۴۱۹) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اگر آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ کو کالے پہاڑ کی طرف اور کالے پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف منتقل کر دے تو عورت پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(۱۷٤۲۰) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : جَلَسْنَا عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ. (ترمذی ۱۱۶۰۔ احمد ۴/ ۲۳)

(۱۷۴۲۰) حضرت طلق بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خاوند بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ ضرور آئے خواہ تنور پر بیٹھی ہو۔

(۱۷٤۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مَصَّتْ أَنْفَ زَوْجِهَا مِنَ الْجُذَامِ حَتَّى تَمُوتَ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ.

(۱۷۴۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورت کوڑھ کی وجہ سے خاوند کی ناک چاٹے اور اس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو جائے تو پھر بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہیں کیا۔

(۱۷٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَذْكُرُ أَنَّ سَلْمَانَ قَدَّمَهُ قَوْمٌ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ فَأَبَى عَلَيْهِمْ حَتَّى دَفَعُوهُ ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ قَالَ : أَكُلُّكُمْ رَاضٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُقْبَلُ صَلاَتُهُمْ : الْمَرْأَةُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَالْعَبْدُ الآبِقُ وَالرَّجُلُ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۲۲) حضرت قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم نے نماز پڑھانے کے لئے آگے کیا، انہوں نے انکار کیا لیکن لوگوں نے اصرار کر کے انہیں آگے کر ہی دیا، جب وہ نماز پڑھا کر فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ کیا تم سب میرے نماز پڑھانے سے راضی ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے، دوسرا بھاگا ہوا غلام اور تیسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھائے لیکن وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

(۱۷٤۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمْ آذَانَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا : الْعَبْدُ الآبِقُ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر بھی نہیں جاتی جب تک وہ توبہ نہ کرلیں: بھاگا ہوا غلام، وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو، وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں۔

(۱۷٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ : إِنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْنِي زَوْجَهَا.

(۱۷۴۲۴) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۱۷٤۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْنِي زَوْجَهَا.

(۱۷۴۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۱۵۳) المرأة الصالحة وَالسَّيِّئَةُ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق والی اور برے اخلاق والی عورت

(۱۷۴۲۶) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ فَائِدَةٍ اسْتَفَادَهَا الْمُسْلِمُ بَعْدَ الإِسْلاَمِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ ، تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَتَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي مَالِهِ وَنَفْسِهَا. (ابو داؤد ۱۶۶۱۔ سعيد بن منصور ۵۰۱)

(۱۷۴۲۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کے بعد مسلمان کے سب سے زیادہ فائدے والی چیز وہ خوبصورت عورت ہے جسے آدمی دیکھے تو خوش ہو جائے، جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور وہ جب وہ سفر میں ہو تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے۔

(۱۷۴۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ ، أَوْ قَالَ عَبْدٌ بَعْدَ إِيمَانٍ بِاللَّهِ خَيْرًا مِنِ امْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْخُلُقِ وَدُودٍ وَلُودٍ ، وَمَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنْهُنَّ غُنْمًا لاَ يُحْذَى مِنْهُ وَإِنَّ مِنْهُنَّ غُلاًّ يُفْدَى مِنْهُ.

(۱۷۴۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد آدمی کو اچھے اخلاق والی، زیادہ محبت کرنے والی اور بچوں کو جنم دینے والی عورت سے بڑھ کر خیر عطا نہیں ہوئی۔ اور کفر کے بعد آدمی کو برے اخلاق والی اور تیز زبان والی بیوی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ملی۔ بعض عورتیں ایسی نعمت ہیں جن سے بے رغبتی نہیں رکھی جا سکتی اور بعض عورتیں ایسی مصیبت ہیں کہ ان سے بچا نہیں جا سکتا۔

(۱۷۴۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ : مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عِنْدَ الرَّجُلِ كَمَثَلِ التَّاجِ الْمَخُوصِ بِالذَّهَبِ عَلَى رَأْسِ الْمَلِكِ وَمَثَلُ الْمَرْأَةِ السَّوْءِ عِنْدَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(۱۷۴۲۸) حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ فرماتے ہیں کہ نیک بیوی کی مثال سونے سے مزین اس تاج کی ہے جو کسی بادشاہ کے سر پر ہو اور نیک مرد کی بری بیوی کی مثال اس بھاری بوجھ کی سی ہے جو کسی بوڑھے کی کمر پر ہو۔

(۱۷۴۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : ثَلاَثَةٌ يَدْعُونَ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ : رَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا ، أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ.

(۱۷۴۲۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین لوگ ایسے ہیں جو بلاتے ہیں لیکن ان کی کوئی نہیں سنتا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی بے وقوف کے پاس مال رکھوایا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) تم اپنا مال بے وقوفوں کے پاس مت رکھواؤ۔ دوسرا وہ آدمی جس کے نکاح میں کوئی بداخلاق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے اور نہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ تیسرا وہ آدمی جس کا حق کسی آدمی پر لازم ہو لیکن اس کے پاس کوئی گواہ نہ ہو۔

(۱۷٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِالثَّلاَثِ الْفَوَاقِرِ ، قَالَ : وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ : إِمَامٌ جَائِرٌ ، إِنْ أَحْسَنْتَ لَمْ يَشْكُرْ ، وَإِنْ أَسَأْتَ لَمْ يَغْفِرْ وَجَارُ سَوْءٍ إِنْ رَأَى حَسَنَةً غَطَّاهَا ، وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا وَامْرَأَةُ السَّوْءِ إِنْ شَهِدْتَهَا غَاظَتْكَ ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا خَانَتْكَ.

(۱۷۴۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں تین مصیبتوں کے بارے میں نہ بتاؤں: ایک وہ ظالم سلطان کہ اگر تم اچھا کام کرو تو وہ تمہارا شکریہ ادا نہ کرے اور اگر غلطی کرو تو وہ تمہیں معاف نہ کرے۔ دوسرا برا پڑوسی، اگر تمہاری اچھائی دیکھے تو چھپا دے اور اگر برائی دیکھے تو افشاء کردے۔ تیسری ایسی بری بیوی کہ اگر تم موجود ہو تو تمہیں غصہ دلائے اور اگر تم غیر موجود ہو تو تمہارے ساتھ خیانت کرے۔

(۱۷٤۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ أنه كَانَ إِذَا زَوَّجَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ خَلاَ بِهَا فَنَهَاهَا ، عَنْ سَيِّءِ الأَخْلاَقِ وَأَمَرَهَا بِأَحْسَنِهَا.

(۱۷۴۳۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب وہ اپنی کسی بیٹی کی شادی کراتے تو اسے تنہائی میں نصیحت فرماتے بری عادات سے بچنے کا حکم دیتے اور اچھے اخلاق کا حکم دیتے۔

(۱۷٤۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : النِّسَاءُ ثَلاَثَةٌ : امْرَأَةٌ هَيِّنَةٌ لَيِّنَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ وَدُودٌ وَلُودٌ تُعِينُ أَهْلَهَا عَلَى الدَّهْرِ ، وَلاَ تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَى أَهْلِهَا ، وَقَلَّ مَا تَجِدُهَا ، ثَانِيَةٌ : امْرَأَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ إِنَّمَا هِيَ وِعَاءٌ لِلْوَلَدِ لَيْسَ عِنْدَهَا غَيْرُ ذَلِكَ ، ثَالِثَةٌ : غُلٌّ قَمِلٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي عُنُقِ مَنْ يَشَاءُ وَلاَ يَنْزِعُهَا غَيْرُهُ ، الرِّجَالُ ثَلاَثَةٌ : رَجُلٌ عَفِيفٌ مُسْلِمٌ عَاقِلٌ يَأْتَمِرُ فِي الأُمُورِ إِذَا أَقْبَلَتْ وَتَشَبَّهت ، فَإِذَا وَقَعَتْ خَرَجَ مِنْهَا بِرَأْيِهِ وَرَجُلٌ عَفِيفٌ مُسْلِمٌ لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ فَإِذَا وَقَعَ الأَمْرُ أَتَى ذَا الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ فَشَاوَرَهُ وَاسْتَأْمَرَهُ ثُمَّ نَزَلَ عِنْدَ أَمْرِهِ، وَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ لاَ يَأْتَمِرُ رُشْدًا وَلاَ يُطِيعُ مُرْشِدًا.

(۱۷۴۳۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتیں تین قسم کی ہیں: ایک وہ اچھے مزاج والی، نرم طبیعت والی، پاکدامن، مسلمان، محبت کرنے والی، اولاد کو جنم دینے والی بیوی جو اپنے خاوند کی ہر حال میں معاونت کرے اور مصیبتوں پر شکوہ نہ کرے۔ لیکن

ایسی عورت بہت کم ملتی ہے۔ دوسری وہ پاکدامن اور مسلمان عورت، جو بچوں کی تربیت کرے اور اسے بچوں کے علاوہ کوئی کام نہ ہو۔ تیسری وہ عورت جو بدمزاج اور بدفطرت ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسی عورت جس کے گلے میں چاہے ڈال دیتا ہے اور اسے اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔ مردوں کی بھی تین قسمیں ہیں: ایک وہ پاکدامن مسلمان سمجھدار مرد جو ہر طرح کے معاملات کی فہم رکھتا ہو، اگر کسی مشکل میں مبتلا ہو تو اپنی دانائی کی وجہ سے اس سے نکل جائے۔ دوسرا وہ پاکدامن مسلمان مرد جو خود تو صاحب الرائے نہ ہو لیکن جب کوئی معاملہ پیش آئے تو سمجھدار اور صاحب الرائے سے مشورہ کرے اور اس کے مشورے پر عمل کرے اور تیسرا وہ نادان اور بے وقوف شخص جو نہ خود صاحب الرائے ہو نہ کسی سمجھدار سے مشورہ کرے اور نہ کسی خیر خواہ کی اطاعت کرے۔

(١٥٤) ما ينكح، وأَفْضَلُ مَا يُنْكَحُ عَلَيْهِ ؟

نکاح کی بنیاد کن چیزوں کو بنانا چاہئے؟

(١٧٤٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بن عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. (مسلم ١٠٨٧۔ ترمذی ١٠٨٦)

(۱۷۴۳۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے اس کے دین، اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ لازمی طور پر دین دار عورت سے شادی کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٧٤٣٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَدَنِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى إِحْدَى خِصَالٍ ثَلاَثٍ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا ، عَلَى جَمَالِهَا ، تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا ، عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ.

(حاکم ١٦١۔ احمد ٣/ ٨٠)

(۱۷۴۳۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے تین خصوصیات میں سے کسی ایک کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دین داری کی وجہ سے۔ تمہیں چاہیے کہ شادی کی بنیاد دینداری اور اخلاق کو بناؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٧٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ :تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا وَخُلُقِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا ، أَيْنَ بِكَ ، عَنْ ذَاتِ الْخُلُقِ وَالدِّينِ ، تَرِبَتْ يَمِينُكَ. (سعید بن منصور ٥٠٢)

(۱۷۴۳۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے اس کے دین، اخلاق، مال

یا جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ شادی کی بنیاد دینداری اور اخلاق کو بناؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۱۷٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا وَعَلَى حَسَبِهَا وَعَلَى جَمَالِهَا وَعَلَى دِينِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَمِينُكَ.

(۱۷۴۳۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے مال، خاندان، جمال یا دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ دینداری کو بنیاد بنا کر نکاح کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۱۵۵) ما يؤمر بِهِ الرَّجُلُ إذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ؟

بیوی سے شرعی ملاقات کے کیا آداب ہیں؟

(۱۷٤۳۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا. (بخاری ۳۲۷۱۔ مسلم ۱۱۶)

(۱۷۴۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما، جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد اگر اللہ نے اولاد دی تو وہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہے گی۔

(۱۷٤۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ :تَزَوَّجْتُ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَدَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمُ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو ذَرٍّ وَحُذَيْفَةُ قَالَ : وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ قَالَ :فَذَهَبَ أَبُو ذَرٍّ لِيَتَقَدَّمَ فَقَالُوا :إلَيْكَ ، قَالَ :أَوَ كَذَلِكَ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَتَقَدَّمْتُ إلَيْهِمْ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ وَعَلَّمُونِي فَقَالُوا :إذَا أُدْخِلَ عَلَيْكَ أَهْلُكَ فَصَلِّ عَلَيْكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ خَيْرِ مَا دَخَلَ عَلَيْكَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنْ شَرِّهِ ثُمَّ شَأْنَكَ وَشَأْنَ أَهْلِكَ.

(۱۷۴۳۸) حضرت ابو اسید کے مولی حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو میں غلام تھا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کی دعوت کی۔ ان میں حضرت ابن مسعود، حضرت ابوذر اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آگے ہونے لگے تو ساتھیوں نے ان سے فرمایا آپ آگے بڑھیں اور مجھے نماز پڑھانے کو کہا۔ میں غلام تھا پھر بھی میں نے نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو، پھر اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو اور شر سے پناہ چاہو۔ پھر اپنی بیوی کے ساتھ مصروف ہو جاؤ۔

(۱۷٤۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَلْقَمَةَ بن قَيس ،

عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إذا غَشِيَ أَهْلَهُ فَأَنْزَلَ قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنَا نَصِيباً.

(۱۷۴۳۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ! جو اولاد تو ہمیں عطا کرے شیطان کو اس پر تسلط نہ دینا۔

(۱۷٤٤۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتْ لاَ تُزَفُّ بِالْمَدِينَةِ جَارِيَةٌ إِلَى زَوْجِهَا حَتَّى يُمَرَّ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :قَالَ :أُرَاهُ قَالَ :رَكْعَتَيْنِ وَحَتَّى يُمَرَّ بِهَا عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْعُونَ لَهَا.

(۱۷۴۴۰) حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں کہ مدینہ میں جب کسی لڑکی کو رخصت کیا جاتا تو پہلے اس کو مسجد میں لاکر دو رکعت نماز پڑھائی جاتی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس لائی جاتی تاکہ وہ اس کے لئے دعا فرمائیں۔

(۱۷٤٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَرِيرٍ ، فَقَالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ جَارِيَةً شَابَّةً وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْرَكَنِي قَالَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ الإِلْفَ مِنَ اللهِ وَالْفَرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يُرِيدُ أَنْ يُكَرِّهَ إِلَيْكُمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ، فَإِذَا أَتَتْك فَمُرْهَا فَلْتُصَلِّ خلفك رَكْعَتَيْنِ.

(۱۷۴۴۱) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ابوجریر نامی ایک صاحب حضرت عبداللہ کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے شادی کی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھ سے بیزار نہ ہوجائے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ محبت اللہ طرف سے ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنادے۔ جب وہ تمہارے پاس آئے تو اسے حکم دو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعات نماز پڑھے۔

(۱۵٦) فی المرأة تَلْحَقُ بِأَرْضِ الشِّرْكِ يُعْتَدُّ بِهَا ؟

اگر کوئی مسلمان عورت مشرکین کی سرزمین میں جا بسے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷٤٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ قَالَ :إذَا لَحِقَتِ امْرَأَةُ الْمُسْلِمِ بِالْمُشْرِكِينَ لَمْ يُعْتَدَّ بِهَا مِنْ نِسَائِهِ.

(۱۷۴۴۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کی بیوی مشرکین کی سرزمین میں جا بسے تو وہ مسلمان کی بیوی نہیں شمار کی جائے گی۔

(۱۷٤٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۴۴۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۵۷) من کان یَقُولُ یُطْعِمُ فِی الْعُرْسِ وَالْخِتَانِ

شادی اور ختنوں کے موقع پر کھانا کھلانا

(۱۷٤٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بن عوف : أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ يَعْنِي ، حِينَ تَزَوَّجَ. (بخاری ۲۰۴۹۔ ابوداؤد ۲۱۰۲)

(۱۷۴۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا ''ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری سے کرو''

(۱۷٤٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : بَنَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالاً إِلَى الطَّعَامِ. (بخاری ۵۱۷۰۔ ترمذی ۳۲۱۹)

(۱۷۴۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں ایک سے شرعی ملاقات فرمائی تو مجھے بھیجا کہ میں کچھ لوگوں کو کھانے کے لئے بلالاؤں۔

(۱۷٤٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ بِلاَلٌ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ ، قَالَ لِبِلاَلٍ : سُقْ هَذَا ، ثُمَّ قَالَ : أَعِينُوا أَخَاكُمْ فِي وَلِيمَتِهِ. (ابوداؤد ۲۲۶۔ سعید بن منصور ۵۸۸)

(۱۷۴۴۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونا لایا گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے اپنی ضرورت میں خرچ کرلو۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ولیمہ میں اپنے بھائی کی مدد کرو۔

(۱۷٤٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بن صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ. (نسائی ۶۶۰۷۔ احمد ۶/ ۱۱۳)

(۱۷۴۴۷) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کا ولیمہ دو مد شعیر کے ساتھ فرمایا۔

(۱۷٤٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ : لَمَّا تَزَوَّجَ أَبِي : سِيرِينُ دَعَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَنْصَارِ دَعَاهُمْ وَدَعَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ هِشَامٌ : وَأَظُنُّهُ قَالَ وَمُعَاذًا قَالَ : فَكَانَ أُبَيٌّ صَائِمًا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَمَّنَ الْقَوْمُ.

(۱۷۴۴۸) حضرت حفصہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب میرے والد سیرین نے شادی کی تو سات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی دعوت کی۔ جب انصار کی دعوت کا دن ہوا تو حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا اس دن روزہ تھا۔ جب سب نے کھانا کھالیا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی اور باقی لوگوں نے اس دعا پر آمین کہا۔

(۱۷٤٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَشْبَعَ الْمُسْلِمِينَ خُبْزًا وَلَحْمًا. (بخاری ۴۷۹۳۔ مسلم ۱۰۴۸)

(۱۷۴۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ فرمایا اور مسلمانوں کو خوب سیر کر کے روٹی اور گوشت کھلایا۔

(۱۷٤٥۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَجُوزٌ مِنَ الْحَيِّ قَالَتْ :زَوَّجَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ بَعْضَ بَنِيهِ قَالَتْ :فَأَوْلَمَ عَلَيْهِ فَدَعَا نَاسًا.

(۱۷۴۵۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کرائی پھر ولیمہ کیا اور کچھ لوگوں کو دعوت دی۔

(۱۷٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطْعِمُ عَلَى خِتَانِ الصِّبْيَانِ.

(۱۷۴۵۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بچوں کے ختنے کے موقع پر کھانا کھلاتے تھے۔

(۱۷٤٥۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ أن أَبَا وَائِلٍ :أَوْلَمَ بِرَأْسِ بَقَرَةٍ وَأَرْبَعَةِ أَرْغِفَةٍ.

(۱۷۴۵۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رحمہ اللہ نے گائے کی سری اور چار بڑی روٹیوں سے ولیمہ کھلایا۔

(۱۷٤٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :عَرَّسْتُ فِي عَهْدِ أَبِي فَآذَنَ أَبِي النَّاسَ ، وَكَانَ فِيمَنْ آذَنَ لأَبِي أَيُّوبَ.

(۱۷۴۵۳) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی زندگی میں شادی کی، میرے والد نے لوگوں کو بلایا جن میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

(۱۷٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَحَرَ جَزُورًا.

(۱۷۴۵۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے ولیمہ کے لئے کئی اونٹ ذبح کئے۔

(۱۷٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ :خَتَنَنِي أَبِي أَنَا وَنُعَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَذَبَحَ عَلَيْنَا كَبْشًا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَجْذِلُ بِهِ عَلَى الْغِلْمَانِ.

(۱۷۴۵۵) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے اور نعیم بن عبداللہ رحمہ اللہ کے ختنے کرائے اور ہمارے لئے ایک مینڈھا ذبح کرایا، مجھے یاد ہے کہ ہم اس کے ٹکڑے لڑکوں کی طرف کاٹ کر پھینک رہے تھے۔

(۱۵۸) مَا قَالُوا فِي الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس عورت کا بیان جس نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا

(۱۷٤٥٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كَانَ يقال :إِنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ

مِنَ اللاَّتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ علیه السلام. (بخاری ۵۱۱۳۔ مسلم ۵۰)

(۱۷۴۵۶) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا۔

(۱۷۴۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ قَالَ : لم تهَبْ نَفْسَهَا.

(۱۷۴۵۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اپنا نفس ہبہ نہیں کیا۔

(۱۷۴۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَسْأَلُهُمْ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ قَالَ شُعْبَةُ : وَظَنِّي أَنَّهُ ابْنُ حُسَيْنٍ قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ : هِيَ امْرَأَةٌ مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ شَرِيكٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(نسائی ۸۹۲۸۔ احمد ۶/ ۴۶۳)

(۱۷۴۵۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک نے مدینہ والوں سے اس عورت کے بارے میں پوچھنے کے لئے خط لکھا تو جواب میں حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے لکھا کہ وہ قبیلہ ازد کی ام شریک نامی عورت تھیں جنہوں نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔

(۱۷۴۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَهِيَ مِمَّنْ أَرْجَأَ.

(۱۷۴۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک انصاری عورت تھیں جنہوں نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔

(۱۷۴۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ لِلشَّيْءِ : لَهُوَ أَعْظَمُ نَحِيًّا مِنْ نَحِيِّ أُمِّ شَرِيكٍ.

(۱۷۴۶۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ والے کسی بہت زیادہ برکت والی چیز کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ وہ ام شریک کے مشکیزے سے بھی زیادہ ہے۔

(۱۷۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَعُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالُوا : الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةُ. (طبری ۲۳۔ بیہقی ۵۵)

(۱۷۴۶۱) حضرت محمد بن کعب، حضرت عمر بن حکم اور حضرت عبد اللہ بن عبیدہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۷۴۶۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ قَالَ : بِغَيْرِ صَدَاقٍ.

(۱۷۴۶۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بغیر مہر کے نکاح کرنا ہے۔

(۱۷۴۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : (وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) قَالَ : فَعَلَتْ وَلَمْ يَفْعَلْ.

(۱۷۴۶۳) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت نے تو نفس ہبہ کر دیا تھا لیکن حضور ﷺ نے قبول نہیں فرمایا۔

(۱۵۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

اگر آدمی اسلام قبول کرلے اور اس کے پاس دو سگی بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۴۶۴) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : حدَّثَنَا أَشْيَاخُ عُمَرِيِّينَ مِنْ جُلَسَاءِ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ أَنَّ هَمَّامَ بْنَ عُمَيْرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ كَانَ جَمَعَ بَيْنَ أُخْتَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حَتَّى كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ وَأَنَّهُ رُفِعَ شَأْنُهُ إِلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : اخْتَرْ إِحْدَاهُمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَبْتِ الأُخْرَى لأَضْرِبَنَّ رَأْسَكَ.

(۱۷۴۶۴) حضرت عوف ؒ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنوتیم اللہ کے ھمام بن عمیر نامی آدمی کے پاس جاہلیت میں دو سگی بہنیں (بیوی یا باندی کے طور پر) تھیں۔ اور ان میں سے کسی سے بھی علیحدگی اختیار نہیں کی۔ حضرت عمر ؓ کی خلافت کے زمانے میں اس کا معاملہ حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو پیغام دیا کہ دونوں میں سے ایک کو اختیار کرلو اور خدا کی قسم اگر تم دوسری کے پاس گئے تو میں تمہارے سر پر ماروں گا۔

(۱۷۴۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ حَبَسَ الأُولَى مِنْهُمَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۴۶۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کے پاس (بیوی یا باندی کے طور پر) دو عورتیں ہوں تو اگر وہ چاہے تو پہلی کو روک لے۔

(۱۷۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ الرُّعَيْنِيِّ ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي أُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ : إِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقْ إِحْدَاهُمَا. (ترمذی ۱۱۲۹۔ احمد ۴/ ۲۳۲)

(۱۷۴۶۶) حضرت دیلمی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس آیا تو اس وقت میرے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں جن سے میں نے جاہلیت میں شادی کی تھی۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم واپس جاؤ تو ایک کو طلاق دے دینا۔

(۱۶۰) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

ایک آدمی اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دس عورتیں ہوں تو کیا حکم ہے؟

(۱۷٤٦۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَسْلَمَ غَيْلاَنُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

(دار قطنی ۲۷۱- بیهقی ۱۸۳)

(۱۷۴۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی ؓ نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو۔

(۱۷٤٦۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرٌ ، أَوْ سِتُّ نِسْوَةٍ قَالَ : يُمْسِكُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

(۱۷۴۶۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دس یا چھ عورتیں ہوں تو وہ ان میں سے چار رکھ لے۔

(۱۷٤٦۹) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ الأَسَدِيِّ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. (ابو داؤد ۲۲۳۶- ابن ماجه ۱۹۵۲)

(۱۷۴۶۹) حضرت حمیضہ بن شمردل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن حارث ؓ نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں حضور ﷺ نے انہیں چار کو اختیار کرنے کا حکم دیا۔

(۱٦۱) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ (غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷٤۷۰) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ﴾ قَالَ : الَّذِي لَمْ يَبْلُغْ أَرَبُهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَى عَوْرَةِ النِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۰) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نہ

پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہو سکے۔

(۱۷٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَظُنُّهُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ﴾ قَالَ : هو الأَبْلَهُ الَّذِي لاَ يَعْرِفُ أَمْرَ النِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۱) حضرت مجاہد ریشید قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نہ پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہو سکے۔

(۱۷٤۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ قَالَ : الَّذِي لاَ أرب له بِالنِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۲) حضرت مجاہد ریشید قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نا پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہو سکے۔

(۱۷٤۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الْمَعْتُوهُ.

(۱۷۴۷۳) حضرت سعید بن مسیّب ریشید قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پاگل ہے۔

(۱۷٤۷٤) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّد ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ الَّذِي يَقُولُونَ : أَحْمَقُ

(۱۷۴۷۴) حضرت حسن ریشید قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بے وقوف ہے۔

(۱۷٤۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ الَّذِي لاَ تَسْتَحْيِي مِنْهُ النِّسَاءُ.

(۱۷۴۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جس سے عورتیں حیا نہ کرتی ہوں۔

(۱۷٤۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : هُوَ الَّذِي لاَ يَقُومُ إِرْبُهُ.

(۱۷۴۷۶) حضرت عکرمہ ریشید قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی عقل قائم نہ ہو۔

(۱٦۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَلَهَا صَدَاقٌ أَمْ لاَ ؟

جو عورت اپنی عدت میں شادی کر لے اسے مہر ملے گا یا نہیں؟

(۱۷٤۷۷) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : فَرَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ

صَدَاقَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :لَمْ يَكُنْ صَدَاقُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ ، هُوَ بِمَا أَصَابَ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۷) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے اس کی عدت میں شادی کی گئی حضرت عمر رضی اللہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کا مہر بیت المال میں جمع کرادیا۔ حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ مہر کا مال بیت المال میں نہیں جائے گا یہ اس کی شرمگاہ کا عوض ہے۔

(۱۷٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُجعَلُ صَدَاقُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ عَلِي :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۸) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے اس کی عدت میں شادی کی گئی حضرت عمر رضی اللہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کا مہر بیت المال میں جمع کرادیا۔ حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی لیکن مہر شرمگاہ کے حلال ہونے کا عوض بنے گا۔

(۱۷٤۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۹) حضرت سعید بن مسیب ریشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی لیکن مہر شرمگاہ کے حلال ہونے کا عوض بنے گا۔

(۱۷٤۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُلْقَى الصَّدَاقُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۱۷۴۸۰) حضرت سلیمان بن یسار ریشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور مہر بیت المال میں جمع کرایا جائے گا۔

(۱۷٤۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كُلُّ نِكَاحٍ فَاسِدٍ نَحْوَ الَّذِي تُزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا وَأَشْبَاهِهِ ، هَذَا مِنَ النِّكَاحِ الْفَاسِدِ إِذَا كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۴۸۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ ہر نکاح فاسد جیسے عورت کا عدت میں شادی کرنا وغیرہ، ایسے نکاحوں میں اگر آدمی نے بیوی سے دخول کیا تو عورت کو مہر تو ملے گا البتہ دونوں میں جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷٤۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَيَكُونُ لَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۸۲) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ البتہ فرج کو حلال کرنے کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا۔

(١٧٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا مَا عَاشَا وَيُجْعَلُ صَدَاقُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ : كَانَ نِكَاحُهَا حَرَامًا فَصَدَاقُهَا حَرَامًا ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَتُوَفِّيَ عِدَّةَ مَا بَقِيَ مِنَ الزَّوْجِ الأَوَّلِ ثُمَّ تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ثُمَّ إِنْ شَاءَ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۷۴۸۳) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی عدت میں شادی کی تو حضرت عمر ؓ نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں ان کے درمیان جدائی کرادی جائے اور ان کا مہر بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔ اور فرمایا کہ ان کا نکاح بھی حرام تھا اور مہر بھی حرام ہے۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے، پھر عورت پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت گزارے پھر تین حیض عدت گزارے اور شرمگاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے اسے مہر ملے گا۔ پھر اگر آدمی چاہے تو اسے دوبارہ نکاح کا پیغام بھجوا دے۔

(١٦٣) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ مَنْ قَالَ يُجَامِعُ أَهْلَهُ

ایک آدمی کی نظر کسی اجنبی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی محسوس ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے؟

(١٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ يَدُفْنَ طِيبًا قَالَ : فَعَرَفْنَ فِي وَجْهِهِ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ ، فَقَالَ : مَنْ رَأَى مِنْكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلُ الَّذِي مَعَهَا. (مسلم ۹)

(۱۷۴۸۴) حضرت عبد اللہ بن حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، ایک خاتون پر آپ کی نگاہ پڑی اور وہ آپ کو بھلی محسوس ہوئی۔ آپ واپس حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کچھ عورتیں بیٹھی خوشبو بنا رہی تھیں۔ ان عورتوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو چلی گئیں۔ حضور ﷺ نے اپنی حاجت کو پورا فرمایا اور باہر تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کرلے کیونکہ جو کچھ اس عورت میں ہے وہ اس کی بیوی میں بھی ہے۔

(١٧٤٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ إِلاَّ إِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : يَدُفْنَ طِيبًا.

(۱۷۴۸۵) ایک اور سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۱۷۴۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُلاَّمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ رَأَى مِنْكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيُوَاقِعْ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهُنَّ مِثْلَ الَّذِي مَعَهُنَّ. (دارمی ۲۲۱۵)

(۱۷۴۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کر لے کیونکہ جو کچھ ان عورتوں میں ہے وہ اس کی بیویوں میں بھی ہے۔

(۱۷۴۸۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً ، فَأَتَى أُمَّ سَلَمَةَ فَوَاقَعَهَا وَقَالَ :إِذَا رَأَى أحدكم امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهُنَّ مِثْلَ الَّذِي مَعَهُنَّ.

(۱۷۴۸۷) حضرت سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ایک عورت پر پڑی، وہ بھلی محسوس ہوئی تو آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شرعی ملاقات کی اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کر لے کیونکہ جو کچھ ان عورتوں میں ہے وہ اس کی بیویوں میں بھی ہے۔

(۱۷۴۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

(مسلم ۹۔ ابوداؤد ۲۱۴۴)

(۱۷۴۸۸) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا قول ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۷۴۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ قَالَ :يَذْكُرُ أَخْسَاءَ الْبَقَرِ.

(۱۷۴۸۹) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نظر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی لگے تو گائے کے نامکمل بچے کو یاد کر لے۔

(۱۷۴۹۰) حَدَّثَنَا زيد بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فتعجبه قَالَ :يَذْكُرُ مَنَاتِنَهَا.

(۱۷۴۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نظر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی لگے تو عورت کی بدبودار چیزوں کا خیال لائے۔

(۱۶۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى حُكْمِهَا

ایک آدمی عورت سے اس بات پر شادی کرے کہ مہر کے بارے میں عورت کی فرمائش مانی جائے گی

(۱۷۴۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّخَعِيَّ قَالَ :تَزَوَّجَ الأَشْعَثُ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :أَرْضِهَا أَرْضِهَا.

(۱۷۴۹۱) حضرت نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ اشعث نے ایک عورت سے منہ مانگے مہر پر شادی کی، پھر یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے راضی کرو، اسے راضی کرو۔

(۱۷۴۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إذا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ عَلَى حُكْمِهَا ، أَوْ حُكْمِهِ فَجَارَ فِي الصَّدَاقِ او جَارُوا رُدَّ ذَاكَ إِلَى صَدَاقِ مِثْلِهَا لاَ وَكْسَ وَلاَ شَطَطَ وَالنِّكَاحُ جَائِزٌ.

(۱۷۴۹۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شادی اس بات پر ہوئی کہ مہر کے معاملے میں عورت یا مرد کے حکم کا اعتبار ہوگا اور بعد میں جھگڑا ہو گیا تو بغیر کمی زیادتی کے مہر مثلی ملے گا اور نکاح جائز ہے۔

(۱۷۴۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ :خَطَبَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ابْنَتَهُ فَأَبَى إِلاَّ عَلَى حُكْمِهِ فَرَجَعَ عَمْرٌو فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فَقَالُوا :أَتُرِيدُ أَنْ تُحَكِّمَ رَجُلاً مِنْ طَيْءٍ فِي عَقْدِكَ فَأَبَتْ نَفْسُهُ فَتَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَحَكَّمَ عَدِيٌّ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعَ مِئَةٍ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَمْرٌو بِعَشَرَةِ آلاَفٍ وَقَالَ :جَهِّزْهَا.

(۱۷۴۹۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث ؒ نے عدی بن حاتم ؒ کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ عدی بن حاتم ؓ نے فرمایا کہ مہر میرے حکم کے مطابق طے ہوگا۔ عمرو بن حریث نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا تم طی کے ایک آدمی کو اپنے نکاح کے معاملے کا حاکم بناؤ گے۔ عمرو بن حریث نے پھر بھی انہیں ہی حکم سونپ دیا تو حضرت عدی نے فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ کی سنت چار سو اسی ہے۔ عمرو نے انہیں دس ہزار بھیجے اور کہا کہ اپنی بیٹی کی رخصتی فرما دیجئے۔

(۱۷۴۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ الأَشْعَثَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْهَا ، فَقَالَ :بِتُّ لَيْلَةً لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللَّهُ مَخَافَةَ أَنْ تَحْكُمَ عَلَيَّ فِي مَالِ قَيْسٍ ، فَقَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهَا إِنَّمَا لَهَا مَهْرُ نِسَائِهَا.

(۱۷۴۹۴) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اشعث ؒ نے ایک عورت سے اس کے منہ مانگے مہر پر شادی کی اور پھر حضرت عمر ؓ سے اس بارے میں سوال کیا کہ میں نے اس کے ساتھ ایک رات گزاری ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے، اس خوف کے ساتھ کہ کہیں وہ مجھ پر قیس کے مال کی فرمائش نہ کردے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے یہ نہیں ملے گا اسے مہر مثلی ملے گا۔

(۱۷۴۹٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهِ فَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ أَنْ يَحْكُمَ الرَّجُلُ قَالَ :لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا.

(۱۷۴۹۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی عورت سے اپنی مرضی کے مہر پر شادی کرے اور مہر کی تقرری سے پہلے آدمی کا انتقال ہو جائے تو عورت کو مہر مثلی ملے گا۔

(۱۷٤۹٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهِ فَحَكَمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ قَالَ :يَجُوزُ ، قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَزَوَّجُونَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَأَكْثَرَ.

(۱۷۴۹۶) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے اپنی مرضی کا مہر دینے پر شادی کی، پھر اس نے دس درہم مہر دیے تو حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اسے جائز قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمان اس سے کم اور زیادہ مہر پر نکاح کیا کرتے تھے۔

(١٦٥) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ ، مَا يُقَالُ لَهُ ؟

جس آدمی کی شادی ہو اسے کیا دعا دینی چاہئے؟

(۱۷٤۹۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لآخَرَ :بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ، فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُولُوا هَكَذَا قُولُوا :بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ.

(۱۷۴۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کی شادی کے موقع پر اسے دعا دی: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ (خوش رہو اور اولاد پاؤ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے۔

(۱۷٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالُوا :بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُولُوا ذَاكَ :قَالُوا :كَيْفَ نَقُولُ يَا أَبَا يَزِيدَ ؟ قَالَ :تَقُولُونَ :بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ فَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ ، أَوْ نُؤْمَرُ بِذَلِكَ. (ابن ماجه ۱۹۰۶۔ احمد ۱/ ٤٥۱)

(۱۷۴۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی پھر لوگوں کی دعوت کی تو لوگوں نے انہیں بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ کہہ کر دعا دی۔ انہوں نے فرمایا کہ یوں نہ کہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر ہم کیا کہیں تو انہوں نے فرمایا کہ تم کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے کیونکہ ہمیں یہی کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(١٦٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَمُرُّ بِهِ الْمَرْأَةُ فَيَنْظُرُ إلَيْهَا ، مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

بدنظری کی ممانعت

(۱۷٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَائَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

(مسلم ۱٦۹۹۔ ابو داؤد ۲۱٤۱)

(۱۷۴۹۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نگاہ کو پھیر لو۔

(۱۷۵۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ تُتْبِعَنَّ نَظَرَكَ حُسْنَ رِدَاءِ امْرَأَةٍ فَإِنَّ النَّظَرَ يَجْعَلُ شَهْوَةً فِي الْقَلْبِ.

(۱۷۵۰۰) حضرت علاء بن زیاد ریشید فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اپنی نظر کو کسی عورت کی چادر کے حسن پر بھی مت ڈالو کیونکہ نظر دل میں خواہش کو بیدار کرتی ہے۔

(۱۷۵۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : (قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ) قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : الرَّجُلُ يَنْظُرُ الْمَرْأَةَ لاَ يَرَى مِنْهَا مُحَرَّمًا قَالَ : مَا لَكَ أَنْ تثقبها بِعَيْنِكَ ؟.

(۱۷۵۰۱) حضرت عاصم احول ریشید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شعبی ریشید نے قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ) مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو جھکائیں۔ میں نے حضرت شعبی ریشید سے کہا کہ آدمی کسی عورت کو دیکھتا ہے لیکن اس کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اپنی آنکھوں سے اس میں سوراخ کرنا چاہتے ہو؟

(۱۷۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : نَظْرَةٌ يَهْوَاهَا الْقَلْبُ فَلاَ خَيْرَ فِيهَا.

(۱۷۵۰۲) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ وہ نظر جو دل میں خواہش کو بیدار کرے اس میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۷۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الإِيَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : لاَ تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَ لَكَ الآخِرَةُ.(ترمذی ۲۷۷۷۔ ابو داؤد ۲۱۴۲)

(۱۷۵۰۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نہ ڈالو، کیونکہ پہلی نظر میں تو گنجائش ہے لیکن دوسری میں تمہارے لئے گنجائش نہیں۔

(۱۷۵۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي طَرِيقٍ فَاسْتَقْبَلَتْنَا امْرَأَةٌ أو جارية قَالَ : فَنَظَرْنَا إِلَيْهَا جَمِيعًا قَالَ ثُمَّ إِنَّ سَعِيدًا غَضَّ بَصَرَهُ فَنَظَرْتُ أنا ، قَالَ : فَقَالَ لِي سَعِيدٌ : الأُولَى لَكَ وَالثَّانِيَةُ عَلَيْكَ.

(۱۷۵۰۴) حضرت موسیٰ جہنی ریشید کہتے ہیں کہ میں ایک راستے میں حضرت سعید بن جبیر ریشید کے ساتھ تھا۔ ہمارے سامنے ایک عورت یا لڑکی آئی تو ہم سب کی نگاہ اس پر پڑ گئی، پھر حضرت سعید نے نگاہ جھکا لی لیکن میں دیکھتا رہا، مجھ سے حضرت سعید نے فرمایا کہ پہلی نظر میں پکڑ نہیں لیکن دوسری میں پکڑ ہے۔

(۱۷۵۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : النَّظْرَةُ الأُولَى لاَ يَمْلِكُهَا أَحَدٌ وَلَكِنِ الَّذِي يَدُسُّ النَّظَرَ دَسًّا.

(۱۷۵۰۵) حضرت قیس ریشید فرماتے ہیں کہ پہلی نظر پر گرفت نہیں لیکن اگر کوئی دیکھتا ہی رہے تو قابلِ گرفت ہے۔

(۱۷۵۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الهيثم قَالَ قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ سِيرِينَ : أَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الطَّرِيقِ أَلَيْسَ لِي

النَّظْرَةُ الْأُولَى ثُمَّ أَصْرِفُ عَنْهَا بَصَرِى ؟ قَالَ : أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ : ﴿يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ، وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾.

(۱۷۵۰۶) حضرت ابو ہیثم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن سیرین ؒ سے سوال کیا کہ اگر میرے سامنے کوئی عورت راستے میں آ جائے اور میں اس سے نگاہ پھیر لوں تو کیا مجھے گناہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا قرآن نہیں پڑھتے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ ایمان سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے۔

(۱۷۵۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : إِذَا لَقِيتَ الْمَرْأَةَ فَغُضَّ عَيْنَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ.

(۱۷۵۰۷) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کسی عورت سے سامنا ہو تو اس کے گذرنے تک اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھو

(۱۷۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ : لَا يَضُرُّكَ حُسْنُ امْرَأَةٍ مَا لَمْ تَعْرِفْهَا.

(۱۷۵۰۸) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ تمہیں عورت کا حسن کوئی نقصان نہ دے گا جب تک تم اسے پہچان نہ لو۔

(۱۷۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ : بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ رَأَيْتُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَنِي دَلُّهَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا فَوَجَدْتُهَا مَشْغُولَةً وَلَا يَضُرُّكَ حُسْنُ امْرَأَةٍ مَا لَمْ تَعْرِفْهَا.

(۱۷۵۰۹) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ دورانِ طواف ایک عورت پر میری نگاہ پڑی، وہ مجھے بھلی محسوس ہوئی، میں نے اس کے بارے میں سوال کرنا چاہا لیکن وہ مصروف تھی۔ تمہیں عورت کا حسن اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک تم اسے جان نہ لو۔

(۱۷۵۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَوْجًا ، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ.

(۱۷۵۱۰) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے بیوی یا محرم رشتہ دار کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنا درست نہیں۔

(۱۷۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَانَ طَاوُوسٌ لَا يَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا امْرَأَةٌ.

(۱۷۵۱۱) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس ؒ کسی ایسے قافلے میں نہ جاتے جس میں عورتیں ہوتیں۔

(۱۷۵۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي طُفَيْلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا عَلِيُّ ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ. (احمد ۱/ ۱۵۹۔ دارمی ۲۷۰۹)

(۱۷۵۱۲) حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے

اورتم جنت کے دونوں کناروں کو پانے والے ہو، ایک نظر پڑ جائے تو دوسری مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر کی گنجائش ہے لیکن دوسری کی اجازت نہیں۔

(۱۷۵۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ ، وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ قَالَ : الرَّجُلُ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ فَتَمُرُّ بِهِمُ الْمَرْأَةُ فَيُرِيهِمْ أَنَّهُ يَغُضُّ بَصَرَهُ عَنْهَا فَإِنْ رَأَى مِنْهُمْ غَفْلَةً نَظَرَ إِلَيْهَا فَإِنْ خَافَ أَنْ يَفْطَنُوا بِهِ غَضَّ بَصَرَهُ وَقَدِ اطَّلَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ أَنَّهُ وَدَّ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَوْرَتِهَا.

(۱۷۵۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) اللہ آنکھوں کی خیانت اور دل میں چھپے خیالات کو جانتا ہے۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ایک آدمی کچھ لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہے اور وہاں سے ایک عورت گذرتی ہے، وہ لوگوں کو یہ باور کراتا ہے کہ اس نے اپنی نگاہ جھکالی ہے، پھر اگر وہ لوگوں کو خود سے غافل پاتا ہے تو عورت کو دیکھنے لگتا ہے اور اگر اسے اندیشہ ہو کہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو نظر کو جھکالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے خیالات سے بھی واقف ہے کہ وہ آدمی عورت کے چھپے ہوئے حصے کو بھی دیکھنا چاہتا ہے۔

(۱۷۵۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى :لأَنْ تَمْتَلِءَ مَنْخِرَيَّ مِنْ رِيحِ جِيفَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَمْتَلِئَا مِنْ رِيحِ امْرَأَةٍ.

(۱۷۵۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ناک میں کسی مردار کی بو آئے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اس میں کسی عورت کی خوشبو آئے۔

(۱۷۵۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أُزَاحِمَ بَعِيرًا مَطْلِيًّا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَاحِمَ امْرَأَةً.

(۱۷۵۱۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تارکول سے لیپ کئے اونٹ سے ٹکراؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کسی عورت سے ٹکراؤں۔

(۱۷۵۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ فَاعِلَةٌ يَعْنِي زَانِيَةً.

(۱۷۵۱۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بدنظر آنکھ زنا کرنے والی ہے۔

(۱٦٧) الرجل يطلق امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ يُجَامِعُهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً ، مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

اگر ایک آدمی دخول سے پہلے عورت کو طلاق بائنہ دے دے اور پھر اس خیال سے جماع کر بیٹھے کہ ابھی رجوع کا حق ہے تو اس عمل کا کیا حکم ہوگا؟

(۱۷۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۵۱۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو دخول سے پہلے ایک یا دو طلاقیں دیدے اور یہ سمجھتے ہوئے اس سے جماع کرے کہ ابھی رجوع کا حق باقی ہے تو عورت کو مہر ملے گا اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷۵۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً لِغَشَيَانِهِ إِيَّاهَا.

(۱۷۵۱۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔ کیونکہ مرد عورت سے جماع کر چکا ہے۔

(۱۷۵۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ عن مَطَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۱۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱۷۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَاحِدَةً ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ وَقَالَ الْحَكَمُ: لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۵۲۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔ اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَجَهِلَ فَأَصَابَهَا قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، پھر جہالت کی وجہ سے اس سے جماع کر لیا تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱۷۵۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۶) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱۷۵۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ عَمَّنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ثُمَّ قِيلَ لَهُ : إِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَدَخَلَ بِهَا بِالنِّكَاحِ الأَوَّلِ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سَنَتَيْنِ فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا فَعَلِمَ بِذَلِكَ أَنَّهَا عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُعْطِي الْمَرْأَةَ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ نِصْفَ مَهْرِهَا ومن دُخُولِهِ بِهَا وَمُجَامَعَتِهِ إِيَّاهَا مَهْرًا كَامِلاً.

(۱۷۵۲۷) حضرت جابر بن زید ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے اور اسے کہا جائے کہ وہ تجھ پر حرام نہیں ہوئی، اور وہ پہلے نکاح کی بنیاد پر اس سے جماع کرلے اور وہ عورت اس مرد کے پاس دو سال تک ٹھہری رہے اور اولاد کو جنم دے پھر انہیں علم ہو کہ یہ عورت تو اس مرد پر حرام ہوگئی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت جابر بن زید ؒ نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، وہ عورت کو پہلے نکاح کی وجہ سے آدھا مہر دے گا اور دخول اور جماع کی وجہ سے پورا مہر دے گا۔

(۱۷۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۵۲۸) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۹) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱٦٨) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ فَتُعْتَقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا ، هَلْ لَهَا الصَّدَاقُ ؟

اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَمَةً أُعْتِقَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا قَالَ : لاَ شَيْءَ لَهَا ، لاَ يُجْمَعُ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَذْهَبُ بِنَفْسِهَا وَمَالِهِ.

(۱۷۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کچھ نہیں ملے گا، وہ اپنے نفس اور مہر دونوں چیزوں کو حاصل نہیں کر سکتی۔

(۱۷۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۷۵۳۱) حضرت حسن ولیٹیلا فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی باندی کسی غلام کے نکاح میں تھی، پھر اسے آزاد کیا گیا اور آزادی کے بعد اختیار دیا گیا اور اس نے دخول سے پہلے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو اس عورت کو مہر نہیں ملے گا اور یہ طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۷۵۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَةً عَلَى مَهْرٍ مُسَمًّى ثُمَّ أَعْتَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا فَتُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا قَالَ : يَبْطُلُ النِّكَاحُ وَيُرَدُّ عَلَى الزَّوْجِ مَهْرُهُ.

(۱۷۵۳۲) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے مقرر شدہ مہر پر اپنی باندی سے شادی کی، پھر وہ باندی دخول سے

پہلے آزاد کردی گئی، پھر اسے اختیار ملا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو نکاح باطل ہو جائے گا اور مہر اس کے خاوند کو واپس کیا جائے گا۔

(۱۷۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَدْ أُعْتِقَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۵۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کردیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کرلے تو اسے مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۵۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۷۵۳۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کردیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کرلے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۱٦۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ يَسَعُهَا أَنْ تَقِرَّ مَعَهُ ، أَوْ تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ ؟

ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے قول سے رجوع کرلے تو عورت اس مرد کے ساتھ قیام پذیر رہے یا معاملہ قاضی کے دربار میں لے جائے؟

(۱۷۵۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ يَسَعُهَا أَنْ تَقَارَّهُ حَتَّى تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَإِمَّا حَدٌّ وَإِمَّا مُلاَعَنَةٌ.

(۱۷۵۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے قول سے رجوع کرلے تو عورت کے لئے اس مرد کے ساتھ رہنے کی گنجائش نہیں، وہ اس معاملے کو قاضی کے پاس لے جائے، پھر یا تو اس مرد پر حد لگے گی یا لعان ہوگا۔

(۱۷۵۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ عِنْدَ رَهْطٍ تَسَاكَنَا وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَلاَ يَعُودُ لِذَلِكَ.

(۱۷۵۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی جماعت کے پاس اپنے قول سے رجوع کرلے تو دونوں ساتھ رہیں اور آدمی

اللہ سے معافی مانگے اور دوبارہ ایسے نہ کرنے کا عزم کرے۔

(۱۷۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا قَذَفَهَا بِالزِّنَا إِنْ شَاءَ أَكْذَبَ نَفْسَهُ وَجُلِدَ وَرُدَّتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۵۳۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرد نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی، پھر اگر چاہے تو اپنے قول سے رجوع کرلے، اور اس پر حد قذف جاری ہوگی اور وہ عورت اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۷۵۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ بِالزِّنَا ثُمَّ لاَ تُرَافِعُهُ قَالَ :يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۷۵۳۸) حضرت شعبی ؒ اس مرد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر مسئلہ قاضی کی عدالت میں پیش نہ کرے کہ وہ اپنے قول سے رجوع کرلے تو نکاح باقی رہے گا۔

(۱۷۰) فِي الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۵۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا ، وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۳۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے نصف مہر ملے گا، میراث نہیں ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب نہیں ہوگی۔

(۱۷۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۵۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۵٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ فَإِنَّهَا لاَ تَرِثُهُ وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۵۴۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے

طلاق دے دے تو وہ عورت وارث نہیں ہوگی، اس پر عدت بھی نہیں ہوگی اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(١٧٥٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۴۳) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے پورا مہر ملے گا، میراث نہیں ملے گی اور عدت بھی واجب نہیں ہوگی۔

(١٧٥٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۷۵۴۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٧٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۷۵۴۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے پورا مہر ملے گا، میراث ملے گی اور عدت بھی واجب ہوگی۔

(١٧٥٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَرَضِهِ ثَلاَثًا ، أَوْ تَطْلِيقَةً قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۵۴۶) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے تین طلاقیں یا ایک طلاق دے دے تو اس عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

(١٧٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۷۵۴۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے میراث نہیں ملے گی۔

(١٧١) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ

کیا آدمی اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کر سکتا ہے؟

(١٧٥٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ قَالَ : وَكَانَ طَاوُوسٌ وَعَطَاءٌ لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا.

(۱۷۵۴۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ آدمی کے اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے جبکہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۵٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ.

(۱۷۵۴۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی کے اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُزَاحِمْ مَنْ زَاحَمَ أَبُوكَ ، زَوْجَ أُمِّكَ.

(۱۷۵۵۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے بندھن نہ باندھو جس سے تمہارے ماں باپ میں سے کسی نے بندھن باندھا جیسے تمہاری ماں کا خاوند۔

(۱۷۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ وَلَهَا زَوْجٌ وَتَجِيءُ بِوَلَدٍ ، لِمَنِ الْوَلَدُ مِنْهُمَا ؟

اگر ایک عورت نے (غلطی سے) اس حال میں شادی کی کہ اس کا خاوند تھا، پھر بچہ پیدا ہوگیا تو بچہ کس کا ہوگا؟

(۱۷۵۵۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّج وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ : إِنْ جَاءَتْ بِهِ وَهُوَ يَشُكُّ فِيهِ فَهُوَ للأَوَّلِ ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ وَهُوَ لاَ يَشُكُّ فِيهِ فَهُوَ لِلآخَرِ.

(۱۷۵۵۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے (غلطی سے) اس حال میں شادی کی کہ اس کا خاوند تھا، پھر بچہ پیدا ہوگیا تو اگر دوسرے خاوند کو شک ہو تو بچہ پہلے کا ہوگا اور اگر اسے شک نہ ہو تو بچہ دوسرے کا ہی ہوگا۔

(۱۷۵۵۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا آخَرُ فى عدتها وَقَدْ حَاضَتْ حَيْضَةً : الوَلَدُ لِلآخَرِ.

(۱۷۵۵۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر دوسرے آدمی نے اس عورت سے اس کی عدت میں شادی کرلی، اور اس عورت کو حیض آچکا تھا تو بچہ دوسرے کا ہوگا۔

(۱۷۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ الْمَرْأَةَ ، تَحِلُّ لَهُ ابْنَتُهَا ، أَوْ يُقَبِّلُ ابْنَتَهَا تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا ؟

اگر ایک آدمی کسی عورت کا بوسہ لے تو کیا اس عورت کی بیٹی اس مرد کے لیے حلال ہوگی؟ یا وہ کسی لڑکی کا بوسہ لے تو اس لڑکی کی ماں اس آدمی کے لئے حلال ہوگی؟

(۱۷۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا قَبَّلَهَا ، أَوْ لَمَسَهَا ، أَوْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا.

(۱۷۵۵۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی عورت کا بوسہ لے، اسے شہوت کے ساتھ چھوئے یا اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۷۵۵٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا قَبَّلَ الأُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ ابْنَتُهَا وَإِذَا قَبَّلَ ابْنَتَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أُمُّهَا.

(۱۷۵۵۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی ماں کا بوسہ لے تو اس کی بیٹی حرام ہو جائے گی اور اگر کسی بیٹی کا بوسہ لے تو ماں حرام ہو جائے گی۔

(۱۷۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ الْمَرْأَةَ ، أَوْ يَلْمِسُهَا ، أَوْ يَأْتِيهَا فِي غَيْرِ فَرْجِهَا ، إنْ شَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا ، وَإِنْ كَانَتِ الْبِنْتَ ، تَزَوَّجَ الأُمَّ إنْ شَاءَ.

(۱۷۵۵۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے شہوت سے چھوا یا شرمگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ اس سے صحبت کی تو چاہے تو اس سے شادی کرلے اور چاہے تو اس کی بیٹی سے شادی کرلے اور اگر کسی لڑکی سے ایسے کیا تو اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے۔

(۱۷۵۵٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ قَالاَ :فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ام امْرَأته ، أَوِ ابْنَتَهَا ، قَالاَ :حَرُمَتْ عَلَيْهِ امرأته.

(۱۷۵۵۶) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی کا بوسہ لیا تو بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۷٤) مَا قَالُوا فِي الْمَمْلُوكِ، لَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَ مَوْلاَتِهِ ؟

جن حضرات کے نزدیک غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے

(۱۷۵۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الْمَمْلُوكُ إلَى شَعْرِ مَوْلاَتِهِ.

(۱۷۵۵۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے۔

(۱۷۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَضَعَ الْمَرْأَةُ ثَوْبَهَا عِنْدَ مَمْلُوكِهَا ، وَإِنْ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۷۵۵۸) حضرت شعبی ؒ اس بات کو جائز سمجھتے تھے کہ عورت اپنے کپڑے اپنے غلام کے پاس رکھوائے، لیکن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَرَى الْعَبْدُ شَعْرَ مَوْلَاتِهِ.

(۱۷۵۵۹) حضرت مجاہد ویلیٹیڈ اور حضرت عطاء ویلیٹیڈ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : تَسْتَتِرُ الْمَرْأَةُ مِنْ غُلَامِهَا.

(۱۷۵۶۰) حضرت ابراہیم ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے غلام سے پردہ کرے گی۔

(۱۷۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ إِنَّمَا عَنَى بِهَا الإِمَاءَ وَلَمْ يَعْنِ بِهَا الْعَبِيدَ.

(۱۷۵۶۱) حضرت سعید بن مسیب ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ تمہیں قرآن مجید کی اس آیت سے دھوکہ نہ ہو ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ اس سے مراد باندیاں ہیں غلام نہیں ہیں۔

(۱۷۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَمْلُوكُ عَلَى مَوْلَاتِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهَا.

(۱۷۵۶۲) حضرت حسن ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ غلام اپنی مالکن کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا۔

(۱۷۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الْمَمْلُوكُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ.

(۱۷۵۶۳) حضرت ضحاک ویلیٹیڈ اس بات کو درست نہیں سمجھتے کہ غلام اپنے مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ أمه أو أُخْتِهِ ؟

آدمی اپنی ماں یا بہن کے بال دیکھ سکتا ہے

(۱۷۵۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى أُخْتِهِ أَوِ ابْنَتِهِ.

(۱۷۵۶۴) حضرت شعبی ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ آدمی کا اپنی بہن یا بیٹی کے بالوں کو مستقل طور پر دیکھنا مکروہ ہے۔

(۱۷۵۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى شَعْرِ ابْنَتِهِ ، أَوْ أُخْتِهِ.

(۱۷۵۶۵) حضرت طاؤس ویلیٹیڈ کے نزدیک آدمی کا اپنی بیٹی یا بہن کے بالوں کو دیکھنا مکروہ ہے۔

(۱۷۵٦٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَرَى مِنَ النِّسَاءِ مَا يُحَرَّمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهُ رُؤُوسَهُنَّ يَسْتَتِرْنَ أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ رَأَى فَلَا بَأْسَ.

(۱۷۵۶۶) حضرت عطاء ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ جن عورتوں سے آدمی کا نکاح حرام ہے ان کے سروں کا پردہ کرنا میرے نزدیک اچھا ہے۔ البتہ آدمی کی نگاہ اگر پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَدْخُلَانِ عَلَى أُخْتِهِمَا أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ تمتشط.

(۱۷۵۶۷) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ اپنی بہن حضرت ام کلثوم ؓ کے پاس اس وقت چلے جایا کرتے تھے جب وہ کنگھی کر رہی ہوتی تھیں۔

(۱۷۵٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَضَعُ خِمَارَهَا عِنْدَ أَخِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا لَهَا ذَاكَ.

(۱۷۵۶۸) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت اپنے بھائی کے سامنے اپنا دوپٹہ اتار سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

(۱۷۵٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعَرِ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ.

(۱۷۵۶۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ذی محرم عورت کے بال دیکھنا بھی مکروہ ہے۔

(۱۷٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ أُمِّهِ وَيُفَلِّيهَا ؟

ماں کے بالوں کو دیکھنا، ان میں کنگھی کرنا اور چٹیاں بنانا کیسا ہے؟

(۱۷۵۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ أَنَّهُ كَانَ يُفَلِّي أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۰) حضرت مورق ؒ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ طَلْقًا كَانَ يُذَوِّبُ أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۱) حضرت طلق ؒ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وكيع عن شريك عن رجل عن الضحاك أنه كان يمشط أمه.

(۱۷۵۷۲) حضرت ضحاک ؒ اپنی والدہ کی کنگھی کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أُمِّهِ وَأَنْ تَسْتَتِرَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۷۵۷۳) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ والدہ کے بال دیکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر بالوں کو چھپایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۱۷۵۷٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : لَوْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّي لَقُلْت : أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ ، غَطِّي رَأْسَكِ.

(۱۷۵۷۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ جب میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو کہوں اے اماں! سر ڈھانپ لے۔

(۱۷۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ كَانَ

يُذَوِّبُ أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۵) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ:لَوْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّي لَقُلْتُ :غَطِّي رَأْسَكِ.

(۱۷۵۷٦) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ جب میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو کہوں اے اماں! سر ڈھانپ لے۔

(۱۷۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُبَاشِرُ أُمَّهُ ؟

جلد کے جلد کو چھونے کا حکم

(۱۷۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مُبَاشَرَةُ الرَّجُلِ أُخْتَهُ أَو أُمَّهُ شُعْبَةٌ مِنَ الزِّنَا.

(۱۷۵۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی جلد کا اپنی بہن یا ماں کی جلد کو چھونا زنا کا ایک حصہ ہے۔ (یہاں باب میں لفظ یباشر سے مراد جلد کا جلد کو چھونا ہے، مباشرت مروجہ مراد نہیں۔ نیز پاؤں اور ہتھیلیوں وغیرہ کو چھونا بھی مراد نہیں)

(۱۷۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ جَدَّتِهِ، أَوِ امْرَأَةِ جَدِّهِ

دادی یا نانی کے بال دیکھنے کا حکم

(۱۷۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ لاَ يَرَيَانِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّ رُؤْيَتَهُنَّ لَهُمَا حِلٌّ.

(۱۷۵۷۸) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو نہیں دیکھا کرتے تھے، جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے لئے امہات المومنین کو دیکھنا جائز سمجھتے تھے۔

(۱۷۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَيَرَى الرَّجُلُ رَأْسَ خَتَنَتِهِ قَالَ :فَتَلاَ عَلَيَّ الآيَةَ: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ أَبْنَائِهِنَّ ، أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ إِخْوَانِهِنَّ ، أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ ، أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ﴾ الآيَةَ ، فَقَالَ :أَرَاهَا فِيهِنَّ.

(۱۷۵۷۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی ساس کے سر کو دیکھ سکتا ہے تو انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی (ترجمہ) وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے، اپنے سسروں کے، اپنے بیٹوں کے، اپنے خاوند کے بیٹوں کے، اپنے بھائیوں کے، اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے۔ پھر فرمایا کہ کیا تو اسے ان میں دیکھتا ہے۔

(۱۷۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ :﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا قَالَا :لَمْ يُذْكَرِ الْعَمُّ وَالْخَالُ لأَنَّهُمَا ينعتان لأَبْنَائِهِمَا وَقَالَا :لَا تَضَعُ خِمَارَهَا عِنْدَ الْعَمِّ وَالْخَالِ.

(۱۷۵۸۰) حضرت شعبی اور حضرت عکرمہ ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ (الی آخر الآیۃ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس میں چچا اور ماموں کا تذکرہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ دونوں اپنے بیٹوں کے تذکرے میں آ گئے، اور فرمایا کہ عورت چچا اور ماموں کے سامنے اپنا دوپٹہ نہ اتارے۔

(۱۷۹) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ، أَوِ الرَّجُلِ يُحِلُّ لِرَجُلٍ جَارِيَتَهُ يَطَؤُهَا ؟

کیا کوئی مرد یا عورت کسی دوسرے مرد کو اپنی باندی سے جماع کی اجازت دے سکتے ہیں؟

(۱۷۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ جَارِيَتَهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا أَدْرِي ، لَعَلَّ هَذَا لَوْ كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ لَرَجَمَهُ ، إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَكَ جَارِيَةٌ إِلَّا جَارِيَةٌ إِنْ شِئْتَ بِعْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْتَقْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ وَهَبْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتَهَا مَنْ شِئْتَ.

(۱۷۵۸۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنی باندی کو اپنے خاوند کے لئے حلال قرار دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم، لیکن اگر حضرت عمر ؓ کا زمانہ ہوتا تو وہ اسے سنگسار کرنے کا حکم دیتے، تیرے لئے صرف وہی باندی حلال ہے جسے تو اپنے مرضی سے بیچ سکے اور اپنی مرضی سے آزاد کر سکے، اگر چاہے تو اسے ہبہ کر سکے اور اگر چاہے تو اس سے نکاح کر سکے۔

(۱۷۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَا يَحِلُّ فَرْجٌ إِلَّا بِمِلْكٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، إِنْ طَلَّقَ جَازَ ، وَإِنْ أَعْتَقَ جَازَ ، وَإِنْ وَهَبَ جَازَ.

(۱۷۵۸۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ فرج کی حلت مکمل ملکیت یا نکاح سے ثابت ہوتی ہے، کہ اگر چاہے تو طلاق دے دے، اگر چاہے تو آزاد کردے اور اگر چاہے تو ہبہ کردے۔

(۱۷۵۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :سَأَلْته عَنِ امْرَأَةٍ تُحِلُّ وَلِيدَتَهَا لاِبْنِهَا قَالَ :لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ ، أَوْ بِهِبَةٍ ، أَوْ بِشِرَاءٍ.

(۱۷۵۸۳) حضرت مغیرہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا کہ کیا عورت کی باندی اس کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حلت نکاح، ہبہ یا خریدنے سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱۷۵۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لَا يُعَارُ الْفَرْجُ ، وَإِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸۴) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ فرج عاریۃً نہیں لیا جاتا اگر مالک کی اجازت سے کسی نے جماع کیا تو وہ اسی کی ہوگئی۔

(۱۷۵۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ قَالَ لآخَرَ : جَارِيَتِي لَكَ تَطَؤُهَا فَإِنْ حَمَلَتْ فَهِيَ لَكَ ، وَإِنْ لَمْ تَحْمِلْ رَدَدْتَهَا عَلَيَّ ، قَالَ : إِذَا وَطِئَهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸۵) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ تو میری باندی سے جماع کر لے، اگر وہ حاملہ ہوگئی تو تیری اور اگر حاملہ نہ ہوئی تو مجھے واپس کر دینا۔ اس صورت میں اگر اس آدمی نے اس سے وطی کی تو وہ اسی کی ہو جائے گی۔

(۱۷۵۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ : إِذَا أُحِلَّ لَهُ فَرْجُهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸۶) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے باندی کی فرج کسی کے لئے حلال کیا تو وہ اسی کی ہوگئی۔

(۱۷۵۸۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِرَجُلٍ جَارِيَتَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : هَذَا فَرْجٌ أَتَاهُ بِجَهَالَةٍ فَأُلْحِقُ بِهِ الْوَلَدَ وَادْفَعْ إِلَى هَذِهِ وَلِيدَتَهَا.

(۱۷۵۸۷) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے اپنی باندی اپنے خاوند کے لئے حلال کر دی اور اس جماع سے باندی نے بچے کو جنم دیا تو یہ ایک ایسی شرمگاہ ہے جس پر جہالت کی وجہ سے آیا گیا ہے، بچہ آدمی کا ہوگا اور یہ باندی ام ولد کی حیثیت سے مالکن کو واپس لوٹائی جائے گی۔

(۱۷۵۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : الْفَرْجُ لاَ يُعَارُ.

(۱۷۵۸۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ شرمگاہ عاریۃً نہیں دی جاسکتی۔

(۱۷۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ خَيْشُومٍ قَالَ سَأَلَ عِكْرِمَةَ رَجُلٌ قَالَ : أَمَةٌ لِصَاحِبَتِي أَحَلَّتْهَا لِي قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَكَ إِلاَّ أَنْ تَمْلِكَ رَقَبَتَهَا.

(۱۷۵۸۹) حضرت عکرمہ ﷫ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ کیا میری بیوی کی باندی میرے لئے حلال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں تمہارے لئے صرف وہ حلال ہے جس کے تم مالک ہو۔

(۱۸۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى مُكَاتَبَتِهِ

کیا آدمی مکاتبہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟

(۱۷۵۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى مُكَاتَبَتِهِ قَالَ يَحسبُ لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا.

(۱۷۵۹۰) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی مکاتبہ باندی سے جماع کیا تو اسے مہر مثلی ادا کرے گا۔

(۱۷۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا غَشِيَ مُكَاتَبَتَهُ فَهِيَ أُمُّ

وَلَدِهِ.

(۱۷۵۹۱) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی سے جماع کیا تو وہ ام ولد بن جائے گی۔

(۱۷۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ مُكَاتَبَتَهُ قَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ الْعُقْرُ وَالْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْعُقْرُ.

(۱۷۵۹۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی مکاتبہ باندی سے جماع کیا، اگر زبردستی کیا تو حد بھی لگے گی عقر (فرج مغصوب کی دیت) بھی دینا ہوگی۔ اور اگر مکاتبہ کی خوشی سے کیا تو حد تو لگے گی لیکن عقر نہیں دے گا۔

(۱۷۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: تَعُودُ الْمُكَاتَبَةُ فَتَكُونُ أُمَّ وَلَدٍ يَعْنِي إِذَا وَطِئَهَا فَوَلَدَتْ.

(۱۷۵۹۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی سے وطی کی اور اس کا بچہ ہوگیا تو وہ ام ولد بن جائے گی۔

(۱۷۵۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ امْرَأَتَهُ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا فِي الْمُكَاتَبَةِ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، لَهُ شَرْطُهُ وَلَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۱۷۵۹۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی باندی کو اس شرط پر مکاتبہ بنائے کہ اس سے وطی کرتا رہے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں، شرط برقرار رہے گی اور وہ وطی کر سکتا ہے۔

(۱۷۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ وَطِئَ مُكَاتَبَتَهُ ، فَقَالَ : مَا رَقَّ مِنْهَا مهر لِمَا أُعْتِقَ مِنْهَا.

(۱۷۵۹۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مکاتبہ باندی سے وطی کی تو اس کی باقی ماندہ غلامی اس کی آزادی کا مہر بن جائے گی۔

(۱۸۱) مَا قَالُوا فِي الزَّانِي ، كَيْفَ يَكُونُ عَلَيْهِ عُقْرٌ ؟

جن حضرات کے نزدیک زانی پر عقر (فرج مغصوب کی دیت) نہیں ہے

(۱۷۵۹٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَيْسَ عَلَى زَانٍ عُقْرٌ.

(۱۷۵۹۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ زانی پر عقر (فرج مغصوب کی دیت) نہیں ہے۔

(۱۷۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ عَبْدٍ رَجُلٍ اسْتَكْرَهَ حُرَّةً قَالاَ : لاَ عُقْرَ عَلَيْهِ، لاَ يَضُرُّكَ حُرَّةً كَانَتْ ، أَوْ أَمَةً.

(۱۷۵۹۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد ؒ سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا جو کسی آزاد عورت سے زبردستی زنا کرے، کہ اس پر عقر ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس پر عقر نہیں ہے خواہ عورت آزاد ہو یا باندی۔

(۱۷۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالاَ : إِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُقْرُ وَالْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْحَدُّ.

(۱۷۵۹۸) حضرت عطاء اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر عورت باکرہ ہو تو عقر اور حد دونوں لازم ہوں گے اور اگر ثیبہ ہو تو صرف حد لگے گی۔

(۱۷۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ حَدٌّ وَلاَ صَدَاقٌ عَلَى زَانٍ.

(۱۷۵۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ زانی پر حد اور تاوان جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَوْقَعْتُ عَلَيْهِ الْحَدَّ لَمْ آخُذْ مِنْهُ الْعُقْرَ.

(۱۷۶۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر حد جاری ہو جائے تو تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(۱۸۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُقَبِّلُ رَأْسَ الرَّجُلِ وَلَيْسَتْ مِنْهُ بِمَحْرَمٍ

کیا غیر محرم عورت آدمی کا سر چوم سکتی ہے؟

(۱۷۶۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُعْنِقٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : لأَنْ يجعل فِي رَأْسِي مِخْيَطٌ حَتَّى يخبو أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تُقَبِّلَ رَأْسِي امْرَأَةٌ لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ.

(۱۷۶۰۱) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں کوئی سوئی پوری کی پوری اپنے سر میں چبھو دوں مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی غیر محرم عورت میرے سر کو چومے۔

(۱۷۶۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لأَنْ يثقب القمل دِمَاغ رَجُلٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تُفَلِيه امْرَأَةٌ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا ، قَالَ : وَذَكَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُفَلِّي مَرَّةً رَجُلاً فَقَبَّلَتْهُ.

(۱۷۶۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کا دماغ جوؤں سے بھر جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی غیر محرم عورت اس کے بالوں کی مینڈیاں بنائے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ ایک عورت ایک آدمی کی مینڈیاں بنا رہی تھی تو اس نے اس کا بوسہ لے لیا تھا۔

(۱۷۶۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَغْسِلُ رَأْسَ رَجُلٍ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ مَحْرَمٌ.

(۱۷۶۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غیر محرم عورت کے لئے آدمی کا سر دھونا درست نہیں۔

(۱۷۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

قَالَ : لأَنْ يَعْمِدَ أَحَدُكُمْ إِلَى مِخْيَطٍ فَيَغْرِزُ بِهِ فِي رَأْسِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَغْسِلَ رَأْسِي امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنِّي ذَاتَ مَحْرَمٍ.

(۱۷۶۰۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں کوئی شخص ایک سوئی پوری میرے سر میں چبھو دے یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی غیر محرم عورت میرے سر کو دھوئے۔

(۱۷٦۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ : سَافَرْت مَعَ امْرَأَةٍ إِلَى مَكَّةَ نَصَفَ وَإِنَّ فِيهَا لَبَقِيَّةً فَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسِي ، أَوْ تُفَلِّي رَأْسِي.

(۱۷۶۰۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ مکہ تک کا سفر کیا، وہ میرا سر دھویا کرتی تھی یا فرمایا کہ وہ میری چٹیاں بنایا کرتی تھی۔

(۱۷٦۰٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَغَسَلَتْ ثِيَابِي وَمَشَطَتْ رَأْسِي.

(۱۷۶۰۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے کپڑے دھوئے اور میرے سر میں کنگھی کی۔

(۱۸۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ أَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا ؟

اگر آدمی کسی باندی سے شادی کرے تو کیا اس کو اس کے شہر سے نکال سکتا ہے؟

(۱۷٦۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنَ الْمِصْرِ.

(۱۷۶۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی باندی سے شادی کرے تو اسے اس کے شہر سے نہیں نکال سکتا۔

(۱۷٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ قَالاَ : لَيْسَ لَهُمْ بُدٌّ من أَنْ يَسْتَخْدِمُوهَا.

(۱۷۶۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مالک کو خدمت کی فراہمی ضروری ہے۔

(۱۸٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِزَوْجِهَا

اگر کوئی عورت خود کو خاوند کے لئے ہبہ کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷٦۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بُشِّرَ

بِجَارِيَةٍ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هَبْهَا لِي ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، لَمْ تَحِلَّ الْمَوْهُوبَةُ لأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَصْدَقَهَا سَوْطًا حَلَّتْ لَهُ.

(۱۷۶۰۹) حضرت ابن قسیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی گئی، اس سے ایک آدمی نے کہا کہ اسے میرے لئے ہبہ کرتے ہو؟ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لئے ہبہ شدہ عورت حلال نہیں، اگر وہ اس کو ایک کوڑا (سوط) ہی مہر دے دے تو پھر بھی اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔

(۱۷۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يَهَبَ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ إلاَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بغیر مہر کے لئے کسی کے لئے اپنی بیٹی کو ہبہ کرنا درست نہیں، یہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔

(۱۷۶۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ ابْنَتَهُ لِرَجُلٍ فَقَالاَ :لاَ يَجُوزُ إلاَّ بِصَدَاقٍ.

(۱۷۶۱۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہما اللہ سے سوال کیا کہ آدمی کا اپنی بیٹی کو کسی آدمی کے لئے ہبہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بغیر مہر کے درست نہیں۔

(۱۷۶۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ :سُئِلَ مَكْحُولٌ ، عَنِ الرَّجُلِ يَهَبُ أُخْتَهُ ، أَوِ ابْنَتَهُ لِلرَّجُلِ وَلاَ يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا ، فَقَالَ مَكْحُولٌ وَالزُّهْرِيُّ :لَمْ تَحِلَّ الْمَوْهُوبَةُ لأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو کسی کے لئے ہبہ کرسکتا ہے کہ مہر معاف کردے؟ حضرت مکحول اور حضرت زہری رحمہما اللہ نے فرمایا کہ موہوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۷۶۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَهَبَهَا أَبُوهَا لِرَجُلٍ ، أَوْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ فَلَهَا مهر مِثْلُهَا إِنْ دَخَلَ بِهَا ، وَإِلاَّ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ الْمُتْعَةُ إِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۷۶۱۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ عورت جس نے خود کو کسی کے لئے ہبہ کردیا یا اس کے باپ نے اسے کسی کے لئے ہبہ کردیا تو ایسی عورت کو مہر مثلی ملے گا اگر دخول کیا اور اگر دخول نہ کیا اور دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اسے متعہ ملے گا۔

(۱۷۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :سُئِلَ عَطاءٌ ، عَنِ امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ قَالَ :لاَ يَكُونُ إلاَّ بِصَدَاقٍ.

(۱۷۶۱۴) حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا گیا کہ عورت کا اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بغیر مہر کے درست نہیں۔

(۱۷۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبدَة بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ :مَا تَسْتَحِي امْرَأَةٌ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنهُنَّ وَتُؤْوِي إلَيْك مَنْ تَشَاءُ﴾ قَالَتْ :فَقُلْتُ : إنَّ رَبَّك لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاك. (بخاری ۵۱۱۳۔ مسلم ۵۰)

(۱۷۶۱۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ عورت اس بات سے نہیں شرماتی کہ اپنے آپ کو کسی مرد کے لے ہبہ کردے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنهُنَّ وَتُؤْوِي إلَيْك مَنْ تَشَاءُ﴾ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

(۱۷۶۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ ، فَقَالَ :لاَ يَصْلُحُ إلاَّ بِصَدَاقٍ ، لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إلاَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرنا بغیر مہر کے درست نہیں، یہ نبی پاک ﷺ کی خصوصیت ہے۔

(۱۸۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا فَتَكُونُ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ

ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے، دخول بھی کرے اور پھر معلوم ہو کہ وہ تو محرم ہے

(۱۷۶۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۶۱۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے غلطی سے کسی محرم سے شادی کرکے ہمبستری بھی کی تو عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۶۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أنه قَالَ :لَهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۶۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں جو عورت نے مہر لیا وہ اسی کا ہوگا۔

(۱۷۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۶۱۹) حضرت حماد ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لاَ صَدَاقَ لَهَا دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، أَيُصْدِقُ الرَّجُلُ أُخْتَهُ ، أَوْ أُمَّهُ ؟.

(۱۷۶۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو مہر نہیں ملے گا خواہ آدمی نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کیا آدمی اپنی بہن یا ماں کو مہر دے گا؟

(۱۷٦۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ فِي الرَّضَاعَةِ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : بَطَلَ النِّكَاحُ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ.

(۱۷۶۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے انجانے میں اپنی رضاعی بہن سے شادی کر لی پھر اسے بعد میں علم ہوا تو یہ نکاح باطل ہوگا، اگر دخول کیا تو فرج کو حلال کرنے کی بنا پر مہر لازم ہوگا اور اگر دخول نہ ہوا تو بغیر مہر کے دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷٦۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ ، أَوْ أُخْتَ امْرَأَتِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَخَلَ بِهَا وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۶۲۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے انجانے میں اپنی سگی یا رضاعی بہن سے شادی کی اور پھر دخول بھی کر بیٹھا تو اسے مہر ملے گا۔

(۱۷٦۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ بما أحدث.

(۱۷۶۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷٦۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : كُلُّ جِمَاعٍ دُرِءَ فِيهِ الْحَدُّ فَفِيهِ الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۶۲۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ جماع جس میں حد نہ ہو اس میں پورا مہر ہوتا ہے۔

(۱۷٦۲۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَإِذَا هِيَ أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَصَابَهَا وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ لَهَا الصَّدَاقُ كُلُّهُ ، لَهَا بَعْضُهُ.

(۱۷۶۲۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے انجانے میں اپنی رضاعی بہن سے شادی کر لی اور اس سے جماع بھی کر بیٹھا تو دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، اور عورت کو پورا مہر نہیں ملے گا بلکہ کچھ حصہ ملے گا۔

(۱۸٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ الصَّبِيَّةَ ، أَوْ يَتَزَوَّجُهَا

نابالغ بچی کی شادی کرانے اور اس سے شادی کرنے کا حکم

(۱۷٦۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانَ عَشَرَةَ. (مسلم ۷۲۔ احمد ۴۲)

(۱۷۶۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نو سال کی عمر میں نکاح فرمایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(۱۷۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ صَغِيرَةً حِينَ نُفِسَتْ يَعْنِي حِينَ وُلِدَتْ.

(۱۷۶۲۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رحمہ اللہ نے اپنی ایک بیٹی کی شادی اس وقت کرادی تھی جب وہ پیدا ہوئی تھی۔

(۱۷۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ زَوَّجَ ابْنًا لَهُ ابْنَةً لِمُصْعَبٍ صَغِيرَةً.

(۱۷۶۲۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کی شادی حضرت مصعب رحمہ اللہ کی ایک نابالغ بیٹی سے کرائی تھی۔

(۱۷۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهِ بِرِسَالَةٍ فَمَازَحَهَا ، فَقَالَتْ : لَوْلاَ أَنَّك شَيْخٌ ، أَوْ لَوْلاَ أَنَّك أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَأَعْجَبَ عُمَرَ مُصَاهَرَتُهُ فَخَطَبَهَا فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ.

(۱۷۶۲۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو چھوٹی ہے۔ پھر انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی طرف ایک پیغام بھیجا جس میں ان سے مزاح کیا، انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر آپ بوڑھے نہ ہوتے یا اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مصاہرت کا رشتہ پسند تھا، چنانچہ انہوں نے پھر نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کرا دیا۔

(۱۷۶۳۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ الصَّغِيرَيْنِ.

(۱۷۶۳۰) حضرت طاوس رحمہ اللہ دو نابالغ بچوں کے نکاح کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : كَانَ الحسن لاَ يُعْجِبُهُ نِكَاحُ الصِّغَارِ.

(۱۷۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ کو نابالغ بچوں کا نکاح پسند نہیں تھا۔

(۱۸۷) من كره الأَعْرَابِيَّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُهَاجِرَةَ

جن حضرات کے نزدیک دیہاتی کا مہاجرہ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۷۶۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ إِنَّ الأَعْرَابِيَّ لاَ يَنْكِحُ الْمُهَاجِرَةَ ، يُخْرِجُهَا مِنْ دَارِ الْهِجْرَةِ.

(۱۷۶۳۲) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف خط لکھا کہ کوئی دیہاتی کسی مہاجرہ عورت

سے نکاح نہ کرے کہ اسے دارِ ہجرت سے نکال دے۔

(۱۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بنَ العَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَةَ.

(۱۷۶۳۳) حضرت حسن ریٹیلیز اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دیہاتی کسی مہاجرہ سے نکاح کرے۔

(۱۷۶۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بنْ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَعْرَابِيُّ المُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنَ المِصْرِ.

(۱۷۶۳۴) حضرت شعبی ریٹیلیز اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ کوئی دیہاتی کسی مہاجرہ سے نکاح کرے تاکہ اسے شہر سے لے جائے۔

(۱۷۶۳٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَطَبَ مَنْظُورُ بنْ زَبَّان إِلَى خَالِهِ وَكَانَا حَاجَّيْنِ ، أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقَالَ : نَعَمْ إِذَا رَجَعْتُ أَنْكَحْتُكَ ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا أَخُوهَا ابنُ أُمِّهَا وَأَبِيهَا فَأَنْكَحَهَا ابنَ خَالِهَا فَقَدِمَ وَقَد أنكحت ، فَغَضِبَ أَبُوهَا غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ : إِنِّي أبرأ إِلَى اللهِ مِنْ هَذَا النِّكَاحِ ، إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ : لاَ يُنْكَحُ المُهَاجِرَاتُ الأَعْرَابَ.

(۱۷۶۳۵) حضرت رکین ریٹیلیز کے والد فرماتے ہیں کہ منظور بن زبان نے اپنے ماموں سے رشتہ مانگا۔ (اس وقت وہ دونوں حج یا عمرے میں تھے) انہوں نے جواب میں کہا کہ ٹھیک ہے جب میں واپس لوٹوں گا تو تمہارا نکاح کرادوں گا، ادھر اس لڑکی کے سگے بھائی نے اپنے ماموں زاد سے اس لڑکی کا نکاح کرادیا جس کا رشتہ اس کے باپ نے وہاں طے کیا تھا، جب وہ واپس آئے تو لڑکی کا نکاح ہو چکا تھا، وہ اس صورت حال کو دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ میں اس نکاح سے بالکل بری ہوں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہاجرات کا نکاح دیہاتیوں سے نہیں کرایا جاسکتا۔

(۱۸۸) ما قالوا فِي لَبَنِ الْفَحْلِ مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے

(۱۷۶۳٦) حَدَّثَنَا ابنُ إِدْرِيس ، عَنِ ابنِ جُرَيْجٍ ، عن الزهرى ، عَنْ عَمْرِو بنِ الشَّرِيدِ قَالَ : سُئِلَ ابنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ وَسُرِّيَّةٌ ولدت إِحْدَاهُمَا غُلاَمًا وَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ لِلْغُلاَمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

(۱۷۶۳۶) حضرت عمرو بن شرید ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی ایک بیوی اور ایک باندی ہو، ان میں سے ایک کسی لڑکے کو جنم دے اور دوسری کسی لڑکی کو دودھ پلائے تو کیا اس لڑکے کا دودھ پینے والی لڑکی سے نکاح درست ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، کیونکہ دونوں میں دودھ کے اترنے کا سبب ایک مرد ہے۔

(۱۷۶۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ لَبَنَ الْفَحْلِ وَكَرِهَ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ.

(۱۷۶۳۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَهُ يَعْنِي لَبَنَ الْفَحْلِ.

(۱۷۶۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۷۶۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كَانَ يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ.

(۱۷۶۴۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی حرمت کو ثابت کرتا ہے۔

(۱۷۶٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۷۶۴۱) حضرت سالم رحمہ اللہ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ : قُلْتُ امْرَأَةُ أَبِي أَرْضَعَتْ جَارِيَةً مِنْ عَرَضِ النَّاسِ بِلِبَانِ إِخْوَتِي مِنْ أَبِي ، تَحِلُّ لِي ؟ قَالَ : لاَ ، أَبُوك أَبُوهَا ، وَسَأَلْت طَاوُوسًا ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَسَأَلْت الْحَسَنَ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَسَأَلْت مُجَاهِدًا ، فَقَالَ : اخْتَلَفَ فِيهِ النَّاسُ وَلاَ أَقُولُ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَلْت ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُجَاهِدٍ.

(۱۷۶۴۲) حضرت عباد بن منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میرے والد کی بیوی نے ایک لڑکی کو میری باپ شریک بہن کے حصے کا دودھ پلایا، کیا وہ لڑکی میرے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تیرا باپ اس کا باپ ہے۔ میں نے یہی سوال حضرت طاوس رحمہ اللہ کیا انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ یہ سوال میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے کیا انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ یہ سوال میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے کیا انہوں نے فرمایا کہ اس میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ میں اس میں کوئی بات نہیں کہتا۔ میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے بھی حضرت مجاہد رحمہ اللہ والی بات کہی۔

(۱۷۶٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : ذَكَرْت ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ نُبِّئْت أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكْرَهْهُ وَمَنْ كَرِهَ أَفْضَلُ فِي أَنْفُسِنَا مِمَّنْ لَمْ يَكْرَهْهُ ، وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيمَنْ يَكْرَهُهُ.

(۱۷۶۴۳) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اہلِ مدینہ کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے مکروہ بتایا ہے اور بعض کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ جن حضرات نے اسے مکروہ بتایا ہے وہ ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہیں۔ قاسم بن محمد بھی اسے مکروہ بتاتے تھے۔

(۱۷٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَدِمَ الزُّهْرِيُّ المدينة فِي أَوَّلِ خِلاَفَةِ هشَامٍ فَذَكَرَ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ وَقَدْ أَرْضَعَتْهُمَا امْرَأَةُ أَخِيهِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : فَهَلاَّ أَذِنْت لَهُ ؟ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلاَدَةُ فَفَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لِذَلِكَ فَطَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ امْرَأَتَهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

(۱۷٦٤٤) حضرت محمد بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ہشام ؒ کی خلافت کے ابتدائی دنوں میں مدینہ منورہ آئے اورانہوں نے بیان کیا کہ حضرت عروہ ؒ حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابو قعیس ؒ حضرت عائشہ ؓ سے ملاقات کے لئے اجازت چاہتے تھے، حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ابو قعیس کو ابو قعیس کے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عروہ ؒ کا خیال ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے اس بات کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے انہیں اجازت کیوں نہیں دی، رضاعت بھی ان چیزوں کو حرام کردیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر اہلِ مدینہ گھبرا گئے۔ عبداللہ بن ابی حبیبہ مولی زبیر نے اس موقع پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(۱۷٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : ذُكِرَ لَبَنُ الْفَحْلِ ، فَقَالَ وَقَدْ كَرِهَهُ أُنَاسٌ وَرَخَّصَ فِيهِ أُنَاسٌ ، فَكَانَ مَنْ كَرِهَهُ عِنْدَ النَّاسِ أَفْضَلُ ، وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِمَّنْ كَرِهَهُ.

(۱۷٦٤٥) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ نے ایک مرتبہ دودھ اترنے کا سبب بننے والے مرد کے حکم کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ مکروہ ہے، بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ جن لوگوں نے اسے مکروہ خیال کیا ان کا قول زیادہ بہتر ہے۔ قاسم بن محمد ؒ بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۷٦٤٦) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ كَرِهَ لَبَنَ الْفَحْلِ.

(۱۷٦٤٦) حضرت ہشام ؒ نے دودھ اترنے کا سبب بننے والے مرد کو شرعی حیثیت دی ہے۔

(۱۸۹) من رخص فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتا

(۱۷٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَن أُمِهِ زَيْنَب ابنَةَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَت : كَانَتْ أَسْمَاءُ أَرْضَعَتْنِي ، وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ وَيَأْخُذُ الْقَرْنَ مِنْ قُرُونِي وَيَقُولُ : أَقْبِلِي عَلَيَّ فحدثني بربي أَنَّهُ أَبِي وَأن مَا وَلَدَ إِخْوَتِي ، فَلَمَّا كَانَ يوم الْحَرَّةِ أَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بن الزُّبَيْرِ وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبٌ لِلْكَلْبِيَّةِ فَأَرْسَلْت إلَيْهِ : هَلْ تَصْلُحُ لَهُ ؟ فَأَرْسَلَ إلَيَّ : إنَّمَا تُرِيدِينَ مَنْعِي بِنْتَكِ وَأَنَا أَخُوكِ ، وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إخْوَتُك وما وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ أَسْمَاءَ فَلَيْسَ لَكَ بِإِخْوَةٍ فَأَرْسِلِي فَسَلِي فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالُوا : إنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا.

(۱۷۶۴۷) حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء ؓ نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ (ان کے خاوند) حضرت زبیر بن عوام ؓ میرے پاس اس وقت تشریف لے آتے جب میں کنگھی کر رہی ہوتی اور میری چٹیا کو پکڑ لیتے، اور وہ مجھے اپنی بیٹی سمجھتے ہوئے مجھ سے باتیں کرتے اور وہ اپنے بیٹوں کو میرا بھائی سمجھتے۔ یوم حرہ کو ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے حمزہ بن زبیر ؒ کے لئے میری بیٹی کا ہاتھ مانگا۔ حمزہ اور مصعب (حضرت زبیر کے دو بیٹے، حضرت اسماء کے بیٹے نہ تھے بلکہ) بنو کلب کی عورت سے تھے۔ میں نے عبداللہ بن زبیر ؓ کو پیغام دیا کہ کیا میری بیٹی کا نکاح ان سے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم میری طرف سے بھیجے گئے رشتے کا انکار کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا بھائی ہوں؟ جو بچے حضرت اسماء ؓ سے ہوئے ہیں وہ تمہارے بھائی ہیں اور جو حضرت زبیر ؓ کی کسی اور بیوی سے ہوئے ہیں وہ تمہارے بھائی نہیں ہیں، تم یہ مسئلہ کسی اور سے پوچھ سکتی ہو۔ اس وقت بہت سے صحابہ کرام ؓ اور امہات المومنین ؓ بقید حیات تھے، میں نے ان سے سوال کیا تو سب نے فرمایا کہ مردوں کی طرف سے آنے والی رضاعت کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔

(۱۷۶٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءً وَسُلَيْمَانَ ابْنَي يَسَارٍ ، عَنِ الرَّضَاعَةِ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ فَقَالُوا : لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا.

(۱۷۶۴۸) حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن، سعید بن مسیب، عطاء اور حضرت سلیمان بن یسار ؒ سے مردوں کی طرف سے آنے والی رضاعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔

(۱۷۶٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنِي آل رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَ أَخِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ أَرْضَعَتْهَا أُمُّ وَلَدٍ لَهُ سِوَى أُمِّ ابنِهِ الَّذِي أَنْكَحَهَا إيَّاهُ.

(۱۷۶۴۹) حضرت رافع بن خدیج ؓ کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج ؓ نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھائی رفاعہ بن خدیج کے بیٹے سے کرائی، حالانکہ اس لڑکی کو ایک ایسی عورت نے دودھ پلایا تھا جو اس لڑکے کی ماں تو نہ تھی لیکن حضرت رفاعہ بن خدیج ؓ کی ایسی باندی تھی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی تھی۔ یعنی اس باندی کے دودھ اترنے کا سبب حضرت رفاعہ ؓ تھے۔

(۱۷۶۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ لَبَنَ الْفَحْلِ شَيْئًا.

(۱۷۶۵۰) حضرت عامر ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضائی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷۶۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِلَبَنِ الْفَحْلِ بَأْسًا.

(۱۷۶۵۱) حضرت ابو قلابہ ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضائی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷۶۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : أَوَّلُ مَا سَمِعْت بِلَبَنِ الْفَحْلِ وَنَحْنُ بِمَكَّةَ فَجَعَلَ إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ : وَمَا بَأْسُ هَذَا وَمَنْ يَكْرَهُ هَذَا ؟.

(۱۷۶۵۲) حضرت ایوب ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی مرتبہ مکہ میں دودھ اترنے کا سبب بننے والی مرد کی حرمت کے بارے میں سنا، تو اس موقع پر ایاس بن معاویہ ریلیٹیڈ نے کہنا شروع کیا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ اور اسے کون مکروہ سمجھتا ہے۔

(۱۷۶۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ شَيْئًا.

(۱۷۶۵۳) حضرت ابراہیم ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضائی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷۶۵٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِلَبَنِ الْفَحْلِ بَأْسًا.

(۱۷۶۵۴) حضرت مکحول ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضائی باپ نہیں بناتا۔

(۱۹۰) إذا فرق بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ لَمْ يَجْتَمِعَا أَبَدًا وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

جب لعان کرنے والے مرد و عورت کے درمیان جدائی کرادی گئی تو وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور آدمی اس عورت سے شادی نہیں کر سکتا

(۱۷۶۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ وَقَالَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ. (بخاری ۶۸۵۴۔ ابوداؤد ۲۲۴۵)

(۱۷۶۵۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ پر ہے۔

(۱۷۶۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لاَ قُوتَ لَها عَلَيه وَلاَ نَفَقَةَ. (ابوداؤد ۲۲۵۰۔ طیالسی ۲۶۶۷)

(۱۷۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فیصلہ فرمایا کہ مرد پر عورت کے لئے نہ تو کھانے کا انتظام ہوگا اور نہ نفقہ۔

(۱۷۶۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: الْمُتَلاَعِنَانِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ وعَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالاَ: لاَ يَجْتَمِعَا الْمُتَلاَعِنَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۵۸) حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُتَلاَعِنَانِ لاَ يَجْتَمِعَا فِي مِصْرٍ.

(۱۷۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت کبھی ایک شہر میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ :سَأَلْتُ عَمرًا ، فَقَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا فَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ لعان کرنے والے مرد وعورت کے درمیان جدائی کرادیتے تھے اور ان کے پھر کبھی جمع نہ ہونے کے قائل تھے۔

(۱۷۶۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مرد اپنی بیوی سے لعان کرے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہوں گے۔

(۱۷۶۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۲) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۳) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :الْمُتَلاَعِنَانِ لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُمَا إذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا لَمْ يَجْتَمِعَا أَبَدًا.

(۱۷۶۶۶) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرعی طریقہ یہی رہا ہے کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي رَجُلٍ لاَعَنَ ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ فِي الْعِدَّةِ قَالَ :إذَا لاَعَنَ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۱۷۶۶۷) حضرت حسن ؒ نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا پھر عدت میں اپنی بات سے رجوع کرلیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب لعان کیا تو ان دونوں کے درمیان ہر طرح کا رشتہ ختم ہوگیا۔

(۱۹۱) من قَالَ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا إذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ

جن حضرات کے نزدیک لعان کرنے والا مرد اپنے قول سے رجوع کرنے کے بعد عورت کو پیامِ نکاح بھجوا سکتا ہے

(۱۷۶۶۸) حدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَالَ:يُضْرَبُ وَهُوَ خَاطِب.

(۱۷۶۶۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اگر لعان کرنے والا مرد اپنے قول سے رجوع کرلے تو اس پر حد جاری ہوگی اور وہ نکاح کا پیام اس عورت کو بھیج سکتا ہے۔

(۱۷۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ وَرُدَّتْ إلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۶۶۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب لعان کرنے والے نے اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیا تو اس پر حد جاری ہوگی، بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا اور اس کی بیوی اس کی طرف واپس لوٹا دی جائے گی۔

(۱۷۶۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أنه سُئِلَ عَنِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ ، فَقَالَ :يَتَزَوَّجُهَا إنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ.

(۱۷۶۷۰) حضرت حماد ؒ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی تکذیب کردے تو اس سے شادی کرسکتا ہے۔

(۱۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُتَلاَعِنَيْنِ إذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا يَكُونُ لَهَا مَهْرٌ ؟

اگر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے تو عورت کو مہر ملے گا یا نہیں؟

(۱۷۶۷۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ وَقَالَ :حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَالِي؟ قَالَ:لاَ مَالَ لَكَ ، إنْ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ.

(بخاری ۵۳۵۰۔ مسلم ۵)

(۱۷۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے ذمے ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے اور اب مرد کا عورت پر کوئی حق نہیں۔ اس پر اس آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو سچا ہے تو عورت سے مباشرت کی حلت کے بدلے تیرا مال خرچ ہو گیا اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر تو کسی قسم کا حق باقی نہیں رہا۔

(۱۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ قَالَ : فَتَعَلَّقَ بِهَا فَقَالَ : مَالِي ، فَقُلْتُ لاَ مَالَ لَكَ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ إِلَى أَبِي بُرْدَةَ وَقَالَ : يَذْهَبُ مَالِي وَامْرَأَتِي جَمِيعًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي أَمَرْتَهُ أَنْ يُلاَعِنَ بَيْنَنَا قَالَ لاَ شَيْءَ لَكَ ، قَالَ : وَفَعَلَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ! قَالَ : فَجِئْتُ قَالَ : فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ : مَا يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : وَمَا يَقُولُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : ذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ وَمَالُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا يَحْمِلُ الْفُسَّاقَ عَلَى أَنْ يَزْنُوا ؟ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَقْذِفُهَا ثُمَّ يُلاَعِنُهَا وَيَأْخُذُ مَالَهُ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ قَالَ : فَقَالَ : صَدَقَ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً أَتَانِي ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ الْحَجَّاجَ أَمَرَهُ ، فَقَالَ : الَّذِي قُلْتَ أَشَيْءٌ قُلْتَهُ بِرَأْيِكَ ، أَوْ شَيْءٌ بَلَغَكَ ؟ قُلْتُ : قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْتِ بَنِي الْعَجْلاَنِ.

(بخاری ۵۳۴۹۔ مسلم ۴)

(۱۷۶۷۲) حضرت داود فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی، آدمی نے سوال کیا کہ میرے مال کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ تجھے کوئی مال نہیں ملے گا۔ پھر وہ آدمی ابو بردہ رحمہ اللہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ کیا میرا مال اور میری عورت دونوں گئے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ کہا کہ جس شخص نے تجھے لعان کا حکم دیا ہے اس نے کہا ہے کہ تیرے لئے کچھ نہیں ہے۔ کہا کہ کیا اس نے ایسا کیا ہے؟ کہا ہاں۔ کہا کہ میں گیا۔ کہا کہ ابو بردہ کہتے ہیں کہ یہ کیا کہتا ہے؟ کہا میں نے کہا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی اور مال دونوں گئے۔ کہا میں نے کہا کہ فاسقوں کو زنا پر کیا چیز آمادہ کرتی ہے؟ وہ ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس پر تہمت لگاتا ہے پھر اس سے لعان کرتا ہے اور پھر اپنا مال لے لیتا ہے، یہ بات حجاج کی طرف لکھی گئی تو اس نے کہا اس نے سچ کہا۔ پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور میں یہ سمجھا کہ حجاج نے اسے حکم دیا ہوگا۔ اس نے کہا کہ آپ نے جو بات کی ہے وہ اپنی رائے سے کی ہے یا آپ تک پہنچی ہے۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کی بہن کے بارے میں اسی کا فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۹۳) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُصْدِقُ الرَّجُلَ

اگر عورت نکاح کا مہر خود ادا کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۶۷۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ

رَجُلاً عَلَى أَنَّ عَلَيْهَا الصَّدَاقَ وبِيَدِهَا الفُرْقَةُ والجِمَاعُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : خَالَفْتَ السُّنَّةَ وَوَلَّيْتَ الأَمْرَ غَيْرَ أَهْلِهِ، عَلَيْكَ الصَّدَاقُ وَبِيَدِكَ الجِمَاعُ والفُرْقَةُ ، وَلَكَ السُّنَّةُ.

(۱۷۶۷۳) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا کہ ایک عورت نے کسی آدمی سے اس شرط پر شادی کی کہ مہر عورت کے ذمے ہوگا اور جدائی اور جماع کا اختیار بھی اسی کے پاس ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سنت کی مخالفت کی اور معاملے کا ذمہ دار غیر اہل کو بنایا، مہر تجھ پر ہی ہوگا، جماع اور جدائی کا اختیار بھی تیرے پاس ہوگا، اور تیرے لئے ہی سنت ہے۔

(۱۷۶۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحَسَنِ قَالَ :لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَصْدُقْنَ الرِّجَالَ.

(۱۷۶۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتیں مردوں کو مہر نہیں دے سکتیں۔

(۱۹٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُخْتَهُ، أَيَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهَا ؟

کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے؟

(۱۷۶۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتًا لَهُ بِوَاسِطَةٍ فَكَرِهَتْ قَالَ:هِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا قُلْتُ:إِنَّهُ أَخُوهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا. قَالَ:هِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ أَبِيهَا إِذَا كَرِهَتْ.

(۱۷۶۷۵) حضرت حماد بن ابی درداء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ لڑکی اپنے نفس کی اپنے بھائی سے زیادہ حقدار ہے۔ میں نے پوچھا کہ اگر وہ اس کا سگا بھائی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ لڑکی کو اگر رشتہ ناپسند ہو تو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے۔

(۱۷۶۷٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحَسَنِ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتَهُ وأَبُوهَا غَائِبٌ قَالَ :الأَمْرُ إِلَى أَبِيهَا.

(۱۷۶۷۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی غیر موجودگی میں اپنی بہن کی شادی کرائی تو اس کا معاملہ اس کے باپ کے سپرد ہوگا۔

(۱۹۵) مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ، مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا

اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو جن حضرات کے نزدیک وہ اسے دیکھ سکتا ہے

(۱۷۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : خَطَبْتُ امْرَأَةً ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا.

(ترمذی ۱۰۸۷۔ ابن ماجہ ۱۸۶۵)

(۱۷۶۷۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ اسے دیکھ لو، یہ تمہارے رشتے کے دیرپا ہونے کا سبب بنے گا۔

(۱۷۶۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بن مُحَمَّدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَاد قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمَ امْرَأَةً فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ فَخَطَبْت جَارِيَةً مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَكُنْت أَتَخَبَّأُ تَحْتَ الْكَرَبِ حَتَّى نَظَرْت مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُونِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَزَوَّجْتهَا.

(۱۷۶۷۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیام بھجوائے تو اگر اس کے اس دیکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے دیکھ لے'' پس میں نے بنوسلمہ کی ایک لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا اور کھجور کی چھال کے نیچے چھپ کر میں نے اسے دیکھا اور پھر اس سے شادی کرلی۔

(۱۷۶۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ :خَطَبْت امْرَأَةً فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى نَظَرْت إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا فَقِيلَ له:أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ مِنكُمْ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا. (طبرانی ۵۰۰)

(۱۷۶۷۹) حضرت محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا پھر میں اس کی کھجوروں کی چھال میں چھپ کر اسے دیکھتا تھا۔ مجھے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ ڈال دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابن طَاوُوسٍ قَالَ :أَرَدْت أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ لِي أَبِي :اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ :فَلَبِسْت وَتَهَيَّأْت فَلَمَّا رَآنِي قَالَ :لاَ تَذْهَبْ.

(۱۷۶۸۰) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ جاؤ اور اسے دیکھ لو۔ میں نے نئے کپڑے پہنے اور تیار ہوگیا تو میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ مت جاؤ۔

(۱۷۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۷۶۸۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو شادی سے پہلے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : ﴿وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾.

(۱۷۶۸۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو شادی سے پہلے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ [الاحزاب ۵۲]

(۱۷۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عن سهل بن مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنْ عَمِّهِ سليمان بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ نُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ وَهِيَ عَلَى إِنْجَارٍ مِنْ أَنَاجِيرِ الْمَدِينَةِ بِبَصَرِهِ ، فَقُلْتُ : أَتَفْعَلُ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا. (ابن حبان ۴۰۴۲)

(۱۷۶۸۳) حضرت سلیمان بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ نبیتہ بنت ضحاک کو دیکھ رہے تھے، میں نے کہا کہ آپ ایسا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ڈال دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۶) قَوْلُهُ (فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ﴾ [النساء ۱۲۷] کی تفسیر

(۱۷۶۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَنْ قَوْلِهِ : ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ قَالَ : تَرْغَبُونَ فِيهِنَّ.

(۱۷۶۸۴) حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن میں تمہیں رغبت ہو۔

(۱۷۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ فِي هَذِهِ : تَرْغَبُونَ عَنْهُنَّ.

(۱۷۶۸۵) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے تم اعراض کرتے ہو۔

(۱۷۶۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى

النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فَيَشْرَكَهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضُلَهَا فَلاَ يَتَزَوَّجُهَا وَلاَ يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ. (بخاری ۵۱۳۱۔ مسلم ۲۳۱۵)

(۱۷۶۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک آدمی کے پاس تھی اور اسکے مال میں شریک تھی، وہ آدمی اس سے شادی کرنے کو ناپسند کرتا تھا اور اس بات کو بھی ناپسند کرتا تھا کہ کوئی اور اس سے شادی کرے اور اس کے مال میں شریک ہو، وہ اسے شادی سے محروم رکھتا تھا نہ خود اس سے شادی کرتا تھا نہ کسی اور کو کرنے دیتا تھا۔

(۱۷۶۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ فِي حِجْرِهِ تَرِكَةٌ بِهَا عُوَارٌ فَلْيَضُمَّهَا إلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ رَغْبَةً بِهِ فَلْيُزَوِّجْهَا غَيْرَهُ.

(۱۷۶۸۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو تو اس سے شادی کرلے اور اگر وہ اس سے شادی کو ناپسند کرے تو کسی اور سے اس کی شادی کرادے۔

(۱۷۶۸۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عن إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ قَالَ : الْمَرْأَةُ يَكُونُ بِهَا عَرَجٌ ، أَوْ عَوَرٌ فَلاَ يَنكِحُونَهَا حَتَّى يَرِثُوهَا.

(۱۷۶۸۸) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس عورت میں کوئی جسمانی عیب مثلاً لنگڑا پن یا بھینگا پن ہو تو اس عورت کو وارث بنانے سے پہلے اس کا نکاح نہ کرو۔

(۱۷۶۸۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ﴾ قَالَ : مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي أَوَّلِ السُّورَةِ مِنَ الْمَوَارِيثِ ، وَكَانُوا لاَ يُوَرِّثُونَ امْرَأَةً وَلاَ صَبِيًّا حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۷۶۸۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللاَّتِيْ لاَ تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد میراث کے وہ احکام ہیں جو سورت کے شروع میں بیان کئے گئے۔ لوگ عورت کو اور نابالغ بچے کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۱۷۶۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عن إسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ فِي قَوْلِ اللهِ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ ، فَقَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إذَا كَانَتْ عِنْدَ وَلِيٍّ رَغِبَ عَنْ حَسَبِهَا ، أَوْ حُسْنِهَا ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَتْرُكْ أَحَدًا يَتَزَوَّجُهَا :

﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ﴾ قَالَ: كَانُوا لَا يُوَرِّثُونَ إِلَّا الْأَكْبَرَ فَالْأَكْبَرَ.

(۱۷۶۹۰) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت جب کسی ولی کے پاس ہوتی تو وہ اس کے خاندان اور حسن سے اعراض کرتے ہوئے نہ تو اس سے خود شادی کرتا اور نہ اسے کسی سے شادی کرنے دیتا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ﴾ کہ لوگ پہلے بڑے کو پھر اس سے چھوٹے کو وارث بناتے تھے۔

(۱۹۷) مَا ذُكِرَ فِي نِكَاحِ نِسَاءِ الصَّابِئِينَ

بت پرست عورتوں سے نکاح کا بیان

(۱۷۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ ذَبَائِحَهُمْ وَنِسَائَهُمْ، يَعْنِي الصَّابِئِينَ.

(۱۷۶۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ نے بت پرستوں کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کو ناجائز بتایا ہے۔

(۱۹۸) قَوْلُهُ تَعَالَى (فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ: ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ: مَا حَلَّ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ، ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا.

(۱۷۶۹۲) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ وہ عورت جو تمہارے لئے حلال ہیں۔

(۱۷۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ يَقُولُ: مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ.

(۱۷۶۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ اس سے مراد حلال عورتیں ہیں۔

(۱۷۶۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ قُرَيْشٍ يَكُونُ عِنْدَهُ النِّسْوَةُ وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْأَيْتَامُ فَيَذْهَبُ مَالُهُ فَيَمِيلُ عَلَى الْأَيْتَامِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾.

(۱۷۶۹۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگوں کے پاس کچھ عورتیں اور کچھ یتیم بچے ہوتے، اس کا مال ختم ہو جاتا تو وہ یتیموں کی طرف مائل ہو جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾

(۱۹۹) قوله (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر

(۱۷۶۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :قَوْلُهُ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ قَالَ :إِحْصَانُ الْيَهُودِيَةِ وَالنَّصْرَانِيَةِ أَنْ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَأَنْ تُحْصِنَ فَرْجَهَا.

(۱۷۶۹۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی عورت کی پاکدامنی یہ ہے کہ وہ جنابت کا غسل کرے اور اپنی شرمگاہ کو پاک رکھے۔

(۱۷۶۹۶) حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قوله :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ قَالَ :الْعَفَائِفُ.

(۱۷۶۹۶) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد پاکدامن عورتیں ہیں۔

(۲۰۰) فی قَوْلِهِ (عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۶۹۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ قَالَ:ذِكْرُهُ إِيَّاهَا فِي نَفْسِهِ.

(۱۷۶۹۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کا عورت کو اپنے دل میں یاد کرنا ہے۔

(۱۷۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ قَالَ :فِي الْخِطْبَةِ.

(۱۷۶۹۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیامِ نکاح میں یاد کرنا ہے۔

(۲۰۱) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَظْلِمُهَا مَهْرَهَا

مہر کے معاملے میں عورت سے زیادتی کرنے کا وبال

(۱۷۶۹۹) أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَهْرِهَا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ زَانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۷۶۹۹) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ عورت کا مہر اپنے پاس رکھے گا تو وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن زنا کرنے والا شمار ہوگا۔

(۱۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُمِّ هَمْدَانَ ، عَنْ عَمَّتِهَا ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا : لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنْ مَهْرِ امْرَأَةٍ ، أَوْ أَجْرِ أَجِيرٍ.

(۱۷۷۰۰) حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حساب و کتاب کے اعتبار سے عورت کے مہر اور مزدور کی مزدوری سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(۳۰۲) من قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُكَاتَبَةَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهَا

جن حضرات کے نزدیک مکاتبہ کے باقی ماندہ بدلِ کتابت کو مہر بنا کر شادی کرنا جائز ہے

(۱۷۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهَا.

(۱۷۷۰۱) حضرت حکم رحمہ اللہ کے نزدیک مکاتبہ کے باقی ماندہ بدلِ کتابت کو مہر بنا کر شادی کرنا جائز ہے۔

(۳۰۳) (ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا)

قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۰۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ هُرَيْمٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهِلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ:تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۳) حضرت ابو رزین رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۵) حضرت حسن ویشید قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۶) حَدَّثَنَا عَثَّام بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۶) حضرت ابو مالک ویشید قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۷) حضرت ضحاک ویشید قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۲۰۴) في الرجل يَتزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ ، أَيَجُوزُ ؟

کیا مرض الموت میں نکاح کرنا جائز ہے؟

(۱۷۷۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ :يَجُوزُ تَزْوِيجُ الْمَرِيضِ وَبَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ.

(۱۷۷۰۸) حضرت شعبی اور حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ مریض کا شادی کرنا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

(۱۷۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْمَرِيضِ هُوَ يَتَزَوَّجُ؟ قَالَ:هُوَ جَائِزٌ مِنْ غَيْرِ الثَّلاَثِ.

(۱۷۷۰۹) حضرت ابراہیم ویشید سے سوال کیا گیا کہ کیا مریض کے لئے شادی کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ثلث کے علاوہ میں جائز ہے۔

(۱۷۷۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ أَنْ يَشْتَرِيَ ثُمُنَهُ مِنْ بِنْتِ جَرِيرٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَأَبَتْ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا ثَلاَثًا وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ.

(۱۷۷۱۰) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن ابن ام الحکم ویشید نے حالتِ مرض الموت میں جریر کی بیٹی سے ایک ثمن مال کے بدلے نکاح کا ارادہ کیا تو انہوں نے انکار کیا اور جب حالت مرض میں ایک تہائی مال پر مہر کا ارادہ کیا تو اس نکاح کو درست قرار دیا گیا۔

(۱۷۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إنَّ مُعَاوِيَةَ أَجَازَهُ.

(۱۷۷۱۱) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷜ نے اسے جائز قرار دیا۔

(۱۷۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ أَيَجُوزُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّهُ يَجُوزُ.

(۱۷۷۱۲) حضرت عبداللہ بن یزید باہلی ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ﷫ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو حالتِ مرض الموت میں شادی کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

(۱۷۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ : إِنْ كَانَ مُضَارًّا لَمْ يَجُزْ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَزَوَّجَهَا لِتَقُومَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۷۷۱۳) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لئے شادی کرے تو یہ درست نہیں اور اگر خدمت کے لئے شادی کرے تو جائز ہے۔

(۱۷۷۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ قَالَ : هُوَ مِنْ ثُلُثِه.

(۱۷۷۱۴) حضرت حماد ﷫ فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں ثلث مال کے عوض شادی کرنا جائز ہے۔

(۱۷۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الْمَرِيضِ يَتَزَوَّجُ ؟ قَالَ : مَا أَرَاهُ إِلاَّ حَدَثًا.

(۱۷۷۱۵) حضرت ابن جریج ﷫ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ﷫ سے مریض کے شادی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے نزدیک تو ایک نئی چیز ہے۔

(۱۷۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضه قَالَ : لاَ يَجُوزُ.

(۱۷۷۱۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں شادی کرنا درست نہیں ہے۔

(۱۷۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا عَنْهُ ، فَقَالَ : هُوَ جَائِزٌ وَتَرِثُهُ وَتَأْخُذُ صَدَاقَهَا.

(۱۷۷۱۷) حضرت خلیفہ بن غالب ﷫ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع ﷫ سے مرض الموت میں شادی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز ہے۔ وہ وارث بھی ہوگی اور مہر بھی لے گی۔

(۱۷۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مَرِيضٌ أَرَادَ أَنْ تَرِثَهُ ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ.

(۱۷۷۱۸) حضرت نافع ﷫ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ربیعہ ﷫ نے حالت مرض الموت میں ایک عورت سے شادی کی، وہ اسے اپنا وارث بنانا چاہتے تھے۔ ان کے اور اس عورت کے درمیان ایک رشتہ تھا۔

(۲۰۵) قَوْلُهُ (فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ﴾ کی تفسیر

(۱۷۷۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا ذَهَبَتْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ أَعْطَوْا زَوْجَهَا مِثْلَ مَهْرِهَا وَإِذَا ذَهَبَتْ إِلَى قَوْمٍ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُمْ عَهْدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿فَعَاقَبْتُمْ﴾ فَأَصَبْتُمْ غَنِيمَةً ﴿فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا﴾ يَقُولُ : آتُوا زَوْجَهَا مِنَ الْغَنِيمَةِ مِثْلَ مَهْرِهَا.

(۱۷۷۱۹) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت مشرکین کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے خاوند کو مہر مثلی ادا کرو اور جب کوئی عورت ایسی قوم میں چلی جائے جس قوم اور مشرکین کے درمیان عہد نہ ہو اور مال غنیمت ہاتھ لگے تو ان کے خاوندوں کو غنیمت میں سے مہر مثلی ادا کرو۔

(۱۷۷۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَصِيفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۱۷۷۲۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۶) من كان يُحِبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ فِي التَّزْوِيجِ وَمَنْ كَانَ لاَ يَفْعَلُ

اولاد کی شادی اچھی جگہ کرانے کا بیان

(۱۷۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ منيح ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ (ابن عدی ۲۱۸۷)

(۱۷۷۲۱) حضرت عروہ بن زبیر ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کے لئے اچھے رشتے تلاش کرو۔

(۱۷۷۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ إِذَا تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ إِلَى أَدْنَى بَيْتِهِ.

(۱۷۷۲۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ جب شادی کرتے تو اچھے گھر میں شادی کرتے۔

(۱۷۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَحْمَاءُ ، أَوْ شَحْبَاءُ قَالَ : وَهُوَ فِي مِظَلَّةٍ لَهُ سَوْدَاءَ قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، لَوِ اتَّخَذْتَ امْرَأَةً هِيَ أَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لأَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَضَعُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَرْفَعُنِي.

(۱۷۷۲۳) حضرت عبداللہ بن خراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مقام ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کی اہلیہ کا رنگ کالا تھا، یا فرمایا کہ وہ بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بے حال تھیں، اپنے ایک کالے رنگ کے چھپر میں تھے، ان سے کہا گیا کہ اے ابوذر! اگر آپ اس سے بہتر عورت سے شادی کر لیتے تو اچھا ہوتا! انہوں نے فرمایا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو میرے نام وشہرت میں کمی کا سبب بنے مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو میرے نام ونمود میں زیادتی کا سبب بنے۔

(۱۷۷۲٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَا بَقِيَ فِيَّ مِنْ أَخْلاَقِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ إلاَّ أَنِّي لَسْتُ أُبَالِي أَيَّ الْمُسْلِمِينَ نَكَحْتُ وَأَيَّهُمْ أَنْكَحْتُ.

(۱۷۷۲۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ میں جاہلیت کی کوئی عادت باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کس مسلمان سے شادی کر رہا ہوں اور کس سے شادی کرا رہا ہوں۔

(۱۷۷۲٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَخْطُبُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ.

(۱۷۷۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے سے کم تر لوگوں کو نکاح کا پیغام بھجواتے تھے۔

(۱۷۷۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ : حدَّثَنَا هِشَام ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ ابْنَةَ عَبْدٍ خَيَّاطٍ فَوَلَدَتْ عِنْدَهُ غُلاَمًا فَانْتَفَى مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ : مَا الَّذِي دَلَّك عَلَى أَنْ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَبْدٍ خَيَّاطٍ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِي شَرَفٍ مِنَ الْعَطَاءِ هو الَّذِي دَعَاكَ إِلَى أَنْ تَنْتَفِيَ مِنْهُ .

(۱۷۷۲۶) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک غلام درزی کی بیٹی سے شادی کی۔ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن اس آدمی نے اسے اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا کہ جس چیز نے تجھے ایک غلام درزی کی بیٹی سے شادی پر مجبور کیا حالانکہ تو عرب کا ایک معزز آدمی ہے اسی چیز نے تجھے اس سے ہونے والے بچے کو اپنا بیٹا ماننے سے انکار کرنے پر ابھارا ہے۔ (یعنی شیطان نے تیرے دل میں وسوسے ڈالے ہیں)

(۲۰۷) ما قالوا فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا الْمَمْلُوكُ فَتَقُولُ أُعْتِقُكَ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَنِي

اگر کوئی مالکن اپنے غلام سے یہ کہے کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو مجھ سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ لِعَبْدِهَا : أُعْتِقُكَ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَنِي فَقَالَ : لَوْ أَنَّهَا بَدَأَتْ يَعْتِقُهُ ! قَالَ : وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ ، قَالَ : فَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا فغَضِبَ وَقَالَ : فِي هَذِهِ عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ.

(۱۷۷۲۷) حضرت اسماعیل ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی مالکن اپنے غلام سے یہ کہے کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو مجھ سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ وہ اسے آزاد کردیتی۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے حضرت عطاء ؒ کے مثل بات فرمائی۔ میں نے حضرت مجاہد ؒ سے سوال کیا تو وہ غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ یہ اللہ اور سلطان کی طرف سے قابلِ سزا عمل ہے۔

(۱۷۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالاَ : تَعْتِقُهُ وَلاَ تُشَاطِرُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ :فِي هَذِهِ عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ.

(۱۷۷۲۸) حضرت عطاء ؒ اور حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اسے آزاد کردے لیکن شرط نہ لگائے اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ اور بادشاہ کی طرف سے سزا کا سبب ہے۔

(۲۰۸) في قوله (وَأُحْضِرَتِ الأَنْفُسُ الشُّحَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۲۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ قَالَ : فِي النَّفَقَةِ.

(۱۷۷۲۹) حضرت عطاء ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفقہ ہے۔

(۱۷۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :نَصِيبُهَا مِنْ نَفْسِهِ وَمِنْ مَالِهِ.

(۱۷۷۳۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کے مال اور جان سے عورت کا حصہ ہے۔

(۱۷۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :النَّفَقَةُ وَالأَيَّامُ.

(۱۷۷۳۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفقہ اور ایام ہیں۔

(۲۰۹) قَوْلُهُ (أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۳۲) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ قَالَ :ذَكَرَهُ إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ.

(۱۷۷۳۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کا عورت کو اپنے دل میں یاد کرنا ہے۔

(۱۷۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ : الْخِطْبَةَ.

(۱۷۷۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیامِ نکاح ہے۔

(۳۱۰) من قَالَ النُّفَسَاءُ لاَ تُزَوَّجُ حَتَّى تَطْهُرَ

کیا نفاس والی عورت پاک ہونے سے پہلے نکاح کر سکتی ہے؟

(۱۷۷۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا لِلنُّفَسَاءِ أَنْ تُزَوَّجَ حَتَّى تَطْهُرَ.

(۱۷۷۳۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ کے نزدیک نفاس والی عورت کے لئے پاک ہونے سے پہلے نکاح کرنا درست ہے۔

(۱۷۷۳٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي النُّفَسَاءِ : لاَ تُزَوَّجُ حَتَّى يَذْهَبَ الدَّمُ.

(۱۷۷۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت خون بند ہونے سے پہلے نکاح نہیں کر سکتی۔

(۱۷۷۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ : فِي النُّفَسَاءِ : تُزَوَّجُ ، وَإِنْ لَمْ يَذْهَبِ الدَّمُ.

(۱۷۷۳۶) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ شادی کر سکتی ہے خواہ خون بند نہ ہو۔

(۱۷۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ فَإِنْ تَزَوَّجَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ.

(۱۷۷۳۷) حضرت حسن رحمہ اللہ نفاس والی عورت کے نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے، لیکن اگر کر لے تو نکاح جائز ہے۔

(۳۱۱) مَا قَالُوا فِي النُّفَسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ حَتَّى يَغْشَاهَا زَوْجُهَا ؟

نفاس والی عورت کا خاوند کتنے دن تک اس سے جماع نہیں کر سکتا؟

(۱۷۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ نَفِسَتْ فَرَأَتِ الطُّهْرَ

لِعِشْرِينَ لَيْلَةً فَاغْتَسَلَتْ ثُمَّ جَاءَتْ فَدَخَلَتْ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ فَقَالَ :مَنْ هَذِهِ ؟ فَقَالَتْ :فُلاَنَةُ ، فَقَالَ :أَوَلَيْسَ قَدْ نَفِسْتِ ؟ قَالَتْ :إذًا قَدْ رَأَيْتُ الطُّهْرَ ، قَالَ :فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ حَتَّى أَخْرَجَهَا مِنَ اللِّحَافِ وَقَالَ :لاَ تغرنی عَنْ دِينِي حَتَّى يَمْضِيَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۷۷۳۸) حضرت عائذ بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں، یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا، ان کی ایک زوجہ کو نفاس لاحق ہوا، وہ بیس دن بعد پاک ہوگئیں، لہٰذا غسل کیا اور آکر اپنے خاوند کے لحاف میں ان کے ساتھ لیٹ گئیں۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ بتایا کہ فلانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم حالتِ نفاس میں نہیں تھی؟ زوجہ نے کہا کہ میں پاک ہوگئی ہوں، انہوں نے ٹانگ کے ذریعے انہیں اپنے لحاف سے نکال دیا اور فرمایا کہ مجھے میرے دین کے بارے میں دھوکہ نہ دو، جب تک چالیس دن نہ گذر جائیں مت آنا۔

(۱۷۷۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ :لِنِسَائِهِ :لاَ تَشَرَّفْنَ لِي دُونَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي النِّفَاسِ.

(۱۷۷۳۹) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیویوں سے فرمایا کہ نفاس کے دوران چالیس دن سے پہلے میری طرف مت جھانکنا۔

(۱۷۷٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۷۷۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن تک شوہر سے دور رہے گی۔

(۱۷۷٤١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:تَرَبَّصُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :تَرَبَّصُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

(۱۷۷۴۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن رکے گی، پھر غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو مہینے رکے گی پھر وہ مستحاضہ کی طرح ہے۔

(۱۷۷٤٢) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ ليلة ، وقَالَ :عَطَاءٌ :تَجْلِسُ عَادَتَهَا الَّتِي اعْتَادَتْ ، وَلاَ تَجْلِسُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۱۷۷۴۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن سے زیادہ نہیں رکے گی۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی عادت کے بقدر رکے گی اور چالیس دن سے زیادہ نہیں رکے گی۔

(۱۷۷٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۷۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک رکے گی۔

(۱۷۷٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ مُسَّةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، وَكُنَّا نُلَطِّخُ عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ مِنَ الْكَلَفِ. (ترمذی ۱۳۹۔ ابوداؤد ۳۱۵)

(۱۷۷۴۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفساء چالیس دن تک رکا کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر نمیالی سرخی کی وجہ سے ورس نامی زرد بوٹی لگایا کرتی تھیں۔

(۳۱۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ أو يسبيها ، مَا قَالُوا في ذلك

اگر آدمی کسی باندی کو خریدے یا قیدی بنائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۷٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَيَطَأُهَا ؟ قَالَ : لَا ، وَقَرَأَ : (وَأُولَاتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ).

(۱۷۷۴۵) حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی باندی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ پھر قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ) حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچے کو جنم دے دیں۔

(۱۷۷٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ أَبَا مُوسَى نَهَى حِينَ فَتَحَ تُسْتَرَ : أَلَا تُوطَأُ الْحَبَالَى ، وَلَا يُشَارِكُ الْمُشْرِكِينَ فِي أَوْلَادِهِمْ ، فَإِنَّ الْمَاءَ يَزِيدُ فِي الْوَلَدِ ، أَشَيْءٌ قَالَهُ بِرَأْيِهِ ؟ أَوْ شَيْءٌ رَوَاهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَوْطَاسٍ أَنْ تُوطَأَ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ ، أَوْ حَائِل حَتَّى تُسْتَبْرَأَ.

(۱۷۷۴۶) حضرت داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے تستر کی فتح کے دن فرمایا تھا کہ کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کیا جائے اور مشرکین کی اولاد میں شراکت نہ کی جائے، کیونکہ پانی بچے میں اضافہ کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی رائے سے کہی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی فتح کے دن فرمایا تھا کہ کسی حاملہ سے بچے کی پیدائش سے پہلے جماع نہ کیا جائے اور دوسری خواتین سے اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک ان کے رحم کا خالی ہونا معلوم نہ ہو جائے۔

(۱۷۷٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَطِئَ حُبْلَى.

(۱۷۷۴۷) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی حاملہ سے وطی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۷۷٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (احمد ۱/ ۲۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۹۰)

(۱۷۷۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ فَفَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ :إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُسْقِيَنَّ مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ. (احمد ۴/ ۱۰۸۔ طبرانی ۴۴۸۳)

(۱۷۷۴۹) حضرت ابومرزوق رحمہ اللہ مولیٰ تجیب کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی طرف جنگ کی، ہم نے جربہ نامی ایک گاؤں کو فتح کیا تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے ہم میں بیان فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ نے فتحِ خیبر کے دن فرمایا تھا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے کسی دوسرے کی کھیتی سیراب نہ کرے۔

(۱۷۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، مَوْلَى تُجِيبَ ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۷۵۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ تُوطَأَ الْحَامِلُ حَتَّى تَضَعَ ، أَوِ الْحَائِضُ حَتَّى تُسْتَبْرَأَ بِحَيْضَةٍ.

(۱۷۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ سے وضعِ حمل سے پہلے اور غیر حاملہ سے حیض کے ذریعے رحم کے صاف ہونے کا یقین ہونے سے پہلے وطی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ وَقُثَمٍ وَنَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالُوا :أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حُبْلَى فَلاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۷۷۵۲) حضرت صلہ، حضرت قثم اور حضرت ناجیہ بن کعب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی حاملہ باندی خریدے تو وضعِ حمل سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کرے۔ اور اگر غیر حاملہ خریدے تو اس کو حیض آنے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۷۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :نُهِيَ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً ، أَوِ

امْرَأَةً وَفِي بَطْنِهَا جَنِينٌ لِغَيْرِهِ.

(۱۷۷۵۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ آدمی کسی ایسی باندی یا عورت سے جماع کرے جس کے پیٹ میں کسی دوسرے کا بچہ ہو۔

(۱۷۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَصَابَ أَبُو مُوسَى سَبَايَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ لاَ يَقَعَ أَحَدٌ عَلَى امْرَأَةٍ حبلى حَتَّى تَضَعَ وَلاَ تُشَارِكُوا الْمُسْلِمِينَ فِي أَوْلاَدِهِمْ فَإِنَّ الْمَاءَ تَمَامُ الْوَلَدِ.

(۱۷۷۵۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب تستر فتح ہوا تو حضرت ابو موسیٰ ؓ کے ہاتھ کچھ باندیاں لگیں۔ حضرت عمر ؓ نے انہیں خط میں یہ حکم لکھ بھیجا کہ وضع حمل سے پہلے کوئی شخص کسی عورت سے جماع نہ کرے، مشرکین کی اولاد میں حصہ دار نہ بنو کیونکہ پانی بچے کو پورا کرتا ہے۔

(۱۷۷۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُنَادِيًا فنادى فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا ؛ أَنْ لاَ يَطَأَ الرِّجَالُ حَامِلاً حَتَّى تَضَعَ ، وَلاَ حَائِلاً حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۷۷۵۵) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ میں ایک منادی سے اعلان کرایا کہ حاملہ سے وضع حمل تک اور غیر حاملہ سے حیض کے آنے تک جماع نہ کرو۔

(۱۷۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عن أَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ.

(۱۷۷۵٦) حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے جماع سے منع فرمایا تھا۔

(۱۷۷۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مُجِحٍّ وَهِيَ عَلَى بَابِ خِبَاءٍ ، أَوْ فُسْطَاطٍ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقَالُوا : لِفُلاَنٍ ، قَالَ : أَيُلِمُّ بِهَا ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ ، فَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ يَغْذُوهُ فِي بَصَرِهِ وَسَمْعِهِ ، كَيْفَ يَرِثُهُ وَهُوَ لاَ يَحِلُّ لَهُ.

(مسلم ۱۰۶۶۔ ابوداؤد ۲۱۴۹)

(۱۷۷۵۷) حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے موقع پر حضور ﷺ ایک ایسی حاملہ عورت کے پاس سے گزرے جو قریب الولادت تھی (اور قیدی بنا کر لائی گئی تھی)، وہ خیمے کے دروازے پر کھڑی تھی۔ حضور ﷺ نے استفسار فرمایا کہ یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا وہ اس سے جماع کرتا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں اس کے ساتھ جائے۔ وہ اس (سے پیدا ہونے

والے بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ اس کی سماعت اور بصارت کو تقویت دے رہا ہے؟ وہ اس کا وارث کیسے ہوگا حالانکہ وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے؟

(۲۱۳) مَا قَالُوا فی المرأة تفْسِدُ الْمَرْأَةَ بِيَدِهَا، مَا عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ؟

اگر کوئی عورت اپنے ہاتھ سے کسی لڑکی کا پردۂ بکارت زائل کردے تو اس پر کیا تاوان ہوگا؟

(۱۷۷۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْم، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلاً كَانَتْ عِنْدَهُ يَتِيمَةٌ وكَانَتْ تَحْضُرُ مَعَهُ طَعَامَهُ قَالَ: فَخَافَتِ امْرَأَته أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَيْهَا قَالَ: وَغَابَ الرَّجُلُ غَيْبَةً فَاسْتَعَانَتِ امْرَأَته نِسْوَةً عَلَيْهَا فَضَبَطْنَهَا لَهَا وَأَفْسَدَتْ عُذْرَتَهَا بِيَدِهَا، وَقَدِمَ الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَفْقِدُهَا، عَنْ مَائِدَتِهِ، فَقَالَ لامْرَأَتِهِ: مَا شَأْنُ فُلاَنَةَ لاَ تَحْضُرُ طَعَامِي كَمَا كَانَتْ تَحْضُرُ؟ فَقَالَتْ: دَعْ عَنْك فُلاَنَةَ، فَقَالَ: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَ: فَقَذَفَتْهَا قَالَ: فَانْطَلَقَ الرجل حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَا شَأْنُك؟ مَا أَمْرُك؟ قَالَ: فَجَعَلَتْ لاَ تَزِيدُ عَلَى الْبُكَاءِ، فَقَالَ: أَخْبِرِينِي فَأَخْبَرَتْهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَى عَلِيٍّ رضي الله عنه فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةِ الرَّجُلِ وَإِلَى النِّسْوَةِ فَسَأَلَهُنَّ قَالَ: فَمَا لَبِثْنَ أَن اعْتَرَفْنَ قَالَ: فَقَالَ لِلْحَسَنِ: اقْضِ فِيهَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَرَى الْحَدَّ عَلَى مَنْ قَذَفَهَا وَالْعُقْرَ عَلَيْهَا وَعَلَى الْمُمْسِكَاتِ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ كُلِّفت إِبِلٌ طَحِيناً لَطَحَنَتْ قَالَ: وَمَا يَطْحَنُ يَوْمَئِذٍ بَعِيرٌ.

(۱۷۷۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس ایک یتیم بچی تھی، وہ کھانا بھی اس کے ساتھ کھاتی تھی، آدمی کی بیوی کو اندیشہ ہوا کہ کہیں آدمی اس سے شادی نہ کرلے، چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ آدمی کہیں گیا ہوا تھا تو اس عورت نے کچھ عورتوں کی مدد سے اس لڑکی کو باندھا اور اس کے پردۂ بکارت کو زائل کردیا، جب آدمی واپس آیا تو دسترخوان پر اس یتیم بچی کو نہ پایا۔ اس نے اپنی بیوی سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ اس کا تو ذکر ہی نہ کرو، آدمی نے وجہ پوچھی تو عورت نے بچی پر زنا کا الزام لگادیا۔ آدمی اس بچی کے پاس آیا اور اس سے واقعہ کی تصدیق چاہی، بچی نے رونے کے علاوہ کوئی بات نہ کی، اس نے اصرار کیا تو بچی نے ساری بات بتادی۔ وہ آدمی اس مقدمے کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی بیوی کو اور باقی عورتوں کو بلا لیا اور ان سے سوال کیا، انہوں نے فوراً ساری بات کو تسلیم کرلیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرنے کو کہا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تہمت لگانے والی عورت پر حد جاری ہوگی اور پردۂ بکارت کو زائل کرنے کا جرمانہ اس عورت پر اور پکڑنے والی عورتوں پر ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اونٹوں سے پسوائی کا کام لیا جاتا تو آج میں ان عورتوں کو اونٹوں کے نیچے پسوادیتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس زمانے میں اونٹوں سے پسوائی کا کام نہیں لیا جاتا تھا۔

(۱۷۷۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ جَوَارٍ أَرْبَعًا اجْتَمَعْنَ ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ : هِيَ رَجُلٌ ، وَقَالَتِ الأُخْرَى : هِيَ امْرَأَةٌ وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ : أَنَا أَبُو الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا امْرَأَةٌ وَقَالَتِ الرَّابِعَةُ : أَنَا أَبُو الذي زَعَمَتْ أَنَّهَا رَجُلٌ ، فَخَطَبَتِ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا أَبُو الرَّجُلِ إِلَى الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا أَبُو الْمَرْأَةِ ، فَزَوَّجَتْهَا ، فَأَفْسَدَتِ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا رَجُلٌ الْجَارِيَةَ الَّتِي زَوَّجَتْهَا ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَجَعَلَ صَدَاقَهَا عَلَى أَرْبَعَتِهِنَّ ، وَرَفَعَ حِصَّةَ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا امْرَأَةٌ ، لأَنَّهَا أَمْكَنَتْ مِنْ نَفْسِهَا ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ ، فَقَالَ : لَوْ أَنِّي وُلِّيتُ ذَلِكَ لَمْ أَرَ الصَّدَاقَ إِلاَّ عَلَى الَّتِي أَفْسَدَتْهَا.

(۱۷۷۵۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ چار نوعمر لڑکیاں کھیلنے کے لئے جمع ہوئیں، ایک نے کہا کہ وہ آدمی ہے، دوسری نے کہا کہ وہ عورت ہے، تیسری نے کہا کہ وہ عورت کا باپ ہے، چوتھی نے کہا کہ وہ آدمی کا باپ ہے۔ آدمی کے باپ کا کردار ادا کرنے والی نے عورت کے باپ کا کردار ادا کرنے سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ جب شادی ہوگئی تو لڑکے کا کردار ادا کرنے والی لڑکی نے عورت کا کردار ادا کرنے والی بچی کے پردہ بکارت کو نقصان پہنچا دیا۔ یہ سارا مقدمہ عبد الملک بن مروان کے پاس پیش کیا گیا۔ انہوں نے مہر کے برابر رقم چاروں لڑکیوں پر لازم کی اور عورت کا کردار ادا کرنے والی لڑکی کے حصے کو اٹھا دیا۔ یہ فیصلہ عبد اللہ بن معقل مزنی ؒ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ میرے پاس آتا تو میں صرف پردہ بکارت کو زائل کرنے والی لڑکی پر تاوان کو لازم کرتا۔

(۱۷۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً افْتَضَّتْ جَارِيَةً بِأُصْبُعِهَا وَقَالَتْ : إِنَّهَا زَنَتْ فَرَفَعَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَغَرَّمَهَا الْعُقْرَ وَضَرَبَهَا ثَمَانِينَ لِقَذْفِهَا إِيَّاهَا.

(۱۷۷٦۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی انگلی سے ایک بچی کا پردہ بکارت زائل کر دیا اور کہہ دیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی ؓ کے پاس یہ مقدمہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت پر پردۂ بکارت کو زائل کرنے کا تاوان ہوگا اور تہمت لگانے کی وجہ سے اسی کوڑے پڑیں گے۔

(۱۷۷٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ نِسْوَةً كُنَّ بِالشَّامِ ، فَأَشِرْنَ وَبَطِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ ، فَرَكِبَتْ وَاحِدَةٌ الأُخْرَى ، وَنَخَسَتِ الأُخْرَى ، فَأَذْهَبَتْ عُذْرَتَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَقَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ ، فَقَالاَ : عَلَيْهِنَّ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ نَصِيبَ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ ابْنُ مُعْقِلٍ : يَرَى مِنْ نَطَفِهَا إِلَى نَاخِسَتِهَا ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ وَلَهَا عُقْرُهَا.

(۱۷۷٦۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ شام میں کچھ لڑکیاں کھیلنے کے لئے جمع ہوئیں، ایک لڑکی دوسری پر سوار ہوئی اور دوسری نیچے دب گئی جس کی وجہ سے اس کا پردہ بکارت زائل ہوگیا۔ یہ مقدمہ عبد الملک بن مروان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے فضالہ بن عبید ؒ اور قبیصہ بن ذؤیب ؒ سے اس بارے میں سوال کیا۔ ان دونوں نے فرمایا کہ ان سب لڑکیوں پر دیت واجب ہوگی اور

ایک کا حصہ اٹھالیا جائے گا۔ ابن معقل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دیت صرف اس پر ہونی چاہیے جس نے اسے دبایا ہے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہی ہونا چاہیے اور دیت کے بجائے پردہ بکارت کو زائل کرنے کا تاوان ہونا چاہیے۔

(۱۷۷٦۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا بِالْحَمَّامِ ، فَدَفَعَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَانْتَقَضَتْ عُذْرَتُهَا ، فَقَضَى لَهَا شُرَيْحٌ :عَلَيْهَا بِمِثْلِ صَدَاقِهَا.

(۱۷۷٦۲) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو لڑکیاں حمام میں تھیں، ایک نے دوسرے کو دھکا دیا تو اس کا پردہ بکارت زائل ہوگیا۔ قاضی شریح رحمہ اللہ نے اس کے لئے مہر مثلی کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۱٤) مَا قَالُوا فِي رجلين تَزَوَّجَا أُخْتَيْنِ فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ

دو آدمیوں کی دو بہنوں سے شادی ہوئی لیکن ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری لائی گئی تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ تَزَوَّجَا أُخْتَيْنِ فَأُدْخِلَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا امْرَأَةُ صَاحِبِهِ قَالَ لَهُمَا الصَّدَاقُ وَيَرْجِعُ الزَّوْجَانِ عَلَى مَنْ غَرَّهُمَا.

(۱۷۷٦۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں کی دو بہنوں سے شادی ہوئی لیکن ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری لائی گئی تو دونوں عورتوں کو مہر ملے گا اور مہر کے لیے خاوند اس سے رجوع کریں گے جس کی غلطی سے ایسا ہوا ہے۔

(۱۷۷٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ ذَلِكَ.

(۱۷۷٦٤) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۷۷٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

(۱۷۷٦٥) حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۷۷٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ قَالَ :تَزَوَّجَ أَخَوَانِ أُخْتَيْنِ ، فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا ، وَامْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَرَدَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى زَوْجِهَا ، وَأَمَرَ زَوْجَهَا أَنْ لاَ يَقْرَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، وَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا الصَّدَاقَ عَلَى الَّذِي وَطِئَهَا لِغِشْيَانِهِ إِيَّاهَا ، وَجَعَلَ جَهَازَهَا وَالْغُرْمَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا.

(۱۷۷٦٦) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو بھائیوں کا دو بہنوں سے نکاح ہوا، ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری عورت لائی گئی، یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا آپ نے ہر عورت کو اس کے اصل خاوند کی طرف واپس فرمایا اور حکم دیا کہ عدت گزرنے تک خاوند اپنی بیویوں کے قریب نہ جائیں۔ پھر آپ نے جماع کرنے والوں پر مہر کو لازم قرار دیا

اور تاوان اس شخص پر لازم کیا جس نے شادی کرائی تھی۔

(۲۱۵) مَا قَالُوا فِي مهر الْبَغِيِّ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

فاحشہ کی کمائی کی حرمت کا بیان

(۱۷۷۶۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ. (بخاری ۲۲۳۷۔ ترمذی ۱۲۷۶)

(۱۷۷۶۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ. (مسلم ۱۱۹۹۔ ابوداؤد ۳۴۱۴)

(۱۷۷۶۸) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے کی کمائی بری ہے اور زنا کی کمائی بری ہے۔

(۱۷۷۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ مَهْرِ الْبُغِيِّ. (احمد ۴/ ۳۰۸)

(۱۷۷۶۹) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ. (ابویعلی ۸۹۴۔ طبرانی ۲۷۳)

(۱۷۷۷۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَتِهِ : اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾. (مسلم ۲۶)

(۱۷۷۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنی باندی سے کہتا تھا کہ جاؤ اور ہمارے لئے جسم فروشی کی کمائی لاؤ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

یُکْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِکْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِیمٌ﴾

(۱۷۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ : کَانُوا یُکْرِهُونَ أَنْ یَتَزَوَّجُوا عَلَی الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَیْنِ مِثْلَ مَهْرِ الْبَغِیِّ.

(۱۷۷۷۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند قرار دیتے تھے کہ فاحشہ کی کمائی کی طرح ایک یا دو درہم پر نکاح کریں۔

(۱۷۷۷۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ مَهْرِ الْبَغِیِّ.

(۱۷۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۶) مَا قَالُوا فِی الرجل یَتَزَوَّجُ الأَمَةَ وَالْحُرَّةَ فِی عُقْدَةٍ

اگر آدمی ایک ہی عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد عورت سے شادی کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۷٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَةً وَحُرَّةً فِی عُقْدَةٍ قَالَ : یُفَرَّقُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الأَمَةِ ، أَوْ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَیْنِ فِی عُقْدَةٍ قَالَ : یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا.

(۱۷۷۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد عورت سے شادی کرے تو آدمی اور باندی کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔ اسی طرح اگر ایک عقد میں دو بہنوں سے نکاح کیا تو اس صورت میں دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(۱۷۷۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ أَبِی حَنِیفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ حُرَّةً وَأَمَةً فِی عُقْدَةٍ فَسَدَ نِکَاحُهُمَا.

(۱۷۷۷۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عقد میں ایک آزاد اور ایک باندی سے نکاح کیا تو ان کا نکاح فاسد ہوگا۔

(۲۱۷) مَا قَالُوا فِی الرَّجُلِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فَقَامَتِ الْبَیِّنَةُ أَنَّهَا أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، اس سے شرعی ملاقات کی پھر وہ مر گیا۔ پھر اس بات پر گواہی قائم ہوگئی کہ وہ عورت اس کی رضاعی بہن ہے۔ اب کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا ،

ثُمَّ مَاتَ ، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهَا أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۷۷۷۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، اس سے شرعی ملاقات کی پھر وہ مر گیا، پھر اس بات پر گواہی قائم ہوگئی کہ وہ عورت اس کی رضاعی بہن ہے۔ اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو مہر ملے گا لیکن میراث نہیں ملے گی۔

(۳۱۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ وَلِيَّ الْمَرْأَةِ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، مَا يَصْنَعُ ؟

ایک آدمی کسی عورت کا ولی ہو لیکن اس سے نکاح کرنا چاہے تو کیا کرے؟

(۱۷۷۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ؛ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَأَةً ، وَهُوَ وَلِيُّهَا ، وَمَعَهُ أَوْلِيَاءُ مِثْلَهُ ، فَأَمَرَ بَعْضَ أَوْلِيَائِهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ.

(۱۷۷۷۷) حضرت رکین فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ایک عورت کے ولی تھے، انہوں نے اس عورت کو پیامِ نکاح بھیجنا چاہا، ان کے ساتھ اس عورت کے کچھ ولی اور بھی تھے۔ انہوں نے ایک ولی کو حکم دیا کہ وہ ان کا نکاح اس عورت سے کرادیں۔

(۱۷۷۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَرَادَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ أَنْ يُزَوِّجَهَا بِإِذْنِهَا مِنْ نَفْسِهِ وَلَّى أَمْرَهَا رَجُلاً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا بِشَهَادَةِ الْعُدُولِ.

(۱۷۷۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کے ولی کا ارادہ ہو کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے تو اسے چاہئے کہ کسی آدمی کو عورت کا ولی بنادے اور پھر عادل گواہوں کی موجودگی میں اس عورت سے نکاح کرلے۔

(۳۱۹) فِي نِكَاحِ الْمُضْطَهَدِ

زبردستی کرائے گئے نکاح کا حکم

(۱۷۷۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ نِكَاحَ الْمُضْطَهَدِ.

(۱۷۷۷۹) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ زبردستی کئے گئے شخص کا نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۷۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :لاَ نِكَاحَ لِمُضْطَهَدٍ.

(۱۷۷۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زبردستی کئے گئے شخص کا نکاح نہیں ہوتا۔

(۳۲۰) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الْعَاجِلِ مِنَ الْمَهْرِ

اگر مرد و عورت میں عاجل مہر کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ فَدَخَلَ بِهَا فَادَّعَتْ أَنَّهُ لَمْ

يَبْرأ إِلَيْهَا مِنَ العَاجِلِ فَقَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : المَخْرَجُ عَلَيْهَا فِيَ العَاجِلِ ، أَنَّهُ بَقِيَ عَلَيْهِ كَذَا وكَذَا وَدُخُوْلُهُ عَلَيْهَا أَبْرَأَهُ.

(۱۷۷۸۱) حضرت عبدالاعلیٰ ؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے عورت سے عاجل اور آجل مہر کے عوض نکاح کیا، آدمی نے عورت سے شرعی ملاقات بھی کی لیکن عورت نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس نے ابھی عاجل مہر ادا نہیں کیا۔ تو حضرت عبدالاعلیٰ ؒ نے فرمایا کہ سعید ؒ نے قتادہ ؒ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عاجل میں عورت کے لئے مہر کے نکالے جانے کی صورت یہ ہے کہ مرد پر اتنا مہر باقی رہ گیا ہے اور مرد کا عورت سے دخول کرنا عاجل سے بری ہونا ہے۔

(۱۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ ومَطَرٍ، عَنِ الحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: المَخْرَجُ عَلَيْهِ.

(۱۷۷۸۲) حضرت حسن ؒ فرمایا کرتے تھے کہ مرد سے عاجل مہر وصول کیا جائے گا۔

(۲۲۱) فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ، أَوِ الْجَارِيَةُ فَيَشُكُّ فِي وَلَدِهَا، مَا يَصْنَعُ ؟

ایک آدمی کی کوئی بیوی یا باندی ہو لیکن اسے بچے میں شک ہو تو وہ کیا کرے؟

(۱۷۷۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ شَكَّ فِي وَلَدٍ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُدْعَى لَهُ الْقَافَةُ.

(۱۷۷۸۳) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کو اپنے بچے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے قیافہ شناس کو بلوانے کا حکم دیا۔

(۱۷۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ جَارِيَةً كَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ عِنْدَ الَّذِى اشْتَرَاهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ هَلْ كُنْت تَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَبِعْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَبْرِئَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَا كُنْت لِذَلِكَ بِخَلِيقٍ ، قَالَ : فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَأَلْحَقُوهُ بِهِ ، قَالَ : فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا ولد كَثِيرٌ فَمَا عَيَّرُوهُ بِهِ.

(۱۷۷۸۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے اپنی ایک باندی کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرنے سے پہلے اسے فروخت کر دیا، پھر خریدنے والے کے پاس اس کا حمل ظاہر ہوا۔ تو یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس پیش کیا گیا۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ سے فرمایا کہ کیا تم اس سے جماع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اقرار کیا، پھر پوچھا کہ کیا تم نے اس کے رحم کے صاف ہونے کا یقین کئے بغیر اسے بیچ دیا۔ انہوں نے اقرار کیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پھر انہوں نے قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے بچے کو دیکھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کا بچہ قرار دیا، پھر اس باندی سے حضرت عبدالرحمن ؓ کی بہت اولاد ہوئی اور کسی نے اسے برا قرار نہ دیا۔

(۱۷۷۸۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي وَلَدِهِ قَالَ : مُرْهُ

فَلْيَسْتَلْحِقْهُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَنْ أَقَرَّ أَنَّهُ أَصَابَ وَلِيدَةً ، أَوْ غَشِيَ أَلْحَقْنَا بِهِ وَلَدَهَا ، وَسَأَلْتُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، فَقَالَ : مُرْهُ فَلْيَسْتَلْحِقْهُ.

(۱۷۷۸۵) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو اپنے بچے کے نسب کے بارے میں شک ہوا تو حضرت عطاء ؒ نے اس سے فرمایا کہ اسے حکم نے بچے کو اپنا بچہ قرار دے۔ کیونکہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس بارے میں فرمایا ہے کہ جس نے اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے کسی باندی سے جماع کیا ہے تو ہم بچے کو اسی کا قرار دیں گے۔ پھر میں نے اس بارے میں حضرت عکرمہ بن خالد ؒ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ اسے حکم دو کہ بچے کو اپنا بچہ قرار دے۔

(۱۷۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَصِّنُوهُنَّ ، أَوْ لاَ تُحَصِّنُوهُنَّ ، لاَ تَلِدُ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى فِرَاشِ أَحَدِكُمْ إِلاَّ أَلْحَقْته بِهِ يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

(۱۷۷۸۶) حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ تم ان باندیوں کو پاکدامن سمجھو یا نہ سمجھو، ان میں سے کسی عورت نے اگر تم میں سے کسی کے بستر پر بچے کو جنم دیا تو وہ بچہ اسی کا ہوگا۔

(۲۲۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَعْبَثُ بِذَكَرِهِ

مرد کا بلاوجہ آلۂ تناسل کو ہاتھ میں لینا درست نہیں

(۱۷۷۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ أَعْبَثُ بِذَكَرِي حَتَّى أُنْزِلَ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أُفٍّ أُفٍّ ، هُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا وَنِكَاحُ الإِمَاءِ خَيْرٌ مِنْهُ.

(۱۷۷۸۷) حضرت ابو یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے سوال کیا کہ اے ابن عباس! میں اپنے آلۂ تناسل کو ہاتھ میں لیتا ہوں اور مجھے انزال ہو جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا ''اف، اف! یہ زنا جیسا تو نہیں لیکن اس سے بہتر ہے کہ تم باندیوں سے نکاح کرلو۔''

(۱۷۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ هُوَ الْفَاعِلُ بِنَفْسِهِ.

(۱۷۷۸۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مشت زنی کرنے والا اپنے ساتھ بدکاری کرنے والا ہے۔

(۱۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شَيْخٍ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْهَا يَعْنِي الْخَضْخَضَةَ ، فَقَالَ : ذَاكَ الْفَاعِلُ بِنَفْسِهِ.

(۱۷۷۸۹) حضرت ابن عمر ؓ سے مشت زنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے ساتھ بدکاری کرنے

والا ہے۔

(۱۷۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ﴿الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ، أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمَ الْعَادُونَ﴾: فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ عَادٍ.

(۱۷۷۹۰) حضرت قاسم ؒ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا (ترجمہ) ''جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی باندیوں اور بیویوں کے کہیں شہوت پوری نہیں کرتے، اس بارے میں وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ جو لوگ اس حد سے تجاوز کریں تو وہ سرکشی کرنے والے ہیں'' اس پر حضرت قاسم ؒ نے فرمایا کہ جو باندیوں اور بیویوں کے علاوہ کہیں شہوت پوری کریں تو وہ سرکشی کرنے والے ہیں۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي نِكَاحِ الشِّغَارِ

نکاحِ شغار (رشتے کے لین دین کے ساتھ) نکاح کرنا کیسا ہے؟

(۱۷۷۹۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ، وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: الشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي، أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ أُخْتِي. (مسلم ۶۱۔ ابن ماجہ ۱۸۸۴)

(۱۷۷۹۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔ ابن نمیر ؒ فرماتے ہیں کہ نکاحِ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی کہے کہ تو اپنی بیٹی سے میری شادی کرادے میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرادیتا ہوں یا اپنی بہن سے میری شادی کرادے میں اپنی بہن سے تیری شادی کرادیتا ہوں۔

(۱۷۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الشِّغَارِ. (بخاری ۶۹۶۰۔ مسلم ۵۸)

(۱۷۷۹۲) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ معقل، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْله.

(۱۷۷۹۳) حضرت عطاء ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ الشِّغَارَ وَالشِّغَارُ: الرَّجُلُ يُزَوِّجُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

(۱۷۷۹۴) سوید بن غفلہ ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف نکاحِ شغار کو ناپسند فرماتے تھے۔ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی مرد کی شادی بغیر مہر

کے اس شرط پر کرائے کہ وہ اس کی شادی کرائے گا۔

(۱۷۷۹۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُشَاغِرَيْنِ : يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُؤْخَذُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ.

(۱۷۷۹۵) حضرت عطاء ریشیئہ نکاح شغار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا نکاح باقی رہے گا اور دونوں کو مہر ملے گا۔

(۱۷۷۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ شِغَارَ فِي الإِسْلاَمِ. (ترمذی ۱۱۲۳۔ ابو داؤد ۲۵۷۴)

(۱۷۷۹۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نکاحِ شغار نہیں ہے۔

(۱۷۷۹۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. (مسلم ۶۲۔ احمد ۳/ ۳۳۹)

(۱۷۷۹۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲٤) مَا قَالُوا فِي خُطَبِ النِّكَاحِ

نکاح کے خطبوں کا بیان

(۱۷۷۹۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلاَةِ وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ فَأَمَّا خُطْبَةُ الصَّلاَةِ فَالتَّشَهُّدُ ، وَأَمَّا خُطْبَةُ الْحَاجَةِ ، فَـ إِنَّ : الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلاَثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ : ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ ثُمَّ تَعْمِدُ لِحَاجَتِك. (ابو داؤد ۲۱۱۱۔ احمد ۱/ ۴۳۲)

(۱۷۷۹۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز اور حاجت کا خطبہ سکھایا۔ نماز کا خطبہ تشہد ہے اور حاجت کا خطبہ یہ ہے: (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں، ہم اس سے معافی چاہتے ہیں، ہم اپنے نفس کے شرور سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر قرآن مجید کی تین آیات پڑھتے: (ترجمہ) اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے، اور تم اسی حال میں مرنا کہ تم مسلمان ہو۔

(ترجمہ) اللہ سے ڈرو جس کے بارے میں اور صلہ رحمی کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔
(ترجمہ) اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا...... یہ خطبہ پڑھنے کے بعد اپنی حاجت کا ارادہ کرو۔

(۱۷۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يُزَوِّجُ بَعْضَ بَنَاتِ الْحَسَنِ وَهُوَ يتعرق العرق.

(۱۷۷۹۹) حضرت جعفر ریٹیلیہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نکاح اس حال میں کروا رہے تھے کہ وہ ہڈی سے گوشت اتار کر کھا رہے تھے۔

(۱۷۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ زَوَّجَ.

(۱۷۸۰۰) حضرت نصر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریٹیلیہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نکاح کرا دیا۔

(۱۷۸۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ مَسْرُوقًا زَوَّجَ شُرَيْحًا وَلَمْ يَخْطُبْ ثُمَّ قَالَ : قَدْ قُضِيت تِلْكَ الْحَاجَةَ.

(۱۷۸۰۱) حضرت اسماعیل ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ریٹیلیہ نے حضرت شریح ریٹیلیہ کی شادی کرائی لیکن خطبہ نہیں پڑھا اور فرمایا کہ یہ ضرورت پوری ہوگئی۔

(۱۷۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : خَطَبْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللهِ لأَهْلٌ أَنْ يُنْكَحَ ؟ نَحْمَدُ اللَّهَ وَنُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ زَوَّجْنَاك عَلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : شُعْبَةُ : أَحْسَبُهُ قَالَ : أَنْكَحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً وَهُوَ يَمْشِي ، قَالَ : شُعْبَةُ : قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ : لاَ أَدْرِي الَّذِي قَالَ: أَحْسَبُهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَوِ ابْنُ عُمَرَ. (بيهقى ۷/ ۱۴۷)

(۱۷۸۰۲) حضرت عروہ بن زبیر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو عبداللہ ریٹیلیہ کا بیٹا نکاح کا اہل ہے۔ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ہم نے اللہ کے امر ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ پر عمل کرتے ہوئے تمہاری شادی کرا دی۔ حضرت شعبہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چلتے ہوئے ایک آدمی کا نکاح کرا دیا۔

(۲۲۵) من كَرِهَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنَامَ مُسْتَلْقِيَةً

جن حضرات کے نزدیک عورت کا بالکل سیدھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے

(۱۷۸۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُمَيْدَةَ مَوْلاَةٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَتْ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ

:لَا تَدَعِينَ بَنَاتِي يَنَمْنَ مُسْتَلْقِيَاتٍ عَلَى ظُهُورِهِنَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَظَلُّ يَطْمَعُ مَا دُمْنَ كَذَلِكَ.

(۱۷۸۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی بیٹیوں کو بالکل سیدھا لیٹ کر مت سونے دو کیونکہ جب تک وہ اس حالت میں رہتی ہیں شیطان ان میں رغبت کرتا رہتا ہے۔

(۱۷۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ الْمَرْأَةُ مُسْتَلْقِيَةً.

(۱۷۸۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کا بالکل سیدھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے۔

(۲۳٦) فِي الرَّجُلِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ تَكُونُ تَحْتَهُ النَّصْرَانِيَّةُ فَتُسْلِمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَلَهَا الصَّدَاقُ ؟

اگر کسی یہودی یا عیسائی مرد کے نکاح میں کوئی یہودی یا عیسائی عورت ہو اور وہ عورت دخول سے پہلے اسلام قبول کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۸۰۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا زَوْجٌ يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ ، أَوْ مَجُوسِيٌّ ، وَلَمْ يُسْلِمْ هُوَ فَلاَ شَيْءَ لَهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۷۸۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا کوئی یہودی، عیسائی یا مجوسی خاوند ہو جس نے اسلام قبول نہ کیا ہو تو جب تک دخول نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۷۸۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۷۸۰۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بن العَوام ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی اور عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۰۸) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۰۸) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ ، وَأَبَى زَوْجُهَا أَنْ يُسْلِمَ قَالَ :أَرَى أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلاً ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا رَدَّتْ إِلَيْهِ مَا أَعْطَاهَا.

(۱۷۸۰۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی کافر مرد کے نکاح میں عیسائی عورت ہو اور وہ عورت اسلام قبول

کرلے جبکہ اس کا شوہر اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی، اگر مرد نے دخول کیا ہے تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور اگر دخول نہیں کیا تو عورت اسے حاصل شدہ مال واپس کرے گی۔

(۱۷۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۱۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۲۲۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ لاِمْرَأَتِهِ بِصَدَاقِهَا فِي مَرَضِهِ

اگر کوئی شخص مرض الموت میں بیوی کے لئے مہر کا اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : فِي رَجُلٍ أَقَرَّ لاِمْرَأَتِهِ بِصَدَاقِهَا فِي مَرَضِهِ قَالَ : لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۱۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں بیوی کے لئے مہر کا اقرار کرے تو یہ درست نہیں۔

(۱۷۸۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ أَنَّ مَسْرُوقًا أَجَازَ إِقْرَارَهُ.

(۱۷۸۱۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ایسے اقرار کو درست قرار دیا۔

(۱۷۸۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لَهَا بِصَدَاقِ مِثْلِهَا.

(۱۷۸۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہر مثلی کا اقرار کرنا درست ہے۔

(۱۷۸۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا اقرار درست ہے۔

(۱۷۸۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ إِقْرَارَهُ لَهَا لأَنَّهَا وَارِثٌ ، وَلاَ يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ.

(۱۷۸۱۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے لئے ایسا اقرار درست نہیں کیونکہ عورت اس کی وارث ہے اور وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی۔

(۲۲۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الصَّدَاقِ

اگر مہر کے بارے میں میاں بیوی کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّجُلِ وَقَالَ حَمَّادٌ ، وَابْنُ

ذَکْوَانَ :الْقَوْلُ قَوْلُهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَهْرِ مِثْلِهَا.

(۱۷۸۱۶) حضرت شعبی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ مرد کا قول معتبر ہوگا اور حضرت حماد اور حضرت ذکوان ہوئیتیا فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا قول مہر مثلی سے کم کا ہو تو عورت کا قول معتبر ہوگا۔

(۱۷۸۱۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ قَوْلُهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَدَاقِ نِسَائِهَا.

(۱۷۸۱۷) حضرت حسن ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا قول مہر مثلی سے کم کا ہو تو عورت کا قول معتبر ہوگا۔

(۱۷۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ :فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَاجِلٍ، أَوْ آجِلٍ فَدَخَلَ بِهَا قَالاَ :الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ دَفَعَهُ إِلَيْهَا.

(۱۷۸۱۸) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت شعبی ہوئیتیا فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے عورت سے مہر آجل اور مہر عاجل کے بدلے نکاح کیا، پھر آدمی نے دخول کرلیا تو گواہی اس بات پر قائم ہوگی کہ اس نے مہر ادا کردیا ہے۔

(۲۲۹) فی المرأة تَدَّعِي الصَّدَاقَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي الصَّدَاقَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا قَالَ :يَسْأَلُهَا الْبَيِّنَةَ.

(۱۷۸۱۹) حضرت شعبی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو قاضی اس سے گواہی مانگے گا۔

(۱۷۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :بينتها وَقَالَ حَمَّادٌ : صَدَاقُ نِسَائِهَا.

(۱۷۸۲۰) حضرت حکم ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو گواہی لائے گی۔ حضرت حماد ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ اسے مہر مثلی ملے گا۔

(۱۷۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :الْبَيِّنَةُ عَلَى أَهْلِ الصَّدَاقِ أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ الْمُخْرَجِ مِنْ ذَلِكَ.

(۱۷۸۲۱) حضرت شعبی ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ گواہی مہر والوں پر یعنی عورت کے اولیاء پر ہوگی اور مرد کے اہل پر اس سے نکالا ہوا ہوگا۔

(۲۳۰) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ

امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ : يُلاَعِنُهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ فَإِنْ ظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۸۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد بیوی سے لعان کر اوراسے نصف مہر ملے گا اور اگر اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَ لاَعَنَهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اوراسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : إذَا قَذَفَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَ لاَعَنَهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۴) حضرت حسن اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اوراسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى مِثْلَهُ.

(۱۷۸۲۵) حضرت زرارہ بن اوفی سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۷۸۲۶) حضرت ابراہیم سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لاَعَنَ وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إذَا كَانَ بِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۸۲۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر اس کا حمل ظاہر ہو تو اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُلاَعِنُ وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۲۳۱) مَا قَالُوا فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسْوَةِ إِذَا اجْتَمَعْنَ وَمَنْ كَانَ يَفْعَلُهُ

بیویوں کے درمیان عدل کرنے کا بیان

(۱۷۸۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلاَ تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ أَنْتَ وَلاَ أَمْلِكُ.

(۱۷۸۳۰) حضرت ابوقلابہ رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاَلِلَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اپنی ازواج کے مابین عدل سے تقسیم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جو میرے اختیار میں تھی اور جو میرے اختیار میں نہیں تیرے اختیار میں ہے اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

(۱۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ:أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلاَ تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلاَ أَمْلِكُ. (احمد ۶/ ۱۴۴۔ ابن حبان ۴۲۰۵)

(۱۷۸۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کہ رسول اللہ صَلَّاَلِلَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اپنی ازواج کے مابین عدل سے تقسیم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جو میرے اختیار میں تھی اور جو میرے اختیار میں نہیں تیرے اختیار میں ہے اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

(۱۷۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ مُعَاذًا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي يَوْمِ هَذِهِ عِنْدَ هَذِهِ ، أَوْ يَكُونَ فِي يَوْمِ هَذِهِ عِنْدَ هَذِهِ.

(۱۷۸۳۲) حضرت یحییٰ بن سعید رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، وہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ ایک کی باری والے دن دوسری کے یہاں سے وضو بھی کرلیں یا دوسری کے پاس رہیں۔

(۱۷۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ فِي الذى له امْرَأَتَانِ : يُكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي بَيْتِ إِحْدَاهُمَا دُونَ الأُخْرَى.

(۱۷۸۳۳) حضرت محمد رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں تو ایک کی باری والے دن دوسرے کے یہاں وضو کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۱۷۸۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بكر ، عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَزمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كَانَتْ لِي امْرَأَتَانِ فَكُنْتُ أَعْدِلُ بَيْنَهُمَا حَتَّى فِي الْقُبَلِ.

(۱۷۸۳۴) حضرت جابر بن زید رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میری دو بیویاں تھیں میں ان دونوں کے درمیان توجہ کرنے میں بھی عدل سے

کام لیتا تھا۔

(۱۷۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ حَتَّى فِي الطِّيبِ ، يَتَطَيَّبُ لِهَذِهِ كَمَا يَتَطَيَّبُ لِهَذِهِ.

(۱۷۸۳۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ خوشبو لگانے میں بھی بیویوں کے درمیان برابری سے کام لیں۔ایک کے لئے بھی وہی خوشبو لگائیں جو دوسری کے لئے لگاتے ہیں۔

(۱۷۸۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ الضَّرَائِرِ ، فَقَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَوُّونَ بَيْنَهُمْ حَتَّى تَبْقَى الْفَضْلَةُ مِمَّا لاَ يُكَالُ مِنَ السَّوِيقِ وَالطَّعَامِ ، فَيَقْسِمُونَهُ كَفًّا كَفًّا إذَا كَانَ يَبْقَى الشَّيْءُ مِمَّا لاَ يَسْتَطِيعُ كَيْلَهُ.

(۱۷۸۳۶) حضرت ابراہیم ؒ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والے شخص سے فرمایا کرتے تھے کہ اسلاف بیویوں کے درمیان برابری کرنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے کہ ستو اور غلے وغیرہ میں سے وہ چیز جو بچ جاتی اور کیل میں نہ آسکتی تو اس کو ہتھیلیوں سے تقسیم کرتے۔

(۱۷۸۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَلَّ نِسَائَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَ : فَأَحْلَلْنَ لَهُ ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ.

(بخاری ۱۹۸۔ مسلم ۹۱)

(۱۷۸۳۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے دیکھ بھال کے لئے حضرت عائشہ ؓ کے گھر قیام کے لئے باقی ازواج سے اجازت طلب کی۔سب نے اجازت دے دی اور آپ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے یہاں قیام پذیر ہو گئے۔

(۱۷۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَكَانَ يَمِيلُ مَعَ إحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ. (ترمذی ۱۱۴۱۔ ابوداؤد ۲۱۲۶)

(۱۷۸۳۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی خاطر مدارت دوسری سے بڑھ کر کرتا ہو تو قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوگا۔

(۲۳۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْمَرْأَتَانِ ، أَوِ الْجَارِيَتَانِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا وَالأُخْرَى تَنْظُرُ

اگر کسی آدمی کی دو بیویاں یا دو باندیاں ہوں تو کیا دوسری کے سامنے ایک سے جماع کر سکتا ہے؟

(۱۷۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، أَوْ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ فِي بَيْتٍ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الْوَجْسَ وَهُوَ أَنْ يَطَأَ إِحْدَاهُمَا وَالأُخْرَى ترى ، أَوْ تَسْمَعُ.

(۱۷۸۳۹) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ایک کمرے میں ہوں تو ایک کے سامنے یا اس کے سنتے ہوئے دوسری سے جماع کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۸٤۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَنَامُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ.

(۱۷۸۴۰) حضرت عکرمہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی دو باندیوں کے درمیان سویا کرتے تھے۔

(۱۷۸٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ بَيْنَ الأَمَتَيْنِ.

(۱۷۸۴۱) حضرت عطاء ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ دو باندیوں کے درمیان سونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تُهْدَى إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَتَقُولُ لَمْ يَمَسَّنِي ويصدقها مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ؟

ایک آدمی کو اس کی بیوی پیش کی گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ اس نے مجھے نہیں چھوا، مرد بھی اس کی تصدیق کرتا ہے، کیا اس عورت کو مہر ملے گا؟

(۱۷۸٤۲) هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عزرة عن شريح أنه قَالَ فِي رَجُلٍ أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، وَأَقَرَّتْ هِيَ بِذَلِكَ ، فَقَضَى لَهَا بِنِصْفِ الصَّدَاقِ ، وَأَلْزَمَهَا الْعِدَّةَ وَقَالَ : لاَ أُصَدِّقُكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلاَ أُصَدِّقُكِ لِنَفْسِكِ.

(۱۷۸۴۲) حضرت شریح ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کو اس کی بیوی پیش کی گئی، لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے بیوی سے دخول نہیں کیا، عورت بھی اس کا اقرار کرتی ہے، تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور اس پر عدت بھی لازم ہوگی۔ نیز یہ فیصلہ کرنے کے بعد قاضی شریح ولیٹیلا نے فرمایا کہ میں تیرے نفس پر تیری تصدیق نہیں کرتا اور عورت کے نفس پر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔

(۱۷۸٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : عَلَيْهِ كَامِلاً إِنْ شَاءَتْ أَخَذَتْهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْهُ.

(۱۷۸۴۳) حضرت حسن ؒ ایسی صورت میں فرماتے ہیں کہ مرد پر پورا مہر لازم ہوگا عورت چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۲۳٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا جَاءَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا زَوَّجْتُك ابْنَتِي

اگر ایک آدمی کسی شخص سے یہ کہے کہ جب فلاں مہینہ آئے گا تو میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرادوں گا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : سَأَلَ الشَّعْبِيَّ رَجُلٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ لِلرَّجُلِ : إِذَا مَضَى شَوَّالٌ زَوَّجْتُك ابْنَتِي ، فَقَالَ : لَيْسَ هَذَا بِنِكَاحٍ.

(۱۷۸۴۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی آدمی سے کہا کہ جب شوال کا مہینہ گذر جائے گا تو میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرادوں گا تو یہ نکاح نہیں ہے۔

(۲۳۵) في العبد يَأْذَنُ لَهُ مَوْلاَهُ فِي التَّزْوِيجِ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر آقا غلام کو شادی کی اجازت دے تو نفقہ اسی پر لازم ہوگا

(۱۷۸٤۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ قَالَ : عَلَيْهِ النَّفَقَةُ.

(۱۷۸۴۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آقا غلام کو شادی کی اجازت دے تو نفقہ اسی پر لازم ہوگا۔

(۲۳٦) في المرأة تَجْلِسُ حَاسِرَةً عِنْدَ أَبِيهَا ، أَوِ ابْنِهَا

عورت کا اپنے بیٹے یا باپ کے ساتھ کھلے سر بیٹھنا کیسا ہے؟

(۱۷۸٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ تَحَسَّرُ الْمَرْأَةُ عِنْدَ وَلَدٍ وَلا وَالِدٍ وَلاَ أَخٍ إلاَّ عِنْدَ زَوْجِهَا.

(۱۷۸۴۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے بیٹے، والد یا بھائی کے پاس کھلے سر نہیں بیٹھ سکتی، صرف خاوند کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے۔

(۱۷۸٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مُبَاشَرَةُ الرَّجُلِ أُمَّهُ

وَأُخْتَهُ شُعْبَةٌ مِنَ الزِّنَا.

(۱۷۸۴۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی جلد کا اپنی ماں یا بہن کی جلد کو چھونا زنا کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۳۷) فِي الإِخْبَارِ مَا يَصْنَعُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ، أَوِ الْمَرْأَةُ بِزَوْجِهَا

میاں بیوی کے لئے خلوت کی باتوں کو بیان کرنے کی ممانعت

(۱۷۸۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَا أُبَالِي إِذَا خَلَوْت بِأَهْلِي وَأَغْلَقْت بَابِي وَأَرْخَيْت سِتْرِي حَدَّثْت بِهِ النَّاسَ ، أَوْ صَنَعْت ذَلِكَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۷۸۴۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ خلوت اختیار کروں، دروازہ بند کروں، پردہ لٹکا دوں اور پھر ان باتوں کو بیان کروں تو میرے لئے لوگوں سے ان باتوں کا بیان کرنا اور اس حالت میں لوگوں کا مجھے دیکھنا برابر ہے۔

(۱۷۸۴۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَر بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ مَوْلَى لأَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا.

(مسلم ۱۲۴۔ ابوداؤد ۴۸۳۷)

(۱۷۸۴۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے ضرورت پوری کرے اور وہ اس سے ضرورت پوری کرے پھر وہ اس کے راز کو افشا کردے۔

(۱۷۸۵۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي هريرة قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عسى أَحَدُكُمْ يُخْبِرُ بِمَا صَنَعَ بِأَهْلِهِ ؟ وَعَسَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تُخْبِرَ بِمَا يَصْنَعُ بِهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذَلِكَ؟ إنما مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً فَوَقَعَ عَلَيْهَا فِي الطَّرِيقِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.(ابوداؤد ۲۰۱۵۔ احمد ۲/ ۵۴۰)

(۱۷۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات کیسے درست ہے کہ تم مردوں میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ملاقات کی تفصیل لوگوں کو بتائے یا تم میں سے کوئی عورت اپنے خاوند سے ملاقات کی تفصیل لوگوں کو بتائے۔ اس پر ایک سیاہ فام عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کہ جب مرد اور عورت یہ کرتے ہیں تو بتانے میں کیا حرج ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ بات ایک مثال سے سمجھاتا ہوں، اس کی مثال ایسے ہے جیسے نر شیطان کسی مادہ شیطان سے ملتا ہے اور راستہ میں اس سے جماع کرتا ہے جبکہ لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جبکہ لوگ دیکھ

رہے ہوتے ہیں۔

(۱۷۸۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوَّامٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ قَالَ : كانوا إذَا أَتَوْا عَلَى ذِكْرِ النِّكَاحِ كَنَوْا عَنْهُ.

(۱۷۸۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب وہ نکاح کا تذکرہ کرتے ہیں تو کنایہ کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۲۳۸) مَا قَالُوا فِي النِّكَاحِ فِي عَامٍ مِنَ الْجَدْبِ

قحط سالی کے دنوں میں نکاح کی ممانعت

(۱۷۸۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لاَ يُجِيزُ النِّكَاحَ فِي عَامِ سَنَةٍ يَعْنِي مَجَاعَةً.

(۱۷۸۵۲) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی کے دنوں میں نکاح کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

(۲۳۹) في الرجل الْوَلِيِّ يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ فَلاَ تَرْضَى ثُمَّ تَرْضَى بَعْدُ

اگر ولی کسی عورت کا نکاح کرائے لیکن وہ راضی نہ ہو البتہ بعد میں راضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إذَا أَنْكَحَ الْمَرْأَةَ الْوَلِيُّ فَلَمْ تَرْضَ ثُمَّ رَضِيَتْ بَعْدُ لَمْ يَصْلُحْ ذَلِكَ النِّكَاحُ حَتَّى يَكُونَ نِكَاحٌ جَدِيدٌ.

(۱۷۸۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ولی کسی عورت کا نکاح کرائے لیکن وہ راضی نہ ہو البتہ بعد میں راضی ہو جائے تو پرانا نکاح درست نہیں نیا کرنا ہوگا۔

(۲٤٠) في الرجل يُقِرُّ بِوَلَدِهِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ

ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا

(۱۷۸۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۵٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إذَا أَقَرَّ بِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : إذَا أَقَرَّ بِهِ ، أَوْ هُنِّئَ بِهِ ، أَوْ أَوْلَمَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ.

(۱۷۸۵۶) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

(۱۷۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ بِالْوَلَدِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۷) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

(۱۷۸۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِابْنٍ لَهُ قَدْ أَقَرَّ بِهِ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْفِيَهُ فَشَهِدُوا أَنَّهُ وُلِدَ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّهُمْ هَنَّؤُوهُ بِهِ وَأَقَرَّ بِهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :الْزَمْ وَلَدَكَ قَالَ عَامِرٌ :كان عُمَرَ يَقْضِي بِذَلِكَ.

(۱۷۸۵۸) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ کے پاس ایک آدمی ایک بچہ لے کر آیا جس کا پہلے اقرار کر چکا تھا اب انکار کرنا چاہتا تھا۔ لوگوں نے گواہی دی کہ یہ بچہ اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور لوگوں نے اس کی مبارک باد بھی دی تھی، آدمی نے اس بات کا اقرار کیا تو حضرت شریح ؒ نے فیصلہ فرمایا کہ اپنے بچے کو اپنے پاس رکھو۔ حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ بھی یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۸۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ عَلَى حَالٍ.

(۱۷۸۵۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا کسی حال میں انکار نہیں کرسکتا۔

(۱۷۸۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا أَقَرَّ بِالْوَلَدِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :إِذَا أَقَرَّ بِالْحَمْلِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْكِرَهُ ، إِنْ شَاءَ يَقُولُ :أَخْطَأْت فِي الْعِدَّةِ.

(۱۷۸۶۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حمل کا اقرار کیا تو اس کے پاس انکار کی گنجائش نہیں ہے، وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے عدت میں غلطی لگی تھی۔

(۱۷۸۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُ سُرِّيَّتِهِ فَلَهُ إِنْكَارُهُ مَا لَمْ يُقِرَّ بِهِ بَعْدَ مَا تَضَعُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَقَرَّ بِالْحَمْلِ ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدَ مَا تَضَعُ فَلَهُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۶۱) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کی بیوی یا باندی کا حمل ظاہر ہوا تو وہ وضع حمل کے بعد اقرار سے پہلے انکار کرسکتا ہے، اور اگر اس نے حمل کا اقرار کیا اور پھر وضع حمل کے بعد اس کا انکار کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

(۱۷۸۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :إِذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ نَفَاهُ لَزِمَهُ.

(۱۷۸۶۲) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اپنے بچے کا اقرار کیا پھر نفی کرے تو پھر بھی بچہ اسی کا ہوگا۔

(۱۷۸۶۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا انْتَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ لاَعَنَ أُمَّهُ إِنْ كَانَتْ حَيَّةً ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ جُلِدَ الْحَدَّ وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ فَإِنْ كَانَ ابْنَ سُرِّيَّةٍ صَارَ عَبْدًا.

(۱۷۸۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنے بچے کا انکار کیا تو بیوی اگر زندہ ہو تو لعان کرے گا اور اگر مرچکی ہو تو اس پر حد جاری ہوگی اور بچہ اسی کا ہوگا، اگر وہ بچہ باندی کا بچہ ہو تو غلام ہوگا۔

(١٧٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَكَمِ قَالاَ :إِذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ نَفَاهُ قَالَ الْحَكَمُ :يُضْرَبُ وَقَالَ حَمَّادٌ :يَلْزَمُ الْوَلَدُ بِالإِقْرَارِ وَيُلاَعِنُ وَذَكَرَ أَنَّ سُفْيَانَ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۷۸۶۴) حضرت حماد اور حضرت حکم رحمہما اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی بچے کا اقرار کرنے کے بعد پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر حد جاری ہوگی۔ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اقرار سے بچہ لازم ہوگیا اور وہ لعان کرے گا، انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت سفیان رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٧٨٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ يَنْتَفِي مِنْهُ قَالَ : يُلاَعِنُ بِكِتَابِ اللهِ وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۸۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے بچے کا اقرار کیا پھر اس کا انکار کیا تو وہ اللہ کی کتاب کے مطابق لعان کرے گا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق بچہ اسی کا ہوگا۔

(١٧٨٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ بِوَلَدٍ له مِنْ جَارِيَتِهِ حَتَّى صَارَ رَجُلاً وَزَوَّجَهُ ثُمَّ أَنْكَرَهُ قَالَ :لَيْسَ إِنْكَارُهُ بِشَيْءٍ ، يُلْزَقُ بِهِ.

(۱۷۸۶۶) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی سے اپنے کسی بچے کا اقرار کیا۔ پھر وہ مرد بن گیا اور اس نے اس کی شادی کرادی پھر اس نے انکار کردیا تو یہ انکار کوئی حیثیت نہیں رکھتا، اور وہ بچہ اسی کا ہوگا۔

(١٧٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَهُ :أَنْ يَنْفِيَهُ ، وَإِنْ كَانَ رَجُلاً.

(۱۷۸۶۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ بچے کا انکار کرسکتا ہے خواہ وہ مرد بن چکا ہو۔

(١٧٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَأَبُوهَا وَزَوْجُهَا وَأُمُّهَا وَهِيَ حُبْلَى يَقُولُ زَوْجُهَا :هِيَ جَارِيَةٌ وَإِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَهَا فَكَلَّمَ الْجَارِيَةَ ، فَقَالَتْ :زَوَّجَنِيهِ أَبِي وَأُمِّي ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَصْنَعُ بِي مَا يَصْنَعُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ قَالَ :فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ :هِيَ امْرَأَتُك وَالْوَلَدُ وَلَدُك.

(۱۷۸۶۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند، اپنے باپ اور اپنی ماں کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ حاملہ تھی، اس کے خاوند نے کہا کہ یہ ایک باندی تھی، میں اس کے ساتھ دل لگی کرتا تھا، جب کہ عورت کا کہنا تھا کہ میرے ماں باپ نے اس سے میری شادی کی ہے اور یہ میرے پاس آتا تھا، اور وہ سب کرتا تھا جو ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا کوڑا اس آدمی کے سر پر مارا اور فرمایا کہ یہ تیری بیوی ہے اور بچہ تیرا ہی ہے۔

(۲٤۱) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ (إذَا أُحْصِنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۸٦۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ : ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ قَالَ : إِذَا أَحْصَنَتْهُنَّ الْبُعُولَةُ.

(۱۷۸۶۹) حضرت حسن ریاٹیلا قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر میں حضرت قتادہ ریاٹیلا کا قول ذکر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ شادی کے ذریعہ پاک ہو جائیں۔

(۱۷۸۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا : ﴿فَإِذَا أُحْصِنَّ﴾ يَقُولُ : إِذَا تَزَوَّجْنَ.

(۱۷۸۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ان کا شادی کرنا ہے۔

(۲٤۲) مَا قَالُوا فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا ، أَوْ عَبْدًا ؟

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں کہ وہ غلام تھے یا آزاد؟

(۱۷۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا.

(۱۷۸۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

(۱۷۸۷۲) حضرت شعبی ریاٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ : أَن زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ.

(۱۷۸۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت ان کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

(۱۷۸۷۴) حضرت صفیہ بنت ابی عبید ریاٹیلا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند غلام تھے۔

(۱۷۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

(۱۷۸۷۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند غلام تھے۔

(۱۷۸۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ ، عَبْدٌ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ.

(۱۷۸۷٦) حضرت عکرمہ ؒ ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام مغیث تھا اور وہ بنومخزوم کی شاخ بنومغیرہ کے غلام تھے۔

(۱۷۸۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ يَتْبَعُهَا وَدُمُوعُهُ تسيل عَلَى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا كَي تَخْتَارَهُ فَلَمْ تَخْتَرْهُ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

(۱۷۸۷۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند بنومغیرہ کے ایک سیاہ فام غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا، گویا کہ وہ منظر میرے سامنے ہے جب وہ مدینہ کی گلیوں میں حضرت بریرہ ؓ کے پیچھے جارہے ہوتے تھے اور ان کے آنسوان کی داڑھی پر بہہ رہے ہوتے تھے، وہ انہیں راضی کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت بریرہ ؓ نے انہیں اختیار نہیں کیا۔

(۱۷۸۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كان زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدا أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ.

(۱۷۸۷۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند ایک سیاہ فام غلام تھے۔

(۱۷۸۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ بَرِيرَةَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ.

(۱۷۸۷۹) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کیا گیا تو حضور ﷺ نے انہیں اختیار دیا (کہ اپنے نکاح کو باقی رکھیں یا ختم کردیں) ان کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

(۱۷۸۸۰) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند آزاد تھے۔

(۲٤۳) مَا قَالُوا فِي الْحُسْنِ مَا هُوَ ؟

حسن کس چیز کا نام ہے؟

(۱۷۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ الأَعْوَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :الْبَيَاضُ نِصْفُ الْحُسْنِ.

(۱۷۸۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سفیدی آدھا حسن ہے۔

(۱۷۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ ثُلُثَ الْحُسْنِ.

(۱۷۸۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کی والدہ کو ایک تہائی حسن عطاء ہوا تھا۔

(۱۷۸۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ. (احمد ۳/ ۱۴۸۔ حاکم ۵۷۰)

(۱۷۸۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا ہوا تھا۔

(٢٤٤) في مباشرة الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

آدمی کا آدمی کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنا درست نہیں

(۱۷۸۸٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلاَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ إِلاَّ الْوَالِدُ وَلَدَهُ أَوِ الْوَلَدُ وَالِدَهُ.

(ابو داؤد ۴۰۱۵۔ احمد ۲/ ۳۲۵)

(۱۷۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں نہ لیٹے ، البتہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ لیٹ سکتا ہے۔

(۱۷۸۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عبد اللهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَجْلَ أَنْ تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا. (بخاری ۵۲۴۰۔ ابو داؤد ۲۱۴۳)

(۱۷۸۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک لحاف میں نہ لیٹے کہ بعد میں اپنے خاوند کے سامنے اس کی صفات کا تذکرہ کرے۔

(۱۷۸۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : أخبرني زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلاَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. (ترمذی ۲۷۹۳۔ ابو داؤد ۴۰۱۴)

(۱۷۸۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔

(۱۷۸۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ

، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجَرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجَرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مُعَاكَمَةِ ، أَوْ مُكَاعَمَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ ، وَمُعَاكَمَةِ أَوْ مُكَاعَمَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ فِي شِعَارٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

(ابو داؤد ۴۰۴۶۔ احمد ۴/ ۱۳۴)

(۱۷۸۸۷) حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ یا کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اس طرح لیٹے کہ ان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔

(۱۷۸۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ أَبِي شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : وَأَنَا أَرَى فِي ذَلِكَ تَعْزِيرًا. (حاکم ۲۸۷۔ احمد ۳/ ۳۴۸)

(۱۷۸۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹے۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اس عمل پر حد جاری ہونی چاہئے۔

(۱۷۸۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ. (احمد ۱/ ۳۱۴۔ ابن حبان ۵۵۸۲)

(۱۷۸۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹے۔

(٢٤٥) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ وَعَلَى أُخْتِهِ

آدمی اپنی ماں یا بہن کے یہاں آنے سے پہلے اجازت طلب کرے

(۱۷۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً. (بیهقی ۹۷)

(۱۷۸۹۰) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے ان سے اجازت طلب کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم انہیں عریاں دیکھنا پسند کرو گے؟

(۱۷۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نذير ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : إِنْ لَمْ تَفْعَلْ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى مِنْهَا مَا يَسُوئُكَ.

(۱۷۸۹۱) حضرت حذیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں ایسی چیز دیکھنی پڑ سکتی ہے جو تمہیں پسند نہ ہو۔

(۱۷۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ رجل لِعُمَرَ : أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا.

(۱۷۸۹۲) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، اجازت طلب کرو۔

(۱۷۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَا عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا.

(۱۷۸۹۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں اپنی والدہ کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں، وہ ہر وقت ایسی حالت میں نہیں ہوتیں جس میں دیکھنا تمہیں پسند ہو۔

(۱۷۸۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَأَخَوَاتٌ لَهُ بِمَكَّةَ فِي بَيْتٍ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَخْتَلِفُ أَحَدُهُمْ إِلَى أَهْلِهِ فِي اللَّيْلِ مِرَارًا ، فَكَانَ يَأْتِيهِنَّ بِاللَّيْلِ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِنَّ كُلَّمَا دَخَلْتُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِنَّ بِغَيْرِ إِذْنٍ.

(۱۷۸۹۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور ان کی کچھ بہنیں مکہ میں ایک گھر میں رہتے تھے۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے رات کو دیر سے گھر آتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں جب بھی ان کے پاس جاؤں تو ان سے اجازت طلب کروں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہاں اور آپ نے انہیں بغیر اجازت جانے کی اجازت نہ دی۔

(۱۷۸۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اسْتَأْذِنْ عَلَى أُمِّكَ ، وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا.

(۱۷۸۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی والدہ کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرو خواہ وہ بوڑھی ہوں۔

(۱۷۸۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَأْذِنُوا عَلَى أُمَّهَاتِكُمْ.

(۱۷۸۹۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ اپنی ماؤں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرو۔

(۱۷۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَعَلَى ابْنِهِ وَعَلَى أخيه وعلى أُخْتِهِ.

(۱۷۸۹۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے ماں باپ، اپنی بیٹی، اپنے بھائی اور اپنی بہن کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے۔

(۱۷۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۷۸۹۸) حضرت زہری اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ صِلَةَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ.

(۱۷۸۹۹) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عن قتادة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يستأذن عليها يعني على أمه.

(۱۷۹۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۹۰۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ :قُلْتُ أَيَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ وَعَلَى أُخْتِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَيْهِمَا.

(۱۷۹۰۱) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی ماں اور بہن کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اجازت طلب کرو۔

(۱۷۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَى أُمِّكَ.

(۱۷۹۰۲) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اجازت طلب کرو۔

(۱۷۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ:وَأَخُو الْمَرْأَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۷۹۰۳) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کا بھائی اجازت لے کر آئے گا۔

(٢٤٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى جَارِيَتِهِ ؟

کیا آدمی اپنی باندی کے پاس آنے سے پہلے بھی اجازت طلب کرے گا؟

(۱۷۹۰٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :إنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ الإِذْنَ وَإِنِّي آمُرُ جَارِيَتِي هذه أَنْ تَسْتَأْذِنَ عَلَيَّ.

(۱۷۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، لوگوں نے تو بہت زیادہ اجازت مانگنا شروع کر دی ہے، میں اپنی باندی کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اجازت لے کر میرے پاس آئے۔

(۱۷۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عبدالملك، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: غَلَبَ الشَّيْطَانُ النَّاسِ عَلَى الاستئذان فِي السَّاعَاتِ ﴿الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾.

(۱۷۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اجازت طلب کرنے کے معاملے میں شیطان لوگوں پر غالب آ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾

(۱۷۹۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ في قوله ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ قَالَ: كَانَ أَهْلُنَا يُعَلِّمُونَا أَنْ نُسَلِّمَ قَالَ: فَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا جَاءَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ فُلَانٌ؟.

(۱۷۹۰۶) حضرت محمد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والے ہمیں سلام کرنا سکھایا کرتے تھے، ہم میں سے جب کوئی آتا تو السلام علیکم کہتا اور ساتھ کہتا کہ فلاں داخل ہو جائے؟

(۱۷۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النِّسَاءِ: ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾.

(۱۷۹۰۷) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۱۷۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَعْمَلُونَ بِهَا قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

(۱۷۹۰۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ منسوخ نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ لوگ اسے جانتے نہیں ہیں اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

(۱۷۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسُئِلَ عَنِ الإِذْنِ، فَقَالَ: اسْتَأْذِنْ عِنْدَ كُلِّ عَوْرَةٍ ثُمَّ هُوَ طَوَّافٌ بَعْدَهَا.

(۱۷۹۰۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اذن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر پردے والی چیز سے اجازت طلب کرو پھر اس کے بعد وہ چکر لگانے والا ہے۔

(۲٤۷) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۹۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ: انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

(۱۷۹۱۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عدت کا گذر جانا ہے۔

(۱۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْث ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ :انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

(۱۷۹۱۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عدت کا گزر جانا ہے۔

(۱۷۹۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ :لَا تُوَاعِدُوهَا فِي عِدَّتِهَا إِنِّي أَتَزَوَّجُك حين تَنْقَضِيَ عِدَّتُك.

(۱۷۹۱۲) حضرت ابو مالک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کی عدت میں ان سے یہ وعدہ نہ کرو کہ میں تیری عدت گذرنے کے بعد تجھ سے شادی کروں گا۔

(۲٤٨) (واهجروهن في الْمَضَاجِعِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿واهجروهن في المضاجع﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ :لَا تَقْرَبْهَا.

(۱۷۹۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے قریب مت جاؤ۔

(۱۷۹۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ :قَوْلُهُ ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَا :لَا يُضَاجِعُهَا.

(۱۷۹۱۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ مت لیٹو۔

(۱۷۹۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ :إِذَا أَطَاعَتْهُ فِي الْمَضْجَعِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَضْرِبَهَا.

(۱۷۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب عورت لیٹنے میں مرد کی اطاعت کرے تو وہ اسے مار نہیں سکتا۔

(۱۷۹۱٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ وَمِقْسَمٍ :قَوْلُهُ ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾ قَالَ :مِقْسَمٌ :وَلَا تَقْرَبْ فِرَاشَهَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ :هُوَ الْكَلَامُ وَقَالَا جَمِيعًا :

﴿واضرِبُوهُنَّ﴾ ضَرْبٌ غَيْرُ مُبَرِّحٍ.

(١٧٩١٦) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت مقسم رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت مقسم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہجر مضجع سے مراد اس کے بستر کے قریب نہ جانا اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے مراد بات کرنا ہے۔ جبکہ ﴿واضرِبُوهُنَّ﴾ کے بارے میں دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ایسی مار ہے جو زخم نہ ڈالے۔

(١٧٩١٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿واضرِبُوهُنَّ﴾ قَالَ : ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ غَيْرُ مُؤَثِّرٍ.

(١٧٩١٧) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿واضرِبُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسی مار ہے جو زخم نہ ڈالے۔

(٢٤٩) مَا قَالُوا فِي الِاسْتِتَارِ إذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ

دورانِ صحبت پردہ کرنے کا بیان

(١٧٩١٨) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْفِهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : إذَا جَامَعْتَ فَاسْتَتِرْ.

(١٧٩١٨) حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم بیوی سے جماع کرو تو پردہ ڈال لو۔

(١٧٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ وَلاَ يَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ. (طبرانی ٢٨٣٤۔ بزار ١٤٤٨)

(١٧٩١٩) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جماع کرو تو پردہ ڈال لو اور اونٹوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جاؤ۔

(٢٥٠) مَا قَالُوا فِي الرَّضَاعِ بِلَبَنِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْفَاجِرَةِ

یہودیہ، نصرانیہ یا فاحشہ کے دودھ سے رضاعت ثابت ہونے کا بیان

(١٧٩٢٠) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الفهري ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَنْهَى مُسْلِمًا أَنْ يُرَاضِعَ نَصْرَانِيًّا.

(١٧٩٢٠) حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ نے مسلمان کو نصرانی کا رضاعی بھائی بننے سے منع کیا ہے۔

(۱۷۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُرْضِعَ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الصَّبِيَّ وَقَالَ : إِنَّهَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ.

(۱۷۹۲۱) حضرت ابوجعفر ولیٹیلیہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ یہودیہ یا نصرانیہ کسی بچے کو دودھ پلائیں، فرمایا کہ یہ شراب پیتی ہیں۔

(۱۷۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرب ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُرْضِعَ امْرَأَته بِلَبَنِ الْفُجُورِ.

(۱۷۹۲۲) حضرت مجاہد ولیٹیلیہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی عورت بدکاری کے ذریعے اترنے والا دودھ کسی بچے کو پلائے۔

(۱۷۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرَضَاعِ الزَّانِيَةِ ، أَوْ لَبَنِ الْمَجُوسِيَّةِ.

(۱۷۹۲۳) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں زانیہ کی رضاعت یا مجوسیہ کے دودھ میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۱) باب كراهية أَنْ تَصِفَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا

ایک عورت کو دوسری عورت کے اوصاف اپنی خاوند کے سامنے بیان کرنا مکروہ ہے

(۱۷۹۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ لِلنِّسَاءِ : لاَ تَصِفْنَنِي لأَزْوَاجِكُنَّ.

(۱۷۹۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں سے فرمایا کرتی تھیں کہ اپنے خاوندوں کے سامنے میرا وصف بیان نہ کرو۔

(۲۵۲) من قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرجل أَمَةً وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَسْتَبْرِئْهَا

اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے

(۱۷۹۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرجل أَمَةً وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۵) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَهَا لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۶) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الأَمَةَ تَزَوُّجًا لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۷) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے۔

(۲۵۳) من قَالَ لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

کسی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجا جائے

(۱۷۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلاَ يَبِع عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلاَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

(مسلم ۵۰۔ ابوداؤد ۲۰۷۴)

(۱۷۹۲۸) حضرت ابن عمر ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجے اور اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

(۱۷۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَخْطُب عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ. (مسلم ۵۲۰۔ ترمذی ۱۱۳۴)

(۱۷۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجے۔

(۲۵۴) مَا ذُكِرَ فِي الزِّنَا ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

زنا کی مذمت کا بیان

(۱۷۹۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۱۷۹۳۰) حضرت ابن ابی اوفی ﷫ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا۔

(۱۷۹۳۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (طیالسی ۸۲۳۔ احمد ۴/ ۳۵۲)

(۱۷۹۳۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۹۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : يُعْرَفُ الزُّنَاةُ بِنَتْنِ فُرُوجِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۷۹۳۲) حضرت ابان بن عثمان ویشید فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن زنا کار لوگ اپنی شرمگاہوں کی بدبو سے پہچانے جائیں گے۔

(۱۷۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : إِنَّ أَكْبَرَ مَا يُصِيبُ النَّاسَ مِنَ الذُّنُوبِ الزِّنَا ، هُوَ شَهْوَةٌ وَلَيْسَ لَهُ رِيحٌ فَيُؤْخَذ وَلَا يَكَادُ تُقَامُ حُدُودُهُ.

(۱۷۹۳۳) حضرت مسروق ویشید فرماتے ہیں کہ لوگ سب سے زیادہ زنا کا شکار ہوتے ہیں وہ شہوت ہے، اس کی کوئی بو نہیں کہ پکڑا جاسکے اور حدود قائم کی جاسکیں۔

(۱۷۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ أَكْثَرَ ذُنُوبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي النِّسَاءِ.

(۱۷۹۳۴) حضرت ابوصالح ویشید فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ اہل جنت کے اکثر گناہ عورتوں میں ہیں۔

(۱۷۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ : مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ زَوَّجْنَاهُ ، لَا يَزْنِي مِنْكُمُ الزَّانِي إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ نُورَ الإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهُ رَدَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْنَعَهُ مَنَعَهُ.

(۱۷۹۳۵) حضرت ابن عباس ریاضی نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو تم میں سے پاکدامنی چاہتا ہے تو ہم اس کی شادی کرادیتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کے نور کو چھین لیتا ہے اور پھر چاہتا تو لوٹا دیتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو نہیں لوٹاتا۔

(۱۷۹۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : الإِيمَانُ نزهٌ فَمَنْ زَنَى فَارَقَهُ الإِيمَانُ فَمَنْ لَامَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ رَاجَعَهُ الإِيمَانُ.

(۱۷۹۳۶) حضرت ابوہریرہ رہی تی فرماتے ہیں کہ ایمان گناہوں سے روکنے والا وصف ہے، جب انسان زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے اور جو نفس کو ملامت کرتا ہے تو اس کا ایمان واپس آجاتا ہے۔

(۱۷۹۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَكْت بَعْدِي عَلَى أُمَّتِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

(بخاری ۵۰۹۶۔ مسلم ۲۰۹۷)

(۱۷۹۳۷) حضرت اسامہ رہی تی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے مردوں کے لئے اپنے بعد عورتوں سے بڑا فتنہ کوئی نہیں دیکھا۔

(۱۷۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ كُفْرُ مَنْ مَضَى إلاَّ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ وَهُوَ كَائِنٌ كُفْرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ.

(۱۷۹۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے والے لوگوں کا کفر عورتوں کی وجہ سے تھا اور آئندہ بھی کفر عورتوں کی وجہ سے ہوگا۔

(۱۷۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۱۷۹۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

(۱۷۹٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۲۴۷۵۔ مسلم ۱۰۰)

(۱۷۹۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۵۵) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الْخَصِيُّ

خصی آدمی سے شادی کرنے کا بیان

(۱۷۹٤١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ :حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ إِلَيْهِ خَصِيٌّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يُعْلِمْهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۹۴۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ خصی آدمی نے کسی عورت سے شادی کی جبکہ عورت کو اس کا علم نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۷۹٤٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كان يقُول :لاَ يَنْكِحُ الْخَصِيُّ حُرَّةً مُسْلِمَةً.

(۱۷۹۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خصی کسی مسلمان آزاد عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲۵۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ثُمَّ مَاتَ الزَّوْجُ وَلَمْ تَعْلَمِ الابْنَةُ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی پھر خاوند مر گیا لیکن بیٹی کو علم نہیں تھا

(۱۷۹٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ثُمَّ مَاتَ الزَّوْجُ وَلَمْ تَعْلَمِ الابْنَةُ

بِذَلِكَ ، فَقَالَ : لَا تَرِثُ وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ، فَقَالَ : تَرِثُ.

(۱۷۹۴۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی پھر خاوند مر گیا لیکن بیٹی کو علم نہیں تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگی اور میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وارث ہوگی۔

(۲۵۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَزُفُّ ابْنَتَهُ إِلَى زَوْجِهَا

شبِ زفاف کے دن آدمی کا اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے پاس لے جانا

(۱۷۹٤٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : زَفَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنَتَهُ إِلَى زَوْجِهَا.

(۱۷۹۴۴) حضرت داود بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ خود اپنی بیٹی کو ان کے خاوند کے پاس لے کر گئے۔

(۲۵۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّهُ

آدمی کا اپنی والدہ کی شادی کرانا

(۱۷۹٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ ابْنَهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ عمر : اذْهَبْ فَإِذَا كَانَ غَدًا أَتَيْتُكُمْ قَالَ : فَجَاءَ عُمَرُ فَكَلَّمَهَا وَلَمْ يُكْثِرْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِهَا ، فَقَالَ لَهُ : زَوِّجْهَا فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ حَنْتَمَةَ بِنْتَ هِشَامٍ يَعْنِي عُمَرُ أُمَّ نَفْسِهِ سَأَلَتْنِي أَنْ أُزَوِّجَهَا لَزَوَّجْتُهَا ، فَزَوَّجَ الرَّجُلُ أُمَّهُ.

(۱۷۹۴۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میری شادی کرا دے، بیٹے نے اس بات پر ناگواری کا اظہار کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ساری بات عرض کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جاؤ میں تمہارے پاس کل آؤں گا۔ اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اس عورت سے مختصر بات چیت کی پھر اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم اس کی شادی کرا دو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے! اگر حنتمہ بنت ہشام (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ) مجھ سے شادی کرانے کا کہتیں تو میں ضرور ان کی شادی کرا دیتا۔ پس آدمی نے اپنی والدہ کی شادی کرا دی۔

(۱۷۹٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ خَطَبَ أُمَّ سُلَيْمٍ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا طَلْحَةَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ آلِهَتَكَ الَّتِي تَعْبُدُ خَشَبَةٌ تنبت مِنَ الأَرْضِ ، نَجَرَهَا حَبَشِيُّ بَنِي فُلَانٍ قَالَ : بَلَى ، قَالَتْ : فَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ اسلم فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ لَمْ أُرِدْ مِنْكَ صَدَاقًا غَيْرَهُ قَالَ حَتَّى أَنْظُرَ قَالَ : فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللهِ قَالَتْ :يَا أَنَسُ ، قُمْ فَزَوِّجْ أَبَا طَلْحَةَ ، فَزَوَّجَهَا.

(۱۷۹۴۶) حضرت ثابت رحمہ اللہ اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیامِ نکاح بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوطلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن معبودوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ ایک محض ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں حبشی نے اگایا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا واقعی بات تو یوں ہی ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تمہیں اس سے شرم کیوں نہیں آتی، تم اسلام قبول کرلو، تمہارا اسلام کو قبول کرنا ہی میرا مہر ہوگا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سوچنے کے لئے وقت مانگا پھر آئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے انس اٹھو اور ابوطلحہ سے میرا نکاح کرادو۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کرادیا۔

(۲۵۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ابْنَتَهُ، أَوْ أُخْتَهُ

آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو پیار کرسکتا ہے

(۱۷۹٤۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ مَغَازِيهِ قَبَّلَ فَاطِمَةَ. (بخاری ۳۶۲۳۔ مسلم ۹۷)

(۱۷۹۴۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ سے واپس آتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا کرتے تھے۔

(۱۷۹٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ رَأْسَ عَائِشَةَ.

(۱۷۹۴۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر پر پیار دیا۔

(۱۷۹٤۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أيمن ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اسْتَشَارَ أُخْتَهُ فِي شَيْءٍ فَأَشَارَتْ عليه فَقَبَّلَ رَأْسَهَا. (ترمذی ۱۱۷۲۔ دارمی ۲۷۸۲)

(۱۷۹۴۹) حضرت حارث بن ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے بارے میں اپنی بہن سے مشورہ طلب کیا، انہوں نے اچھا مشورہ دیا تو انہوں نے اپنی بہن کے سر پر پیار دیا۔

(۲٦۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى الْمُغِيبَةِ

جن عورتوں کے خاوند شہر میں موجود نہ ہوں ان سے مرد ملاقات کے لئے نہیں جاسکتے

(۱۷۹٥۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ.

(۱۷۹۵۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ان عورتوں سے ملاقات کے لئے جایا جائے جن کے خاوند شہر میں نہیں ہیں۔

(۱۷۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ وَمِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ: أَلاَ لاَ يَلِجُ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ إلاَّ وَهِيَ ذَاتُ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، وَإِنْ قِيلَ :حَمْوُهَا ؟ أَلاَ إنَّ حَمْوَهَا الْمَوْتُ.

(۱۷۹۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! کوئی شخص غیر محرم عورت سے ملاقات نہ کرے، اور اگر دیور یا جیٹھ کے بارے میں پوچھو تو میں کہوں گا کہ وہ تو موت ہیں۔

(۱۷۹۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَلاَ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إلاَّ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. (بخاری ۳۰۰۶۔ مسلم ۴۲۴)

(۱۷۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، الا یہ کہ اس عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

(۱۷۹۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي زُبَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَلاَ لاَ يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إلاَّ أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا ، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ. (مسلم ۱۹۔ ابن حبان ۵۵۸۷)

(۱۷۹۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے گھر میں رات نہ رہے الا یہ کہ وہ اس کا خاوند ہو یا محرم رشتہ دار۔

(۱۷۹۵٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إلاَّ الْحَمْوَ ؟ فَقَالَ :الْحَمْوُ الْمَوْتُ. (بخاری ۵۲۳۲۔ مسلم ۲۱)

(۱۷۹۵۴) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! دیور یا جیٹھ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ تو موت ہے۔

(۱۷۹۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ إلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرًا عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

(ترمذی ۲۷۷۹۔ احمد ۴/ ۲۰۳)

(۱۷۹۵۵) حضرت ذکوان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خادم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا

کہ ان سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اجازت طلب کریں جب اجازت مل گئی تو انہوں نے اپنی ضرورت کی بات کی تو خادم نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی تو اس پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر ملاقات کریں۔

(۱۷۹۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :نُهِينَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ إِلاَّ بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۹۵۶) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر ملاقات کریں۔

(۳۶۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى الْوُصَفَاءِ

خادموں اور باندیوں کے عوض شادی کرنے کا بیان

(۱۷۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى كَذَا وَكَذَا وَصِيفًا.

(۱۷۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی عورت سے اس بات پر شادی کرے کہ اسے اتنے خادم دے گا۔

(۱۷۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى بِنْتٍ وَخَادِمٍ وَعَلَى الْوُصَفَاءِ وَالْوَصَائِفِ.

(۱۷۹۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خادمہ باندیوں اور غلاموں کے عوض شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۶۲) مَا قَالُوا فِي الْجَارِيَةِ تُشَوَّفُ وَيُطَافُ بِهَا

چھوٹی بچیوں کا بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے آنا

(۱۷۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْيَامِيِّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِنْ زَيْدِ اللهِ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِيَةً وَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ :لَعَلَّنَا نَتَصِيد بِهَا شَبَابَ قُرَيْشٍ.

(۱۷۹۵۹) بنو زید اللہ کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک باندی کو بناؤ سنگھار کر کے اس کے ساتھ باہر آئیں اور فرمایا کہ اس کے ذریعے ہم قریش کے نوجوانوں کا شکار کریں گے۔ (مراد یہ تھی کہ بچی کی خوبصورتی اور بناؤ سنگھار اس کے رشتۂ ازدواج میں آسانی کا باعث بن سکتا ہے۔ راویہ کے مجہول ہونے کی بنا پر یہ روایت ضعیف ہے)

(۱۷۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَارِيَةٍ قَدْ زُيِّنَتْ قَالَ :فَدَعَا بِهَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَأَجْلَسَهَا فِي حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهَا وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ.

(۱۷۹۶۰) حضرت ابو حازم ریشید فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنی ایک سنوری ہوئی بچی کو لے کر حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، انہوں نے اسے بلایا، اس کی طرف دیکھا، اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے برکت کی دعا دی۔

(۱۷۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ قَالَ قَالَ :عُمَرُ :إذَا أَرَادَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنْ يُحَسِّنَ الْجَارِيَةَ فَلْيُزَيِّنْهَا وَلْيُطَوِّفْ بِهَا يَتَعَرَّضُ بِهَا رِزْقَ اللهِ.

(۱۷۹۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ اپنی بچی کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے تو اسے تیار کرے اور باہر لائے، اللہ تعالیٰ کا رزق اس کے لئے آئے گا۔ (یعنی اس کی شادی ہو جائے گی)

(۲٦۳) من كان يكره أن يُكْرِهَ الْمَرْأَةَ عَلَى مَا لاَ تَهْوَى مِنَ الرِّجَالِ

ناپسندیدہ مردوں سے عورت کی شادی کرانا مکروہ ہے

(۱۷۹٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الرجل الدَّمِيمِ مِنَ الرِّجَالِ فَإِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مِنْ ذَلِكَ مَا تُحِبُّونَ.

(۱۷۹۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی بیٹیوں کو پستہ قد اور بدشکل آدمیوں سے نکاح کرنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ جو تم پسند کرتے ہو اسے وہ بھی پسند کرتی ہیں۔

(٢٦٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

ارضِ حرب میں شادی کرنا درست نہیں

(۱۷۹٦۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ وَيَدَعُ وَلَدَهُ فِيهِمْ.

(۱۷۹۶۳) حضرت حسن ریشید اس بات کو ناپسندیدہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی ارضِ حرب میں شادی کرے اور اپنے بچے کو وہیں چھوڑ دے۔

(۱۷۹٦٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ نَصَارَى أَهْلِ الرُّومِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْعَهْدِ قَالَ :فَوَصَفَ مُحَمَّدٌ الرَّجُلَ يَكُونُ أَسِيرًا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

فَيَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُ.

(۱۷۹۶۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ایسے رومی عیسائیوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے جو عہد میں نہ ہوں۔ حضرت محمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قیدی آدمی کا شادی کرنا مکروہ ہے۔

(٣٦٥) من قَالَ لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ

ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا

(۱۷۹٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ.

(۱۷۹۶۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا۔

(۱۷۹٦٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عن الشعبى قَالَ لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ.

(۱۷۹۶۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا۔

(٣٦٦) مَا قَالُوا فِي النَّقْشِ بِالْخِضَابِ

خضاب کے ذریعے نقش بنانے کا حکم

(۱۷۹٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَت : سَمِعْتُ عُمَرَ يَنْهَى عَنِ النَّقْشِ وَالتَّطَارِيفِ فِي الْخِضَابِ.

(۱۷۹۶۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کے ذریعے نقش ونگار بنانے اور اس سے انگلیوں کے کناروں کو رنگنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمَيَّةُ قَالَتْ : كُنْت أُقَيِّن الْعَرَائِسَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْت عَائِشَةَ عَنِ الْخِضَابِ ، فَقَالَتْ : لاَ بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ نَقْشٌ.

(۱۷۹۶۸) حضرت امیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں مدینے میں دلہنوں کو تیار کیا کرتی تھی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خضاب کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر نقش نہ بنائے جائیں۔

(۱۷۹٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ شَيْخٍ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ نَقْشٍ فِي الْخِضَابِ وَالتَّطَارِيفِ.

(۱۷۹۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کے ذریعے نقش ونگار بنانے اور اس سے انگلیوں کے کناروں کو رنگنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٦٧) مَا قَالُوا فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے خلوق کا استعمال کیسا ہے؟

(۱۷۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ :

مَرَرْت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ بِالزَّعْفَرَانِ ، فَقَالَ لِي :يَا يَعْلَى ، هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ ؟ فَقُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَاذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لاَ تَعُدْ ، قَالَ :فَغَسَلْته ثُمَّ غَسَلْته ثُمَّ لَمْ أَعُدْ.

(ترمذی ۲۸۱۶۔ احمد ۴/ ۱۷۱)

(۱۷۹۷۰) حضرت یعلی بن مرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے میں نے زعفران لگایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے یعلیٰ! کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اسے دھولو، اسے دھولو اور پھر دوبارہ مت لگانا۔ میں گیا، میں نے اسے دھویا، پھر دھویا اور پھر دوبارہ کبھی نہ لگایا۔

(۱۷۹۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ كَرِهَ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ. (ابوداؤد ۴۲۱۹۔ ابویعلی ۵۰۷۴)

(۱۷۹۷۱) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے زرد رنگ کے استعمال کو مردوں کے لئے ناپسند قرار دیا ہے۔

(۱۷۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ. (مسلم ۱۶۶۳۔ ابوداؤد ۴۱۷۶)

(۱۷۹۷۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَوَّادَ بْنَ عَمْرٍو مُتَخَلِّقًا، فَقَالَ :خطٌ خطٌ ، وَرْسٌ وَرْسٌ. (عبدالرزاق ۱۸۰۳۸)

(۱۷۹۷۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سواد بن عمرو ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے زرد رنگ لگایا ہوا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ اس میں دوسرا رنگ ملالو، اس میں دوسرا رنگ ملالو، ورس کا استعمال کرو، ورس کا استعمال کرو۔

(۱۷۹۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَقْرَبُ الْمَلاَئِكَةُ مُتَضَمِّخًا بِخَلُوقٍ.

(۱۷۹۷۴) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ فرشتے اس شخص کے پاس نہیں جاتے جس نے خلوق نامی زرد خوشبو لگا رکھی ہو۔

(۱۷۹۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ لَمَّا قَدِمَ الْبَصْرَةَ رَأَى قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، أَوْ قَالَ: خَلُوقٍ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ فغَسَلَهُ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ الأَشْعَرِيُّ: مَا أَسْرَعَ مَا اعتب هَذَا.

(۱۷۹۷۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ جب بصرہ آئے تو قیس بن عباد کو دیکھا انہوں نے زرد بوٹی لگا رکھی تھی۔ حضرت اشعری ؒ نے ان کی طرف دیکھا تو وہ گئے اور اسے دھو کر آگئے۔ حضرت اشعری ؒ نے فرمایا کہ یہ کتنی جلدی سمجھنے والا ہے!

(۱۷۹۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ بِلَيْلٍ

فَادَّهَنَ بِدُهْنٍ فِيهِ صُفْرَةٌ فَأَصْبَحَ وَفِي لِحْيَتِهِ صُفْرَةٌ فَغَسَلَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ فَغَسَلَهَا بِصَابُونٍ.

(۱۷۹۷۶) حضرت یزید بن ابی زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ کو ایک رات ایک شادی میں بلایا گیا، وہاں انہوں نے ایک خوشبو لگائی جس میں زردی تھی، صبح ان کی داڑھی میں زردی تھی۔ انہوں نے اسے دھویا لیکن وہ صاف نہ ہوئی، انہوں نے پھر اسے صابن سے دھویا۔

(۱۷۹۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَمَسَّحَنِي أَهْلِي بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ: انْطَلِقْ فَاغْسِلْ عَنْكَ هَذَا، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ فَبَقِيَ مِنْ أَثَرِهِ شَيْءٌ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَاغْسِلْ عَنْكَ هَذَا، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُه ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِي وَقَالَ: إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَقْرَبُ جِنَازَةَ كَافِرٍ وَلاَ جُنُبٍ وَلاَ مُتَضَمِّخٍ بِخَلُوقٍ. (مسندہ ۳۲۱)

(۱۷۹۷۷) حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس آیا تو میری بیوی نے مجھے کوئی ایسی چیز لگا دی جس میں زردی ملی ہوئی تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور مجھے خوش آمدید بھی نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اسے دھو کر آؤ۔ میں گیا میں نے اسے دھویا لیکن اس کا اثر باقی رہ گیا۔ میں آیا میں نے سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور مجھے خوش آمدید بھی نہ کہا۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور اسے دھو کر آؤ۔ میں گیا میں نے اسے دھویا پھر میں آیا میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ فرشتے کافر کے جنازے، جنبی اور زرد رنگ لگانے والے مرد کے پاس نہیں جاتے۔

(۳۶۸) من رخص فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

جن حضرات کے نزدیک مردوں کے لئے خلوق کے استعمال کی گنجائش ہے

(۱۷۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ مُضَمَّخًا بِالْخَلُوقِ كَأَنَّهُ عُرْجُونٌ.

(۱۷۹۷۸) حضرت نعمان بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے خلوق جیسا رنگ لگا رکھا تھا۔

(۱۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي سَاسَانَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ كَثِيرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا قَدْ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ خَلُوقٍ مِنْ وَضَحٍ كَانَ بِهِ.

(۱۷۹۷۹) حضرت ابان بن کثیر نہشلی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بازوؤں کے درمیان کسی عذر کی وجہ سے خلوق لگا رکھی تھی۔

(٣٦٩) من قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

بچہ باپ کا ہوگا

(١٧٩٨٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (بخاری ۲۴۲۱۔ مسلم ۱۰۸۱)

(۱۷۹۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(١٧٩٨١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :قضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ. (احمد ۲۵۔ ابو یعلی ۱۹۹)

(۱۷۹۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(١٧٩٨٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (مسلم ۱۰۸۱۔ ترمذی ۱۱۵۷)

(۱۷۹۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(١٧٩٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الأَثْلَبُ قِيلَ :وَمَا الأَثْلَبُ ؟ قَالَ :الْحَجَرُ.

(ابو داؤد ۲۲۶۸۔ احمد ۲/ ۱۷۹)

(۱۷۹۸۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(١٧٩٨٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (ترمذی ۲۱۲۰۔ ابو داؤد ۳۲۶۹)

(۱۷۹۸۴) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(١٧٩٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:حَدَّثَنِي رَبَاحٌ الْحَبَشِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

(۱۷۹۸۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. (بخاری ۶۷۵۰۔ احمد ۲/ ۳۸۶)

(۱۷۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

(۱۷۹۸۷) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۸) حُدِّثْتُ عن جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَن أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (ابویعلی ۵۱۳۶۔ ابن حبان ۴۱۰۴)

(۱۷۹۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۲۷۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ ، أَتُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ؟

اگر کوئی شخص دشمنوں کی سرزمین میں چلا جائے تو کیا اس کی بیوی کی شادی کرادی جائے گی؟

(۱۷۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الرَّجُلِ يَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ أَتَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ؟ قَالَ :أَحَدُهُمَا :لاَ ، وَقَالَ :الآخَرُ :نَعَمْ.

(۱۷۹۸۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص دشمنوں کی سرزمین میں چلا جائے تو کیا اس کی بیوی کی شادی کرادی جائے گی؟ ایک نے فرمایا ہاں اور دوسرے نے فرمایا نہیں۔

(۲۷۱) مَا قَالُوا فِي تَزْوِيجِ الأَبْكَارِ ، وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ

باکرہ عورتوں سے نکاح کی فضیلت

(۱۷۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :عَلَيْكُمْ بِالأَبْكَارِ مِنَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَصَحُّ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ.

(۱۷۹۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے نکاح کو ترجیح دو کیونکہ ان کی گفتگو زیادہ شیریں ہوتی ہے، زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور وہ تھوڑے پر راضی ہوجاتی ہیں۔

(۱۷۹۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : تَزَوَّجُوا الأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَقَلُّ خِبًّا وَأَشَدُّ وُدًّا.

(۱۷۹۹۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے شادی کرنے کو ترجیح دو، کیونکہ یہ تھوڑے پر گزارا کرنے والی اور زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۱۷۹۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ بِالْجَوَارِي الشَّوَابِّ فَانْكِحُوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ أَطْيَبُ أَفْوَاهًا وَأَعَزُّ أَخْلاَقًا افيح أَرْحَامًا. (سعید بن منصور ۵۱۴۔ عبدالرزاق ۱۹۳۴۲)

(۱۷۹۹۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوجوان لڑکیوں سے نکاح کرنے کو ترجیح دو کیونکہ وہ زیادہ شیریں گفتگو والی ہوتی ہیں، اچھے اخلاق والی ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۱۷۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِكْرًا تَزَوَّجْت أَمْ ثَيِّبًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ : فَهَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُك.

(ابوداؤد ۲۰۴۱۔ بیہقی ۳۵۱)

(۱۷۹۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے باکرہ سے شادی کی یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے، آپ نے فرمایا کہ باکرہ سے کیوں نہیں کی وہ تمہارے ساتھ دل لگی کرتی اور تم اس کے ساتھ۔

(۱۷۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ نُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَشَيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَك امْرَأَةٌ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، فَقَالَ : ثَيِّبًا نَكَحْت أَمْ بِكْرًا ؟ قُلْتُ: تَزَوَّجْتها وَهِيَ ثَيِّبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْلاَ تَزَوَّجْتها جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قتل أبى مَعَك يَوْم كَذَا وَكَذَا وَتَرَكَ جَوَارِيًا له فَكَرِهْت أَنْ أَضُمَّ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً ، فَتَزَوَّجْت ثَيِّبًا تَقْصَعُ قَمْلَ إِحْدَاهُنَّ ، وَتَخِيطُ دِرْعَ إِحْدَاهُنَّ إِذَا تَخَرَّقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّك نِعِمَّا رَأَيْت. (مسلم ۵۵۔ احمد ۳/ ۳۵۸)

(۱۷۹۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر! کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ثیبہ سے شادی کی یا باکرہ سے؟ میں نے کہا کہ ثیبہ سے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نوجوان لڑکی سے شادی کرتے تاکہ تم اس سے دل لگی کرتے۔ میں نے کہا کہ میرے والد فلاں جنگ میں آپ کی معیت میں جامِ شہادت نوش کر گئے، ان کی چھوٹی چھوٹی بیٹیاں ہیں، میں نے ان کے ساتھ ایک اور نوجوان کو لانا پسند نہ کیا۔ میں نے ایک ثیبہ سے شادی کی تاکہ وہ ان کی جوئیں بھی نکالے اور اگر ان کا کپڑا پھٹ جائے تو اسے بھی سی دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے صحیح بات سوچی۔

(۲۷۲) مَا قَالُوا فِي الأَكْفَاءِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں برابری کرنے کا بیان

(۱۷۹۹۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :مَا بَقِيَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَخْلاَقِ الْجَاهِلِيَّةِ ، إِلاَّ أَنِّي لاَ أُبَالِي إِلَى أَيِّ الْمُسْلِمِينَ نَكَحْتُ وَأَيُّهُمْ أَنْكَحْتُ.

(۱۷۹۹۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ میں جاہلیت کی عادات میں سے کوئی باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ میں نکاح کرتے اور کراتے ہوئے یہ نہیں سوچتا کہ کس مسلمان سے کررہا ہوں اور کس سے نکاح کروارہا ہوں۔

(۱۷۹۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَتَزَوَّجَ الْعَرَبِيُّ الأَمَةَ.

(۱۷۹۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عربی کسی باندی سے شادی کرے۔

(۱۷۹۹۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ نَكَحَ مَوْلًى لَنَا عَرَبِيَّةً فَأُوتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِيستعدى عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ لَقَدْ عَدَا مَوْلَى آلِ كَثِيرٍ طَوْرَهُ.

(۱۷۹۹۷) حضرت محمد بن عبداللہ بن کثیر بن صلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک مولیٰ نے ایک عربی عورت سے شادی کی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آل کثیر کا مولیٰ اسی کے راستے پر چل پڑا ہے۔

(۱۷۹۹۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :لأَمْنَعَنَّ فُرُوجَ ذَوَاتِ الأَحْسَابِ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مِنَ الأَكْفَاءِ.

(۱۷۹۹۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اعلیٰ حسب والی عورتوں کو صرف ان کے برابر کے مردوں سے شادی کرنے کا حکم دیتا ہوں۔

(۱۷۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مِسْعَر ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ :عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتًا له فَأَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلاَةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بُقَيْرَةُ.

(۱۷۹۹۹) حضرت عمرو بن ابی قرہ کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمائش کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کرلیں، انہوں نے انکار کردیا اور ان کی بقیرہ نامی ایک مولاہ سے شادی کرلی۔

(۱۸۰۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :لاَ نَؤُمُّهُمْ وَلاَ نَنْكِحُ نِسَائَهُمْ.

(۱۸۰۰۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی امامت بھی نہیں کریں گے اور ان کی عورتوں سے شادی بھی نہیں کریں گے۔

(۱۸۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي الْعَرَبِيِّ وَالْمَوْلَى : لاَ يَسْتَوِيَانِ فِي النَّسَبِ.

(۱۸۰۰۱) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عربی اور مولی نسب میں برابر نہیں ہو سکتے۔

(۱۸۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْكُفُؤِ فِي النِّكَاحِ ، فَقَالَ :فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ قَالَ :قُلْتُ :فِي الْمَالِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۸۰۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے نکاح میں برابری کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ برابری دین اور منصب میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا مال میں ہوتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

(۲۷۳) في الغيرة ، وَمَا ذُكِرَ فِيهَا

غیرت کا بیان

(۱۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ.

(مسلم ۳۳۔ بخاری ۷۴۰۳)

(۱۸۰۰۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں، اسی وجہ سے اس نے ہر طرح کی ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۸۰۰۴) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ وَرَّادٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ فَوَاللَّهِ لأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِن أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ. (بخاری ۷۴۱۶۔ مسلم ۱۷)

(۱۸۰۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ میں سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیرت کی وجہ سے ہر طرح کی ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۸۰۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَتِيكٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ :نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ

فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ. (احمد ۵/ ۴۴۵۔ دارمی ۲۲۲۶)

(۱۸۰۰۵) حضرت ابن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیرت کی ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ غیرت ہے جو شک اور نافرمانی میں ہو اور جو غیرت اللہ کو ناپسند ہے یہ وہ غیرت ہے جو شک و نافرمانی کے بغیر ہو۔

(۱۸۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :احْبِسُوا النِّسَاءَ فِي الْبُيُوتِ فَإِنَّ النِّسَاءَ عَوْرَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَقَالَ :لَهَا :إِنَّك لاَ تَمُرِّينَ بِأَحَدٍ إِلاَّ أُعْجِبَ بِك. (ترمذی ۱۱۷۳۔ ابن حبان ۵۵۹۸)

(۱۸۰۰۶) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو گھر میں رکھو کیونکہ عورت چھپانے کی چیز ہے، جب عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے تاڑتا ہے، اور اسے کہتا ہے کہ تو جس کے پاس سے بھی گذرتی ہے اسے متاثر کر دیتی ہے۔

(۱۸۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اسْتَعِينُوا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعُرْيِ إِنَّ إِحْدَاهُنَّ إِذَا كَثُرَتْ ثِيَابُهَا وَحَسُنَتْ زِينَتُهَا أَعْجَبَهَا الْخُرُوجُ.

(۱۸۰۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سادہ رکھ کے ان کی مدد کرو، کیونکہ جب ان کے کپڑے زیادہ ہوتے ہیں اور زینت عمدہ ہوتی ہے تو انہیں باہر نکلنا پسند ہوتا ہے۔

(۱۸۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَرْأَةِ عَوْرَةٌ حَتَّى ظُفُرُهَا.

(۱۸۰۰۸) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کی ہر چیز پردہ ہے حتی کہ اسکے ناخن بھی۔

(۱۸۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي غَيُورٌ وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ غَيُورًا ، وَمَا مِنَ امْرِءٍ لاَ يَغَارُ إِلاَّ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ.

(۱۸۰۰۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بہت غیرت والا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غیرت والے تھے اور غیرت صرف وہ شخص نہیں کرتا جو دیوث یا مخنث ہو۔

(۲۷٤) من كان يَقُولُ إِذَا دُرِأَ اللِّعَانَ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ

جب لعان ختم کر دیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا

(۱۸۰۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:إِذَا دُرِأَ اللِّعَانَ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

(۱۸۰۱۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لعان ختم کر دیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا۔

(۱۸۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۱۸۰۱۱) حضرت مجاہد ریشید سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۰۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا لَمْ يَكُنْ لِعَانٌ أُلْحِقَ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ.

(۱۸۰۱۲) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ جب لعان ختم کردیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا۔

(۲۷۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ، أَيَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا ؟

اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو کیا اس کی بیٹی سے شادی کرسکتا ہے؟

(۱۸۰۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا وَلاَ أُمَّهَا.

(۱۸۰۱۳) حضرت سعید بن مسیب ریشید اور حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی یا اسکی ماں سے شادی نہیں کرسکتا۔

(۱۸۰۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا وَإِذَا أَتَى ابْنَتَهَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا.

(۱۸۰۱۴) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہوجائے گی اور اگر اس کی بیٹی سے زنا کیا تو اس کی ماں حرام ہوجائے گی۔

(۱۸۰۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ قَالاَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ شَيْءٌ مِنْ بَنَاتِهَا.

(۱۸۰۱۵) حضرت مجاہد ریشید اور حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اس کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۸۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسَبِّحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِأَمَةٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۸۰۱۶) حضرت عبداللہ بن مسبح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریشید سے سوال کیا کہ آدمی نے ایک باندی سے زنا کیا تو کیا اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں کرسکتا۔

(۲۷٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ ، أَوْ يُطَلِّقُهَا وَلَهَا ابْنَةٌ ، يَحِلُّ لاِبْنِ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ؟

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر وہ مر گیا یا طلاق دے دی، جبکہ اس آدمی کی پہلے سے ایک بیٹی تھی، کیا آدمی کے بیٹے کے لئے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے؟

(۱۸۰۱۷) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لو أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا وَلَهَا ابْنَةٌ ، يَحِلُّ لاِبْنِ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۸۰۱۷) حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر وہ مر گیا یا طلاق دے دی، جبکہ اس آدمی کی پہلے سے ایک بیٹی تھی، آدمی کے بیٹے کے لئے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے۔

(۱۸۰۱۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۸۰۱۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۰۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۸۰۱۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔

(۱۸۰۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۸۰۲۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۱) مَا قَالُوا فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ مَاهو، مَتَى يُطَلِّقُ؟

طلاقِ سنت کیا ہے؟ یہ طلاق کب دی جائے؟

(۱۸۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَوَكِيعٌ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ قَالَ: فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انہیں اس حال میں طلاق دو کہ وہ پاک ہوں اور اس طہر میں ان سے جماع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے اس حال میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ: بَلَغَ أَبَا مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَأَتَاهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ أَحَدُكُمْ: قَدْ تَزَوَّجْتُ، قَدْ طَلَّقْتُ وَلَيْسَ كَذَا عِدَّةُ الْمُسْلِمِينَ، طَلِّقُوا الْمَرْأَةَ فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا. (ابن ماجه ۲۰۱۷۔ ابن حبان ۴۲۶۵)

(۱۸۰۲۳) حضرت حمید بن عبدالرحمن حمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے ناراض

ہوئے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے شادی کی! میں نے طلاق دے دی! یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔ عورت کی اس کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ (کہ اس کے لئے عدت کو شمار کرنا آسان ہو)

(١٨٠٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي هَذَا الْحَرْفِ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ قَالَ : فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

(۱۸۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت کو اس کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ (کہ اس کے لئے عدت کو شمار کرنا آسان ہو)

(١٨٠٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلاَقِ مَا نَدِمَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ ، يُطَلِّقُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَدْ تَبَيَّنَ حَمْلُهَا ، أَوْ طَاهِرٌ لَمْ يُجَامِعْهَا مُنْذُ طَهُرَت ، يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا طَلَّقَهَا ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا رَاجَعَهَا ، وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهَا خَلَّى سَبِيلَهَا.

(۱۸۰۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو طلاق پر حد کا سامنا کرنا پڑے تو کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دینے کے بعد اور اس طہر میں طلاق دینے کے بعد جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو، نادم نہ ہو، وہ انتظار کرے اور اسے عدت کے شروع میں طلاق دے، پھر اگر رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر لے اور اگر اسے رخصت ہی کرنا چاہے تو رخصت کر دے۔

(١٨٠٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُ السُّنَّةِ فِي قُبُلِ الْعِدَّةِ ، يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ ، وَإِنْ كَانَ بِهَا حَمْلٌ طَلَّقَهَا مَتَى شَاءَ.

(۱۸۰۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ عدت کے شروع میں طلاق دی جائے، وہ اسے اس حال میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو اور اس سے جماع نہ کیا ہو، اور اگر وہ حاملہ ہو تو اسے جب چاہے طلاق دے دے۔

(١٨٠٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ.

(مسلم ۱۰۹۴۔ مالک ۵۳)

(۱۸۰۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر عورت پاک ہو، پھر اسے حیض آئے، پھر جب پاک

ہوتو چاہے تو جماع سے پہلے اسے طلاق دے دے اور چاہے تو روک لے، کیونکہ عدت وہی ہے جو اللہ نے بیان فرمائی ہے۔

(١٨٠٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ :طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کرلیں، پھر پاک ہونے کے بعد جماع سے پہلے طلاق دے دیں۔

(١٨٠٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا ، أَوْ حَامِلاً. (مسلم ۵۔ ابو داؤد ۲۱۷۴)

(۱۸۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کرلیں، پھر پاک ہونے کی حالت میں یا حاملہ ہونے کی حالت میں طلاق دے دیں۔

(١٨٠٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا فِي طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيهِ ، لَمْ تَعْتَدَّ فِيهِ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۳۰) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے طہر میں طلاق دی جس میں جماع کیا تھا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

(١٨٠٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ فَقَدْ طَلَّقَهَا لِلسُّنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ جَامَعَهَا.

(۱۸۰۳۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حالتِ طہر میں طلاق دی تو سمجھو کہ طلاقِ سنت دی خواہ اس سے جماع کیا ہو۔

(١٨٠٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) قَالاَ :طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۳۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اسے حالتِ طہر میں بغیر جماع کے طلاق دے۔

(١٨٠٣٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) قَالَ :طَاهِرًا ، أَوْ حَامِلاً.

(۱۸۰۳۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اسے حالتِ طہر میں یا حالتِ حمل میں طلاق دے۔

(۱۸.۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مَا طَلَّقَ رَجُلٌ طَلَاقَ السُّنَّةِ فَنَدِمَ.

(۱۸۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت دینے والا کبھی نادم نہیں ہوتا۔

(۱۸.۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : طَلَاقُ السُّنَّةِ فِي قُبُلِ الطُّهْرِ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

(۱۸۰۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت بغیر جماع کے طہر سے پہلے ہوتی ہے۔

(۲) ما يُسْتَحَبُّ مِنْ طَلَاقِ السُّنَّةِ ، وَكَيْفَ هُوَ ؟

طلاق کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

(۱۸.۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَنْ أَرَادَ الطَّلَاقَ الَّذِي هُوَ الطَّلَاقُ فَلْيُطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۳٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحیح معنی میں طلاق دینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ صرف ایک طلاق دے کر عورت کو چھوڑ دے اور تین حیض گزرنے دے۔

(۱۸.۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۰۳۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو بغیر جماع کے طہر میں طلاق دے پھر اس کی عدت گذرنے دے۔

(۱۸.۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ : أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَبِينَ بِهَا.

(۱۸۰۳۸) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی ایک طلاق دے دے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ بائنہ ہو جائے۔

(۱۸.۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلَاقِ ، مَا نَدِمَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ ، يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو طلاق پر حد جاری ہو تو کوئی آدمی بیوی کو طلاق دینے کے بعد شرمندہ نہ ہو، وہ عورت کو ایک طلاق دے دے اور پھر اسے تین حیض آنے تک چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۴۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی بیوی کو ایک طلاق دے پھر تین حیض تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰٤۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٌ ؛ فِي طَلاَقِ السُّنَّةِ قَالاَ : يُطَلِّقُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۰۴۱) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت گذرنے تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ لاِمْرَأَتِهِ : اذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ ، فَيُطَلِّقُهَا فِي أَهْلِهَا ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ، قَالَ عَبْدُ الْحَكِيمِ : يَعْنِي بِذَلِكَ الْعِدَّةَ.

(۱۸۰۴۲) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ اپنے اہل کے پاس چلی جا! اور پھر وہ اسے اس کے اہل میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے اس سے سختی سے منع کیا۔

(۲) مَا قَالُوا فِي الْحَامِلِ ، كَيْفَ تُطَلَّقُ ؟

حاملہ کو کیسے طلاق دی جائے گی؟

(۱۸۰٤۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ حَامِلٍ كَيْفَ تُطَلَّقُ ؟ فَقَالَ : يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۸۰۴۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؓ سے سوال کیا گیا کہ حاملہ کو کیسے طلاق دی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق دے دے، پھر وضعِ حمل تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الزُّهْرِيَّ ؟ فَقَالَ : كُلُّ ذَلِكَ لَهَا وَقْتٌ.

(۱۸۰۴۴) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے حاملہ کی طلاق کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سارا اس کا وقت ہے۔

(۱۸۰٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : إِذَا كَانَتْ حَامِلاً طَلَّقَهَا مَتَى شَاءَ.

(۱۸۰۴۵) حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

(١٨٠٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُطَلِّقَ الْحَامِلَ وَاحِدَةً، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۸۰۴۶) حضرت حماد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ حاملہ کو ایک طلاق دے دے پھر وضع حمل تک اسے چھوڑے رکھے۔

(١٨٠٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : تُطَلَّقُ الْحَامِلُ بِالأَهِلَّةِ.

(۱۸۰۴۷) حضرت عامر ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حاملہ کو چاند کے اعتبار سے طلاق دی جائے گی۔

(٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؟

اگر حالتِ حیض میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٠٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَلاَ تَعْتَدُّ بِهَا ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ مِثْلَهُ.

(۱۸۰۴۸) حضرت ابوقلابہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ حضرت زہری ولیٹھیز اور حضرت قتادہ ولیٹھیز بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٨٠٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(١٨٠٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۰) حضرت شریح ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(١٨٠٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوس قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۱) حضرت طاوس ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(١٨٠٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا

(۱۸۰۵۲) حضرت زہری ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۳) حضرت سعید بن مسیّب رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۴) حضرت ابراہیم رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۵) حضرت عامر رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ سَاعَةَ حَاضَتْ ، قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۶) حضرت عطاء رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۷) حضرت جابر بن زید رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَخِلاَسٍ قَالاَ :لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۸) حضرت سعید رطیٹیلۂ اور حضرت خلاس رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۹) حضرت ابن سیرین رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۵) مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ تَعْتَدَّ بِالْحَيْضَةِ مِنْ عِدَّتِهَا

جن حضرات کے نزدیک اس حیض کو بھی عدت میں شمار کیا جائے گا

(۱۸۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ قُرْءٌ مِنْ أَقْرَائِهَا.

(۱۸۰۶۰) حضرت حسن ریشیئ فرماتے ہیں کہ وہ حیض بھی تین حیضوں میں سے ایک ہے۔

(۱۸۰۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۶۱) حضرت حسن ریشیئ فرمایا کرتے تھے کہ اس حیض کو بھی عدت میں شمار کیا جائے گا۔

(۶) مَنْ قَالَ يَحْتَسِبُ بِالطَّلاَقِ إِذَا طَلَّقَ وَهِيَ حَائِضٌ

جن حضرات کے نزدیک حالتِ حیض میں دی گئی طلاق معتبر ہے

(۱۸۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : احْتَسَبْتَ بِهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : فَمَهْ ، يَعْنِي بِالتَّطْلِيقَةِ.

(۱۸۰۶۲) حضرت انس بن سیرین ریشیئ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق کا اعتبار کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں!

(۱۸۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقِيلَ لَهُ : احْتَسَبْتَ بِهَا ؟ يَعْنِي التَّطْلِيقَةَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَمَا يَمْنَعُنِي إِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ ؟.

(۱۸۰۶۳) حضرت یونس بن جبیر ریشیئ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے حیض میں دی گئی طلاق کا اعتبار کیا تھا انہوں نے فرمایا اگر مجھے نادانی یا لاچاری کا سامنا تھا تو مجھے کس چیز نے منع کیا؟

(۷) مَا قَالُوا إِذَا طَلَّقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً ، مَتَى تَنْقَضِي عِدَّتُهَا ؟

اگر ہر طہر میں ایک طلاق دی تو عدت کا شمار کب سے ہوگا؟

(۱۸۰۶۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلاَثًا لِلسُّنَّةِ ، طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَاحِدَةً ، وَتَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ أُخْرَى عِنْدَ آخِرِ طَلاَقِهَا.

(۱۸۰۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاقِ سنت دینا چاہے تو اسے ہر طہر میں ایک طلاق دے اور آخری طلاق کے بعد والے حیض سے عدت شمار کرے۔

(١٨٠٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَلَيْهَا حَيْضَةٌ أُخْرَى بَعْدَ آخِرِ تَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۰۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری طلاق کے بعد ایک اور حیض کی عدت عورت پر لازم ہوگی۔

(١٨٠٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ لِيُطَوِّلَ عَلَيْهَا ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ، فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ الْعِدَّةِ مَا لَمْ يُرَاجِعْهَا.

(۱۸۰۶۶) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ ہر حیض سے پہلے عورت کو طلاق دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے، ان کے مطابق یہ عمل عورت کی عدت کو بڑھا دیتا ہے، اس صورت میں ان کے نزدیک عدت پہلی طلاق سے شمار کی جائے گی اگر درمیان میں رجوع نہ کیا ہو۔

(١٨٠٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَمَكَثَتْ شَهْرًا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً أُخْرَى ، فَإِنَّ عِدَّتَهَا مِنْ أَوَّلِ الطَّلاَقِ مَا لَمْ يُرَاجِعْهَا.

(۱۸۰۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے، ایک مہینے بعد پھر دوسری طلاق دے تو اس کی عدت پہلی طلاق سے ہوگی جب تک رجوع نہ کیا ہو۔

(١٨٠٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ تَطْلِيقَةً ، قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ أَوَّلِ طَلاَقِهَا ، مَا لَمْ تَكُنْ مُرَاجَعَةً.

(۱۸۰۶۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ہر حیض پر ایک طلاق دی تو عدت پہلی طلاق سے شمار کی جائے اگر رجوع نہ کیا ہو۔

(١٨٠٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : كُلَّمَا حَاضَتْ وَقَعَتْ تَطْلِيقَةٌ ، وَتَعْتَدُّ حَيْضَةً أُخْرَى بَعْدَ الثَّلاَثِ . قَالَ وَكِيعٌ :وَالنَّاسُ عَلَيْهِ.

(۱۸۰۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی حائضہ ہوا اور ایک طلاق واقع ہو تو تین کے بعد ایک اور حیض عدت گزارے گی۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا عمل بھی یہی ہے۔

(١٨٠٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَخِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُمَا قَالاَ :تَعْتَدُّ مِنْ آخِرِ طَلاَقِهَا . قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :وَلاَ يُعْجِبُنَا ذَلِكَ.

(۱۸۰۷۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خلاس بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری طلاق کے بعد سے عدت شروع کرے گی۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ پسند نہیں۔

(۸) مَا قَالُوا فِي الإِشْهَادِ عَلَى الرَّجْعَةِ، إِذَا طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ؟

طلاق کے بعد بیوی سے رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

(۱۸۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَةِ صَفِيَّةَ حِينَ رَاجَعَهَا.

(۱۸۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا تو اس پر گواہ بنائے۔

(۱۸۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا، فَيَجْهَلُ أَنْ يُشْهِدَ؟ قَالَ: يُشْهِدُ إِذَا عَلِمَ.

(۱۸۰۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رجوع کر لیا لیکن اسے گواہ بنانے کا علم نہیں تھا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب معلوم ہو تب گواہ بنا لے۔

(۱۸۰۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُجَامِعُهَا قَبْلَ أَنْ يُشْهِدَ عَلَى رَجْعَتِهَا، قَالَ: كَيْفَ تَقُولُ يَا مُغِيرَةُ فِي رَجُلٍ فَعَلَ بِامْرَأَةِ قَوْمٍ لَيْسَ مِنْهَا بِسَبِيلٍ؟.

(۱۸۰۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رجوع پر گواہ بنائے بغیر اس سے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے مغیرہ! تم اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو کسی قوم کی عورت کے ساتھ یہ کرے اور اس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو!

(۱۸۰۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ النَّبْلِي، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَشْهَدَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا وَلَمْ يُشْهِدْ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُكْرَهُ ذَلِكَ تَأَثُّمًا، وَلَكِنْ كَانَ يُخَافُ أَنْ يَجْحَدَ.

(۱۸۰۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور طلاق پر گواہ بنائے لیکن رجوع کرے تو رجوع پر گواہ نہ بنائے اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا گناہ تو نہیں ہوتا لیکن لوگوں میں انکار کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۱۸۰۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَغْشَاهَا وَلَمْ يُشْهِدْ، قَالَ: غِشْيَانُهُ لَهَا مُرَاجَعَةٌ، فَلْيُشْهِدْ.

(۱۸۰۷۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے پھر اس سے جماع کر لے اور کسی کو گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آدمی کو عورت سے جماع کرنا ہی رجوع ہے اب گواہ بنا لے۔

(۱۸۰۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالُوا: الْجِمَاعُ رَجْعَةٌ فَلْيُشْهِدْ.

(۱۸۰۷۶) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت طاوس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جماع رجوع ہے، اب گواہ بنا لے۔

(۱۸۰۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ قَالَ : أُمِرُوا أَنْ يُشْهِدُوا عِنْدَ الطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ.

(۱۸۰۷۷) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ طلاق اور رجوع پر گواہ بنائیں۔

(۱۸۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ؛ فِي رَجُلٍ يُرَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَلَا يُشْهِدُ، قَالَ: فَلْيُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهَا.

(۱۸۰۷۸) حضرت حکم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے رجوع کرے لیکن اس پر گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے رجوع پر گواہ بنانے چاہئیں۔

(۱۸۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْفُرْقَةُ وَالرَّجْعَةُ بِالشُّهُودِ.

(۱۸۰۷۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جدائی اور رجوع گواہوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، فَحَنَثَ وَقَدْ غَشِيَهَا فِي عِدَّتِهَا ، وَقَدْ عَلِمَ بِذَلِكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ ، قَالَ : غِشْيَانُهُ لَهَا مُرَاجَعَةٌ.

(۱۸۰۸۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر عدت گزرنے کے بعد اس نے قسم کھائی کہ وہ عدت میں اس سے جماع کر چکا ہے تو اس کا جماع کرنا رجوع ہے۔

(۱۸۰۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۰۸۱) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۰۸۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهِدْ ، وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهِدْ ؟ فَقَالَ : طَلَّقَ فِي غَيْرِ عِدَّةٍ ، وَرَاجَعَ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ ، لِيُشْهِدْ عَلَى مَا صَنَعَ.

(۱۸۰۸۲) حضرت عمران بن حصین ؓ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس پر گواہ نہ بنائے اور رجوع کرے اور اس پر بھی گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بغیر شرعی طریقے کے طلاق دی اور شرعی طریقے کے بغیر رجوع کیا اسے چاہئے کہ اس پر گواہ بنائے۔

(۹) بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُرَاجِعُ فِي نَفْسِهِ

اپنے دل میں رجوع کرنے کا حکم

(۱۸۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّهَا وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ . وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ.

(۱۸۰۸۳) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط میں لکھا کہ یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ یہی قتادہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

(١٨٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ :إذَا رَاجَعَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۰۸۴) حضرت ابوشعثاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل میں رجوع کرنا کوئی چیز نہیں ہے۔

(١٠) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ إِنْ دَخَلْتِ هَذِهِ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِق ، فَتَدْخُلُ وَلاَ يَعْلَمُ ، مَنْ قَالَ يُشْهِدُ عَلَى رَجْعَتِهَا إِذَا عَلِمَ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے، وہ اس گھر میں داخل ہوئی لیکن آدمی کو علم نہیں تھا تو اسے جب علم ہو تو رجوع پر گواہ بنانا ضروری ہے

(١٨٠٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :إِنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَدَخَلَتْ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ ، حَتَّى مَضَى لِذَلِكَ أَشْهُرٌ ؟ فَحَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدٍ ، وَخِلاَسٍ قَالُوا :إِذَا عَلِمَ أَشْهَدَ عَلَى مُرَاجَعَتِهَا.

(۱۸۰۸۵) حضرت سعید رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے، وہ عورت اس گھر میں داخل ہوگئی لیکن مرد کو علم نہ تھا۔ اسے کئی مہینوں بعد پتہ چلا تو اس بارے میں حضرت حسن، حضرت سعید اور حضرت خلاس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب اسے علم ہو تو اپنے رجوع پر گواہ بنائے۔

(١٨٠٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :إِنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةً، فَدَخَلَتْ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ ، قَالَ:إِنْ كَانَ غَشِيَهَا فِي الْعِدَّةِ فَغِشْيَانُهُ لَهَا مُرَاجَعَةٌ ، وَإِلاَّ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ.

(۱۸۰۸۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے ایک طلاق ہے، اگر وہ داخل ہوئی اور مرد کو علم نہیں تھا، اب اگر عدت میں آدمی نے اس سے جماع کیا تھا تو جماع کرنا رجوع ہے اور اگر نہیں کیا تھا تو عورت کو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی۔

(١١) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ، وَأَجَازَ ذَلِكَ عَلَيْهِ

جن حضرات کے نزدیک ایک نشست میں تین طلاقیں دینا مکروہ ہے، لیکن یہ واقع ہو جائیں گی

(١٨٠٨٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ قَالَ :سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ ؟ قَالَ :أَثِمَ بِرَبِّهِ ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۰۸۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے انسان اللہ کی بارگاہ میں گناہ گار ہوتا ہے لیکن اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۸۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَقَالَ :إِنَّ عَمَّك عَصَى اللَّهَ ، فَأَنْدَمَهُ اللَّهُ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.

(۱۸۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے، اللہ اسے رسوا کرے، اب اس کے پاس کوئی چارا نہیں۔

(۱۸۰۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ ، أَوْجَعَهُ ضَرْبًا ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۰۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں، آپ نے اسے سزا دی اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی۔

(۱۸۰۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ؟ قَالَ :يُطَلِّقُهَا فِي مَقَاعِدَ مُخْتَلِفَةٍ.

(۱۸۰۹۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینا چاہے تو کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مختلف نشستوں میں اسے طلاق دے۔

(۱۸۰۹۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۸۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا جَمِيعًا ، قَالَ :إِنَّ فَعَلَ فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۰۹۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۸۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يُنَكِّلُونَ مَنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ.

(۱۸۰۹۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے کو سزا دیتے تھے۔

(۱۲) مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ

جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دینے میں کوئی حرج نہیں

(۱۸۰۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَدْ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَلَمْ يُعَبْ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۸۰۹۴) حضرت محمد ؒ سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں اور انہیں اس پر کسی قسم کی مذمت کا سامنا نہ ہوا۔

(۱۸۰۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۸۰۹۵) حضرت محمد ؒ کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۰۹٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ تَبِينَ مِنْهُ امْرَأَتُهُ ، قَالَ : يُطَلِّقُهَا ثَلاَثًا.

(۱۸۰۹۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِئَةً ، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ایک جملے میں سو یا ہزار طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۰۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مَرَّةً ؟ قَالَ : فَمَا قَالُوا لَكَ ؟ قَالَ : قَالُوا : قَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْك ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ أَرَادُوا أَنْ يُبْقُوا عَلَيْك ، بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ.

(۱۸۰۹۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے مرتبہ طلاق دے دی ہے! انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے لوگوں نے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ مجھے لوگوں نے کہا کہ تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ تجھ پر رحم کریں، وہ تین طلاقوں کے بعد ہی بائنہ ہوگئی تھی، باقی طلاقیں گناہ ہیں۔

(۱۸۰۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ تَطْلِيقَةٍ ؟ قَالَ : حَرَّمَتْهَا ثَلاَثٌ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(۱۸۰۹۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ

عورت تین طلاقوں سے حرام ہو جائے گی اور ستانوے طلاقیں گناہ ہیں۔

(١٨٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي مِئَةً ؟ فَقَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ.

(۱۸۰۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہو گئی تھی باقی معصیت ہیں۔

(١٨١٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً بَطَّالاً كَانَ بِالْمَدِينَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا ، فَرُفِعَ إلَى عُمَرَ فَقَالَ : إنَّمَا كُنْت أَلْعَبُ ، فَعَلاَ عُمَرُ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۱۰۰) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک بہت زیادہ ہنسی مزاح کرنے والا آدمی تھا۔ اس نے اپنے بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں، اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر کوڑا مارا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی۔

(١٨١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا ؟ قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَاقْسِمْ سَائِرَهُنَّ بَيْنَ نِسَائِك.

(۱۸۱۰۱) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں، اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے ہی بائنہ ہو گئی تھی اور باقی طلاقیں اپنی دوسری بیویوں کے درمیان تقسیم کر دے۔

(١٨١٠٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، إنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ مَرَّةٍ ، وَإِنَّمَا قُلْتُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَتَبِينُ مِنِّي بِثَلاَثٍ ، هِيَ وَاحِدَةٌ ؟ فَقَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَعَلَيْك وِزْرُ سَبْعَةٍ وَتِسْعِينَ.

(۱۸۱۰۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دیں، میں نے یہ ایک ہی جملے میں دی ہیں، کیا وہ تین طلاقوں کے ذریعے مجھ سے بائنہ ہو گئی جبکہ وہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے ذریعے تجھ سے بائنہ ہو گئی اور تجھ پر ستانوے طلاقوں کا گناہ ہے۔

(١٨١٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي أَلْفًا ، أَوَ مِئَةً ، قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ ، اتَّخَذْت آيَاتِ اللهِ هُزُوًا.

(۱۸۱۰۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار یا سو طلاقیں دے دی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور باقی گناہ ہیں، تو نے اللہ کی آیات کو مذاق بنالیا۔

(۱۸۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي تِحْيَى قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ :إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي مِئَةً ، قَالَ :ثَلاَثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْك ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(۱۸۱۰۴) حضرت معاویہ بن ابی تحیی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے تجھ پر حرام ہوگئی اور باقی ستانوے گناہ ہیں!

(۱۸۱۰٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةً ؟ فَقَالَ :ثَلاَثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْهِ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَضْلٌ.

(۱۸۱۰۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ حرام ہو جائے گی اور ستانوے زائد ہیں۔

(۱۸۱۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ مَرَّةٍ ؟ قَالَ :بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ يُحَاسِبُك اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۸۱۰۶) حضرت سعید مقبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں، کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور ستانوے طلاقوں کا قیامت کے دن تجھے حساب دینا ہوگا۔

(۱۸۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :قَالَ :إِنِّي طَلَّقْتهَا مِئَةً ؟ قَالَ :بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ إِسْرَافٌ وَمَعْصِيَةٌ.

(۱۸۱۰۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی اور باقی اسراف اور معصیت ہیں۔

(۱۸۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ ، فَقَالَ :إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي أَلْفًا قَالَ :بَانَتْ مِنْك الْعَجُوزُ.

(۱۸۱۰۸) حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیں تو انہوں نے فرمایا کہ بڑھیا تجھ سے جدا ہوگئی۔

(۱۸۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ :إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا ؟ قَالَ :الثَّلاَثُ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ، وَاقْسِمْ سَائِرَهُنَّ بَيْنَ أَهْلِكَ.

(۱۸۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں نے اسے تجھ پر حرام کر دیا اور باقی کو اپنی دوسری بیویوں میں تقسیم کر دے۔

(١٤) مَنْ قَالَ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ

جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق“ تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلاَمٌ ، فَطَلَّقْتُهَا عَدَدَ النُّجُومِ ، قَالَ :تَكَلَّمْتَ بِالطَّلاَقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلاَقَ ، فَمَنْ أَخذ بِهِ فَقَدْ بُيِّنَ لَهُ ، وَمَنْ لَبَّسَ عَلَى نَفْسِهِ جَعَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ ، وَاللَّهِ لاَ تَلْبِسُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلُهُ عَنْكُمْ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ.

(۱۸۱۱۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میری اور میری بیوی کے درمیان کچھ بات چیت بڑھ گئی اور میں نے اسے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے دی۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے طلاق کا لفظ کہا تھا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو واضح کر کے بیان کر دیا ہے، جو اس سے استفادہ کرے تو اس کے لئے وضاحت ہو جاتی ہے اور جو اسے اپنے لئے مشکل بنا لے ہم اس کے لئے مشکل بنا دیتے ہیں۔ خدا کی قسم! اپنے نفوس کو ایسی مشکل میں نہ ڈالو جسے تمہاری طرف سے ہمیں برداشت کرنا پڑے۔ معاملہ وہی ہے جو تم کہتے ہو، معاملہ وہی ہے جو تم کہتے ہو۔

(۱۸۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لَوْ قَالَهَا لِنِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ أَنْ يَمْلِكَهُنَّ ، كُنَّ عَلَيْهِ حَرَامًا.

(۱۸۱۱۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ساری دنیا کی عورت کا مالک بننے کے بعد انہیں کہا کہ تمہیں ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق ہے تو سب حرام ہو جائیں گی۔

(۱۸۱۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ ؟ فَقَالَ :يَكْفِيهِ مِنْ ذَلِكَ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ.

(۱۸۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے جوزاء ستارے کا سرا ہی کافی ہے۔

(۱۵) الرَّجُلُ يَقُولُ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ، مَنْ كَانَ لاَ يَرَاهُ شَيْئًا

اگر ایک آدمی نے کہا کہ "جس دن میں فلانی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق" جن حضرات کے نزدیک اس جملہ کی کوئی حیثیت نہیں

(۱۸۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ. (ترمذی ۱۱۸۱۔ احمد ۲/ ۲۰۷)

(۱۸۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُوسًا يَقُولُ :قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ. (عبدالرزاق ۱۱۴۵۵)

(۱۸۱۱۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طلاق نکاح کے بعد اور آزادی ملکیت کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ طَلاَقَ إلاَّ مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ. (ابوداؤد ۲۸۶۵۔ عبدالرزاق ۱۱۴۵)

(۱۸۱۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ إلاَّ بَعْدَ مِلْكٍ.

(۱۸۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے اور آزادی ملکیت کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :إذَا وَقَعَ النِّكَاحُ وَقَعَ الطَّلاَقُ. (حاکم ۴۱۹)

(۱۸۱۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نکاح ہوگا تبھی طلاق ہوگی۔

(۱۸۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا أُبَالِي تَزَوَّجْتُهَا ، أَوْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى هَذِهِ السَّارِيَةِ ، يَعْنِي أَنَّهَا حَلاَلٌ.

(۱۸۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں عورت سے شادی کروں یا اپنا ہاتھ اس

ستون پر رکھوں، یعنی یہ حلال ہے۔

(۱۸۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ؛ قَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ. (بیهقی ۳۱۹)

(۱۸۱۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ.

(۱۸۱۲۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروان نے اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نکاح سے پہلے طلاق اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً ، فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۲۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۱۲۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَنْصُورًا عَنِ الرَّجُلِ تُذْكَرُ لَهُ الْمَرْأَةُ ، فَيَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَاهُ طَلاَقًا.

(۱۸۱۲۲) حضرت خلف بن خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے منصور رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی عورت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے کہ جس دن میں اس سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اسے کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۱۲۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الَّتِي يَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۱۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے کہ جس دن فلاں عورت سے میری شادی ہوا سے طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۱۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۱۲۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رحمہما اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا الطَّلاَقُ بَعْدَ النِّكَاحِ.

(۱۸۱۲۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں، طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ؛ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ: لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲۶) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲۷) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رِفَاعَةَ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، قِيلَ لَهُ : ذُكِرَ لَنَا أَنَّكَ تَخْطُبُ فُلاَنَةً ، امْرَأَةً سَمَّوْهَا ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : هِيَ طَالِقٌ إِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَاهُ شَيْئًا ، قَالَ يَحْيَى : وَبَلَغَنِي أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ.

(۱۸۱۲۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ ایک انصاری سے کسی نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم فلاں عورت کو پیامِ نکاح بھجوار ہے ہو؟ ان انصاری نے کہا کہ اگر میں اس سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت سعید ؒ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضرت یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ بھی اسی بات کے قائل تھے۔

(۱۸۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ شُرَيْحٍ ؛ قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲۹) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(١٦) فِي رَجُلٍ قَالَ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً ، فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا

اگر ایک آدمی نے کہا کہ ''میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے تین طلاقیں'' تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۳۰) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی ' میں نے اس بارے میں قاسم بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَوَاحٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ،

وَمُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ فَقَالُوا : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ : وَقَالَ سَعِيدٌ : أَيَكُونُ سَيْلٌ قَبْلَ مَطَرٍ ؟.

(۱۸۱۳۱) حضرت حسن بن رواح ضبی ویشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب، حضرت مجاہد اور حضرت عطاء ویشید سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس بات کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ حضرت سعید ویشید نے مثال سے بات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ کیا سیلاب بارش سے پہلے آ سکتا ہے۔

(۱۸۱۳۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ آدَمَ ، مَوْلَى خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾ ، فَلاَ يَكُونُ طَلاَقٌ حَتَّى يَكُونَ نِكَاحٌ. (سعيد بن منصور ۱۰۲۸)

(۱۸۱۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ طلاق اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک نکاح نہ ہو۔

(۱۸۱۳۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالاَ : لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۳۳) حضرت محمد بن کعب اور حضرت نافع بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۷) مَنْ كَانَ يُوقِعُهُ عَلَيْهِ، وَيُلْزِمُهُ الطَّلاَقَ إِذَا وَقَّتَ

جن حضرات کے نزدیک ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر طلاق کو کسی وقت کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس وقت طلاق ہو جاتی ہے

(۱۸۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمٌ ، وَقَاسِمٌ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ يَرَوْنَهُ جَائِزًا عَلَيْهِ.

(۱۸۱۳۴) حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید اس طلاق کو جائز سمجھتے تھے۔

(۱۸۱۳٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُكَفُّ عَنْهَا.

(۱۸۱۳۵) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ اس عورت سے دور رہے۔

(۱۸۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا وَقَّتَ وَقَعَ.

(۱۸۱۳۶) حضرت شعبی ویشید اور حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ جب طلاق کو کسی وقت کے ساتھ خاص کر دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا عَلَيْك فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : فَكُلُّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهَا ، فَهِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۱۳۷) حضرت شعبی ریشید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تیرے ہوئے جس عورت سے بھی شادی کروں اسے طلاق ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس بیوی کے ہوتے ہوئے جس عورت سے بھی شادی کرے گا اسے طلاق ہوجائے گی۔

(۱۸۱۳۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا الرَّجُلُ شَرَطَ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ عَقْدِ النِّكَاحِ أَنَّ كُلَّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهَا فَهِيَ طَالِقٌ ، وَكُلَّ سُرِّيَّةٍ يَتَسَرَّى فَهِيَ حُرَّةٌ ، جَازَ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۳۸) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ آدمی نے اس عورت کے ہوتے ہوئے کسی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق اور اگر کوئی باندی اس کے پاس آئی تو وہ آزاد تو یہ شرط درست ہوگی۔

(۱۸۱۳۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : إِذَا وَقَعَ النِّكَاحُ وَقَعَ الطَّلاَقُ.

(۱۸۱۳۹) حضرت حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ جب نکاح واقع ہوگا تو طلاق بھی واقع ہوجائے گی۔

(۱۸۱٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا عَلَيْك فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : هَذَا وَقْتٌ هُوَ دَاخِلٌ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۴۰) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے ہوتے ہوئے اگر میں نے کسی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق ہے تو جب بھی یہ کسی سے نکاح کرے گا اسے طلاق ہوجائے گی۔

(۱۸۱٤۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ ، وَسَالِمٌ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالاَ : هِيَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۱۴۱) حضرت قاسم ریشید اور حضرت سالم ریشید سے سوال کیا گیا اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ میں جس دن فلانی عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اس نے کہا ہے اسی طرح ہوگا۔

(۱۸۱٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ : هِيَ طَالِقٌ ، سُئِلَ عُمَرُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ؟ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يُكَفِّرَ.

(۱۸۱۴۲) حضرت عبیداللہ بن عمر ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ریشید سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے کہا کہ جس دن میں فلانی عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ اس سے شادی

کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت کے بارے میں یہ کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں اس دن وہ میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کفارہ دینے سے پہلے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱۸۱٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ وَقَّتَ امْرَأَةً إِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ؟ فَقَالَ :أَعْلِمْهَا الطَّلاَقَ ثُمَّ تَزَوَّجْهَا.

(۱۸۱۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ایک عورت کو کہا کہ اگر وہ اس سے شادی کریں تو اسے طلاق ہے پھر اس بارے میں انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے پہلے طلاق کا بتادو پھر اس سے شادی کرو۔

(۱۸۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ؟ فَقَالُوا كُلُّهُمْ :لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۸۱۴۴) حضرت عمر بن حمزہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم، حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن اور حضرت ابوبکر بن عمرو رحمہم اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے کہا کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان سب نے فرمایا کہ وہ اس سے شادی نہ کرے۔

(۱۸۱٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ :إِذَا سَمِعْتَ بَوَادِيَ النُّوكَاءِ حُلَّ بِهِ ، يَعْنِي أَنَّهَا طَالِقٌ.

(۱۸۱۴۵) حضرت شریح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ اس سے شادی کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۱٤٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ، أَوْ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ :هُوَ كَمَا قَالَ ، فَقُلْتُ :إِنَّ عِكْرِمَةَ يَزْعُمُ أَنَّ الطَّلاَقَ بَعْدَ النِّكَاحِ ، فَقَالَ :جَرْمَزٌ مولى ابن عباس.

(۱۸۱۴۶) حضرت سوید بن نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ اس نے کہا کہ اگر میں فلانی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسے اس نے کہا ہے ایسے ہی ہوگا۔ میں نے کہا کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جرمز ابن عباس کے مولیٰ ہیں۔

(۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ، وَلَا يُوَقِّتُ وَقْتًا

اگر کسی آدمی نے کہا کہ میں جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق اور کوئی وقت مقرر نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ قُدَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: رَجُلٌ قَالَ: كُلُّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ، وَكُلُّ جَارِيَةٍ يَشْتَرِيهَا فَهِيَ حُرَّةٌ، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَنْكِحْ وَلَمْ أَتَسَرَّ.

(۱۸۱۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی یہ کہے کہ میں اگر کسی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے اور اگر کوئی باندی خریدوں تو وہ آزاد ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو نہ شادی کرتا اور نہ کوئی باندی خریدتا۔

(۱۸۱۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: إِذَا قَالَ كُلُّ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۴۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۱۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمَكْحُولٍ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ، أَنَّهُمَا كَانَا يُوجِبَانِ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۴۹) حضرت زہری رحمہ اللہ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ سے اس بارے میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا تھا کہ جس عورت سے میں شادی کروں تو اسے طلاق ہے وہ اس بات کو لازم قرار دیتے تھے۔

(۱۸۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ: كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ؟ قَالَ: كَيْفَ تُطَلِّقُ مَا لَا تَمْلِكُ؟ إِنَّمَا الطَّلَاقُ بَعْدَ النِّكَاحِ.

(۱۸۱۵۰) حضرت عبدالملک بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس کے تم مالک نہیں اسے طلاق کیسے دے سکتے ہو؟ طلاق تو نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۹) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا: فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۱) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۵۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ وَاحِدَةً فَقَدْ بَتَّهَا ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باکرہ کو ایک طلاق دی تو وہ بائنہ ہوجائے گی اور اگر وہ اسے دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِكْرًا ثَلاَثًا ؟ قَالَ عَطَاءٌ : فَقُلْتُ :ثَلاَثٌ فِي الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :مَا يُدْرِيكَ ؟ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ وَلَسْتَ بِمُفْتٍ ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلاَثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ باکرہ کو تین کا کیا مطلب، اس کے لئے تو ایک ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم، تم قاضی ہو مفتی نہیں، ایک طلاق اسے بائنہ بنادے گی اور تین طلاقیں اسے حرام کردیں گی یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرے۔

(۱۸۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ : مُعَاوِيَةُ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَعَائِشَةَ قَالُوا :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۴) حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَقَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ؟ فَقَالَتْ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَطَأَهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۱۵۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دیدے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک دوسرا خاوند اس سے شادی کر کے ملاقات نہ کر لے یہ پہلے کے لئے حلال نہیں۔

(۱۸۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَدْخُولِ بِهَا.

(۱۸۱۵۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس عورت کے درجہ میں ہے جس سے دخول کیا ہو۔

(۱۸۱۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۱۸۱۵۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَر .(ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَائِشَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالُوا: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۹) حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَعقلٍ ؛ فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۰) حضرت معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُطَلِّقُهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :إنْ قَالَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، كَلِمَةً وَاحِدَةً ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا طَلاَقًا مُتَّصِلاً فَهُوَ كَذَلِكَ.

(۱۸۱۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نکاح کے بعد دخول سے پہلے عورت کو تین طلاقیں دے دے تو اگر اس نے ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دی ہیں تو یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے آدمی سے شادی نہ کر لے اور اگر الگ الگ دی ہیں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۴) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۶) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالُوا :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۷) حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت حمید بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :أَكْرَهُهُ.

(۱۸۱۶۸) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ (ح) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۹) حضرت عبیدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے۔

(۲۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا ، مَتَى يَقَعُ عليها ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :بَانَتْ بِالأُولَى وَالأُخْرَيَانِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَنْ يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ :عَلِيٌّ ، وَزَيْدٌ ، وَغَيْرُهُمَا ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۸۱۷۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔ حضرت مطرف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ اس بات کا قائل کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

(۱۸۱۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ لاِمْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، فَقَدْ بَانَتْ بِوَاحِدَةٍ وَسَقَطَتِ اثْنَتَانِ.

(۱۸۱۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، بَانَتْ بِالأُولَى ، وَالأُخْرَيَانِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۷۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :بَانَتْ بِالأُولَى.

(۱۸۱۷۳) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۱۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : بَانَتْ بِالأُولَى ، وَثِنْتَانِ لَيْسَتَا بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۷۴) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَقَدْ حُرِّمَتْ عليه.

(۱۸۱۷۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۸۱۷٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَلَوْ قَالَهَا تَتْرَى بَانَتْ بِالأُولَى.

(۱۸۱۷۶) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے، اگر اس نے یہ تین طلاقیں الگ الگ دیں تو وہ پہلی طلاق سے ہی بائنہ ہو جائے گی۔

(۲۱) مَنْ قَالَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

اگر آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو جن حضرات کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی

(۱۸۱۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۷۷) حضرت طاوس ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(۱۸۱۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ؛ أَنَّ طَاوُوسًا قَالَ : جَاءَ أَبُو الصَّهْبَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ : هَاتِ مِنْ هُنَيَّاتِكَ : إِنَّ الثَّلاَثَ كُنَّ يُحْسَبْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرِ إِمَارَةِ عُمَرَ وَاحِدَةً ، فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِي الطَّلاَقِ ، فَأَجَازَهُنَّ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۰۹۹۔ ابوداؤد ۲۱۹۳)

(۱۸۱۷۸) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو صہباء حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا

تھوڑا سا وقت دو: تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانے میں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے طلاق دینے کو معمول ہی بنا لیا ہے تو انہوں نے تین طلاقوں کو تین قرار دے دیا۔

(۱۸۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۷۹) حضرت طاوس، حضرت عطاء اور حضرت جابر بن زید رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔

(۲۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ وَاحِدَةً، فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ طَلَّقْتَ ؟، فَيَقُولُ نَعَمْ، ثُمَّ يَلْقَاهُ آخَرُ، فَيَقُولُ طَلَّقْتَ ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَيَقُولُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ ، فَقَالَ : طَلَّقْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ نَوَى الأُولَى فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو اگر ان کو جواب دینے میں اس نے پہلی طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق ایک ہی رہے گی۔

(۱۸۱۸۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ ، فَيَقُولُ : طَلَّقْتَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ آخَرُ فَيَقُولُ : طَلَّقْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، والشَّعْبِيِّ قَالاَ: إِذَا أَرَادَ الأُولَى فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۱۸۱) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو اگر ان کو جواب دینے میں اس نے پہلی طلاق کی نیت کی تھی اور طلاق ایک

ہی رہے گی۔

(۱۸۱۸۲) حدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَقِيَ ، فَقِيلَ لَهُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ:طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ :مَا نَوَى.

(۱۸۱۸۲) حضرت حسن ریشیلہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، راستے میں اسے ایک آدمی ملا اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر ایک اور آدمی ملا اس نے بھی یہی سوال کیا تو اس نے پھر ہاں کہا۔ یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرَى ، فَكَانَتَا اثْنَتَيْنِ ، ثُمَّ لَقِيَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ كَانَ إِنَّمَا أَرَادَ مَا كَانَ طَلَّقَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۸۱۸۳) حضرت عبدربہ ریشیلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ریشیلہ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، راستے میں اسے ایک آدمی ملا اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر ایک اور آدمی ملا اس نے بھی یہی سوال کیا تو اس نے پھر ہاں کہا۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دونوں مرتبہ ہاں کہنے میں پہلی طلاق کی نیت تھی تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ فَقَالَتْ : أَيُّ شَيْءٍ تَقُولُ ؟ ، فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، فَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ كَانَ أَرَادَ أَنْ يُفَهِّمَهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۱۸۴) حضرت حماد ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ اس کی بیوی نے کہا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں تو اگر محض اسے سمجھانے کے لئے دوبارہ کہا تو ایک ہی طلاق ہوگی۔

(۱۸۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّاداً عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ؟ قَالاَ : هِيَ ثَلاَثٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَوَى الأُولَى ، وَإِذَا قَالَ اعْتَدِّي ، فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۱۸۵) حضرت شعبہ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشیلہ اور حضرت حماد ریشیلہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اگر اس نے ایک کی نیت کی ہو تو ایک ہوگی، اور اگر بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر تو بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۱۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي العَيزَارِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ كَذَا وَكَذَا ، ثَلاثًا ، أَوْ أَرْبَعًا ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : نَعَمْ ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ : بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۸۱۸۶) حضرت عقبہ بن ابی عیزار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں۔ پھر اس سے کسی آدمی نے سوال کیا تو کیا تو اپنی بیوی کو اتنی اتنی یعنی تین یا چار طلاقیں دے دیں اور آدمی نے جواب میں کہا ہاں تو حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا کہ وہ عورت بائنہ ہو جائے گی۔

(۲۳) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ إِلَى سَنَةٍ ، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا ؟

اگر آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو طلاق کب واقع ہوگی؟

(۱۸۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِلَى سَنَةٍ ، قَالَ :يَقَعُ عَلَيْهَا يَوْمَ قَالَ.

(۱۸۱۸۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو طلاق اسی وقت واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُؤَجِّلُ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۱۸۸) حضرت سعید بن ؒ مسیب فرماتے ہیں کہ طلاق کو مؤجل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۸۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُؤَجِّلُ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۱۸۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق کو مؤجل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۸۱۹۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ إِلَى أَجَلٍ وَقَعَ.

(۱۸۱۹۰) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی خاص مدت کے لئے طلاق دی تو اسی وقت واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ :تَعْتَدُّ يَوْمَ قَالَ.

(۱۸۱۹۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جس وقت طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہو جائے گی۔

(۲٤) مَنْ قَالَ لاَ يُطَلِّقُ حَتَّى يَجِيءَ الأَجَلُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی

(۱۸۱۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:مَنْ وَقَّتَ فِي الطَّلاَقِ وَقْتًا، فَدَخَلَ ذَلِكَ الْوَقْتُ، وَقَعَ الطَّلاَقُ.

(۱۸۱۹۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:حَتَّى يَجِيءَ الأَجَلُ.

(۱۸۱۹۳) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹٤) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إلَى أَجَلِه.

(۱۸۱۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :إذَا أَهْلَلْتُ شَهْرَ كَذَا وَكَذَا ، فَامْرَأَتِي طَالِقٌ إلَى رَأْسِ السَّنَةِ ؟ قَالَ :أَرَى أَنَّهَا طَالِقٌ إلَى الأَجَلِ الَّذِي سَمَّى ، وَتَحِلُّ لَهُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۱۸۱۹۵) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب فلاں مہینہ آئے تو میری بیوی کو طلاق تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب مقررہ مدت آئے گی تبھی طلاق واقع ہوگی اس وقت تک عورت حلال ہے۔

(۱۸۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبَاتَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ :هُوَ عَتِيقٌ إلَى الْحَوْلِ.

(۱۸۱۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کے بارے میں کہا تھا کہ وہ ایک سال بعد آزاد ہے۔

(۲۵) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ اعْتَدِّي ، مَا يَكُونُ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :اعْتَدِّي ، قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ إذَا عَنَى الطَّلاَقَ.

(۱۸۱۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۱۹۸) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اعْتَدِّي وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۹۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک

طلاق واقع ہو جائے گی، اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(١٨٢٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، وَنَوَى الأُولَى ؟ قَالاَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَكَذَلِكَ إِذَا قَالَ اعتدى ، اعتدى.

(۱۸۲۰۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشید اور حضرت حماد ریشید سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے اور ایک ہی طلاق کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟ ان دونوں نے فرمایا کہ ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور اگر یہ کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر، تب بھی یہی حکم ہے۔

(١٨٢٠٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ، اعْتَدِّي ، وَقَالَ : إِنِّي نَوَيْت وَاحِدَةً ، فَهِي وَاحِدَةٌ.

(۱۸۲۰۲) حضرت حکم ریشید اور حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر اور ایک کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(١٨٢٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ، اعْتَدِّي ، يَنْوِي ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۲۰۳) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر اور تین کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ اعْتَدِّي ثَلاَثًا ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ ''عدت شمار کر'' تو کیا حکم ہے

(١٨٢٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ثَلاَثًا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۲۰۴) حضرت حسن ریشید اور حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ ''عدت شمار کر'' تو وہ اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی اور سے شادی نہ کرلے۔

(١٨٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۰۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۷) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَاعْتَدِّى ، وَإِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ وَاعْتَدِّى

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَأَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ فَاعْتَدِّى ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَإِذَا قَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ وَاعْتَدِّى ، فَهِيَ اثْنَتَانِ.

(۱۸۲۰۶) حضرت حسن ولیٹی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تو دو طلاقیں واقع ہوں گی۔

(۲۸) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الْمَجْنُونِ

مجنون کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ قَالَ : لَا يَجُوزُ طَلاَقُ الْمَجْنُونِ.

(۱۸۲۰۷) حضرت حسن ولیٹی فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمَجْنُونُ لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۰۸) حضرت شعبی ولیٹی فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلاَ لِسَكْرَانَ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۰۹) حضرت عثمان ولیٹی فرماتے ہیں کہ مجنون اور نشہ میں مبتلا کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَارُونَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ طَلاَقِ الْمَجْنُونِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَالسُّلْطَانُ يَنْظُرُ فِيهِ ، يُسْأَلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ وَتُصْبِرِ يَمِينَهُ.

(۱۸۲۱۰) حضرت ہارون ولیٹی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ولیٹی سے مجنون کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ سلطان اس میں غور فکر کرے گا اور گواہی طلب کرے گا کہ اس نے طلاق دی ہے اور قسم کا انتظار کرے گا۔

(۱۸۲۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَجْنُونٌ ، حِينَ أَخَذَهُ جُنُونُهُ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ.

(۱۸۲۱۱) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؒ سے مجنون کی طلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی درست نہیں۔

(۱۸۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمَجْنُونِ إِذَا أُخِذَ بِهِ ، فَإِذَا صَحَّ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۸۲۱۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں، جب وہ صحیح ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے۔

(۲۹) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الْمَعْتُوهِ

ناقص العقل (معتوہ) کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۱۳) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُهُ.

(۱۸۲۱۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ: كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۱۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ الْمُجَبَّرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، وَهُوَ مَعْتُوهٌ ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَعْتَدَّ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ مَعْتُوهٌ ، فَقَالَ :إِنِّي لَمْ أَسْمَعِ اللَّهَ اسْتَثْنَى لِمَعْتُوهٍ طَلاَقًا ، وَلاَ غَيْرَهُ.

(۱۸۲۱۶) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ مجبر بن عبد الرحمن ؒ نے اپنی بیوی کو ناقص العقل ہو جانے کی حالت میں طلاق دی تو حضرت ابن عمر ؓ نے ان کی بیوی کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ تو ناقص العقل ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ناقص العقل یا کسی اور کی طلاق کو مستثنیٰ قرار دیا ہو۔

(۱۸۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ لِمَعْتُوهٍ ، وَلاَ لِصَبِيٍّ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۱۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل اور بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الْمَعْتُوهُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ ، جَازَ.

(۱۸۲۱۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب ناقص العقل شخص نے افاقہ کی حالت میں طلاق دی تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلاَقُهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۱۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۰) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۲۰) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۲۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۲۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : كُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کے علاوہ ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

(۱۸۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لِمَعْتُوهٍ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۳۰) مَا قَالُوا فِي الَّذِي بِهِ الْمُوتَةُ يُطَلِّقُ

جس شخص کو مُوتہ (بے ہوشی اور جنون کا دورہ) ہو اس کی طلاق کا حکم کیا ہے؟

(۱۸۲۲٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الَّذِي بِهِ الْمُوتَةُ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَ عِنْدَ أَخْذِهَا إِيَّاهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِذَا أَفَاقَ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۲۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو مُوتہ (بے ہوشی اور جنون کا دورہ) ہو اس کی طلاق کوئی چیز نہیں جب اسے افاقہ ہو تو اس کی طلاق جائز ہے۔

(۱۸۲۲٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّذِي تُصِيبُهُ الْخَطْرَةُ مِنَ الْجُنُونِ يُطَلِّقُ ، قَالَ الْحَسَنُ : لاَ يَلْزَمُهُ ، وَقَالَ قَتَادَةُ : إِذَا اشْتَرَى وَبَاعَ لَزِمَهُ ، وَإِذَا طَلَّقَ فِي حَالِ جُنُونِهِ لَمْ يَلْزَمْهُ.

(۱۸۲۲۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر پاگل پن کا دورہ ہو اور وہ طلاق دے تو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ حضرت

قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب اس نے خرید وفروخت کی تو اس کا اعتبار ہوگا لیکن اگر حالتِ جنون میں طلاق دی تو طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۸۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الْمُصَابِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْحَيْنُ قَالَ: طَلَاقُهُ وَعِتَاقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۲۸) حضرت شعبی ؒ اس شخص کے بارے میں جسے جنون وغیرہ کا دورہ پڑا ہو فرماتے ہیں کہ اس کا طلاق دینا اور آزاد کرنا درست ہے۔

(۱۸۲۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: الْجُنُونُ جُنُونَانِ، فَإِنْ كَانَ لَا يُفِيقُ لَمْ يَجُزْ لَهُ طَلَاقٌ، وَإِنْ كَانَ يُفِيقُ فَطَلَّقَ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ لَزِمَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۲۲۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ جنون کی دو قسمیں ہیں، اگر جنون سے افاقہ نہ ہوتا ہو تو طلاق جائز نہیں اور اگر افاقہ ہو جاتا ہے تو افاقہ کی حالت کی طلاق درست ہے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي الْمَجْنُونِ وَالْمَعْتُوهِ، يَجُوزُ لِوَلِيِّهِ أَنْ يُطَلِّقَ عَنْهُ

کیا مجنون اور معتوہ کا ولی ان کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے؟

(۱۸۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرٍو :إِذَا عَبِثَ الْمَجْنُونُ بِامْرَأَتِهِ ، طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

(۱۸۲۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کی کتاب میں تھا کہ جب مجنون اپنی بیوی کو پریشان کرتا ہو تو اس کا ولی عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔

(۱۸۲۳۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُطَلِّقُ وَلِيُّ الْمُوَسْوِسِ ، وَلْيَنْتَظِرْ عَسَى أَنْ يُفِيقَ.

(۱۸۲۳۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ مجنون کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے لیکن وہ اس کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۸۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلَاقُ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، طَلَاقُهُ إِلَى وَلِيِّهِ.

(۱۸۲۳۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مغلوب العقل اور معتوہ کی طلاق درست نہیں، اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے گا۔

(۱۸۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ فِي امْرَأَةٍ زَوْجُهَا مَجْنُونٌ ، لَا يَرْجُونَ أَنْ يَبْرَأَ ، يُطَلِّقُ عَنْهُ وَلِيُّهُ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ :لَا ، إِنَّهَا امْرَأَةٌ ابْتَلَاهَا اللَّهُ بِالْبَلَاءِ ، فَلْتَصْبِرْ.

(۱۸۲۳۳) حضرت ایوب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ ولیٹیلیہ کو خط لکھا کہ ایسے مجنون کی بیوی جس کے ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہ ہو تو کیا اس کی طرف سے ولی عورت کو طلاق دے سکتا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب میں لکھا کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا، اس عورت کو اللہ نے آزمائش میں ڈالا ہے اسے چاہئے کہ صبر کرے۔

(۱۸۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ عَلَيْهِ طَلاَقُ وَلِيِّهِ.

(۱۸۲۳۴) حضرت زہری ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مجنون وغیرہ کے ولی کی طلاق درست نہیں۔

(۳۲) مَا قَالُوا فِي الْمَجْنُونِ يُخَافُ أَنْ يَقْتُلَ امْرَأَتَهُ

ایسے مجنون کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ یہ اپنی بیوی کو مار ڈالے گا؟

(۱۸۲۳٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ فِي رَجُلٍ مَجْنُونٍ يُخَافُ أَنْ يَقْتُلَ امْرَأَتَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَنْ أَجِّلْهُ سَنَةً يَتَدَاوَى.

(۱۸۲۳۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ایسے مجنون کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ یہ اپنی بیوی کو مار ڈالے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک سال تک علاج معالجہ کی مہلت دو۔

(۳۳) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الصَّبِيِّ

بچے کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الصَّبِيِّ.

(۱۸۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الصَّبِيِّ.

(۱۸۲۳۷) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا عَقَلَ الصَّبِيُّ الصَّلاَةَ وَالصَّوْمَ ، فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ. قَالَ :وَقَالَ الْحَسَنُ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۸۲۳۸) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب بچے کو نماز اور روزے کی تمیز ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے اور حضرت حسن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بالغ ہونے تک اس کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْزِيِّ ، قَالَ : طَلَّقْتُ وَأَنَا غُلاَمٌ لَمْ أَحْتَلِمْ ، فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ :إِذَا حَفِظْتَ الصَّلاَةَ وَصُمْتَ رَمَضَانَ ، فَقَدْ جَازَ طَلاَقُكَ.

(۱۸۲۳۹) حضرت اسماعیل بن عزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک نابالغ بچہ تھا، میں نے طلاق دے دی اور اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے نماز یاد کرلی ہے اور رمضان کے روزے رکھے ہیں تو تمہاری طلاق جائز ہے۔

(۱۸۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ غُلاَمٍ طَلَّقَ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ :مَا أُرَاهُ إِذَا عَقَلَ أَنَّ الثَّلاَثَ تُبِينُ أَنْ يَجْتَمِعَا.

(۱۸۲۴۰) حضرت علی بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی بچہ تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے اس بات کی سمجھ نہ ہوتی کہ تین طلاقوں سے جدائی ہو جاتی ہے تو میں اسے کچھ نہ سمجھتا۔

(۱۸۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ :اُكْتُمُوا الصِّبْيَانَ النِّكَاحَ.

(۱۸۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچوں کے نکاح کو پوشیدہ رکھو۔

(۱۸۲٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۱۸۲۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :اُكْتُمُوا الصِّبْيَانَ النِّكَاحَ ، وَقَالَ : كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمُبَرْسَمِ وَالْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۴۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بچوں کے نکاح کو پوشیدہ رکھو۔ اور فرماتے ہیں کہ ہر طلاق جائز ہے سوائے معتوہ اور ایسے شخص کی طلاق جسے برسم ہو یعنی ایسی بیماری میں جس میں انسان الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتا ہے۔

(۱۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عِتْقُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ نِكَاحُهُ ، وَلاَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۴۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بچے کی آزادی اور نکاح اور کسی دوسری چیز کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۱۸۲٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلاَقِ الصَّبِيِّ ؟ قَالَ : النِّسَاءُ كَثِيرٌ.

(۱۸۲۴۵) حضرت قعقاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورتیں بہت ہیں۔

(۱۸۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي طَلاَقِ الصَّبِيِّ قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَالنِّسَاءُ كَثِيرٌ.

(۱۸۲۴۶) حضرت قعقاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں

نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں اور عورتیں بہت ہیں۔

(۱۸۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُزَوِّجُونَهُمْ وَهُمْ صِغَارٌ ، وَيَكْتُمُونَهُمُ النِّكَاحَ مَخَافَةَ أَنْ يَقَعَ الطَّلَاقُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ :فَإِذَا وَقَعَ لَمْ يَرَوْهُ شَيْئًا.

(۱۸۲۴۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف بچوں کی شادیاں کرادیا کرتے تھے اور نکاح کو ان سے پوشیدہ رکھتے تھے کہ کہیں ان کی زبان پر طلاق جاری نہ ہوجائے۔ حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق کا لفظ ان کی زبان پر آ بھی جاتا تو اسے کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۲٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي طَلَاقِ الصَّبِيِّ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۴۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۲٤۹) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ طَلَاقِ الصَّبِيِّ ؟ فَقَالَا :لَا يَجُوزُ.

(۱۸۲۴۹) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔

(٣٤) مَا قَالُوا فِي طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ ، وَالَّذِي يَهْذِي

برسم نامی بیماری کے شکار اور الٹی سیدھی باتیں کرنے والے کی طلاق کا حکم

(۱۸۲٥۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، لَمْ أَرَ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَبُرْسِمَ صَاحِبٌ لَنَا ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالُوا لَهُ :قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :مَا أَعْلَمُنِي ، قُلْتُ :مِنْ هَذَا قَلِيلًا ، وَلَا كَثِيرًا ، وَمَا أَعْرِفُهُ ، فَرَكِبَ رَجُلٌ مِنَّا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي حَاجَةٍ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَدَيَّنَهُ.

(۱۸۲۵۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شامی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، کہ ہمارے ایک ساتھی کو الٹی سیدھی باتیں کرنے والی بیماری ہوگئی، اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ جب اسے افاقہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تو نے یہ بات کی تھی، اس نے کہا کہ مجھے تو کوئی علم نہیں کہ میں نے اس طرح کی کوئی تھوڑی یا زیادہ بات کی ہو اور میں نہیں جانتا۔ ہم میں سے ایک سوار کسی ضرورت کے لئے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کے پاس گیا جب اس نے ضرورت پوری کرلی تو اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۱۸۲٥۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس.

(۱۸۲۵۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : طَلاَقُ الْمُبَرْسَمِ وَالْمَحْمُومِ الَّذِي يَهْذِي ، وَنِكَاحُ الْمَجْنُونِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۵۲) حضرت حکم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ برسم نامی بیماری کے شکار جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہو، اور بخار زدہ جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہوان دونوں کی طلاق اور مجنون کا نکاح معتبر نہیں۔

(۱۸۲۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمُبَرْسَمِ ، وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ فِي مَرَضِهِ.

(۱۸۲۵۳) حضرت ضحاک ویشیڈ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار اور مغلوب العقل کی طلاق ان کے مرض میں درست نہیں۔

(۱۸۲۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي طَلاَقِ الْمُبَرْسَمِ الَّذِي يَهْذِي وَلاَ يَعْقِلُ ، مَا يَقُولُ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ لَهُ ، وَلاَ عِتَاقَ لَهُ مَا دَامَ عَلَى ذَلِكَ.

(۱۸۲۵۴) حضرت جابر بن زید ویشیڈ فرماتے ہیں کہ برسم کے شکار شخص جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہو اور اسے اپنی باتوں کی سمجھ نہ ہو تو اس کی طلاق اور آزاد کرنے کا اعتبار نہیں۔

(۱۸۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لاَ يَجُوز طَلاَق الْمُبَرْسَمِ.

(۱۸۲۵۵) حضرت ابراہیم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار شخص کی طلاق معتبر نہیں۔

(۱۸۲٥٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمُبَرْسَمِ ، أَوْ مَنْ نَزَلَ بِهِ بَلاَءٌ فِي غَيرِ نَشْوَى.

(۱۸۲۵۶) حضرت ابراہیم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار شخص کی طلاق معتبر نہیں، نیز وہ شخص جس پر نشے کے علاوہ کوئی آفت آئے اور اس کی عقل کو خراب کر دے۔

(۱۸۲٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ طَلاَقِ الْمُبَرْسَمِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : إنَّهُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الشُّهُودُ إِنْ كَانَ يَعْقِلُ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يَعْقِلُ فَطَلاَقُهُ لاَ يَجُوزُ.

(۱۸۲۵۷) حضرت ایوب ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ ویشیڈ کو خط لکھا اور ان سے برسم کے شکار شخص کی طلاق کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے مجھے خط میں لکھا کہ اس میں گواہوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا، اگر تو اسے سمجھ ہے تو اس کی طلاق جائز ہے اور اگر اسے سمجھ نہیں تو اس کی طلاق جائز نہیں ہے۔

(۳۵) مَنْ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ

نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۵۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : طَلاَقُ النَّشْوَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ طَلاَقَ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۶۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ ، وَيُوجَعُ ظَهْرُهُ.

(۱۸۲۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے لیکن اسے کوڑے پڑیں گے۔

(۱۸۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ وَجَلَدَهُ.

(۱۸۲۶۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار دیا اور اسے کوڑے لگوائے۔

(۱۸۲۶٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : طَلَّقَ جَارٌ لِي سَكْرَانُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ : إِنْ أُصِيبَ فِيهِ الْحَقَّ ، فَرِّقْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ ، وَضُرِبَ ثَمَانِينَ.

(۱۸۲۶۵) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مجھے کہا کہ میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کروں۔ ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے اور آدمی کو اسی کوڑے پڑیں گے۔

(۱۸۲۶٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۶۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۶۸) حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَالِكٍ : حُدِّثْتَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۸۲۶۹) حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ بِشَهَادَةِ نِسْوَةٍ.

(۱۸۲۷۰) حضرت عمر نے عورتوں کی گواہی پر نشہ میں مبتلا شخص کی طلاق کو واقع قرار دیا۔

(۱۸۲۷۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ، أَوْ أَعْتَقَ جَازَ عَلَيْهِ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۱۸۲۷۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص نے جب کسی کو طلاق دی یا غلام کو آزاد کیا تو یہ واقع ہے اور حد قائم ہوگی۔

(۱۸۲۷۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ ، وَالْحَدُّ فِي ظَهْرِهِ.

(۱۸۲۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے، البتہ اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۸۲۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ طَلَّقَ فِي سُكْرٍ مِنَ اللهِ ، فَلَيْسَ طَلاَقُهُ بِشَيْءٍ ، وَمَنْ طَلَّقَ فِي سُكْرٍ مِنَ الشَّيْطَانِ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۷۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے مغلوب العقل ہو جانے والے (جیسے مجنون یا معتوہ وغیرہ) کی طلاق نہیں ہوتی اور شیطان کی طرف سے مغلوب العقل ہونے والے (جیسے شرابی وغیرہ) کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۲۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۷۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۳۶) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ السَّكْرَانِ جَائِزًا

جن حضرات کے نزدیک نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست نہیں

(۱۸۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ

طَلاَقَ السَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ. قَالَ :وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُجِيزُ طَلاَقَهُ ،وَيُوجِعُ ظَهْرَهُ ، حَتَّى حَدَّثَهُ أَبَانُ بِذَلِكَ.

(۱۸۲۷۵) حضرت عثمان رحمہ اللہ نشے میں مبتلا اور مجنون کی طلاق کو واقع قرار نہیں دیتے تھے جبکہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اسے واقع قرار دیتے تھے اور نشے باز پر حد جاری کرتے تھے۔

(۱۸۲۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعِكْرِمَةَ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، قَالُوا :لَيْسَ بِجَائِزٍ.

(۱۸۲۷۶) حضرت جابر بن زید، حضرت عکرمہ، حضرت عطاء اور حضرت طاوس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، كَانَا لاَ يُجِيزَانِ طَلاَقَ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۷۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبَاحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُهُ.

(۱۸۲۷۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُهُ.

(۱۸۲۷۹) حضرت طاوس رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، وَيَقُولُ عَنَيْتُ غَيْرَ امْرَأَتِي

اگر کوئی شخص طلاق دینے کے بعد کہے کہ میں نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو مراد لیا تھا تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ :خَطَبْتُ امْرَأَةً ، فَقَالُوا لِي :لاَ نُزَوِّجُك حَتَّى تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ثَلاَثًا ، فَقُلْتُ :قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلاَثًا ، قَالَ :فَزَوَّجُونِي ثُمَّ نَظَرُوا ، فَإِذَا امْرَأَتِي عِنْدِي، فَقَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ قُلْتُ :بَلَى ، كَانَتْ تَحْتِي فُلاَنَةُ بِنْتُ فُلاَنٍ ، فَطَلَّقْتُهَا ، فَأَمَّا هَذِهِ فَلَمْ أُطَلِّقْهَا ، فَأَتَيْتُ شَقِيقَ بْنَ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقُلْتُ :سَلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ هَذِهِ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۲۸۰) سمیط سدوسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے مجھے کہا کہ جب تک تم

اپنی بیوی کو طلاق نہ دو ہم نکاح نہیں کریں گے، میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں، انہوں نے میری شادی کرادی، شادی کے بعد انہوں نے دیکھا کہ میری بیوی تو میرے پاس ہے، انہوں نے کہا کہ تم نے اپنے بیوی کو طلاق نہیں دی تھی؟ میں نے کہا کہ دی تھی۔ میرے نکاح میں فلانہ بنت فلاں تھی میں نے اس کو طلاق دی تھی اس کو نہیں دی تھی۔ پھر میں شقیق بن مجزاۃ کے پاس آیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا ارادہ کررہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ امیر المومنین سے اس بارے میں سوال کرنا، انہوں نے سوال کیا تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ جَالِسًا مَعَ امْرَأَتِهِ عَلَى وِسَادَةٍ ، وَكَانَ الرَّجُلُ رضا ، فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، يَعْنِي الْوِسَادَةَ ، فَقَالَ طَاوُوسٌ :مَا أَرَى عَلَيْكَ شَيْئًا.

(۱۸۲۸۱) حضرت طاؤس سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ایک تکیے پر بیٹھا تھا، آدمی نے اپنی بیوی کو خطاب کرتے ہوئے تکیہ کی نیت کرتے ہوئے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۲۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ :الطَّلاَقُ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق سے جو نیت ہو وہی ہوتا ہے۔

(۱۸۲۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :قَدْ أَعْتَقْتُكِ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ طَلاَقًا ، إلاَّ أَنْ يَكُونَ نَوَى ذَلِكَ.

(۱۸۲۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تجھے آزاد کیا اور طلاق کی نیت تھی تو طلاق ہوگی۔

(۱۸۲۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ مَسْرُوقٌ :إنَّمَا الطَّلاَقُ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۸۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق سے جو نیت ہو وہی ہوتا ہے۔

(۱۸۲۸٥) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو ثُمَامَةَ ، وَامْرَأَتُهُ مِنْ أَهْلِنَا ؛ أَنَّ كِنَانَةَ بْنَ نَقْبٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ ، وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ لَهَا :مَا فَوْقَ نِطَاقِكَ مُحَرَّرٌ ، فَخَاصَمَتْهُ إلَى الأَشْعَرِيِّ ، فَقَالَ :أَرَدْتَ بِمَا قُلْتَ الطَّلاَقَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقَدْ أَبَنْتَهَا مِنْكَ.

(۱۸۲۸۵) حضرت ابوثمامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کنانہ بن نقب رحمہ اللہ کے نکاح میں ایک عورت تھی، جس کے بطن سے زمانہ جاہلیت میں ان کی اولاد بھی ہوئی تھی، کنانہ نے اس عورت سے کہا کہ تیرے پیٹ سے اوپر کا حصہ آزاد ہے، وہ عورت جھگڑا لے کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آدمی سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق کی نیت کی تھی۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ہم نے اسے تجھ سے جدا کر دیا۔

(۱۸۲۸۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ عَتِيقَةٌ ، قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۸۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق کی نیت کرتے ہوئے کہا کہ تو آزاد ہے تو ایک طلاق پڑ جائے گی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ صَبِرَةَ الْحَنَفِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، فَأَخَذَ نَوَاةً ، فَقَالَ :نَوَاةٌ طَالِقٌ ، نَوَاةٌ طَالِقٌ ، ثَلاَثًا ، قَالَ :فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَا نَوَيْتَ ؟ ، قَالَ :نَوَيْتُ امْرَأَتِي ، قَالَ :فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۲۸۷) حضرت عیسیٰ بن حطان کہتے ہیں کہ ریان بن صبرہ حنفی رحمہ اللہ اپنی قوم کی مسجد میں بیٹھا تھا، اس نے ایک گٹھلی پکڑی اور تین مرتبہ کہا کہ گٹھلی کو طلاق ہے۔ یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، آپ نے اس سے پوچھا کہ تیری نیت کیا تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دینے کی نیت کی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان جدائی کرا دی۔

(۱۸۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ ، فَكَتَبَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : مُرْهُ فَلْيُوَافِنِي بِالْمَوْسِمِ ، فَوَافَاهُ بِالْمَوْسِمِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ ، مَا نَوَيْتَ ؟ قَالَ :امْرَأَتِي ، قَالَ:فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۲۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اسے کہو کہ موسم حج میں مجھے ملے۔ وہ آدمی موسمِ حج میں آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہاری نیت کیا تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دینے کی نیت کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۳۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَتَزَوَّجِي

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے اجازت دی، تو شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ:قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَتَزَوَّجِي، قَالَ:إِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ:وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنَّ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا لَيَكُونُ طَلاَقًا.

(۱۸۲۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے اجازت دی، تو شادی کر لے تو اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو یہ کچھ نہیں، یہ بات حضرت شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے، اس سے بہتر یہ تھا کہ طلاق ہو جاتی۔

(۱۸۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أُخْرُجِي مِنْ بَيْتِي ، مَا يُجْلِسُكِ فِي بَيْتِي ؟ لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ الْحَسَنُ :هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَيَنْظُرُ مَا نَوَى.

(۱۸۲۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے گھر سے نکل جا! تو میرے گھر میں کیوں بیٹھی ہے؟ تو میری بیوی نہیں ہے! یہ تین مرتبہ کہا۔ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا لیکن یہ ایک مرتبہ ہوگا اور اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۲۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۲۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، قَالَ مَكْحُولٌ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۹۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شعبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :اذْهَبِي حَيْثُ شِئْتِ ، لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ؟ قَالاَ :إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۹۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۲۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أُخْرُجِي ، اسْتَتِرِي ، اذْهَبِي ، لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، إِنْ نَوَى الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۹۴) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ نکل جا، پردہ کر لے، چلی جا، مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو ایک طلاق پڑے گی اگر طلاق کی نیت کی ہو۔

(۱۸۲۹۵) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِلْحَقِي بِأَهْلِكِ، قَالَ :هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ قَتَادَةُ :مَا أَعُدُّ هَذَا شَيْئًا.

(۱۸۲۹۵) حضرت عکرمہ ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو ایک طلاق پڑ جائے گی۔ حضرت قتادہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو کچھ نہیں سمجھتا۔

(٤٠) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ قَدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ، أَوْ لاَ سَبِيلَ لِي عَلَيْكِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرا راستہ چھوڑ دیا یا مجھے تجھ پر کوئی حق نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۹۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :قَدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ ، قَالَ :نِيَّتُهُ ، قَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ نَوَى ثَلاَثًا ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ.

(۱۸۲۹۶) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرا راستہ چھوڑ دیا تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نے تین کی نیت کی ہو! انہوں نے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ ایسا ہی ہے۔

(۱۸۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ : لاَ سَبِيلَ لِي عَلَيْكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۲۹۷) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرا تجھ پر کوئی حق نہیں تو ایک طلاقِ بائنہ پڑ جائے گی۔

(۱۸۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۹۸) حضرت عامر ویشید سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٤١) مَنْ قَالَ إذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے

(۱۸۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ عِمْرَانَ

بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ عِقَالٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، وَأَبِي مَالِكٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالُوا : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۲۹۹) حضرت ابراہیم، حضرت عامر، حضرت مصعب بن سعد، حضرت ابو مالک اور حضرت عبد اللہ بن شداد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرلے۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهِ

اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ ، وَجَبَ عَلَيْهِ.

(۱۸۳۰۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھی تو یہ واقع ہوجائے گی۔

(١٨٣٠١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ عَلَى وِسَادَةٍ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ ، فَرَآهُ طَلَاقًا.

(۱۸۳۰۱) حضرت علی بن حکم بنانی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے ہاتھ سے تکیے پر اپنی بیوی کے لئے طلاق لکھی۔ اس بارے میں حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے طلاق قرار دیا۔

(١٨٣٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ نَدِمَ ، فَأَمْسَكَ الْكِتَابَ ؟ قَالَ : إِنْ أَمْسَكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ أَمْضَاهُ فَهُوَ طَلَاقٌ.

(۱۸۳۰۲) حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق لکھی، پھر نادم ہوا اور خط کو روک لیا تو طلاق ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر روک لیا تو طلاق نہیں ہوگی اور اگر جانے دیا تو طلاق ہوجائے گی۔

(١٨٣٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى امْرَأَتِهِ بِطَلَاقِهَا ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ أَنْ يُمْسِكَ الْكِتَابَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَإِنْ بَعَثَ بِهِ إِلَيْهَا ، اعْتَدَّتْ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْكِتَابُ.

(۱۸۳۰۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے نام طلاق لکھی، پھر اسے خیال آیا کہ اس خط کو روک دے، تو اگر وہ تکلم نہ کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، اگر خط بیوی کی طرح بھیج دیا تو جس دن سے خط اسے ملے اسی دن سے وہ عورت عدت شمار کرے گی۔

(١٨٣٠٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ : إِذَا أَتَاكِ كِتَابِي هَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَإِنْ لَمْ يَأْتِهَا الْكِتَابُ ، فَلَيْسَ هِيَ بِطَالِقٍ ، وَإِنْ كَتَبَ : أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَهِيَ

طَالِقٌ ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :هِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۳۰۴) حضرت حماد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو خط لکھا اور اس میں تحریر کیا کہ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تمہیں طلاق ہے، اگر خط اس کے پاس نہ پہنچا تو طلاق نہ ہوگی، اور اگر خط میں لکھا: امابعد! تمہیں طلاق ہے۔ تو اگر خط نہ بھی پہنچے تو طلاق ہو جائے گی۔

(٤٣) الْجَارِيَةُ تُطَلَّقُ ، وَلَمْ تَبْلُغ الْمَحِيضَ ، مَا تَعْتَدُّ ؟

اگر کسی نابالغ بچی کو طلاق دی گئی تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟

(١٨٣٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْجَارِيَةِ إذَا طُلِّقَتْ وَلَمْ تَبْلُغ الْمَحِيضَ، قَالُوا: تَعْتَدُّ بِالشُّهُورِ، فَإِنْ حَاضَتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْضِيَ الشُّهُورُ ، اسْتَأْنَفَتِ الْعِدَّةَ بِالْحَيْضِ ، فَإِنْ حَاضَتْ بَعْدَ مَا مَضَتِ الشُّهُورُ ، فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

(۱۸۳۰۵) حضرت حسن ولیٹیلا سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی نابالغ بچی کو طلاق دی گئی تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی، اگر مہینے ختم ہونے سے پہلے اسے حیض آ جائے تو وہ عدت کو حیض کے اعتبار سے دوبارہ شروع کرے گی، اگر مہینے پورے ہونے کے بعد اسے حیض آیا تو اس کی عدت مکمل ہوگئی۔

(١٨٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْجَارِيَةَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ الْمَحِيضَ، قَالَ :تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَ الثَّلاَثَةَ الأَشْهُرُ ، انْهَدَمَتْ عِدَّةُ الشُّهُورِ، وَاسْتَأْنَفَتْ عِدَّةَ الْحَيْضِ.

(۱۸۳۰۶) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے نابالغ بچی کو طلاق دے دی تو وہ تین مہینے عدت گذارے گی، اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے اسے حیض آ گیا تو اس کی عدت منہدم ہوگئی اب وہ نئے سرے سے حیض کے اعتبار سے عدت پوری کرے۔

(١٨٣٠٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَارِيَةٍ طُلِّقَتْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا ، وَهِيَ لاَ تَحِيضُ ، فَاعْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ وَخَمْسَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ إِنَّهَا حَاضَتْ ؟ قَالَ : تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ ، وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۸۳۰۷) حضرت جابر بن زید ولیٹیلا سے سوال کیا گیا کہ ایک نابالغ لڑکی کو اس کے خاوند نے دخول کے بعد طلاق دے دی، اس نے دو مہینے پچیس دن کی عدت گزاری تھی کہ اسے حیض آ گیا، اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اب وہ تین حیض عدت کے گزارے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(٤٤) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْجَارِيَةُ الصَّغِيرَةُ، وَالَّتِي قَدْ أَيِسَتْ، كَيْفَ يُطَلِّقُهَا ؟

اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدم بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے کیسے طلاق دے؟

(١٨٣٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ الْمَرْأَةُ قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ ، أَوِ الْجَارِيَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ ، فَمَتَى مَا شَاءَ طَلَّقَهَا.

(۱۸۳۰۸) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدم بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے جب چاہے طلاق دے دے۔

(١٨٣٠٩) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُطَلِّقَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ عِنْدَ الإِهلاَلِ.

(۱۸۳۰۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ﷫ کو یہ بات پسند تھی کہ ایسی عورت کو چاند نکلنے پر طلاق دی جائے جسے حیض نہ آتا ہو۔

(١٨٣١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُطَلِّقُهَا عِنْدَ الأَهِلَّةِ.

(۱۸۳۱۰) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کو چاند کے حساب سے طلاق دے۔

(١٨٣١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ قَدْ قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ ، وَالْجَارِيَةُ لَمْ تَحِضْ ، فَأَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ ، فَيُطَلِّقُ عِنْدَ غُرَّةِ الْهِلاَلِ ، وَلاَ يُطَلِّقُ غَيْرَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۳۱۱) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدم بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے طلاق دینا چاہے تو چاند کی پہلی کو اسے طلاق دے دے پھر عدت پوری ہونے تک طلاق نہ دے۔

(٤٥) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ النِّسْوَةُ ، فَيَقُولُ إِحْدَاكُنَّ طَالِقٌ ، وَلاَ يُسَمِّي

اگر ایک آدمی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ تم میں سے ایک کو طلاق ہے، کسی کا نام نہ لے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ؟ قَالَ : يَضَعُ يَدَهُ عَلَى أَيَّتِهِنَّ شَاءَ. قَالَ مَعْمَرٌ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۸۳۱۲) حضرت معمر ﷫ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ﷫ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ اس کی ایک بیوی کو طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ جس پر چاہے ہاتھ رکھ لے۔ حضرت معمر ﷫ کہتے ہیں کہ حضرت

حسن ﷫ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَقْرَعَ بَيْنَهُنَّ.

(۱۸۳۱۳) حضرت ابوجعفر ﷫ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے ایسا کہنے کی صورت میں حضرت علی ؓ نے قرعہ اندازی کرائی تھی۔

(۱۸۳۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ (ح) وعَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِنْ كَانَ سَمَّى شَيْئًا فَهُوَ مَا سَمَّى ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّى مِنْهُنَّ شَيْئًا ، دَخَلَ عَلَيْهِنَّ الطَّلاَقُ.

(۱۸۳۱۴) حضرت قتادہ ﷫ اور حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے کسی ایک کا نام لیا تو اسی کو طلاق ہوگی اور اگر نام نہ لیا تو سب کو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عَرِيفًا لِبَنِي سَعْدٍ سَأَلَ الْحَسَنَ ، وَكَانَ السُّلْطَانُ اسْتَحْلَفَهُ ؟ فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ.

(۱۸۳۱۵) حضرت حسن ﷫ سے جب یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا، وَلَهُ نِسْوَةٌ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ نَوَى مِنْهُنَّ شَيْئًا فَهِيَ الَّتِي نَوَى ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيَخْتَرْ أَيَّتَهُنَّ شَاءَ ، وَكَذَلِكَ الإِيلاَءُ وَالظِّهَارُ.

(۱۸۳۱۶) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کی زیادہ بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ اس کی ایک بیوی کی تین طلاق تو اگر کسی کی نیت کی تھی تو اسے طلاق ہوگی اور اگر کسی کی نیت نہیں کی تو ان میں سے جس کو چاہے اختیار کر لے۔ ایلاء اور ظہار کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۳۱۷) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَذْنِي ، قَالَ :سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَاطَّلَعَتْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ ، فَقَالَ :أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَقُولُ :هِيَ هَذِهِ ، وَتَقُولُ هَذِهِ :هِيَ ، فَلَمْ يَعْرِفْهَا ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :بِنَّ مِنْهُ جَمِيعًا.

(۱۸۳۱۷) حضرت ابوجعفر ﷫ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی چار بیویاں تھیں، ان میں سے ایک بیوی نے اسے جھانکا تو اس نے کہا کہ تجھے قطعی طلاق ہے، جب وہ ان کے پاس آیا تو ہر ایک کہنے لگی کہ وہ دوسری تھی، وہ اسے پہچان بھی نہ سکا کہ وہ کون سی تھی تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابوجعفر ﷫ نے فرمایا کہ سب اس سے جدا ہو جائیں گی۔

(٤٦) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلاَقِ فَيَبْدَأُ بِهِ

اگر آدمی ان شاء اللہ کہہ کر طلاق دے لیکن اگر طلاق سے ابتداء کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :إِذَا بَدَأَ بِالطَّلاَقِ وَالْعَتَاقِ قَبْلَ الْمَثْنَوِيَّةِ

وَقَعَ الطَّلاَقُ وَالْعَتَاقُ ، حَنِثَ ، أَوْ لَمْ يَحْنَثْ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :إِذَا لَمْ يَحْنَثْ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ.

(۱۸۳۱۸) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے طلاق یا عتاق کا تذکرہ کر کے ان شاء اللہ کہا تو طلاق اور عتاق واقع ہو جائیں گے، خواہ وہ قسم توڑ دے یا باقی رکھے۔ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے قسم نہیں توڑی تو پھر واقع نہیں ہوں گے۔

(۱۸۳۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِذَا قَدَّمَ الطَّلاَقَ أَوْ أَخَّرَهُ ، فَهُوَ سَوَاءٌ إِذَا وَصَلَهُ بِكَلاَمِهِ.

(۱۸۳۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا مقدم اور مؤخر کرنا ایک جیسا ہے، جب اسے کلام کے ساتھ ملا کر لائے۔

(۱۸۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :لَهُ ثُنْيَاهُ قَدَّمَ الطَّلاَقَ ، أَوْ أَخَّرَهُ.

(۱۸۳۲۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کو مقدم کرے یا مؤخر اس کا ان شاء اللہ کہنا باقی رہے گا۔

(۱۸۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلاَقِ وَالْعِتْقِ ، قَالَ :لَهُ ثُنْيَاهُ قَدَّمَ الطَّلاَقَ ، أَوْ أَخَّرَهُ.

(۱۸۳۲۱) حضرت زہری رحمہ اللہ طلاق اور عتاق کے استثناء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طلاق کو مقدم کرے یا مؤخر اس کا ان شاء اللہ کہنا باقی رہے گا۔

(۱۸۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِذَا بَدَأَ بِالطَّلاَقِ وَقَعَ ، حَنِثَ ، أَوْ لَمْ يَحْنَثْ ، وَكَانَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ :وَمَا يُدْرِي شُرَيْحًا.

(۱۸۳۲۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب طلاق سے ابتداء کرے تو واقع ہو جائے گی حانث ہو یا نہ ہو اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شریح نہیں جانتے۔

(۱۸۳۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ:أَتَيْتُ امْرَأَتِي طُرُوقًا، فَقَالَتْ لِي:مَا جِئْتَ بِهَذِهِ السَّاعَةِ إِلاَّ وَلَكَ امْرَأَةٌ غَيْرِي ، فَقُلْتُ : كُلُّ امْرَأَةٍ لِي فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا غَيْرَكِ ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ:لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۲۳) حضرت سعید زبیدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رات کو اپنی بیوی کے پاس بہت دیر سے آیا تو وہ مجھے کہنے لگی تم میرے پاس اس وقت صرف اس لئے آئے ہو کہ تمہاری کوئی اور بیوی بھی ہے، میں نے کہا کہ اگر میری کوئی اور بیوی ہو تو اس کو طلاق ہے، میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس جملے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧) مَا قَالُوا فِي الاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلاَقِ

طلاق میں استثناء کا بیان

(١٨٣٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الاِسْتِثْنَاءَ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۳۲۴) حضرت ابراہیم ؒ طلاق میں استثناء کے قائل تھے۔

(١٨٣٢٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالنَّخَعِيِّ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالُوا: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَهُ ثُنْيَاهُ.

(۱۸۳۲۵) حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت مجاہد، حضرت نخعی اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو اس کا استثناء قابلِ لحاظ ہوگا۔

(١٨٣٢٦) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ :لَهُ ثُنْيَاهُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۳۲۶) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو اس کا استثناء قابلِ لحاظ ہوگا۔ حضرت حکم ؒ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(١٨٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَإِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :هِيَ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالاَ :ذَهَبَتْ مِنْهُ.

(۱۸۳۲۷) حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ایاس بن معاویہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

(١٨٣٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :هِيَ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَهِيَ طَالِقٌ ، وَلَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۲۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اس کے استثناء کی کوئی حیثیت نہیں۔

(١٨٣٢٩) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَيْسَتْ بِطَالِقٍ ، وَإِذا قَالَ لِعَبْدِهِ : أَنْتَ حُرٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَهُوَ حُرٌّ. (دارقطنی ۹۴۔ بیہقی ۳۶۱)

(۱۸۳۲۹) حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا

کہ تجھے ان شاء اللہ طلاق ہے تو اسے طلاق نہیں ہوگی۔ اور اگر اپنے غلام سے کہا کہ تو ان شاء اللہ آزاد ہے تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

(۴۸) مَنْ لَمْ یَرَ طَلاَقَ الْمُکْرَہِ شَیْئًا

جن حضرات کے نزدیک طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی

(۱۸۳۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِمُكْرَهٍ وَلاَ لِمُضْطَهَدٍ طَلاَقٌ.

(۱۸۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے اور زبردستی کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَلْغَاه.

(۱۸۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی طلاق کو لغو قرار دیا۔

(۱۸۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ ثَابِت، مَوْلَى أَهْلِ الْمَدِينَة ، عَنِ ابن عُمَرَ، وَابن الزُّبَيْرِ، قَالَ : كَانَا لاَ يَرَيَانِ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۳) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: لاَ طَلاَقَ وَلاَ عَتَاقَ عَلَى مُكْرَهٍ.

(۱۸۳۳۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق اور عتاق کا اعتبار نہیں۔

(۱۸۳۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَاهُ شَيْئًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ : قَالَ عَطَاءٌ : الشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۳۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرک طلاق سے بڑھ کر ہے۔

(۱۸۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ طَلاَقِ الْمُكْرَهِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۳۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کیے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۳۳۹) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ لَا يَرَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ وَعَتَاقَهُ جَائِزًا.

(۱۸۳۳۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کیے گئے شخص کی طلاق اور عتاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۳٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لَكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ : الْخَطَأُ ، وَالنِّسْيَانُ ، وَمَا أُكْرِهْتُمْ عَلَيْهِ. (عبدالرزاق ۱۱۴۱۶۔ سعید بن منصور ۱۱۴۵)

(۱۸۳۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تین چیزوں کو معاف کر دیا: غلطی، بھول اور وہ کام جس پر تم مجبور کیے گئے۔

(۱۸۳٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عَامِلاً مِنَ الْعُمَّالِ ضَرَبَ رَجُلاً حَتَّى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ : فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فَلَمْ يُجِزْ ذَلِكَ.

(۱۸۳۴۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عامل نے ایک شخص پر تشدد کیا اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جب یہ معاملہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے اس طلاق کو درست قرار نہیں دیا۔

(۱۸۳٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ.

(ابو داؤد ۲۱۸۷۔ احمد ۶/ ۲۷۶)

(۱۸۳۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زبردستی دی گئی طلاق اور آزادی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٤٩) مَنْ كَانَ يَرَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ جَائِزًا

جو حضرات مجبور کیے گئے شخص کی طلاق کو درست سمجھتے تھے

(۱۸۳٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تَرَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ.

(۱۸۳۴۳) حضرت سیار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ لوگ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق کو درست نہیں سمجھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مجھ پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔

(۱۸۳٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طَلَاقُ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هُوَ جَائِزٌ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ افْتَدَى بِهِ نَفْسَهُ.

(۱۸۳۴۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔ یہ اس نے اپنی جان کا فدیہ دیا ہے۔

(۱۸۳٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ.

(۱۸۳۴۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:طَلاَقُ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ مجبور کئے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ إِنَّ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۸) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجبور کئے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤٩) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَوْ وُضِعَ السَّيْفُ عَلَى مَفْرِقِهِ ، ثُمَّ طَلَّقَ ، لأَجَزْتُ طَلاَقَهُ.

(۱۸۳۴۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے سر پر تلوار رکھی جائے اور پھر وہ طلاق دے دے تو میں اس طلاق کو واقع قرار دے دوں گا۔

(۱۸۳٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُكْرَهُ عَلَى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ الْعَتَاقِ ، أَوِ الطَّلاَقِ قَالَ :إِذَا أَكْرَهَهُ السُّلْطَانُ جَازَ ، وَإِذَا أَكْرَهَهُ اللُّصُوصُ لَمْ يَجُزْ.

(۱۸۳۵۰) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو طلاق یا عتاق پر مجبور کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر سلطان نے مجبور کیا تو درست ہے اور اگر چوروں نے مجبور کیا تو درست نہیں۔

(٥٠ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَيَنْهَى إِحْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ ، فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ يَنْهَهَ ، فَقَالَ فُلاَنَةُ خَرَجْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ

ایک آدمی کی دو بیویاں ہو، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ امْرَأَتَانِ ، نَهَى إِحْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ ،

فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ يَنْهَ ، فَظَنَّ أَنَّهَا الَّتِي نَهَاهَا أَنْ تَخْرُجَ ، فَقَالَ : فُلاَنَةُ خَرَجْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ : تُطْلَقُ الَّتِي أَرَادَ وَنَوَى.

(۱۸۳۵۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے۔ تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس کی نیت کی ہے اسے طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُطْلَقَانِ جَمِيعًا ، تُطْلَقُ الَّتِي أَرَادَ بِتَسْمِيَتِهِ إِيَّاهَا ، وَتُطْلَقُ هَذِهِ بِقَوْلِهِ لَهَا : أَنْتِ طَالِقٌ.

(۱۸۳۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے۔ تو اس صورت میں دونوں کو طلاق ہو جائے گی، جس کا نام لیا اسے اس کے نام کی وجہ سے اور دوسری کو یہ کہنے کی وجہ سے کہ تجھے طلاق ہے۔

(۱۸۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ خَرَجْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَاسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فَلَبِسَتْهَا ، فَأَبْصَرَهَا زَوْجُهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَابِ ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ، قَالَ : يَقَعُ طَلاَقُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ.

(۱۸۳۵۳) حضرت زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نکلی تجھے طلاق ہے۔ اس کے بعد کسی عورت نے اس کی بیوی کے کپڑے مانگے اور پہن کر باہر جانے لگی، اس کے خاوند نے دیکھ کر کہا کہ تو باہر نکل گئی۔ لہٰذا تجھے طلاق ہے تو یہ طلاق اس کی بیوی کو ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا لاَ تَخْرُجُ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ لَهُ أُخْرَى ، فَقِيلَ لَهُ : هَذِهِ امْرَأَتُكَ ، فَحَسِبَهَا الأُخْرَى فَطَلَّقَهَا ، قَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۵۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ وہ باہر نہیں نکلے گی۔ لیکن اس کی کوئی دوسری بیوی باہر نکلی، اسے کسی نے کہا کہ وہ تیری بیوی ہے۔ وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ وہ ہے جسے نکلنے سے منع کیا تھا اور اس نے اسے طلاق دے دی تو طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۸۳۵٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا ، قَالَ : مَنْ هَذِهِ ؟ قِيلَ : فُلاَنَةُ ، قَالَ : إِنَّهَا طَالِقٌ ، وَكَانَتِ الَّتِي لَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : قَدْ وَقَعَ الطَّلاَقُ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا.

(۱۸۳۵۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں، ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ فلانی ہے۔ اس نے کہا کہ اسے طلاق ہے، حالانکہ جس کا نام لیا گیا یہ وہ نہیں تھی۔ تو کیا حکم ہے؟ انہوں

نے فرمایا کہ دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، أَوْ مَمْلُوكَتَانِ فَدَعَا إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ ، فَأَجَابَتْهُ الأُخْرَى ، قَالَ : تُطْلَقُ الَّتِي سَمَّى ، وَإِنْ قَالَ لِعَبْدِهِ ، فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۳۵٦) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی بیویاں یا دو باندیاں تھیں۔ اس نے ایک کو بلایا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ اسے دوسری نے جواب دیا تو اسے طلاق ہوگی جس کا اس نے نام لیا، اگر اپنے غلام سے کہا تب بھی یہی حکم ہے۔

(۵۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُل يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ الْحَقِي بِأَهْلِك

اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ: الْحَقِي بِأَهْلِكِ، قَالَ: نِيَّتُهُ.

(۱۸۳۵۷) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۳۵۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : الْحَقِي بِأَهْلِكِ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِلاَّ أَنْ يَنْوِيَ طَلاَقًا فِي غَضَبٍ.

(۱۸۳۵۸) حضرت عامر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں، اگر غصے میں تھا اور طلاق کی نیت کی تو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : الْحَقِي بِأَهْلِكِ ، قَالَ : هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ قَتَادَةُ : مَا أَعُدُّ هَذَا شَيْئًا.

(۱۸۳۵۹) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو ایک طلاق ہوگئی۔ حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کو کچھ بھی شمار نہیں کرتا۔

(۱۸۳٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : اُخْرُجِي ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ يَنْوِي الطَّلاَقَ ؟ قَالاَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۳٦۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ نکل جا، اپنے گھر والوں سے مل جا اور اس نے طلاق کی نیت بھی کی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۵۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ ، قَالَ : بَانَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ ، وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ ، قَالَ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ.

(۱۸۳۶۱) حضرت حارث عکلی ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے کہ تمہارے درمیان تین طلاقیں، تو ان میں سے ہر ایک تین طلاقوں کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی، اور اگر آدمی نے اپنی بیوی کو آدھی طلاق دی تو وہ پوری ایک طلاق شمار کی جائے گی۔

(۱۸۳۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ ، قَالَ : لِكُلِّ وَاحِدَةٍ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۲) حضرت حسن ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور کہے کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق ہے تو سب کو ایک ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ ؟ قَالَ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۳) حضرت اوزاعی ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشیلا سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَقَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۴) حضرت حماد ویشیلا اور حضرت قتادہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق ہے تو ہر ایک کو ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ نِصْفَ ، أَوْ ثُلُثَ تَطْلِيقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۵) حضرت شعبی ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے آدھی یا ایک تہائی طلاق ہے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

(۵۳) فِي الرَّجُلِ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ

اگر کوئی شخص دل میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا ، مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ ، أَوْ تَعْمَلْ بِهِ. (بخاری ۲۵۲۸۔ مسلم ۲۰۲)

(۱۸۳۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل کے خیالات کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ ان تکلم نہ کریں یا اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے۔

(۱۸۳۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : حدِيثُ النَّفْسِ بِالطَّلاَقِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لَوْ لَمْ يُسْأَلْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ.

(۱۸۳۶۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دل میں طلاق دینا کوئی چیز نہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو زیادہ اچھی بات ہے۔

(۱۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ آدَمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالطَّلاَقِ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَدِيثُ النَّفْسِ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۶۸) حضرت اسماعیل بن آدم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص بیوی کو دل میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دل میں کی گئی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۱۸۳۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۳۶۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۷۰) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل میں دی گئی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۳۷۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۱۸۳۷۱) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلاَقِ ، أَوِ الْعَتَاقِ . فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۷۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر دل میں طلاق دی یا آزاد کیا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٥٤) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَيُطَلِّقُ ، مَا قَالُوا فِيهِ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کردے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣٧٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ غَيْرِهِ ، فَمَا طَلَّقَ مِنْ شَيْءٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۳۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کردے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(١٨٣٧٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ، قَالَ: هُوَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۳۷۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کردے، پھر وہ دوسرا آدمی جو کرے گا وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : انْطَلِقْ فَطَلِّقْ عَنِّي فُلاَنَةَ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ ، إِنْ طَلَّقَ جَازَ.

(۱۸۳۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ جاؤ اور میری طرف سے فلانی عورت کو طلاق دے دو۔ انہوں نے کہا کہ جائز ہے، اگر اس نے طلاق دی تو جائز ہے۔

(١٨٣٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ آخَرَ ، فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، إِنَّمَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۸۳۷۶) حضرت عامر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کردے، پھر وہ دوسرا آدمی تین طلاق دے دے تو کیا حکم ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک طلاق ہوگی، اس نے عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ایک مرتبہ ہی دیا تھا۔

(١٨٣٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَطَلَّقَ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۳۷۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کردے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸۳۷۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَعْمَرًا يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ طَلاَقَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، أَوْ بِيَدِ أَخِيهَا ، أَوْ أَبِيهَا ، أَوْ بِيَدِ أَحَدٍ ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ ، إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ ، وَإِنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا فَثَلاَثًا.

(۱۸۳۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی طلاق کا معاملہ اسی کے سپرد کرے، اس کے بھائی یا باپ یا کسی اور کے سپرد کردے تو مختار شخص جو بھی کرے وہ نافذ ہوگا۔ اگر ایک طلاق دی تو ایک، دو دیں تو دو، اور اگر تین دیں تو تین۔

(۵۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا ، وَمَا قَالُوا فيه ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے سپرد کردے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ أَمْرَ امْرَأَتِي بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ : مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَرَاهَا وَاحِدَةً ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَأَنَا أَيْضًا أَرَى ذَلِكَ.

(۱۸۳۷۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں، اب کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے خیال میں ایک طلاق ہوئی، اور آدمی بیوی سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری بھی رائے یہی ہے۔

(۱۸۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ جُزْتِ عَتَبَةَ هَذَا الْبَابِ ، فَأَمْرُكِ بِيَدِكِ ، فَجَازَتْ ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا طَلاَقًا كَثِيرًا ، قَالَ زَيْدٌ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۳۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم نے اس دروازے کی چوکھٹ عبور کی، تو تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس عورت نے چوکھٹ عبور کی اور پھر عورت نے خود کو کئی طلاقیں دے دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَلاَلِ الْعَتَكِيِّ ؛ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : قُلْتُ : رَجُلٌ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا.

(۱۸۳۸۱) حضرت ابوحلال عتکی ایک وفد کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں ہوگا۔

(١٨٣٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ شَدَّادٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَلاَلِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ؟ قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۲) حضرت ابوالحلال ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ؓ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے سپرد کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو فیصلہ وہ کرے وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۳) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۴) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۵) حضرت ابوعیاض ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(١٨٣٨٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۳۸۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔

(١٨٣٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ ، فَإِن تناكرا حُلِّفَ.

(۱۸۳۸۸) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا، اگر کوئی انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی۔

(١٨٣٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ :الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۹) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ : قَالَتْ : قَدْ طَلَّقْت نَفْسِي ثَلاَثًا ؟ قَالَ : قَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ ، يَعْنِي إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا.

(۱۸۳۹۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے سوال کیا اگر آدمی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردے اور عورت کہے کہ میں نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، ثُمَّ لَقِيَ عُمَرَ فَقَالَ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ.

(۱۸۳۹۱) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ پھر وہ حضرت عمر ؓ سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے بہترین رائے دی ہے۔

(۱۸۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا إِذْ ذَاكَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : إِنْ رَدَّتِ الأَمْرَ إِلَيْهِ فَلاَ شَيْءَ ، وَإِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۳۹۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے بنوتمیم کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا جس نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا تھا کہ معاملہ مرد کی طرف لوٹے گا اور اگر عورت نے خود کو طلاق دی تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(۵۶) مَا قَالُوا فيه إِذا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتَقُولُ أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : أَمْرُك بِيَدِكِ ، فَقَالَتْ : أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْئَهَا ، لَوْ قَالَتْ : أَنَا طَالِقٌ ثَلاَثًا ، لَكَانَ كَمَا قَالَتْ.

(۱۸۳۹۳) حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کردیا، اگر وہ یہ کہتی کہ مجھے تین طلاقیں ہیں تو پھر طلاق ہوتی۔

(۱۸۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : سَوَاءٌ هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا إِنْ قَالَتْ : طَلَّقْتُكَ ، أَوْ طَلَّقْتُ نَفْسِي.

(۱۸۳۹۴) حضرت منصور ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس

کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ خواہ یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی اور خواہ یہ کہے کہ میں نے خود کو طلاق دی۔ دونوں صورتوں میں ایک طلاق ہو جائے گی اور وہ خاوند رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸۳۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْنَهَا.

(۱۸۳۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کر دیا۔

(۱۸۳۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَقَالَتْ : أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْنَهَا.

(۱۸۳۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کر دیا۔

(۱۸۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : قَالَ مَنْصُورٌ ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِي بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ ، وَإِنَّهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ مَا بِيَدِكَ مِنَ الأَمْرِ بِيَدِي لَعَلِمْتَ مَا أَصْنَعُ؟ فَقُلْتُ لَهَا : هُوَ بِيَدِكِ ، قَالَتْ : فَإِنِّي قَدْ طَلَّقْتُكَ ثَلاَثًا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ ، وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَرَأَيْتُ أَنَّكَ لَمْ تُصِبْ.

(۱۸۳۹۷) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا، اس نے مجھے کہا کہ اگر تم اپنا معاملہ میرے ہاتھ میں دے دو تو تم دیکھنا کہ میں کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کہ وہ تیرے ہاتھ ہے، پھر اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوئی، اور تم اس سے رجوع کرنے کے زیادہ حقدار ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کرتے تو میں سمجھتا کہ تم نے صحیح بات نہیں کی۔

(۵۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ ، أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اس نے خود کو اختیار کر لیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ

بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجعَتِهَا .

(۱۸۳۹۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اس نے خود کو اختیار کرلیا تو ایک طلاقِ بائنہ ہوگی۔ اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو کچھ نہیں ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاقِ بائنہ ہوگی اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو بھی ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۸۳۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً ، أَوْ مِئَةً ، أَوْ أَلْفًا ، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي ، وَلَقَدْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَتْ : قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ ، أَفَكَانَ طَلاَقًا ؟. (بخاری ۵۲۶۳۔ مسلم ۱۱۵۴)

(۱۸۳۹۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میری بیوی مجھے اختیار کرنے کے بعد ایک، سو یا ہزار طلاقیں اختیار کرلے۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تھا تو کیا یہ طلاق ہوگئی؟

(۱۸٤۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أُتِيَ وَهُوَ بِالشَّامِ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْتِي بِذَلِكَ ، وَقَضَى بِهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِالْمَدِينَةِ.

(۱۸۴۰۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا اور اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فرمایا کرتے تھے اور حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے بھی مدینہ میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۸٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا خَلَعَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ مِنْ عُنُقِهِ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْهُ.

(۱۸۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کا معاملہ اپنی گردن سے اتار دیا تو ایک طلاق ہوگئی خواہ عورت اپنے خاوند کو ہی اختیار کرلے۔

(۱۸٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ ، فَسُئِلَ عَنِ الْخِيَارِ ؟ فَقَالَ : سَأَلَنِي عَنْهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ ، فَقُلْتُ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، فَقَالَ : لَيْسَ كَمَا قُلْتَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنْ مُتَابَعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ . فَلَمَّا وُلِّيتُ وَأَتَيْتُ فِي الْفُرُوجِ رَجَعْتُ إِلَى مَا كُنْتُ أَعْرِفُ ، فَقِيلَ لَهُ : رَأْيُكُمَا فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَأْيِكَ

فِی الْفُرْقَةِ ، فَضَحِكَ عَلِیٌّ وَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلاَثٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۰۲) حضرت زاذان ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے اختیار کے بارے میں سوال کیا گیا۔انہوں نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو ایک طلاقِ بائنہ ہے اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلے تو ایک طلاق ہوگی ،اور خاوند رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔انہوں نے فرمایا کہ جو تم نے کہا ہے وہ درست نہیں ،اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حقدار ہوگا ،اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو کچھ لازم نہ ہوا اور وہ آدمی اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا۔امیر المومنین کے یہ فرمادینے کے بعد میرے پاس ان کی اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔جب مجھے امیر بنایا گیا اور میرے پاس شادی کے مسائل لائے جانے لگے تو میں نے دوبارہ سابقہ رائے کو اختیار کرلیا۔ان سے کہا گیا کہ جماعت کے سامنے آپ کی جو رائے ہے وہ ہمارے نزدیک آپ کی تنہائی والی رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرادیئے اور فرمایا کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور اس مسئلے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو تین طلاقیں ہوگئیں اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِی الرَّجُلِ یَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : اخْتَارِی ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَیْءَ.

(۱۸۴۰۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے آپ کو اختیار کرلے ،پس اگر اس نے اپنے آپ کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق پڑ گئی اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کچھ نہ ہوا۔

(۱۸٤۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلاَثٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ.

(۱۸۴۰۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو تین طلاقیں ہوئیں اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوئی۔

(۱۸٤۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَیْءَ.

(۱۸۴۰۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوئی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کوئی چیز لازم نہ ہوئی۔

(۱۸٤۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَیَّرَنَا رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ ، فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا. (بخاری ۵۲۶۲۔ مسلم ۲۸)

(۱۸۴۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار فرمایا، آپ نے اس اختیار کو طلاق شمار نہیں فرمایا۔

(۱۸٤۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، فَتَخْتَارُ زَوْجَهَا ؟ قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قُلْتُ : فَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا ؟ قَالَ : تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۰۷) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ، فَرَدَّتْ ذَلِكَ إِلَيْهِ ، وَلَمْ تَقْضِ فِيهِ شَيْئًا ، قَالَ : لَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ .

(۱۸۴۰۸) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار مرد کو واپس دے دیا اور اس میں کوئی فیصلہ نہ کیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخِيَارِ ، مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ.

(۱۸۴۰۸) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار مرد کو واپس دے دیا اور اس میں کوئی فیصلہ نہ کیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۵۸) مَنْ قَالَ اخْتَارِی وَأَمْرُكِ بِيَدِكِ ، سَوَاءٌ

مرد کا بیوی سے کہنا کہ "تجھے اختیار ہے" اور یہ کہنا کہ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" ایک جیسے ہیں

(۱۸٤۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِی ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۰) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ "تجھے اختیار ہے" اور یہ کہنا کہ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" ایک جیسے ہیں۔

(۱۸٤۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : فِي قَوْلِهِمْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِی ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۱) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(۱۸٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، وَزَيْدٍ ، قَالُوا : أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۲) حضرت علی، حضرت عبداللہ اور حضرت زید ؓ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(۱۸٤۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۳) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(۱۸٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَعَلَ أَمْرَكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءً.

(۱۸۴۱۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(٥٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ، فَلاَ تَخْتَارُ حَتَّى تَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول نہ کرے اور مجلس سے اٹھ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۱٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَهُوَ مَا قَالَتْ فِي مَجْلِسِهَا ، فَإِنْ تَفَرَّقَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۱۵) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے تو یہ اختیار صرف مجلس تک باقی رہے گا جب مجلس برخاست ہو جائے تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۱۸٤۱٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، قَالاَ : أَيُّمَا رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا ، أَوْ خَيَّرَهَا ، فَافْتَرَقَا مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ ، فَلَمْ تُحْدِثْ فِيهِ شَيْئًا ، فَأَمْرُهَا إِلَى زَوْجِهَا.

(۱۸۴۱۶) حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا، پھر ان

کی مجلس برخاست ہوگئی اور عورت نے کوئی بات نہ کی تو معاملہ مرد کے پاس چلا جائے گا۔

(۱۸٤۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا ، فَلاَ أَمْرَ لَهُ.

(۱۸۴۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ کسی آدمی کے سپرد کردیا اور اس آدمی نے کوئی فیصلہ نہ کیا اور مجلس برخاست ہوگئی تو اس کا اختیار ختم ہوگیا۔

(۱۸٤۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا ذَلِكَ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اس مجلس میں اختیار کو استعمال نہ کیا تو اس کا اختیار ختم ہوگیا۔

(۱۸٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَإِنِ اخْتَارَتْ ، وَإِلاَّ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْتَارَ كُلَّمَا شَائَتْ.

(۱۸۴۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا، اب اگر عورت فوری طور پر اختیار کو استعمال کرلے تو ٹھیک ورنہ وہ جب کبھی بھی چاہے اختیار کو استعمال نہیں کرسکتی۔

(۱۸٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۲۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت مجلس سے اٹھ گئی تو اختیار ختم ہوگیا۔

(۱۸٤۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : إِذَا افْتَرَقَا فِي التَّمْلِيكِ وَالتَّخْيِيرِ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تملیک اور اختیار میں جدا ہوگئے تو اختیار ختم ہوگیا۔

(۱۸٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عبد اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، قَالَ : ذَلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا.

(۱۸۴۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا تو اختیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک دونوں مجلس میں رہیں۔

(۱۸٤۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، قَالُوا : إِنْ قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۲۳) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر اختیار ملنے کے بعد اختیار کو مجلس میں

استعمال نہ کرے تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٨٤٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ ، فَلَيْسَ لَهَا فِي ذَلِكَ خِيَارٌ .

(۱۸۴۲۴) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ اگر مرد نے بیوی کو اختیار دیا اور اس نے مجلس میں اختیار کو استعمال نہ کیا تو اختیار ختم ہو گیا۔

(٦٠) مَنْ قَالَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا حَتَّى تَتَكَلَّمَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کے بولنے تک اسے اختیار رہے گا یعنی جب بات کی تو اختیار ختم ہو جائے گا

(١٨٤٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : هُوَ لَهَا حَتَّى تَتَكَلَّمَ ، أَوْ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، قَالَ : هُوَ بِيَدِهِ حَتَّى يَتَكَلَّمَ .

(۱۸۴۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا اختیار اس کے حوالے کر دیا تو یہ اس وقت تک اس کے پاس رہے گا جب تک وہ کوئی بات نہ کر لے۔ اسی طرح اگر یہ اختیار کسی آدمی کے ہاتھ میں دیا تو یہ اس آدمی کے پاس بھی بات کرنے تک رہے گا، یعنی جب بات کی تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٨٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَقَامَتْ وَلَمْ تَقْضِ شَيْئًا ، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : عَلَى مَا قُمْتِ ؟ قَالَتْ : عَلَى أَنْ لاَ أَرْجِعَ إِلَيْهِ ، فَأَبَانَهَا عَنْهُ .

(۱۸۴۲۶) حضرت حسن بن مسلم ویشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کا معاملہ اسی کو سونپ دیا وہ کھڑی ہوئی اور اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا، یہ معاملہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، انہوں نے عورت سے پوچھا کہ تم کس نیت سے کھڑی ہوئی تھیں؟ اس نے کہا کہ میں اس ارادے سے کھڑی ہوئی تھی کہ دوبارہ کبھی اس کے پاس نہ آؤں گی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو آدمی سے جدا کرا دیا۔

(٦١) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، فَيَرْجِعُ فِي الأَمْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ

اگر کوئی شخص بیوی کو اختیار دے تو کیا بیوی کے اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے؟

(١٨٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ : لَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ .

(۱۸۴۲۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۲۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۴۲۸) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۲۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَجْعَلُ أَمْرَهَا بِيَدِهَا ، ثُمَّ يَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا ، قَالَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۴۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا ، فَلاَ أَمْرَ لَهَا ، فَإِنِ ارْتَجَعَ فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ ، فَلاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۸۴۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ عورت مجلس سے اٹھ جائے تو عورت کا اختیار ختم ہوگیا اور اگر مرد عورت کے اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے رجوع کر لے تو کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَتَخْتَارُ وَاحِدَةً

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دے اور وہ ایک کو استعمال کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا خَيَّرَهَا ثَلاَثًا ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا مَرَّةً فَهِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۳۱) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دے دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(۱۸٤۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ، قَالَ :بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ.

(۱۸۴۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(۱۸٤۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : اخْتَارِي ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ قَالَ :اخْتَارِي ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ قَالَ : اخْتَارِي ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ ؟ فَأَبَانَهَا مِنْهُ ، فَجَعَلَهَا ثَلاَثًا.

(۱۸۴۳۳) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے عورت سے کہا تجھے اختیار ہے، وہ خاموش رہی، پھر کہا تجھے اختیار ہے وہ پھر خاموش رہی، پھر کہا تجھے اختیار ہے، اب اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت بائنہ ہوجائے گی اور یہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤۳٤) حُدِّثْتُ عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا خَيَّرَهَا ثَلَاثًا فَاخْتَارَتْ مَرَّةً، فَهِيَ ثَلَاثٌ.

(۱۸۴۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

(٦٣) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا خَيَّرَهَا فَسَكَتَتْ وَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا

اگر ایک آدمی نے عورت کو اختیار دیا لیکن وہ خاموش رہی اور اس نے کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۳٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سُكُوتُهَا رِضًا بِالزَّوْجِ ، إِذَا خَيَّرَهَا فَسَكَتَتْ.

(۱۸۴۳۵) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور وہ خاموش رہی تو خاموشی خاوند کے ساتھ رہنے کی رضامندی کی علامت ہے۔

(۱۸٤۳٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُكُوتُهَا رِضًا بِالزَّوْجِ.

(۱۸۴۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور وہ خاموش رہی تو خاموشی خاوند کے ساتھ رہنے کی رضامندی کی علامت ہے۔

(٦٤) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو قطعی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : مَا أَرَدْتَ بِهَا ؟ فَقَالَ : وَاحِدَةً ، قَالَ : آللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلاَّ وَاحِدَةً ؟ قَالَ : آللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلاَّ وَاحِدَةً ، قَالَ : فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۲۲۰۱۔ بیہقی ۳۴۲)

(۱۸۴۳۷) حضرت عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت رکانہ نے اپنے بیوی کو قطعی طلاق دی، پھر وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا

ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ایک طلاق کا ارادہ تھا۔ حضور ﷺ نے پھر پوچھا کہ کیا خدا کی قسم ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا۔ لہٰذا حضور ﷺ نے ان کے نکاح کو باقی رکھا۔

(۱۸٤۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق تین طلاقیں ہیں۔

(۱۸٤۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْبَتَّةِ ثَلاَثُ تَطْلِيقَاتٍ.

(۱۸۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق تین طلاقیں ہیں۔

(۱۸٤٤۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۴۰) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸٤٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ تَطْلِيقَةً ، وَزَوْجُهَا أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸٤٤۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸٤٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، إِنَّهَا وَاحِدَةٌ بَائِنٌ ، وَقَالَ عَلِيٌّ :هِيَ ثَلاَثٌ ، وَقَالَ شُرَيْحٌ :نَقِفُهُ عَلَى بِدْعَتِهِ.

(۱۸۴۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے قطعی طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ پڑے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے اس کی بدعت پر موقوف کریں گے۔

(۱۸٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ. أَنَّ عُمَرَ جَعَلَهَا وَاحِدَةً ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَأَنَّ الرَّائِشَ بْنَ عَدِيٍّ شَهِدَ عَلَى عَلِيٍّ ، أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلاَثًا ، وَأَنَّ شُرَيْحًا قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۴۴) حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قطعی طلاق کو ایک طلاق قرار دیا اور خاوند کو رجوع کا حق دار ٹھہرایا۔ جبکہ رائش بن عدی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دی کہ انہوں نے طلاق قطعی کو تین طلاقیں قرار دیا۔ جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۴۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَرْسَلَ عُرْوَةُ إِلَى شُرَيْحٍ اعْتَلَّ عَلَيْهِ فَعَزَمَ عَلَيْهِ لَيَقُولَنَّ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَنَّ سُنَنًا ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدِ ابْتَدَعُوا ، وَإِنَّهُمْ عَمَدُوا إِلَى بِدَعِهِمْ فَخَلَطُوهَا بِالسُّنَنِ ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، فَمَيِّزُوا السُّنَنَ فَأَمْضُوهَا عَلَى وَجْهِهَا ، وَأَلْحِقُوا الْبِدَعَ بِأَهْلِهَا ، أَمَّا طَالِقٌ : فَمَعْرُوفَةٌ ، وَأَمَّا الْبَتَّةَ : فَبِدْعَةٌ يُوقَفُ عَلَى بِدْعَتِهِ ، فَإِنْ شَاءَ تَقَدَّمَ ، وَإِنْ شَاءَ تَأَخَّرَ.

(۱۸۴۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا، انہوں نے کوئی جواب دینے سے معذرت کی تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے اصرار پر انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دین پر عمل کرنے کے لئے شریعت کو مقرر کیا لیکن لوگوں نے اس میں بہت سی نئی باتیں ایجاد کر ڈالیں، انہوں نے بدعتوں کو سنتوں کے ساتھ خلط کر لیا، جب تمہارے پاس ایسا کوئی معاملہ آئے تو سنتوں کو الگ کر کے ان کے مطابق فیصلہ کر لیا کرو اور بدعتوں کو اربابِ بدعت کے سپرد کر دو۔ باقی جہاں تک طلاق کا معاملہ ہے تو وہ ایک معروف چیز ہے جبکہ قطعی ہونا ایک بدعت ہے جس کا مدار آدمی کی نیت پر ہے چاہے تو تقدم کرے اور چاہے تو تاخر۔

(۱۸۴۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ لَهُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ظِئْرِي هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً ؟ فَقَالَا : لَا ، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا ، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَتَّتْ ، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا.

(۱۸۴۴۶) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی رضاعی ماں کے خاوند کو حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور فرمایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے طلاقِ قطعی دے دی ہے، آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم ہے؟ یا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی رخصت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو علم نہیں، تم حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو، پھر آ کر ہمیں بھی بتاؤ۔ وہ گئے اور ان سے سوال کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اس کے لئے حلال نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ بائنہ ہو گئی۔ جبکہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی انہی حضرات کی متابعت کو نقل کیا۔

(۱۸۴۴۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ فِي الْبَتَّةَ : إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

(۱۸۴۴۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ طلاقِ قطعی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کی تو ایک طلاق اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸۴۴۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى طَلَاقًا فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ

فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ ، إِنْ شَاءَ وَشَائَتْ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت کا کم از کم یعنی ایک طلاقِ بائنہ تو ہو جائے گی اگر چاہیں تو دوبارہ نکاح کر لیں اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُسْأَلُ عَنْ نِيَّتِهِ.

(۱۸۴۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی نیت کا پوچھا جائے گا۔

(۱۸٤٥٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤٥١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنَ الْبَتَّةَ ؟ فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ كَانَ يَقُولُ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ كَانَ الطَّلاَقُ أَلْفًا ، مَا أَبْقَت الْبَتَّةُ مِنْهُ شَيْئًا.

(۱۸۴۵۲) حضرت ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھ سے طلاقِ قطعی کے بارے میں سوال کیا تو میں نے ان سے کہا کہ ابان بن عثمان فرمایا کرتے تھے کہ ایک طلاق ہوگی۔ حضرت عمر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر طلاقیں ایک ہزار بھی ہوں تو طلاقِ قطعی دینے سے ایک طلاق بھی باقی نہیں رہے گی۔

(۱۸٤٥٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، الْبَتَّةَ ، مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : كَانَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ أَنَّ الطَّلاَقَ أَلْف ، مَا أَبْقَت الْبَتَّةُ مِنْهُ شَيْئًا ، مَنْ قَالَ الْبَتَّةَ ، فَقَدْ رَمَى بِالْغَايَةِ الْقُصْوَى.

(۱۸۴۵۳) حضرت ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھ سے طلاقِ قطعی کے بارے میں سوال کیا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ ابان بن عثمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک طلاق ہوگی۔ حضرت عمر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر طلاقیں ایک ہزار بھی ہوں تو طلاقِ قطعی دینے سے ایک طلاق بھی باقی نہیں رہے گی۔ جس نے قطعی کا لفظ کہا اس نے انتہاء کو چھو لیا۔

(۱۸٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَتَّةَ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ قطعی تین طلاقیں ہیں۔

(٦٥) مَا قَالُوا فِي الْخَلِيَّةِ

عورت کو تخلیہ کا کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(١٨٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ : فِي الْخَلِيَّةِ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۵۵) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا ایک طلاق ہے اور آدمی کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٤٥٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْخَلِيَّةِ قَالَ : نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۵۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنے میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٥٧) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا تین طلاقیں ہیں۔

(١٨٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا تین طلاقیں ہیں۔

(١٨٤٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الْخَلِيَّةُ مَا نَوَى.

(۱۸۴۵۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنے میں نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْخَلِيَّةِ : إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَأَدْنَى مَا يَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنًا ، إِنْ شَائَتْ وَشَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تخلیہ کا کہا اور طلاق کی نیت کی تو کم از کم ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر چاہیں تو نکاح کرلیں اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔

(٦٦) مَا قَالُوا فِي الْبَرِيَّةِ مَا هِيَ ؟ وَمَا قَالُوا فِيهَا ؟

عورت کو بری ءالذمہ کہنے کا حکم

(١٨٤٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْبَرِيَّةِ : قَالاَ : تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۶۱) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی کو رجوع کا حق ہوگا۔

(۱۸٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۴۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۴۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کہا ہے وہی ہوگا۔

(۱۸٤٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو اگر ایک کی نیت کی تو ایک، دو کی نیت کی تو دو اور تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤٦٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الْبَرِيَّةِ قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ فِي الْبَرِيَّةِ ، قَالَ: مَا نَوَى.

(۱۸۴۶۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ الطَّائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : بَرِئْتُ مِنْكِ ؟ قَالَ : نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ء الذمہ کہا تو نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸٤٧٠) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ لَزِمَتْهُ امْرَأَتُهُ تَسْأَلُهُ الطَّلاَقَ ، فَقَالَ : اذْهَبِي فَأَنَا مِنْك بَرِيءٌ ، وَأَنْتِ مِنِّي بَرِيئَةٌ ، وَلاَ يَنْوِي الطَّلاَقَ حِينَئِذٍ ؟ فَقَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى الطَّلاَقَ فَلَيْسَ بِطَلاَقٍ ، وَإِنْ كَانَ نَوَى الطَّلاَقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۴۷۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کی بیوی اس سے طلاق پر اصرار کرے اور وہ اس سے کہے کہ جا تو میری طرف سے آزاد ہے اور میں تیری طرف سے آزاد ہوں اور وہ طلاق کی نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر طلاق کی نیت نہ کی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہوگی اور اسے عدت میں

رجوع کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۱۸٤۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ فِي الْبَرِيَّةِ :إِنْ نَوَى الطَّلَاقَ فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، إِنْ شَائَتْ وَشَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

(۱۸۴۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو طلاق کی نیت کرنے کی صورت میں کم از کم ایک طلاق بائنہ تو واقع ہو جائے گی اور اگر دونوں چاہیں تو آدمی اس سے شادی کر سکتا ہے اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هِيَ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۷۲) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو یہ تین طلاقیں ہیں اور یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی اور شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ :الْبَرِيَّةُ ثَلَاثٌ.

(۱۸۴۷۳) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ عورت کو بری اور آزاد کہنا تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(٦٧) مَا قَالُوا فِي الْبَائِنِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْبَائِنِ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۷۴) حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ مجھ سے جدا ہے تو یہ ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸٤۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ ثَلَاثٌ.

(۱۸۴۷۵) حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(۱۸٤۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الْبَائِنِ قَالَ :هِيَ ثَلَاثٌ.

(۱۸۴۷۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(۱۸٤۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْبَائِنِ :مَا نَوَى.

(۱۸۴۷۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اس میں نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْبَائِنَةِ :ثَلَاثٌ.

(۱۸۴۷۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(١٨٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْبَائِنُ ثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔ یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرلے۔

(١٨٤٨٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَائِنَةِ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۰) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(٦٨) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٨٤٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا هِيَ بِأَهْوَنِهِنَّ.

(۱۸۴۸۱) حضرت نعیم بن دجاجہ ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں پھر کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مصیبت سے کم تو نہیں۔

(١٨٤٨٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، وَأَبِي حَسَّانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ : ثَلاَثٌ ، قَالَ قَتَادَةُ : وَكَانَ ذَلِكَ رَأْيَ الْحَسَنِ يُفْتِي بِهِ.

(۱۸۴۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے اور حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٨٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ معمر ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۳) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(١٨٤٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ: مَا نَوَى.

(۱۸۴۸۴) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ : ثَلاَثًا ، قَالَ : وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ.

(۱۸۴۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(٦٩) مَا قَالُوا فِي الْحَرَامِ ، إذَا قَالَ لَهَا أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، مَنْ رَآهُ طَلاَقًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۸٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، فَهِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(۱۸٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(۱۸٤۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْحَرَامُ إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا ، فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۸۴۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ ایک طلاق ہے اور وہ آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہ کی تو یہ قسم ہے جس کا کفارہ دے گا۔

(۱۸٤۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۸۹) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸٤۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْحَرَامِ : إِنْ نَوَى يَمِينًا فَيَمِينٌ ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا فَمَا نَوَى.

(۱۸۴۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اگر قسم کی نیت کی تو قسم ہے اور اگر طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے۔

(۱۸٤۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْحَرَامُ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۹۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ،

يَنْوِى الطَّلاَقَ ، فَأَدْنَى مَا يَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۹۲) حضرت ابراہیم رِاللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸٤۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى طَلاَقًا ، فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، إِنْ شَاءَ وَشَائَتْ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۹۳) حضرت ابراہیم رِاللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ ہوگی، اگر وہ دونوں چاہیں تو آدمی اس سے نکاح کرلے اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔

(۱۸٤۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۹۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں ہوجائیں گی اور عورت اس مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرلے۔

(۱۸٤۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۹۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔

(۷۰) مَنْ كَانَ يَقُولُ الْحَرَامُ يَمِينٌ وَلَيْسَتْ بِطَلاَقٍ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو جن حضرات کے نزدیک یہ طلاق نہیں قسم ہے

(۱۸٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸٤۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۹۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸٤۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۹) حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن زید، حضرت سعید بن جبیر، حضرت سعید بن مسیب، حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :مَا أُبَالِي إِيَّاهَا حَرَّمْتُ ، أَوْ مَاءً فُرَاتًا.

(۱۸۵۰۰) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو حرام کہنا اور فرات کے پانی کو حرام کہنا ایک جیسا ہے۔

(١٨٥٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، قَالاَ :يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٥٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ أُنَاسٌ :ثَلاَثٌ ، وَقَالَ آخَرُونَ : كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَأَنَا أَرَى عَلَيْهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ.

(۱۸۵۰۲) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیوی کو حرام کہنے سے تین طلاقیں ہو جائیں گی اور بعض کہتے ہیں کہ قسم کا کفارہ دینا ہوگا جبکہ میری رائے یہ ہے کہ ظہار کا کفارہ دینا ہوگا۔

(١٨٥٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالاَ : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۳) حضرت سعید رحمہ اللہ اور حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٥٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْحَرَامُ يَمِينٌ ، (قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ).

(۱۸۵۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر قسموں کے کفارے کو مقرر کیا ہے۔

(١٨٥٠٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ :الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٥٠٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا أُبَالِي حَرَّمْتُهَا ، أَوْ حَرَّمْتُ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ.

(۱۸۵۰۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک عورت کو حرام کرنا اور ثرید کے پیالے کو حرام کرنا ایک جیسا ہے۔

(۱۸۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالُوا : مَنْ قَالَ لامْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِحَرَامٍ ، وَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۸۵۰۷) حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حرام ہے تو وہ حرام نہیں ہوگی، اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

(۱۸۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۵۰۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۵۰۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَامِرٌ : زَعَمَ أُنَاسٌ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُهَا عَلَيْهِ حَرَامًا ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَاللَّهِ مَا قَالَهَا عَلِيٌّ قَطُّ ، وَلَأَنَا أَعْلَمُ بِهَا مَنِ الَّذِي قَالَهَا ؟ إِنَّمَا قَالَ : مَا أَنَا بِمُحِلِّهَا لَهُ ، وَلَا بِمُحَرِّمِهَا عَلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ ، وَإِنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ.

(۱۸۵۰۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے لئے حرام کہہ دے تو اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کر لے۔ خدا کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کبھی ایسا نہیں فرمایا اور نہ میں کسی ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اس کا قائل تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں نہ تو اسے حلال قرار دیتا ہوں اور نہ حرام، اگر وہ چاہے تو تقدم کر لے اور اگر چاہے تو تاخر کر لے۔

(۱۸۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، قَالَ : يُعْتِقُ رَقَبَةً ، وَإِنْ قَالَ ذَلِكَ لِأَرْبَعٍ ، فَأَرْبَعُ رِقَابٍ.

(۱۸۵۱۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو ایک غلام آزاد کرے اور اگر یہ بات چار بیویوں سے کہی تو چار غلام آزاد کرے۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ

اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ ، قَالَ : لَوْلَا امْرَأَتُهُ ، لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُكَفِّرَ يَمِينَهُ.

(۱۸۵۱۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو اگر اس کی بیوی نہ ہوتو میں

اسے قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دوں گا۔

(۱۸۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ ؟ قَالَ : لاَ يُوجِبُ طَلاَقًا ، وَلاَ يُحَرِّمُ حَلاَلاً ، يُكَفِّرُ يَمِينَهُ.

(۱۸۵۱۲) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ طلاق کو ثابت نہیں کرتا اور حلال کو حرام نہیں کرتا، وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۸۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا قَالَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۸۵۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہوگی اور وہ رجوع کا زیادہ حق دار ہے اور اگر طلاق کی نیت نہیں کی تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔

(۱۸۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : إِذَا قَالَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، أَطْعَمَ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ.

(۱۸۵۱۴) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۱۸۵۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالاَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۸۵۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو قسم کا کفارہ دے۔

(۱۸۵۱٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ، قَالَ: تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ ، وَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَيُكَفِّرَ يَمِينَهُ مِنْ مَالِهِ.

(۱۸۵۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ میرے لئے ہر حلال چیز حرام ہے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، اور اس عورت کے لئے دوسرے شخص سے نکاح کئے بغیر اس سے نکاح کرنا درست نہیں اور مرد اپنے مال میں سے قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۷۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَهَبُ امْرَأَتَهُ لأَهْلِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ

يَهَبُ امْرَأَتَهُ لأَهْلِهَا ، قَالَ : إِنْ قَبِلَهَا أَهْلُهَا فَتَطْلِيقَةٌ يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۵۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر اس کے گھر والے قبول کرلیں تو ایک طلاق ہے اور اسے رجوع کا حق ہوگا اور اگر وہ قبول نہ کریں تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۵۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنْ قَبِلُوهَا فَتَطْلِيقَةٌ يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا.

(۱۸۵۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق ہے اور اسے رجوع کا حق ہوگا۔

(۱۸۵۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا : هُوَ عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : اسْتَفْلِحِي بِأَمْرِكِ ، أَوِ اخْتَارِي ، أَوْ قَدْ وَهَبْتُكِ لأَهْلِكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۵۱۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے معاملے کو خود دیکھ لے، یا کہا کہ تجھے اختیار ہے یا کہا کہ میں نے تجھے تیرے گھر والوں کے لئے ہبہ کردیا تو یہ ایک طلاق کے کلمات ہیں۔

(۱۸۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ قَبِلُوهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۵۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق بائنہ ہے اور اگر وہ قبول نہ کریں تو ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(۱۸۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا وَهَبَهَا لأَهْلِهَا فَقَبِلُوهَا فَثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ الْحَسَنُ.

(۱۸۵۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے، اب وہ عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔ اگر وہ قبول کرنے سے انکار کردیں تو ایک طلاق ہے اور آدمی کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۱۸۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ وَهَبَهَا لأَهْلِهَا ، قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۵۲۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق اور اگر وہ قبول نہ کریں تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۵۲۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الَّتِي تُوهَبُ لأَهْلِهَا : تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۵۲۳) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کر دے تو ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٥٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمَوْهُوبَةِ لأَهْلِهَا :إِنْ قَبِلُوهَا فَتَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۵۲۴) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کر دے تو اگر وہ قبول کر لیں تو ایک طلاق بائنہ اور اگر وہ انکار دیں تو ایک طلاقِ رجعی ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٥٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۱۸۵۲۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٨٥٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ :إِذَا وَهَبَهَا لأَهْلِهَا وَهُوَ لاَ يُرِيدُ بِذَلِكَ طَلاَقاً ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَبِلُوهَا ، أَوْ رَدُّوهَا ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا ، فَهُوَ مَا نَوَى مِنَ الطَّلاَقِ قَبِلُوهَا ، أَوْ رَدُّوهَا.

(۱۸۵۲۶) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کر دے تو اگر طلاق کا ارادہ نہیں تھا تو کچھ نہ ہوا خواہ وہ قبول کر لیں یا واپس کر دیں اور اگر طلاق کی نیت کی تو جو نیت کی وہ واقع ہوگا خواہ وہ واپس کر دیں یا قبول کر لیں۔

(٧٣) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَرَاحَنِي اللَّهُ مِنْكَ ، فَقَالَ نَعَمْ

اگر عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اللہ نے تجھے مجھ سے راحت دی اور آدمی نے کہا ہاں تو کیا حکم ہے؟

(١٨٥٢٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا :أَرَاحَنِي اللَّهُ مِنْكَ ، قَالَ حُمَيْدٌ :أَوْ نَحْوًا مِنْ هَذَا ، قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ ، فَنَعَمْ ، فَنَعَمْ ، قَالَ :فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :تُرِيدُ أَنْ أَتَحَمَّلَهَا عَنْكَ ؟ هِيَ بِكَ ، هِيَ بِكَ.

(۱۸۵۲۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اللہ نے مجھے تجھ سے راحت دی اور آدمی نے جواب میں کہا کہ ہاں، ہاں، ہاں۔ یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں اس راحت کو تجھ سے دور کر دوں، وہ تیرے ساتھ ہے وہ تیرے ساتھ ہے۔

(٧٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ حِمْلَ بَعِيرٍ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ایسی طلاق ہے جو ہزار طلاقوں کے برابر ہے یا کہا کہ تجھے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٥٢٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حِمْلَ بَعِيرٍ ، قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۵۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اونٹ کے بوجھ کے برابر طلاق ہے تو یہ عورت اس خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔

(١٨٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُسَيْدٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ ، قَالَتْ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۵۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ایسی طلاق ہے جو ہزار طلاقوں کے برابر ہے تو یہ عورت اس خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔

(٧٥) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ يَجْحَدُهَا

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٥٣٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ يَجْحَدُهَا ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَإِنْ حَلَفَ فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَفْتَدِيَ مِنْهُ إِذَا هُوَ حَلَفَ.

(۱۸۵۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مقدمہ سلطان کے پاس لے جایا جائے اور اس آدمی سے قسم اٹھوائی جائے، اگر وہ قسم کھالے تو میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ عورت اسے فدیہ دے کر خلع کرلے۔

(١٨٥٣١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنْ كَانَتْ صَادِقَةً ، فَقَدْ حَلَّتْ لَهَا الْفِدْيَةُ.

(۱۸۵۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو اگر عورت سچی ہے تو اس کے لئے فدیہ دے کر خلع لینا درست ہے۔

(١٨٥٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقَدِّمُهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَتَسْتَحْلِفُهُ.

(۱۸۵۳۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت ایسی صورت میں خاوند کو سلطان کے پاس لے جائے اور وہ اس سے قسم لے۔

(١٨٥٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَقِرَّ عِنْدَهُ وَلاَ تَفِرَّ.

(۱۸۵۲۳) حضرت حسن ولیٹیلا سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، اس عورت کے پاس کوئی گواہی نہیں ہے وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسی کے پاس رہے اس کے پاس سے کہیں نہ جائے۔

(١٨٥٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : هُمَا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا.

(۱۸۵۲۴) حضرت جابر بن زید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اکٹھے رہیں گے زنا کریں گے۔

(١٨٥٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عن مجاهد قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ سَبِيَّةٌ ، فَكَانَ زَوْجُهَا يُسَارُّهَا بِالطَّلاَقِ ، فَقَالَتْ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّهُ يَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فِي السِّرِّ ، فَأَحْلَفَهُ وَتَرَكَهُ.

(۱۸۵۲۵) حضرت مجاہد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک باندی کا خاوند اسے علیحدگی میں طلاق دیتا تھا، اس باندی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے اس کے خاوند سے قسم لی اور اسے چھوڑ دیا۔

(١٨٥٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى : أَبَا عَمْرٍو ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجَهَا يُطَلِّقُهَا فِي السِّرِّ وَيَجْحَدُهَا فِي الْعَلاَنِيَةِ ، فَقَالَ : عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ مَا طَلَّقَ ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ فَعَلَ.

(۱۸۵۲۶) ایک بزرگ ابوعمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند علیحدگی میں مجھے طلاق دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے آکر انکار کر دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کی چار قسمیں کھائے کہ اس نے طلاق نہیں دی اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر اس نے طلاق دی ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔

(١٨٥٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا ؟ قَالَ : تَهْرُبُ مِنْهُ.

(۱۸۵۲۷) حضرت ابن سیرین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد انکار کرے تو عورت اس کے پاس سے بھاگ جائے۔

(١٨٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَسْتَحْلِفُهُ دُبُرَ الصَّلاَةِ ، فَإِنْ حَلَفَ رُدَّتْ عَلَيْهِ.

(۱۸۵۲۸) حضرت زہری ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طلاق دینے کے بعد انکار کر دے تو عورت نماز کے بعد اس سے قسم لے، اگر وہ قسم کھالے تو وہ عورت واپس آجائے گی۔

(١٨٥٢٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : تَفْتَدِي بِمَالِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِنْ أَبَى ؟ قَالَ : تَهْرُبُ مِنْهُ وَلاَ تُقَارُّهُ.

(۱۸۵۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور عورت کے پاس کوئی گواہی نہ ہو اور مرد انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت فدیہ دے کر اس مرد سے چھٹکارا حاصل کرلے۔ میں نے کہا اگر مرد انکار کرے تو پھر؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت اس کے پاس سے بھاگ جائے، اس کے پاس نہ ٹھہرے۔

(۱۸۵۴۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ يَأْمُرُ مِثْلَ هَذِهِ أَنْ تَهْرُبَ.

(۱۸۵۴۰) حضرت محمد رحمہ اللہ اس صورت میں عورت کو مرد کے پاس سے بھاگ جانے کا مشورہ دیتے تھے۔

(۷۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالشَّيْءِ ، فَيَغْلَطُ فَيُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ غَلِطَ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُؤْمِنِ غَلَطٌ.

(۱۸۵۴۱) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ غلطی سے نکلا ہوا لفظ مومن کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

(۱۸۵۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ ، فَغَلِطَ فَطَلَّقَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَلْزَمُهُ.

(۱۸۵۴۲) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں جبکہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ طلاق ہوجائے گی۔

(۷۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ، ثُمَّ يُتْبِعُهَا بِطَلاَقٍ فِي عِدَّتِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً بَائِنًا ، وَقَعَ

عَلَيْهِ طَلاَقُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(١٨٥٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ، ثُمَّ يُتْبِعُهَا بِطَلاَقٍ فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ :يَلْحَقُهَا طَلاَقُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۴) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(١٨٥٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۴۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(١٨٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالُوا :يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۵۴۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(١٨٥٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :يَلْزَمُ الْمُطَلَّقَةَ الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(١٨٥٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۴۸) حضرت شریح رحمہ اللہ سے یونہی منقول ہے۔

(١٨٥٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ :يَلْزَمُهَا الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عدت میں دی گئی طلاق معتبر ہے۔

(٧٨) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، كَمْ طَلاَقُهَا ؟

اگر ایک غلام کے نکاح میں آزاد عورت اور آزاد مرد کے نکاح میں باندی ہو تو کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟

(١٨٥٥٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(١٨٥٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :السُّنَّةُ بِالْمَرْأَةِ فِي الطَّلاَقِ ، أَوِ الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۵۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(١٨٥٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(١٨٥٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(١٨٥٥٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ :نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۱۸۵۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٨٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :تَبِينُ الأَمَةُ مِنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ بِتَطْلِيقَتَيْنِ.

(۱۸۵۵۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے دو طلاقوں سے بائنہ ہو جائے گی۔

(١٨٥٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلاَقُهَا ثِنْتَانِ ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ، فَطَلاَقُهَا ثَلاَثٌ ، وَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۸۵۵۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باندی آزاد کے نکاح میں ہو تو اس کی طلاقیں دو اور عدت بھی دو حیض ہیں اور اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی طلاقیں تین اور عدت بھی تین حیض ہیں۔

(٧٩) مَنْ قَالَ الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں اور عدت کا عورتوں سے ہے

(١٨٥٥٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ نُفَيْعًا فَتى أُمِّ سَلَمَةَ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَحَرَصُوا عَلَى أَنْ يَرُدُّوهَا عَلَيْهِ ، فَأَبَى عُثْمَانُ وَزَيْدٌ ، قَالَ سُلَيْمَانُ :وَيَقُولُ أَحَدٌ غَيْرَ هَذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّهُ حَدَّثَنِي مَنْ أَطْمَئِنُّ إِلَى حَدِيثِهِ :أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَقَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ ، قَالاَ :إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَهِيَ أَمَةٌ ، فَطَلاَقُهُ طَلاَقُ حُرٍّ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ أَمَةٍ ، وَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَهِيَ حُرَّةٌ ، فَطَلاَقُهُ طَلاَقُ عَبْدٍ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ.

(۱۸۵۵۷) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام نفیع نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، لوگ چاہتے تھے کہ یہ خاتون واپس ان کے نکاح میں چلی جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا کسی نے اس کے علاوہ کوئی بات کرنی ہے؟ جب میں مدینہ آیا تو میں نے حضرت

ابوقلابہ رحمہ اللہ کو خط لکھا، انہوں نے مجھے جواب میں ایک حدیث لکھ بھیجی جس سے میرا دل مطمئن ہوگیا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند آزاد ہو تو طلاق آزاد والی ہوگی اور عدت باندی والی اور اگر کسی آزاد عورت کا خاوند غلام ہو تو طلاق غلام والی ہوگی اور عدت آزاد والی۔

(۱۸۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۸) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۵۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ (ح) وَسُفْيَانُ ، عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيَّ ، قَالُوا : الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۶۰) بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا نُفَيْعٌ أَنَّهُ كَانَ مَمْلُوكًا وَتَحْتَهُ حُرَّةٌ ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَسَأَلَ عُثْمَانَ ، وَزَيْدًا ؟ فَقَالاَ : طَلاَقُكَ طَلاَقُ عَبْدٍ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ.

(۱۸۵۶۱) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفیع ایک غلام تھے اور ان کے نکاح میں ایک آزاد خاتون تھیں، انہوں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، اس بارے میں انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری طلاق غلام والی اور ان کی عدت آزاد عورتوں والی ہے۔

(۱۸۵۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ، فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ ، وَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ ، وَإِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ.

(۱۸۵۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو دو طلاقوں سے بائنہ ہو جائے گی اور تین حیض عدت گزارے گی اور اگر کوئی باندی کسی آزاد کے نکاح میں ہو تو تین طلاقوں سے بائنہ ہوگی اور دو حیض عدت گزارے گی۔

(۱۸۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الطَّلاَقُ لِلرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ.

(۱۸۵۶۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۸۰) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَبِيعُهَا، مَنْ قَالَ بَيْعُهَا طَلاَقُهَا

اگر کوئی شخص اپنے غلام کی اپنی باندی سے شادی کرائے پھر باندی کو بیچ دے تو جن حضرات کے نزدیک اسے بیچنا طلاق کے مترادف ہے

(۱۸۵۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(۱۸۵٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُبَي قَالَ: بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۵) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(۱۸۵٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٌ، وَأَنَسٌ، قَالُوا: بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۶) حضرت ابن عباس، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(۱۸۵٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَيُّهُمَا بِيعَ، فَذَاكَ لَهَا طَلاَقٌ.

(۱۸۵۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(۱۸۵٦٨) حَدَّثَنَا عَبدَة، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أَيُّهُمَا بِيعَ، فَذَاكَ لَهَا طَلاَقٌ.

(۱۸۵۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(۱۸۵٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بُضْعُهَا فِي بَيْعِ أَيِّهِمَا كَانَ.

(۱۸۵۶۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(۱۸۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْعُهُ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۷۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(۱۸۵۷۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى وَلِيدَةً وَلَهَا زَوْجٌ، أَيَقَعُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: إِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا لَمْ يُغَيِّرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: وَإِنْ يَتَنَزَّهْ خَيْرٌ لَهُ.

(۱۸۵۷۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص خاوند والی باندی کو خریدے تو کیا اس سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ جماع کرلے تو کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن اس کا ایسی باندی سے دور رہنا بہتر ہے۔

(۱۸۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا بِيعَتِ الأَمَةُ، أَوْ وُهِبَتْ، أَوْ وُرِثَتْ، أَوْ

أُعْتِقَتْ ، فَهُوَ فِرَاقٌ.

(۱۸۵۷۲) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو بیچا گیا، ہبہ کیا گیا، کوئی اس کا وارث بن گیا یا اسے آزاد کیا گیا تو یہ خاوند سے اس کی جدائی ہے۔

(۸۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ هُوَ بِطَلاَقٍ ، وَلاَ يَطَؤُهَا الَّذِي يَشْتَرِيهَا حَتَّى تُطَلَّقَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یہ طلاق نہیں ہے، البتہ خریدنے والا اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک اسے طلاق نہ دے دی جائے

(۱۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ ، فَأُخْبِرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا ، فَرَدَّهَا.

(۱۸۵۷۳) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے عاصم بن عدی ؒ سے ایک باندی خریدی انہیں بتایا گیا کہ اس کا خاوند بھی ہے تو انہوں نے اس باندی کو واپس کر دیا۔

(۱۸۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَهَبَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ جَارِيَةً ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ لَهَا زَوْجًا ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۸۵۷۴) حضرت سلیمان بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ عاصم بن عدی ؒ نے عبدالرحمن بن عوف ؓ کو ایک باندی ہدیہ میں دی، جب وہ اس کے قریب جانے لگے تو اس نے بتایا کہ اس کا خاوند ہے، پس حضرت عبدالرحمن ؓ نے اس باندی کو واپس کر دیا۔

(۱۸۵۷٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نمير ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :اشْتَرَى بُضْعَهَا.

(۱۸۵۷۵) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اس نے اس کی شرمگاہ کو بھی خریدا ہے۔

(۱۸۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ ، فَلَمْ يَقْرَبْهَا حَتَّى اشْتَرَى بُضْعَهَا مِنْ زَوْجِهَا بِخَمْسِ مِئَةٍ.

(۱۸۵۷۶) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؒ نے ایک ایسی باندی خریدی جس کا خاوند تھا، وہ اس باندی کے اس وقت تک قریب نہ گئے جب تک اس کے خاوند سے اس کا حق پانچ سو کے عوض نہ خرید لیا۔

(۱۸۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا زَوَّجَ جَارِيَةً لَهُ مَمْلُوكًا لَهُ ، فَتَبِعَتْهَا نَفْسُهُ ، قَالَ :فَجَعَلَ لِغُلاَمِهِ جُعْلاً عَلَى أَنْ يُطَلِّقَهَا.

(۱۸۵۷۷) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے اپنی ایک باندی کی شادی اپنے ایک غلام سے کرادی۔ بعد میں انہوں نے خود اس باندی کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے غلام کو اس بات پر عوض دیا کہ وہ اس کو طلاق

دے دے۔

(۱۸۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَهْدَى إِلَى عُثْمَانَ جَارِيَةً ، فَلَمَّا جَرَّدَهَا ، قَالَتْ : إِنَّ لِي زَوْجًا ، فَرَدَّهَا إِلَى مَوْلاَهَا ، وَقَالَ : أَهْدَيْتَ لِي جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ.

(۱۸۵۷۸) حضرت نافع ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عثمان رضی اللہ کو اپنی باندی ہدیہ میں دے دی، جب انہوں نے اس سے جماع کرنا چاہا تو اس نے کہا کہ میرا ایک خاوند ہے، تو انہوں نے وہ اس کے مالک کو واپس کر دی اور فرمایا کہ تو نے مجھے ایک ایسی باندی ہبہ کی جس کا خاوند تھا۔

(۱۸۵۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ لِعَلِيٍّ جَارِيَةً ، فَلَمَّا أَتَتْهُ سَأَلَهَا عَلِيٌّ : أَفَارِغَةٌ ، أَمْ مَشْغُولَةٌ ؟ فَقَالَتْ : مَشْغُولَةٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَاعْتَزَلَهَا ، وَأَرْسَلَ إِلَى زَوْجِهَا فَاشْتَرَى بُضْعَهَا مِنْهُ بِعِشْرِينَ وَأَرْبَعِ مِئَةٍ.

(۱۸۵۷۹) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ ہمدان کے ایک آدمی نے اپنی ایک باندی حضرت علی رضی اللہ کو ہدیہ میں دی، جب وہ ان کے پاس آئی تو حضرت علی رضی اللہ نے اس سے سوال کیا کہ تو فارغہ ہے یا مشغول ہے؟ اس نے کہا اے امیر المؤمنین! میں مشغول ہوں یعنی میرا خاوند ہے، حضرت علی رضی اللہ اس سے پیچھے ہٹ گئے اور اس کے خاوند کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اس کا حق چار سو بیس میں خرید لیا۔

(۱۸۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْعَبْدُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ أَيْنَمَا وَجَدَهَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا طَلاَقًا بَائِنًا.

(۱۸۵۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اپنی بیوی کا زیادہ حق دار ہے جہاں کہیں بھی اسے پائے، البتہ اگر اس کو طلاق بائنہ دے دی تو اس کا حق ختم ہو گیا۔

(۱۸۵۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رَأَى امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ ، فَسَأَلَ عَنْهَا ؟ قَالُوا : هَذِهِ أَمَةٌ لِفُلاَنٍ ، فَاشْتَرَاهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، وَإِذَا لَهَا زَوْجٌ ، فَأَعْطَاهُ مِئَةَ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ يُطَلِّقَهَا فَأَبَى ، فَزَادَهُ فَأَبَى ، فَزَادَهُ فَأَبَى حَتَّى بَلَغَ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَأَبَى ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۸۵۸۱) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ نے ایک عورت دیکھی جو انہیں بھلی محسوس ہوئی، انہوں نے اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ فلاں کی باندی ہے، انہوں نے چار ہزار درہم کے عوض اسے خرید لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا خاوند بھی ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے خاوند کو ایک سو درہم دیئے کہ وہ اسے طلاق دے دے، اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا، انہوں نے رقم کو بڑھایا اس نے پھر انکار کیا وہ بڑھاتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے پانچ سو درہم دینے کی پیش کش کی لیکن اس نے پھر بھی انکار کر دیا تو حضرت عبد الرحمن رضی اللہ نے وہ باندی اس

کو دے دی۔

(۱۸۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ كَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا وَلَهَا زَوْجٌ.

(۱۸۵۸۲) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی عورت سے جماع کرے جبکہ اس کا خاوند بھی ہو۔

(۱۸۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَطَأَ فَرْجَ امْرَأَةٍ، لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلاً لَمْ أُقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۱۸۵۸۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں کہ میں کسی ایسی عورت سے جماع کروں جس کے ساتھ میں کسی آدمی کو دیکھوں تو اس پر حد جاری نہ کرسکوں۔

(۱۸۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا وَلَهَا زَوْجٌ. وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لاَ يَصْلُحُ زَوْجَانِ فِي الإِسْلاَمِ.

(۱۸۵۸۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی ایسی عورت سے جماع کیا جائے جس کا خاوند ہو۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ان کی طرف منسوب ہے کہ اسلام میں ایک عورت کے دو خاوند نہیں ہوسکتے۔

(۱۸۵۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ، قَالَ: فَرَدَّهَا، وَقَالَ: دُلِّسَتْ لِي إِذَنْ.

(۱۸۵۸۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی باندی خریدی جس کا خاوند تھا پھر اسے واپس کردی اور فرمایا کہ وہ میرے لئے مشتبہ تھی۔

(۸۲) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي النِّكَاحِ، مَنْ قَالَ الطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو شادی کی اجازت دے تو طلاق کا حق غلام کے پاس ہوگا

(۱۸۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَالْقَاسِمِ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالُوا: قَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الطَّلاَقُ بِيَدِ مَنْ يَحِلُّ لَهُ الْفَرْجُ.

(۱۸۵۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا حق اسے ہوتا ہے جس کے لئے شرمگاہ حلال ہوتی ہے۔

(۱۸۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بن عَوْذ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْكَحْتُ أَمَتِي عَبْدِي؟ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ.

(۱۸۵۸۷) حضرت ابوسعید بن عوذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میں نے اپنی باندی

کا نکاح اپنے غلام سے کیا پھر میں نے سوچا کہ میں ان دونوں کے درمیان جدائی کرادوں تو کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔

(۱۸۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَذِنَ السَّيِّدُ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۸۸) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ جب آقا نے اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۸۹) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت سے شادی کی تو پھر بھی طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِإِذْنِ مَوَالِيهِ : الطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۰) حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت سے شادی کی تو پھر بھی طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : إِذَا كَانَتِ الْمَمْلُوكَةُ لِغَيْرِهِ ، أَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ ، وَقَدْ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْمَمْلُوكِ.

(۱۸۵۹۱) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو اور کسی غلام کا مالک اسے اس باندی سے شادی کرنے کی اجازت دے دے تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(۱۸۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : الرَّجُلُ يُنْكِحُ مَمْلُوكَهُ مَمْلُوكَتَهُ ، هَلْ يَصِحُّ لَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا مِنْهُ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ ؟ قَالَ : بِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۱۸۵۹۲) حضرت ہشام بن عروہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کی اپنے غلام سے شادی کرادے تو کیا اس کی رضامندی کے بغیر دونوں کو جدا کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایسا کرے تو بہت برا کرے گا۔

(۱۸۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِ الْعَبْدِ ، إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ.

(۱۸۵۹۳) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہوگا، اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو روکے رکھے۔

(۱۸۵۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَقُولُ : إِذَا زَوَّجَ السَّيِّدُ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ : كَذَبَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

(۱۸۵۹۴) حضرت ایوب ویشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ویشید سے کہا کہ حضرت جابر بن زید ویشید فرمایا کرتے تھے

کہ جب آقا نے غلام کی شادی کرائی تو طلاق کا حق اسی کو ہوگا، حضرت سعید بن جبیر ویشیڈ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید نے غلط کہا۔

(١٨٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :الطَّلاَقُ بِيَدِ مَنْ يَمْلِكُ الْبُضْعَ.

(۱۸۵۹۵) حضرت محمد ویشیڈ فرماتے ہیں کہ طلاق کا اختیار اسی کو ہوگا جو شرمگاہ کا حق رکھتا ہے۔

(١٨٥٩٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ ، فَطَلاَقُهُ بِيَدِ الْعَبْدِ ، لَيْسَ لِلسَّيِّدِ أَنْ يُطَلِّقَ عَنْهُ.

(۱۸۵۹۶) حضرت مکحول ویشیڈ فرماتے ہیں کہ جب غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔ آقا اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا۔

(١٨٥٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ ، أَوْ أَذِنَ لَهُ فِي التَّزْوِيجِ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۷) حضرت زہری ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر آقا نے غلام کی شادی کرائی یا اسے شادی کی اجازت دی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(١٨٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :مَنْ زَوَّجَ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِمَهْرٍ وَبَيِّنَةٍ ، لاَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا مِنْهُ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ فَرْجُهَا حَتَّى يَمُوتَ.

(۱۸۵۹۸) حضرت ضحاک ویشیڈ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے غلام کی اپنی باندی سے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں شادی کرادی تو وہ اس سے چھین نہیں سکتا، اور موت تک اب اس باندی کی شرمگاہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(١٨٥٩٩) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إذَا أَذِنَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقا نے اپنے غلام کو شادی کی اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہوگا۔

(١٨٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمْ قَالُوا :الطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ.

(۱۸۶۰۰) حضرت انس بن مالک، حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ طلاق کا اختیار آقا کو ہوگا۔

(١٨٦٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إذَا زَوَّجْتَ عَبْدَكَ أَمَتَكَ ، ثُمَّ بِعْتَهُ ، فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَمْنَعَهُ.

(۱۸۶۰۱) حضرت سعید بن مسیب ویشیڈ فرماتے ہیں کہ جب تم نے اپنے باندی کی اپنے غلام سے شادی کردی اور پھر غلام کو بیچ بھی دیا تو اسے اس کی بیوی کے پاس آنے سے منع نہیں کر سکتے۔

(۱۸٦۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸٦۰۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(۸۳) مَنْ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ السَّيِّدِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا

(۱۸٦۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ سَيِّدِهِ.

(۱۸٦۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا۔

(۱۸٦۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ السَّيِّدُ أَبْطَلَ ذَلِكَ ، وَإِنْ شَاءَ سَكَتَ.

(۱۸٦۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو آقا اگر چاہے تو نکاح کو ختم کردے اور اگر چاہے تو خاموش رہے۔

(۱۸٦۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ بِإِذْنِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸٦۰۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا، اور اگر آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(۱۸٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۱۸٦۰٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا ، مَنْ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۱۸٦۰۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا فَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۶۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر عیسائی عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کر لے تو وہ اپنے نفس کی مختار ہوگی۔

(۱۸٦٠٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالاَ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تُسْلِمُ تَحْتَ زَوْجِهَا ، قَالاَ :الإِسْلاَمُ أَخْرَجَهَا مِنْهُ.

(۱۸۶۰۸) حضرت حسن اور حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی کی عیسائی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو اسلام عورت کو اس کی بیوی ہونے سے نکال دے گا۔

(۱۸٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تُسْلِمُ تَحْتَ زَوْجِهَا قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۰۹) حضرت عطاء ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کر لے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸٦١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي نَصْرَانِيٍّ تَكُونُ تَحْتَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَتُسْلِمُ ، قَالُوا :إِنْ أَسْلَمَ مَعَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۰) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی شخص کی عیسائی بیوی اسلام قبول کر لے تو اگر اس کا خاوند بھی اسلام قبول کر لے تو یہ اس کی بیوی رہے گی اور اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸٦١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوسٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ :عُبَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ زُرْعَةَ ، عِنْدَهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، وَكَانَ عُبَادَةُ نَصْرَانِيًّا ، فَأَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ ، فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۱) حضرت داود بن کردوس ریشیلہ فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کا ایک شخص عبادہ بن نعمان بن زرعہ جو کہ ایک عیسائی تھا، اس کے نکاح میں بنو تمیم کی ایک عیسائی عورت تھی، اس عورت نے اسلام قبول کرلیا لیکن عبادہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۸٦١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ زَوْجِهَا انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ النِّكَاحِ.

(۱۸۶۱۲) حضرت حسن ریشیلہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلیا تو ان کے نکاح کا رشتہ ختم ہوگیا۔

(۱۸٦١٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ :عُبَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ، وَكَانَ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَأَسْلَمَتْ ، فَدَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ :إِمَّا أَنْ تُسْلِمَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِعَهَا مِنْك، فَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ ، فَنَزَعَهَا مِنْهُ عُمَرُ.

(۱۸۶۱۳) حضرت یزید بن علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کا ایک آدمی جس کا نام عبادہ بن نعمان تھا، اس کے عقد میں بنو تمیم کی ایک عورت تھی، اس عورت نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر ؓ نے اس کے خاوند کو بلایا اور فرمایا کہ چاہو تو اسلام قبول کرلو بصورتِ دیگر ہم تمہاری بیوی کو تم سے جدا کردیں گے، اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تو حضرت عمر ؓ نے اس کی بیوی کو اس سے جدا کردیا۔

(۱۸۶۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْيَهُودِيِّ ، أَوِ النَّصْرَانِيِّ تُسْلِمُ امْرَأَتُهُ عِنْدَهُ ، قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۴) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی یا یہودی کی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸۶۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ نَصْرَانِيٍّ وَامْرَأَتُهُ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَأَسْلَمَتْ ؟ قَالَ :فَرِّقْ ، فَرِّقْ.

(۱۸۶۱۵) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے سوال کیا کہ اگر کسی عیسائی مرد کی عیسائی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کرادو، ان کے درمیان جدائی کرادو۔

(۱۸۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۸۵) مَنْ قَالَ إِذَا أَسْلَمَتْ وَلَمْ يُسْلِمْ لَمْ تُنْزَعْ مِنْهُ

اگر کافر کی کافرہ بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو جن حضرات کے نزدیک ان کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی

(۱۸۶۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ امْرَأَةُ الْيَهُودِيِّ ، أَوِ النَّصْرَانِيِّ كَانَ أَحَقَّ بِبُضْعِهَا ، لأَنَّ لَهُ عَهْدًا.

(۱۸۶۱۷) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی یہودی یا عیسائی کی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو وہ اس کے خاوند ہونے کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ ان کا مسلمانوں سے معاہدہ ہے۔

(۱۸۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، وَشُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَ فِي دَارِ الْهِجْرَةِ.

(۱۸۶۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر خاونداس کا زیادہ حق دار ہے جب تک وہ دونوں دارالہجرت میں ہوں۔

(۱۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ :يُخَيَّرْنَ.

(۱۸۶۱۹) حضرت عبداللہ بن یزید خطمی ویشیلہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں اس بارے میں لکھا تھا کہ عورتوں کو اختیار دیا جائے گا۔

(۱۸۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْمِصْرِ.

(۱۸۶۲۰) حضرت شعبی ویشیلہ فرماتے ہیں کہ اس کا خاونداس کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ عورت شہر میں ہو۔

(۱۸۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۸۶۲۱) حضرت ابراہیم ویشیلہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کا نکاح باقی رہے گا۔

(۱۸۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ هَانِيءَ بْنَ قَبِيصَةَ الشَّيْبَانِيَّ ، وَكَانَ نَصْرَانِيًّا عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَسْلَمْنَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُقَرَّنَ عِنْدَهُ.

(۱۸۶۲۲) حضرت حکم ویشیلہ فرماتے ہیں کہ ہانی بن قبیصہ شیبانی ایک عیسائی تھا، اس کے عقد میں چار عورتیں تھیں، ان سب نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم لکھا کہ وہ عورتیں اسی کے پاس رہیں گی۔

(۱۸۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ نَصْرَانِيَّةً أَسْلَمَتْ تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ فَأَرَادُوا أَهْلَهَا أَنْ يَنْزِعُوهَا مِنْهُ ، فَتَرَحَّلُوا إِلَى عُمَرَ فَخَيَّرَهَا.

(۱۸۶۲۳) حضرت حسن ویشیلہ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی مرد کی عیسائی عورت نے اسلام قبول کرلیا، اس کے گھر والوں نے اسے اس کے خاوند سے آزاد کرانا چاہا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سفر کیا تو انہوں نے اس عورت کو اختیار دیا۔

(۸۶) مَنْ قَالَ إِذَا أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ

اگر کسی کافر کی بیوی اسلام قبول کرلے اور اس کا خاوند اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو جن حضرات کے نزدیک، یہ ایک طلاق کے حکم میں ہے

(۱۸۶۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالاَ :تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۲۴) حضرت حسن اور حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشیلہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۶۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ مُشْرِكَيْنِ فَأَسْلَمَتْ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۶۲۵) حضرت حسن ویشیلہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی اور اس کی بیوی مشرک ہوں اور بیوی اسلام قبول کرلے اور خاونداسلام

قبول کرنے سے انکار کردے تو عورت کو ایک طلاقِ بائنہ ہو جائے گی اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۶۲۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَفْرِيقُ الإِمَامِ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۲۶) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی کا جدائی کرانا ایک طلاق ہے۔

(۸۷) مَا قَالُوا فِيهِ ، إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا ؟ مَنْ قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِهَا

اگر مسلمان ہونے والی عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کر لے تو جن حضرات کے نزدیک وہ رجوع کا زیادہ حقدار ہے

(۱۸۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ ، ثُمَّ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ ، وَذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مالك ۴۶)

(۱۸۶۲۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی نے ان سے پہلے اسلام قبول کرلیا، پھران کی عدت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تو وہ واپس ان کے نکاح میں چلی گئیں اور ایسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہوا تھا۔

(۱۸۶۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۶۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نو مسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنْ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۶۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نو مسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۶۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۶۳۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نو مسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنْ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۶۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نو مسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : حُدِّثْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الزَّوْجُ بَعْدَ امْرَأَتِهِ خَيَّرَهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ ، أَوْ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۶۳۲) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بعد اسلام قبول کرے تو عدت کے دوران عورت کو اختیار ہوگا، یا یہ فرمایا کہ عورت کی عدت میں اسلام قبول کرنے کی صورت میں وہ زیادہ حق دار ہوگا۔

(١٨٦٣٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَيُّمَا يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا سُلْطَانٌ.

(۱۸۶۳۳) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی یہودی یا عیسائی نے اسلام قبول کیا پھر اس کی بیوی نے اسلام قبول کیا تو ان کا عقد باقی رہے گا البتہ اگر سلطان نے ان کے درمیان جدائی کرادی ہو تو پھر عقد ختم ہو گیا۔

(٨٨) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا

(١٨٦٣٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ ، وَلاَ يَدْخُلُ فِيهِ إِيلاَءٌ ، وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ.

(۱۸۶۳۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ظہار میں وقت نہیں ہوتا اور اس میں ایلاء داخل نہیں ہوتا خواہ وہ کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔

(١٨٦٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۸۶۳۵) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٨٦٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهِ ، وَلاَ يُوَقِّتُ أَجَلاً قَالَ : لاَ تَبِينُ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا ، مَا دَامَ يَتَلَوَّمُ فِي الْكَفَّارَةِ.

(۱۸۶۳۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے جماع کیا اور کوئی وقت مقرر نہ کیا تو اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی خواہ وہ اس سے جماع نہ کرے، جبکہ تک کہ وہ کفارے کا انتظار کر رہا ہے۔

(١٨٦٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(١٨٦٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(١٨٦٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(۱۸۶٤۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُهَا سَنَةً فَهِيَ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ يَدْخُلُ الإِيلاَءُ فِي الظِّهَارِ.

(۱۸۶۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۸٦٤۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ، فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلاَءٌ ، وَإِذَا قَالَ : هِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَتَرَكَهَا سَنَةً فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۶۴۱) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ وہ اس کے لئے چار مہینے تک اس کی ماں کی پشت کی طرح ہے، اور چار مہینے گذر گئے تو یہ ایلاء ہے اور اگر یہ کہا کہ وہ اس کی ماں کی پشت کی طرح ہے اور پھر اسے ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸٦٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ إِيلاَءٌ فِي ظِهَارٍ ، وَلاَ ظِهَارٌ فِي إِيلاَءٍ.

(۱۸۶۴۲) حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں اور ظہار ایلاء میں داخل نہیں ہوتا۔

(۸۹) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي إِنْ قَرِبْتُكِ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٦٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنْ قَرِبْتُكِ ، فَإِنْ قَالَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ بَانَتْ مِنْهُ بِالإِيلاَءِ.

(۱۸۶۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا لیکن اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا، تو پھر ظہار میں وقت داخل ہوسکتا ہے، اگر اس نے یہ کہا اور چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو عورت ایلاء کی وجہ سے بائنہ ہوجائے گی۔

(۱۸٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي إِنْ قَرِبْتُكِ ، فَإِنْ قَرِبَهَا وَقَعَ الظِّهَارُ ، وَإِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ بَانَتْ مِنْهُ بِالإِيلاَءِ.

(۱۸۶۴۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری

ماں کی پشت کی طرح ہے، اور اگر وہ اس کے قریب آیا تو ظہار ہو جائے گا اور اگر چار مہینے تک چھوڑے رکھا تو عورت ایلاء کی وجہ سے بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸٦٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۸۶۴۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایلاء ہے۔

(۱۸٦٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ قَرَبْتُكِ فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۴۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور اسے چار مہینے تک چھوڑے رکھا تو یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُكِ فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَإِنْ قَرِبَهَا فِي الأَرْبَعَةِ الأَشْهُرِ فَهُوَ ظِهَارٌ ، وَقَدْ ثبت عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلاَءٌ ، وَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ.

(۱۸۶۴۷) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے پاس آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور اگر وہ چار مہینے میں اس کے پاس آیا تو وہ ظہار ہے اور اگر نہ آیا تو ایلاء ہے اور عورت ایک طلاق سے بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸٦٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : سَأَلْتُهُمَا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُكِ سَنَةً فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ؟ قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَبِهِ يَأْخُذُ أَبُو بَكْرٍ.

(۱۸۶۴۸) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۰۶) مَا قَالُوا فِي الْمُبَارَأَةِ تَكُونُ طَلاَقًا

جن حضرات کے نزدیک مباراۃ (یعنی خاوند بیوی کا ایک دوسرے سے بری ہونا) طلاق ہے

(۱۸٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَالإِيلاَءُ وَالْمُبَارَأَةُ كَذَلِكَ.

(۱۸۶۴۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ خلع طلاق بائنہ ہے اور اسی طرح ایلاء اور مباراۃ بھی۔

(۱۸٦٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : كُلُّ طَلاَقٍ كَانَ نِكَاحُهُ مُسْتَقِيمًا ، إِذَا تَفَرَّقَا فِي

ذَلِكَ النِّكَاحِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِالطَّلَاقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، الْمُبَارَأَةُ وَأَخْذُهُ الْفِدَاءَ.

(۱۸۶۵۰) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر وہ طلاق جس کا نکاح درست ہو جب میاں بیوی اس نکاح میں جدا ہوں گے (خواہ طلاق کا تکلم نہ کیا ہو) تو وہ ایک طلاق ہوگی، جیسے مباراۃ اور خلع وغیرہ۔

(۱۸٦٥١) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ : بَلَغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ : الْمُبَارَأَةُ أَشَدُّ الطَّلَاقِ ؟ قَالَ : مَا نَرَاهُ إِذَا أَخَذَ مِنْهَا شَيْئًا افْتَدَتْ بِهِ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ الْخُلْعِ.

(۱۸۶۵۱) حضرت زہری ویشیلا فرمایا کرتے تھے کہ مباراۃ طلاق کی سخت ترین قسم ہے، جب مرد عورت سے کوئی فدیہ لے تو یہ خلع کے درجہ میں ہے۔

(۹۱) مَنْ قَالَ كُلُّ فُرْقَةٍ تَطْلِيقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے

(۱۸٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالَا : كُلُّ فُرْقَةٍ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۲) حضرت سعید بن مسیب ویشیلا اور حضرت حسن ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ فَهِيَ طَلَاقٌ.

(۱۸۶۵۳) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر وہ جدائی جو مردوں کی طرف سے آئے ،طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ طَلَاقٌ.

(۱۸۶۵۴) حضرت شعبی ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۵) حضرت قتادہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۶) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۵۷) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸٦٥٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَيس كُلُّ فُرْقَةٍ طَلَاقًا.

(۱۸۶۵۸) حضرت طاؤس ویشیلا فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق نہیں ہے۔

(۹۲) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تُعْتَقُ تُخَيَّرُ ، فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگر کسی باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا جائے اور وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ (ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالُوا :إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ ، فَأُعْتِقَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، كَانَتْ فُرْقَةً بِغَيْرِ طَلاَقٍ.

(۱۸۶۵۹) حضرت ابراہیم، حضرت طاؤس اور حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باندی کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو، اس باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو یہ بغیر طلاق کے فرقت ہوگی۔

(۱۸۶۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّاد (ح) وعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :إِذَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، فَهِيَ فُرْقَةٌ بِغَيْرِ طَلاَقٍ.

(۱۸۶۶۰) حضرت حماد ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو آزاد کیا گیا پھر اسے اختیار دیا گیا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو یہ بغیر طلاق کے فرقت ہوگی۔

(۱۸۶۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۶۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ یہ طلاقِ بائن ہے۔

(۱۸۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۶۲) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو یہ طلاقِ بائن ہے۔

(۹۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ إِنْ شِئْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :إِنْ شِئْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :إِنْ شَائَتْ فَهِيَ طَالِقٌ ، وَإِنْ لَمْ تَشَأْ فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۶۶۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو اگر وہ چاہے تو طلاق ہوگی اور اگر نہ چاہے تو طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۸۶۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ ، فَقَالَتْ :قَدْ شِئْتُ ، فَقَالَ :هِيَ طَالِقٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِالرَّجْعَةِ ، وَإِذَا قَالَ :إِنْ شِئْتُ طَلَّقْتُكِ ، فَقَالَتْ :قَدْ شِئْتُ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ لَمْ يُطَلِّقْهَا.

(۱۸۶۶۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو اگر عورت نے کہا کہ میں نے طلاق کو چاہ لیا تو اسے ایک طلاق ہو جائے گی اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے طلاق دے دوں اور اس نے کہا کہ میں نے چاہ لیا تو اگر مرد چاہے تو طلاق دے دے۔

(۹۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ، مَا يَكُونُ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُون ، مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ فَائِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ فَعَلْتِ كَذَا وَكَذَا فَلَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، فَفَعَلَتْهُ ، فَانْطَلَقَتْ مَعَهُ إلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ :مَا نَوَى ، وَأَتَتْ مَعَهُ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيَّ فَقَالَ :مَا نَوَى ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۶۵) حضرت عروہ بن فائد ؒ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں فلاں کام کرے تو میری بیوی نہیں ہے، اس عورت نے وہی کام کیا، پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؓ کے پاس آئی انہوں نے فرمایا کہ جو نیت کی تھی وہ واقع ہوگیا، پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ جدلی کے پاس گئی انہوں نے بھی فرمایا کہ جو نیت کی ہے وہ واقع ہوگیا، اور حضرت سعید بن جبیر ؒ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

(۱۸۶۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إنَّ الْحَجَّاجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، فَقَالَ :تَطْلِيقَةٌ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :مَا أَبْعَدَ.

(۱۸۶۶۶) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے کہا کہ حجاج اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو ایک طلاق ہو جائے گی، یہ سن کر حضرت سعید ؒ نے فرمایا کہ یہ بہت بعید از قیاس بات ہے۔

(۱۸۶۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :مَا أَنْتِ لِي بِامْرَأَةٍ مِرَارًا ، وَهُوَ غَضْبَانُ ؟ قَالَ إبْرَاهِيمُ :مَا أُرَاهُ بَلَغَ هَذَا ، إلاَّ وَهُوَ يُرِيدُ الطَّلاَقَ.

(۱۸۶۶۷) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کئی مرتبہ غصے کی حالت میں کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ طلاق کا ارادہ کر کے ہی اس حد کو پہنچ سکتا ہے۔

(۱۸۶۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، قَالَ: مَا نَوَى.

(۱۸۶۶۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَ عطاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، قَالاَ :كِذْبَةٌ ، لَيْسَتْ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۶۹) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو یہ جھوٹ ہے اور یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :إِذَا وَاجَهَهَا بِهِ ، وَأَرَادَ الطَّلاَقَ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۷۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب اس کی طرف منہ کرکے کہا اور طلاق کا ارادہ کیا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْأَلُ أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، فَيَقُولُ لاَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قِيلَ لَهُ :أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَ :لاَ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيم :كِذْبَةٌ كَذَبَهَا.

(۱۸۶۷۱) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا ہے۔

(۱۸۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :كِذْبَةٌ ؛ فِي الرَّجُلِ لَهُ امْرَأَةٌ فَيُسْأَلُ :أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ فَيَقُولُ :لاَ.

(۱۸۶۷۲) حضرت عمر ؓ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا ہے۔

(۱۸۶۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سيار ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :هُوَ كَاذِبٌ.

(۱۸۶۷۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(۱۸۶۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۷۴) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۶۷٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هُوَ كَاذِبٌ.

(۱۸۶۷۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(۹۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ ، وَلَمْ يَكُنْ فَعَلَ

اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ :طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ فَعَلَ ، فَقَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۶۷۶) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ :طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ الْحَسَنُ :فَقَدْ طُلِّقَتْ.

(۱۸۶۷۷) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق ہوگئی۔

(۱۸۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ :طَلَّقْتَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ طَلَّقَ ، فَيَقُولُ :نَعَمْ ، فَقَالَ :كِذْبَةٌ.

(۱۸۶۷۸) حضرت عامر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا۔

(۹۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، يَنْوِي ثَلاَثًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک لفظ میں طلاق دی اور تین کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :النِّيَّةُ فِيمَا خَفِيَ ، فَأَمَّا مَا ظَهَرَ ، فَلاَ نِيَّةَ فِيهِ.

(۱۸۶۷۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نیت مخفی چیزوں میں ہوتی ہے ظاہر چیزوں میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔

(۱۸۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً يَنْوِي ثَلاَثًا ، قَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۸۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور نیت تین کی کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(١٨٦٨١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۸۱) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک طلاق ہوگی۔

(١٨٦٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَسَأَلُوا لَهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقِيلَ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۸۲) حضرت حکم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق ہے اور ہاتھ سے تین کا اشارہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق واقع ہوگی۔

(١٨٦٨٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، قَالَ : سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبْوَابِ الطَّلاَقِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : سُئِلَ رَجُلٌ مَرَّةً : أَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ قَالَ : فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ بِأَرْبَعِ أَصَابِعَ ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَفَارَقَ امْرَأَتَهُ.

(۱۸۶۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے انگلی سے چار کا اشارہ کیا اور کوئی بات نہ کی تو اس نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔

(٩٨) مَنْ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاق ہے

(١٨٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۸۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٦٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حماد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٦٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : الْمُلاَعِنُ أَشَدُّ مِنَ الَّذِى يُطَلِّقُ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ.

(۱۸۶۸۶) حضرت مغیرہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے پوچھا کہ کیا لعان کرنے والا تین طلاقیں دینے والے سے زیادہ شدید حکم والا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(١٨٦٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُلاَعَنَةُ أَشَدُّ مِنَ الرَّجْمِ.

(۱۸۶۸۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ لعان سنگسار کرنے سے زیادہ سخت چیز ہے۔

(۹۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، أَوْ تَطْلِيقَةً، فَتَزَوَّجُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ، عَلَى كَمْ تَكُونُ عِنْدَهُ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں، پھر اس سے شادی کر لی تو اب اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟

(۱۸۶۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوَّجَتْ، ثُمَّ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا، ثُمَّ إِنَّ الأَوَّلَ تَزَوَّجَهَا، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بحرین کے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دی تھیں، پھر اس عورت نے شادی کی اور اس کے دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی، پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کیا تو اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق ہوگا، انہوں نے فرمایا کہ اس کے پاس باقی ماندہ طلاق کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، وَحَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيٍّ، قَالَ: تَرْجِعُ إِلَيْهِ بِمَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۸۹) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب اس کے پاس باقی ماندہ طلاق کا حق رہے گا۔

(۱۸۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ زِيَادًا سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، وَشُرَيْحًا عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَتَبِينُ، فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا، أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا، فَيَتَزَوَّجُهَا الأَوَّلُ، عَلَى كَمْ تَكُونُ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ عِمْرَانُ: عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَلاَقٌ جَدِيدٌ.

(۱۸۶۹۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت زیاد رحمہ اللہ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں، پھر وہ بائنہ ہوگئی اور پھر کسی آدمی نے اس سے شادی کر کے اسے طلاق دے دی یا وہ فوت ہوگیا، اور پھر پہلے آدمی نے اس سے شادی کر لی تو اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق باقی رہے گا؟ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کا جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نیا نکاح اور نئی طلاق ہے۔

(۱۸۶۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَأُبَيٌّ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ،

وَمُعَاذٌ ، يَقُولُونَ :تَرْجِعُ إِلَيْهِ عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۱) حضرت عمر، حضرت ابی، حضرت ابودرداء اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔

(۱۸۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَهْدِمُ الزَّوَاجَ ، إلاَّ الثَّلاَثُ.

(۱۸۶۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شادی کے رشتے کو تین طلاقیں ہی ختم کرتی ہیں۔

(۱۸۶۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى عُمَرُ ، وَمُعَاذٌ ، وَزَيْدٌ ، وَأُبَيٌّ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّهَا عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۹۵) حضرت عمر، حضرت معاذ، حضرت زید، حضرت ابی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۰۰) مَنْ قَالَ هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا

(۱۸۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ مُسْتَقْبَلٍ.

(۱۸۶۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۶۹۸) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثٍ.

(۱۸۶۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ نئے عقد کی صورت میں عورت تین طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، وَلاَ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ ، يَعْنِي طَلاَقًا جَدِيدًا.

(۱۸۷۰۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلوا سکتی ہیں تو ایک اور دو طلاقیں کیوں نہیں دلوا سکتیں؟

(۱۸۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، وَلاَ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ.

(۱۸۷۰۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلوا سکتی ہیں تو ایک اور دو طلاقیں کیوں نہیں دلوا سکتیں؟

(۱۸۷۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ كَمَا يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، إِلاَّ عَبِيدَةَ فَإِنَّهُ قَالَ : هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۷۰۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے جبکہ حضرت عبیدہ فرماتے تھے کہ مرد کے پاس صرف باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔ ایک اور دو طلاقیں نئی طلاق کا حق دلوا سکتی ہیں جس طرح تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلواتی ہیں۔

(۱۸۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ ، وَعَلَى نِكَاحٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۰۳) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ وہ نئی طلاق اور نئے نکاح کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۰۴) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ وہ نئی طلاق کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَبَانَتْ مِنْهُ ، فَحَلَّتْ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا ، فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ . قَالَ : قُلْتُ : فَطَلَّقَهَا أُخْرَى فَبَانَتْ مِنْهُ ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ . قُلْتُ : فَطَلَّقَهَا أُخْرَى ، فَحَلَّتْ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : هِيَ عَلَى ثَلاَثٍ.

(۱۸۷۰۵) حضرت رجاء ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قبیصہ ؒ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی

اور وہ بائنہ ہوگئی، اس نے عدت پوری کی اور کسی مرد سے شادی کر لی، اس نے اس سے دخول کیا پھر وہ مر گیا یا اس کو طلاق دے دی، یہ پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ، میں نے سوال کیا کہ اگر اس نے اسے دوسری مرتبہ طلاق دی، وہ بائنہ ہوگئی، پھر اس نے کسی آدمی سے نکاح کیا، اس نے اس سے دخول کیا اور پھر وہ مر گیا یا اسے طلاق دے دی، یہ پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ، میں نے کہا کہ اس نے پھر طلاق دے دی، اس نے عدت کے بعد کسی اور مرد سے شادی کر لی، اس نے اس سے دخول کیا اور پھر اسے طلاق دے دی یا مر گیا یہ عورت پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں کے ساتھ۔

(١٨٧٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إنْ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى بَقِيَّةِ الطَّلاَقِ.

(١٨٧٠٦) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے دخول کیا تو تین طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی اور اگر دخول نہ کیا تو باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(١٠١) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ إذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو حاملہ ہوئی تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٧٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يَقَعُ عَلَيْهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى تَطْهُرَ ، فَإِذَا اسْتَبَانَ حَمْلُهَا بَانَتْ.

(١٨٧٠٧) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا جب تو حاملہ ہوئی تو تجھے طلاق ہے تو آدمی کو چاہئے کہ ہر طہر میں اس سے جماع کرنے کے بعد دوبارہ جماع نہ کرے یہاں تک کہ وہ دوبارہ حیض آنے کے بعد پاک ہو جائے، جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو وہ بائنہ ہو جائے گی۔

(١٨٧٠٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ : يَغْشَاهَا إذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنْهَا إلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يَغْشَاهَا حَتَّى تَحْمِلَ.

(١٨٧٠٨) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو حاملہ ہوئی تجھے طلاق ہے، تو وہ عورت کے حیض سے پاک ہونے کے بعد اس سے جماع کرے اور پھر رک جائے۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے حمل کے ظاہر ہونے تک اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۰۲) مَا قَالُوا فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ

اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ، وَكِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُمْ قَالُوا :إذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِالإِسْلاَمِ ، فَلاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا إلاَّ بِخِطْبَةٍ.

(۱۸۷۰۹) حضرت حسن، حضرت عکرمہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو مرد کو بغیر نئے سرے سے پیغام نکاح کے عورت پر کوئی حق نہیں رہا۔

(۱۸۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ إذَا أَسْلَمَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ، فَإِنْ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ ، فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ النِّكَاحِ.

(۱۸۷۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو ان کا نکاح ختم ہو گیا۔

(۱۸۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ :بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۸۷۱۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ يَكُونَانِ مُشْرِكَيْنِ فَيُسْلِمَانِ ، قَالَ: يَثْبُتُ نِكَاحُهُمَا ، فَإِنْ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الآخَرِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا ، يَعْنِي بِذَلِكَ الْمَجُوسَ وَالْمُشْرِكِينَ غَيْرَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۸۷۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرک مرد و عورت اگر اکٹھے اسلام قبول کر لیں تو ان کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک اسلام قبول کر لے تو ان کا نکاح ختم ہو جائے گا، یہ حکم مجوسیوں اور مشرکوں کا ہے اہلِ کتاب کا نہیں۔

(۱۸۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ :إذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۷۱۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

(۱۰۳) قَالَ لَيْسَ فِي الطَّلاَقِ وَالْعَتَاقِ لَعِبٌ ، وَقَالَ هُوَ لَهُ لاَزِمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق اور غلام کو آزاد کرنے میں مزاح نہیں ہوتا، یہ لازم ہو جاتے ہیں

(۱۸۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :ثَلاَثٌ لاَ يُلْعَبُ بِهِنَّ :النِّكَاحُ ،

وَالْعَتَاقُ ، وَالطَّلاَقُ.

(۱۸۷۱۴) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: نکاح، عتاق اور طلاق

(۱۸۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : أَرْبَعٌ جَائِزَاتٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ :الْعِتْقُ ، وَالطَّلاَقُ ، وَالنِّكَاحُ ، وَالنَّذْرُ.

(۱۸۷۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہر حال میں نافذ ہو جاتی ہیں: غلام کی آزادی، طلاق، نکاح اور نذر

(۱۸۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :ثَلاَثٌ لاَ يُلْعَبُ بِهِنَّ :الطَّلاَقُ ، وَالنِّكَاحُ ، وَالنَّذْرُ.

(۱۸۷۱۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں میں مزاح نہیں ہوتا: طلاق، نکاح اور نذر

(۱۸۷۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ، وَسُلَيْمَانُ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :مَا أَقَلْتُمُ السُّفَهَاءَ عَنْ شَيْءٍ ، فَلاَ تُقِيلُوهُمُ الطَّلاَقَ وَالْعَتَاقَ.

(۱۸۷۱۷) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان، سلیمان، عمر بن عبد العزیز اور یزید بن عبد الملک رحمہم اللہ نے خط میں لکھا تھا کہ تم بے وقوفوں کی سب باتوں کو معاف کر دو لیکن طلاق اور غلام کی آزادی میں انہیں چھوٹ نہ دو۔

(۱۸۷۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :ثَلاَثٌ لاَ لَعِبَ فِيهِنَّ : النِّكَاحُ ، وَالطَّلاَقُ ، وَالْعِتَاقُ.

(۱۸۷۱۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: نکاح، طلاق اور آزادی

(۱۸۷۱۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ ، يَقُولُ : كُنْتُ لاَعِبًا ، وَيُعْتِقُ ثُمَّ يَرْجِعُ ، يَقُولُ : كُنْتُ لاَعِبًا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا﴾ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ طَلَّقَ ، أَوْ حَرَّرَ ، أَوْ أَنْكَحَ ، أَوْ نَكَحَ ، فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ لاَعِبًا فَهُوَ جَائِزٌ. (طبری ۴۸۲۔ طبرانی ۷۸۰)

(۱۸۷۱۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد رجوع کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا، غلام کو آزاد کرتا تھا اور رجوع کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَلاَ تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا﴾ اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے طلاق دی، غلام کو آزاد کرایا، نکاح کرایا یا نکاح کیا اور پھر کہا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا یہ چیزیں پھر بھی نافذ ہو جائیں گی۔

(۱۸۷۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :مَهْمَا أَقَلْتَ السُّفَهَاءَ مِنْ أَيْمَانِهِمْ ، فَلاَ تُقِلْهُمُ الْعَتَاقَ وَالطَّلاَقَ.

(۱۸۷۲۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط میں لکھا کہ بے وقوفوں کی ہر غلطی کو معاف کر دو لیکن غلام کی آزادی اور طلاق دینے کو معاف نہ کرو۔

(۱۸۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَلاَثٌ لَيْسَ فِيهِنَّ لَعِبٌ: الْعِتَاقُ، وَالطَّلاَقُ، وَالنِّكَاحُ

(۱۸۷۲۱) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: عتاق، طلاق اور نکاح

(۱۰۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ بِالْفَارِسِيَّةِ

عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں طلاق دینے کا حکم

(۱۸۷۲۲) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : بهشتم ، قَالَ : تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۲۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ''بہشتم'' کہا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۷۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : طَلاَقُ الْعَجَمِيِّ بِلِسَانِهِ جَائِزٌ.

(۱۸۷۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عجمی شخص کا اپنی زبان میں طلاق دینا جائز ہے۔

(۱۸۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ دَعْلَجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ بِالْفَارِسِيَّةِ قَالَ : يَلْزَمُهُ.

(۱۸۷۲۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فارسی میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : بهشتم ، قَالَ : يَلْزَمُهُ الطَّلاَقُ.

(۱۸۷۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ''بہشتم'' کہا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: بهشتم ، بهشتم، بهشتم ، قَالَ : قَدْ قَالَهَا بِلِسَانِهِ ، ذَهَبَتْ مِنْهُ.

(۱۸۷۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی زبان میں بیوی کو ''بہشتم، بہشتم، بہشتم'' کہا تو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۰۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ ، مَتَى يَطِيبُ لَهُ أَنْ يَخْلَعَ امْرَأَتَهُ ؟

آدمی کے لئے اپنی بیوی کو خلع کا کہنا کب درست ہے؟

(۱۸۷۲۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لاَ يَحِلُّ الْخُلْعُ حَتَّى يُوجَدَ رَجُلٌ عَلَى بَطْنِهَا ، لأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾.

(۱۸۷۲۷) حضرت ابو قلابہ اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے بیوی کو خلع کا کہنا اس وقت تک مناسب نہیں جب تک وہ اس کے پیٹ پر کسی دوسرے مرد کو نہ دیکھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾۔

(۱۸۷۲۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ فِدْيَةً مِنَ امْرَأَتِهِ أَنْ لَا تُطِيعَهُ ، وَلَا تَبَرَّ لَهُ قَسَمًا ، فَإِنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ ، فَكَانَ مِنْ قِبَلِهَا شَيْءٌ ، حَلَّتْ لَهُ الْفِدْيَةُ ، فَإِنْ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهَا الْفِدْيَةَ ، وَأَبَتْ أَنْ تُطِيعَهُ ، بَعَثَا حَكَمَيْنِ : حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ ، وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا.

(۱۸۷۲۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے صرف اتنی بات پر بیوی سے خلع کا فدیہ لینا درست نہیں کہ وہ اس کی اطاعت نہ کرے اور اس کی قسم کو پورا نہ کرے، البتہ اگر وہ ایسا کرلے تو اس کے لئے فدیہ حلال ہے، اگر خاوند فدیہ قبول کرنے سے انکار کرے اور عورت اطاعت سے انکار کرے تو دونوں فیصلے کے لئے دو آدمی مقرر کریں ایک عورت کے گھر والوں سے ایک مرد کے گھر والوں سے۔

(۱۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَرِهَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، فَلْيَأْخُذْ مِنْهَا وَلْيَدَعْهَا.

(۱۸۷۲۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند کو ناپسند کرے تو آدمی اس سے فدیہ لے کر اسے چھوڑ دے۔

(۱۸۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، قَالَ : يَطِيبُ لَكَ الْخُلْعُ إِذَا قَالَتْ : لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلَا أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلَا أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا.

(۱۸۷۳۰) حضرت حمید بن عبد الرحمن حمیری ؒ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے عورت سے خلع کرنا اس وقت اچھا ہے جب وہ کہے کہ میں نہ تو تمہارے لئے غسلِ جنابت کروں گی نہ تو تمہاری قسم پوری کروں گی اور نہ تمہارے حکم کی اطاعت کروں گی۔

(۱۸۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَطِيبُ لِلرَّجُلِ الْخُلْعُ إِذَا قَالَتْ : لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلَا أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا ، وَلَا أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلَا أُكْرِمُ نَفْسًا.

(۱۸۷۳۱) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے عورت سے اس وقت علیحدگی کرنا درست ہے جب عورت کہے کہ میں نہ تو تمہارے لئے غسلِ جنابت کروں گی، نہ تمہاری بات مانوں گی، نہ تمہاری قسم پوری کروں گی اور نہ کسی کا اکرام کروں گی۔

(۱۸۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ : إِذَا عَصَتْكَ ، وَآذَتْكَ.

(۱۸۷۳۲) حضرت مقسم ؒ فرماتے ہیں کہ جب وہ تمہیں تکلیف دے یا تمہاری نافرمانی کرے تو تم اس سے قطع تعلق کرلو۔

(۱۸۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : (لَا جُنَاحَ) قَالَ : ذَلِكَ فِي الْخُلْعِ ، إِذَا قَالَتْ : لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

(۱۸۷۳۳) حضرت حسن ؒ آیتِ خلع کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت مناسب ہے جب عورت کہے کہ میں تمہارے لئے غسلِ جنابت نہیں کروں گی۔

(١٨٧٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ خَالِدٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ : إِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ ، حَلَّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا.

(۱۸۷۳۴) حضرت ضحاک ویشیلا قرآن مجید کی آیت ﴿لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر عورت ایسا کرے تو مرد کے لئے فدیہ لینا درست ہے۔

(١٨٧٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِذَا أَتَى ذَلِكَ مِنْ قِبَلِهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۷۳۵) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر برے تعلقات کا سبب عورت ہو تو مرد کے لئے خلع کرنا درست ہے۔

(١٨٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : إِذَا كَانَ النُّشُوزُ مِنْ قِبَلِهَا حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا.

(۱۸۷۳۶) حضرت جابر بن زید ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر برے تعلقات کا سبب عورت ہو تو مرد کے لئے فدیہ لینا درست ہے۔

(١٨٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لَهُ الْفِدَاءُ حَتَّى يَكُونَ الْفَسَادُ مِنْ قِبَلِهَا ، وَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَقُولَ : لاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

(۱۸۷۳۷) حضرت عروہ ویشیلا فرمایا کرتے تھے کہ فدیہ اس وقت تک درست نہیں جب تک فساد عورت کی طرف سے نہ ہو، وہ یہ نہیں فرمایا کرتے تھے کہ فدیہ اس وقت تک درست نہیں جب تک عورت یہ نہ کہے کہ میں تیری قسم کو پورا نہیں کروں گی اور تیرے لئے غسل جنابت نہ کروں گی۔

(١٨٧٣٨) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُوسٌ يَقُولُ: يَحِلُّ لَهُ الْفِدَاءُ مَا قَالَ اللَّهُ: ﴿ إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ ﴾ وَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ قَوْلَ السُّفَهَاءِ : حَتَّى تَقُولَ : لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَقُولُ : ﴿ إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ ﴾ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ، فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ.

(۱۸۷۳۸) حضرت ابن جریج ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشیلا فرمایا کرتے تھے کہ خلع میں فدیہ اس وقت تک درست ہے جب تک دونوں کو خوف ہو کہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے، صرف اتنی بات پر فدیہ درست نہیں ہوتا کہ عورت کہے کہ میں تیرے لئے غسل جنابت نہ کروں گی، بلکہ اصل بنیاد اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھنا ہے، اللہ کی حدود دونوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے اچھا سلوک اور صحبت۔

(١٨٧٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ قَوْلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا ؟ قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، يُمْسِكُهَا.

(۱۸۷۳۹) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے عورت کے اس جملے کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنے شوہر سے یہ کہے کہ میں تیرے لئے غسلِ جنابت نہیں کروں گی اور تیری قسم کو بھی پورا نہیں کروں گی اور تیری بات بھی نہیں مانوں گی، انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی اہم بات نہیں اسے اپنے پاس ہی رکھے۔

(۱۸۷٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : ﴿إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ﴾ قَالَ : مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِمَا فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ.

(۱۸۷۴۰) حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مرادحسنِ سلوک اور صحبت ہیں۔

(۱۸۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ نَاشِزٍ، فَقَالَ لِزَوْجِهَا: اِخْلَعْهَا.

(۱۸۷۴۱) حضرت کثیر مولی ابن سمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسی عورت کا مقدمہ لایا گیا تو جو اپنے شوہر کی نافرمان تھی، آپ نے اس کے شوہر سے فرمایا کہ اس سے خلع کرلو۔

(۱۸۷٤۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّهُم قَالُوا : لاَ يَحِلُّ الْخُلْعُ إِلاَّ مِنَ النَّاشِزِ.

(۱۸۷۴۲) حضرت زہری، عطا اور عمرو بن شعیب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ خلع صرف نافرمان بیوی سے کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ إِذَا خَلَعَ امْرَأَتَهُ، كَمْ يَكُونُ مِنَ الطَّلاَقِ ؟

خلع کتنی طلاقوں کے قائم مقام ہے؟

(۱۸۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جُمْهَانَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا ، فَجَعَلَهَا عُثْمَانُ تَطْلِيقَةً ، وَمَا سَمَّى.

(۱۸۷۴۳) حضرت جمہان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طلاق قرار دیا۔

(۱۸۷٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَلَعَ جُمْهَانُ الأَسْلَمِيُّ امْرَأَةً ، ثُمَّ نَدِمَ وَنَدِمَتْ، فَأَتَوْا عُثْمَانَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيْتَ. (شافعی ١٦٥۔ بیهقی ٣١٦)

(۱۸۷۴۴) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہان اسلمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت سے خلع کیا، پھر دونوں کو افسوس ہوا، دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہے، البتہ اگر طلاق کی تعداد مقرر کردو تو وہ مقرر کردہ کے

مطابق ہے۔

(۱۸۷۴۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جُمْهَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۴۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے۔

(۱۸۷۴٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : كَانَ أَبِي يَجْعَلُ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

(۱۸۷۴۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد خلع کو ایک طلاق قرار دیتے تھے۔

(۱۸۷٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً. (عبدالرزاق ۱۱۷۵۸)

(۱۸۷۴۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع کو ایک طلاق قرار دیا۔

(۱۸۷٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۴۸) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے۔

(۱۸۷٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ : لاَ تَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، إِلاَّ فِي فِدْيَةٍ ، أَوْ إِيلاَءٍ ، إِلاَّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ هَاشِمٍ قَالَ : عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

(۱۸۷۴۹) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک طلاقِ بائنہ صرف خلع اور ایلاء میں ہوتی ہے۔

(۱۸۷٥۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَجَابِرٌ ، عَنْ عَامِرٍ. (ح) وَعَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۰) حضرت ابراہیم، حضرت عامر، حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَالإِيلاَءُ وَالْمُبَارَأَةُ كَذَلِكَ.

(۱۸۷۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے اور اسی طرح ایلاء اور مباراۃ بھی۔

(۱۸۷٥۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. (ح) وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ قَالاَ : أَخْذُهُ الْمَالَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا خَلَعَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ مِنْ عُنُقِهِ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْهُ.

(۱۸۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے خواہ عورت خود اختیار کرے۔

(۱۸۷۵٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى قَالَ :قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ ، إِنْ شَائَتْ تَزَوَّجَتْهُ بِصَدَاقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۵۴) حضرت قبیصہ بن ذویب ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے، اگر عورت چاہے تو نئے مہر پر نکاح کر لے۔

(۱۸۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ خُلْعٍ أُخِذَ عَلَيْهِ فِدَاءٌ فَهُوَ طَلاَقٌ، وَهُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۵) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں ہر وہ خلع جس کا عوض لیا گیا وہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :كُلُّ خُلْعٍ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۶) حضرت شریح ریشید فرماتے ہیں کہ ہر خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۷) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۸) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۹) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ :فِي قِرَائَةِ أُبَيٍّ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۶۰) حضرت ابی ریشید کی قراءت میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كُلُّ مُفْتَدِيَةٍ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا، لاَ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا إِلاَّ أَنْ تَشَاءَ.

(۱۸۷۶۱) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ ہر وہ عورت جس کے نفس کا فدیہ دیا گیا ہو وہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، وہ اپنی مرضی سے ہی پہلے خاوند کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

(۱۸۷٦٢) حَدَّثَنَا مَخلَد بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۶۲) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

(۱۸۷۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۶۴) حضرت ابو سلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَمَا اشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ مِنَ

الطَّلاَقِ فَهُوَ لَهَا.

(۱۸۷۶۵) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے، اور اگر عورت نے کسی طلاق کی شرط لگائی تو وہ بھی ہو جائے گی۔

(۱۰۷) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْخُلْعَ طَلاَقًا

جو حضرات خلع کو طلاق نہیں سمجھتے

(۱۸۷٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ فُرْقَةٌ وَفَسْخٌ ، لَيْسَ بِطَلاَقٍ ، ذَكَرَ اللَّهُ الطَّلاَقَ فِي أَوَّلِ الآيَةِ ، وَفِي آخِرِهَا ، وَالْخُلْعُ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَلَيْسَ بِطَلاَقٍ قَالَ الله : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ .

(۱۸۷٦٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلع صرف جدائی اور فسخ نکاح ہے یہ طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کا آیت کے شروع اور آخر میں تذکرہ فرمایا ہے درمیان میں خلع کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة ۲۲۹]

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ ، كَيْفَ هِيَ ؟

خلع یافتہ عورت کی عدت

(۱۸۷٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷٦٧) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا اور حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت مطلقہ کی طرح ہے۔

(۱۸۷٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، وَهُوَ أَوْلَى بِخِطْبَتِهَا فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷٦٨) حضرت عروہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور خلع کرنے والا خاوند عدت میں پیامِ نکاح کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۷٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ، فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷٦٩) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ مرد وعورت کے درمیان ہونے والی ہر جدائی میں عدت طلاق یافتہ عورت کی عدت

جیسی ہوگی۔

(١٨٧٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۸۷۷۰) حضرت حسن ریٹیلیز بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٨٧٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : عِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۸۷۷۱) حضرت سالم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض عدت گزارے گی۔

(١٨٧٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : عِدَّتُهَا ثَلاَثُ قُرُوءٍ.

(۱۸۷۷۲) حضرت شعبی ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ اس کی عدت تین حیض ہے۔

(١٨٧٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ ، عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ کی عدت طلاق یافتہ کی عدت کے برابر ہے۔

(١٨٧٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَأَبِي عِيَاضٍ ، وَخِلاَسٍ ، قَالُوا : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ، وَعِدَّةُ الْمُلاَعَنَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۷۴) حضرت سعید، ابو عیاض اور خلاس ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ اور لعان کردہ عورت کی عدت مطلقہ کی عدت کی طرح ہے۔

(١٨٧٧٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَغَيْرِهِم ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ : ثَلاَثَةُ قُرُوءٍ.

(۱۸۷۷۵) بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ کی عدت طلاق یافتہ کی طرح تین حیض ہے۔

(١٠٩) مَنْ قَالَ عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ

جن حضرات کے نزدیک خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے

(١٨٧٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۷۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(١٨٧٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(١٨٧٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ

زَوْجِهَا ، فَأَتَى عَمُّهَا عُثْمَانَ فَقَالَ :تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ ؟ قَالَ :تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ :تَعْتَدُّ ثَلاثَ حِيَضٍ ، حَتَّى قَالَ هَذَا عُثْمَانُ ، فَكَانَ يُفْتِي بِهِ وَيَقُولُ :خَيْرُنَا وَأَعْلَمُنَا.

(۱۸۷۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رُبَیّع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لے لی، ان کے چچا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے خلع یافتہ کی عدت تین حیض ہونے کے قائل تھے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس حکم کے بعد ایک حیض کے عدت ہونے کے قائل ہو گئے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ ہم سے بہتر اور ہم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

(۱۸۷۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَعِيدِ بْنِ حَمَلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ ، قَضَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيلَةَ ابْنَةِ سَلُولٍ.

(ابو داؤد ۲۲۰۶۔ عبدالرزاق ۱۱۸۵۸)

(۱۸۷۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے، اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ بنت سلول رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا تھا۔

(۱۸۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۸۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ فَأُمِرَتْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۸۷۸۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رُبَیّع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لی اور پھر ایک حیض عدت گزارنے کا انہیں حکم دیا گیا۔

(۱۱۰) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ، أَيْنَ تَعْتَدُّ ؟

خلع یافتہ عورت عدت کہاں گزارے گی؟

(۱۸۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْمُخْتَلِعَةِ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ، لأَنَّهُ إِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا.

(۱۸۷۸۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی تاکہ اگر وہ چاہے تو رجوع کر لے۔

(۱۸۷۸۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا ، فَأَتَى مُعَوِّذٌ

عُثْمَانَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ :أَتَنْتَقِلُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، تَنْتَقِلُ.

(۱۸۷۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لی تو (ربیع کے والد) حضرت معوذ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا کہ کیا وہ وہاں سے منتقل ہو سکتی ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں وہ اس گھر سے منتقل ہو سکتی ہیں۔

(۱۱۱) مَا قَالُوا فِي الْخُلْعِ ، يَكُونُ دُونَ السُّلْطَانِ ؟

کیا سلطان کی مداخلت کے بغیر خلع ہو سکتی ہے؟

(۱۸۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :أُتِيَ بِشر بْنُ مَرْوَانَ فِي خُلْعٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، فَلَمْ يُجِزْهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شِهَابٍ الْخَوْلاَنِيُّ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ فِي خُلْعٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، فَأَجَازَهُ.

(۱۸۷۸۴) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بشر بن مروان کے پاس میاں بیوی کے درمیان خلع کا ایک مسئلہ لایا گیا، بشر نے اس کی اجازت نہ دی، تو حضرت عبداللہ بن شہاب خولانی رحمہ اللہ نے بشر سے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا، ان کے پاس خلع کا ایک مسئلہ لایا گیا تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تھی۔

(۱۸۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ خُلْعًا دُونَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۵) حضرت شریح رحمہ اللہ نے سلطان کی مداخلت کے بغیر خلع کی اجازت دی ہے۔

(۱۸۷۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ ؛ أَنَّ عَمَّهَا خَلَعَهَا مِنْ زَوْجِهَا ، وَكَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، دُونَ عُثْمَانَ ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عُثْمَانُ.

(۱۸۷۸۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے چچا نے انہیں ان کے خاوند سے خلع لے کر دی، ان کا خاوند شراب پیا کرتا تھا، یہ خلع انہوں نے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مداخلت کے بغیر لی، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے جائز قرار دیا۔

(۱۸۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الْخُلْعُ جَائِزٌ دُونُ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے بغیر بھی جائز ہے۔

(۱۸۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ :الْخُلْعُ جَائِزٌ دُونَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے بغیر بھی جائز ہے۔

(۱۸۷۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانُوا يَخْتَلِعُونَ عِنْدَنَا دُونَ السُّلْطَانِ ، فَإِذَا رُفِعَ

إِلَى السُّلْطَانِ أَجَازَهُ.

(۱۸۷۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس بغیر سلطان کے خلع کیا کرتے تھے، جب معاملہ سلطان کے پاس پیش ہوتا تو وہ بھی اس کی اجازت دے دیتے۔

(۱۱۲) من قَالَ هُوَ عِنْدَ السُّلْطَانِ

جن حضرات کے نزدیک خلع کے لئے سلطان کے پاس جانا ضروری ہے

(۱۸۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ عِنْدَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے پاس ہی ہوگی۔

(۱۸۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ قَالَ : إِنْ كَانَتْ نَاشِزًا ، أَمَرَهُ السُّلْطَانُ أَنْ يَخْلَعَ.

(۱۸۷۹۱) حضرت سعید بن جبیر خلع لینے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر عورت نافرمان ہو تو سلطان مرد کو خلع کا حکم دے گا۔

(۱۱۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، مَنْ قَالَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ

اگر ایک آدمی خلع کرنے کے بعد عورت کو طلاق دے تو جن حضرات کے نزدیک طلاق نافذ ہو جائے گی

(۱۸۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولاَنِ فِي الَّتِي تَفْتَدِي مِنْ زَوْجِهَا : لَهَا طَلاَقٌ مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۷۹۲) حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي فَضَالَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ طَلاَقٌ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۳) حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ أَحَدُهُمَا : لَيْسَ طَلاَقُهُ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ الآخَرُ : مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ فَإِنَّ الطَّلاَقَ يَلْحَقُهَا.

(۱۸۷۹۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد طلاق کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہے، ایک فرماتے ہیں کہ اس طلاق کی کوئی حیثیت نہیں جبکہ دوسرے فرماتے ہیں کہ عدت میں طلاق موثر ہوگی۔

(۱۸۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۷۹۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَجْرِي عَلَيْهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ :أَخْذُهُ الْمَالَ تَطْلِيقَةٌ ، وَكَلاَمُهُ بِالطَّلاَقِ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کرنے کے بعد اگر عورت کو طلاق دی تو آدمی کا مال لینا ایک طلاق ہے اور طلاق کا کہنا دوسری طلاق ہے۔

(۱۸۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَخِلاَسٍ قَالاَ : يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَمَا أَتْبَعَ مِنَ الطَّلاَقِ ، فَإِنَّهُ يَلْحَقُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے، خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ :ذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنْهَا.

(۱۸۸۰۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی خلع کے بعد اپنے بیوی کو طلاق دے دے تو یہ اسے بیوی سے اور زیادہ دور کرنے والی چیز ہے۔

(۱۸۸۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:يَلْزَمُ الْمُطَلَّقَةَ الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۸۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُبَارِءُ زَوْجَهَا فَيُطَلِّقُهَا ، قَالاَ : يَقَعُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا . قَالَ سُفْيَانُ : نَرَى أَنَّهُ يَقَعُ.

(۱۸۸۰۲) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلع کے بعد اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو عدت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ ہماری رائے بھی یہی ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۸۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، قَالَ : يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۸۰۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۱۴) من قَالَ لاَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ

جن حضرات کے نزدیک خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(۱۸۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۸۰۴) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَلْحَقُهَا طَلاَقُهُ إيَّاهَا ، مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ بَائِنَةً.

(۱۸۸۰۵) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ : لاَ يَقَعُ عَلَيْهَا طَلاَقُ زَوْجِهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ بَائِنَةً.

(۱۸۸۰۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لاَ يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّة.

(۱۸۸۰۷) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَطَاوُوسٍ قَالاَ : إذَا خَلَعَ ثُمَّ طَلَّقَ ، لَمْ يَقَعْ طَلاَقُهُ.

(۱۸۸۰۸) حضرت شعبی ؒ اور حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ الْمُخْتَلِعَةَ لاَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۸۰۹) حضرت عکرمہ ویشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَابْنِ ثَوْبَانَ ، قَالاَ : إِنْ طَلَّقَهَا فِي مَجْلِسِهِ لَزِمَهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۱۸۸۱۰) حضرت ابو سلمہ ویشید اور حضرت ابن ثوبان ویشید فرماتے ہیں کہ اگر خلع کی مجلس میں طلاق دی تو واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱۱۵) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، تَكُونُ لَهَا نَفَقَةٌ ، أَمْ لاَ ؟

خلع لینے والی عورت کا نفقہ عدت کے دوران مرد پر لازم ہوگا یا نہیں؟

(۱۸۸۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۸۱۱) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ، لأَنَّهَا لَوْ شَائَتْ تَزَوَّجَتْ زَوْجَهَا فِي عِدَّتِهَا تَزَوَّجَتْهُ.

(۱۸۸۱۲) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا کیونکہ اگر وہ چاہے تو عدت میں اپنے شوہر سے شادی کر سکتی ہے۔

(۱۸۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْمُخْتَلِعَةِ لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۸۸۱۳) حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا۔

(۱۸۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمُخْتَلِعَةِ : لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ : كَيْفَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَأْخُذُ مِنْهَا ؟.

(۱۸۸۱۴) حضرت شعبی ویشید سے سوال کیا گیا کہ کیا خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا انہوں نے فرمایا کہ وہ اس پر کیسے خرچ کر سکتا ہے حالانکہ مرد نے عورت سے پیسے وصول کئے ہیں۔

(۱۸۸۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ وَلاَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةٌ.

(۱۸۸۱۵) حضرت حسن ویشید فرمایا کرتے تھے کہ خلع لینے والی عورت کے لئے اور اس عورت کے لئے جسے تین طلاقیں دی جا چکی

ہوں رہائش اور نفقہ نہیں ہے۔

(۱۸۸۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيد ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُبَارِئَةِ نَفَقَةٌ.

(۱۸۸۱٦) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی اور نکاح سے فارغ ہو جانے والی عورت کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

(۱۱٦) مَا قَالُوا فِي مُتْعَةِ الْمُخْتَلِعَةِ ؟

خلع لینے والی عورت کے متعہ کے بارے میں علماء کی آراء

(۱۸۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لِلْمُمَلَّكَةِ ، وَالْمُخَيَّرَةِ ، وَالْمُخْتَلِعَةِ ، مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۱۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو اس کے معاملے کا مالک بنا دیا گیا ہو، یا اسے اختیار دے دیا گیا ہو یا اس نے خلع لی ہو، ایسی عورت کو متعہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۱۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو متعہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ، كَيْفَ يُمَتِّعُهَا وَهُوَ يَأْخُذُ مِنْهَا؟

(۱۸۸۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو متعہ بھی نہیں ملے گا، وہ اسے کیسے متعہ دے حالانکہ وہ اس سے مال لے رہا ہے۔

(۱۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ ، إلاَّ الْمُخْتَلِعَةَ.

(۱۸۸۲۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کے علاوہ ہر طلاق یافتہ کے لئے متعہ ہے۔

(۱۸۸۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کے لئے متعہ نہیں ہے۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، أَلِزَوْجِهَا أَنْ يُرَاجِعَهَا ؟

خلع یافتہ عورت کا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۸۸۲۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَبِيب بْنِ مِهْرَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِبَقِيَّةِ مَهْرٍ كَانَ لَهَا عَلَيْهِ ، فَهَلْ لَهُمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَكَرَ فِيهَا طَلاَقًا بِمَهْرٍ جَدِيدٍ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ مَاهَانَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ بِكُوزٍ مِنَ الْمَاءِ.

(۱۸۸۲۲) حضرت حبیب بن مہران ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت نے

اپنے خاوند سے باقی ماندہ مہر کے عوض خلع کی تو کیا وہ رجوع کر سکتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر طلاق کا ذکر نہ کیا ہو نئے مہر کے ساتھ رجوع کر سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ماہان ولیٹھیڈ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں خواہ پانی کی ایک صراحی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً عَلَى جُعْلٍ ، فَلَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ.

(۱۸۸۲۳) حضرت عامر ولیٹھیڈ اور حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو کسی عوض کے بدلے ایک طلاق دے دی تو وہ رجوع کا حق نہیں رکھتا، بلکہ پیامِ نکاح بھجوائے گا۔

(۱۸۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : صَاحِبُهَا أَوْلَى بِخِطْبَتِهَا فِي الْعِدَّةِ

(۱۸۸۲۴) حضرت ہشام ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے کہ خلع یافتہ عورت کا خاوند عدت کے دوران پیامِ نکاح بھجوانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَلَعَهَا ثُمَّ نَدِمَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا ، لَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِ ، إِلَّا بِخِطْبَةٍ.

(۱۸۸۲۵) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب مرد نے عورت کو خلع کے ذریعے طلاق دی، پھر دونوں کو ندامت ہوئی، جبکہ عورت اپنی عدت میں ہو تو وہ پیامِ نکاح کے بغیر رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۸۸۲٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَا يَتَزَوَّجُهَا بِأَقَلَّ مِمَّا أَخَذَ مِنْهَا.

(۱۸۸۲۶) حضرت زہری ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جو کچھ آدمی نے بیوی سے لیا ہے اس سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱۸۸۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولُ فِي الْمُخْتَلِعَةِ : إِذَا قَبِلَ مِنْهَا زَوْجُهَا الْفِدْيَةَ ، ثُمَّ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : يَتَزَوَّجُهَا وَيُسَمِّي لَهَا مَهْرًا جَدِيدًا.

(۱۸۸۲۷) حضرت میمون بن مہران ولیٹھیڈ مختلعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خاوند نے اس سے فدیہ قبول کر لیا پھر اس کے بعد پیامِ نکاح بھجوایا تو وہ شادی کر سکتا ہے لیکن نیا مہر مقرر کرے گا۔

(۱۸۸۲۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِذَا أَرَادَ زَوْجُهَا مُرَاجَعَتَهَا ، قَالَ : يَخْطُبُهَا بِمَهْرٍ جَدِيدٍ. (دارقطنی ۲۷۶۔ بیہقی ۳۱۴)

(۱۸۸۲۸) حضرت حسن ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کا خاوند اگر اس سے رجوع کرنا چاہے تو نئے مہر کے ساتھ پیامِ نکاح بھجوائے گا۔

(۱۱۸) من كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں

(۱۸۸۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا ، قَالَ :تَرُدِّينَ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتِ مِنْهُ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، وَأَزِيدُهُ ، قَالَ :أَمَّا زِيَادَةً فَلاَ.

(۱۸۸۲۹) حضرت عطاء ولیٹی فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی، آپ نے فرمایا کہ جو تم نے اس سے لیا تھا اسے واپس دے دیا؟ اس نے کہا ہاں میں نے زیادہ دے دیا، آپ نے فرمایا کہ زیادتی نہیں کر سکتی۔

(۱۸۸۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۱) حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۸۳۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۲) حضرت طاؤس ولیٹی فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا ، فَإِنْ أَخَذَ رَدَّ عَلَيْهَا.

(۱۸۸۳۳) حضرت عکرمہ ولیٹی فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں، اگر لیا تو واپس دینا ہوگا۔

(۱۸۸۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۴) حضرت حسن ولیٹی فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۵) حضرت زہری ولیٹی اور حضرت حسن ولیٹی فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالُوا :لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا زَوْجُهَا إِلاَّ مَا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۶) حضرت زہری، حضرت عطاء اور حضرت عمرو بن شعیب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(١٨٨٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(١٨٨٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(١٨٨٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَكَرِهَا أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا کہ مہر سے زیادہ معاوضہ خلع کے لئے لینا درست نہیں۔

(١٨٨٤٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَنْ خَلَعَ امْرَأَتَهُ فَأَخَذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا ، فَلَمْ يُسَرِّحْ بِإِحْسَانٍ.

(۱۸۸۴۰) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی بیوی سے مہر سے زیادہ معاوضہ لیا اس نے احسان کے ساتھ رخصت نہیں کیا۔

(١٨٨٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(١٨٨٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ : كَيْفَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمُخْتَلِعَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا فَوْقَ مَا أَعْطَاهَا ، فَقَالَ رَجَاءٌ : قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ : اقْرَأِ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾.

(۱۸۸۴۲) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ خلع یافتہ کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ وہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ مہر سے زیادہ معاوضہ خلع لے۔ حضرت رجاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہ قبیصہ بن ذؤیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد والی آیت پڑھو جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود پر قائم نہیں رہ سکیں گے تو دونوں پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کچھ فدیہ دے دے۔

(۱۱۹) من رَخَّصَ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

جن حضرات کے نزدیک مہر سے زیادہ بدلِ خلع دینا درست ہے

(۱۸۸۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ كَثِيرٍ ، مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ نَاشِزٍ ، فَأَمَرَ بِهَا إِلَى بَيْتٍ كَثِيرِ الزِّبْلِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ دَعَاهَا ، فَقَالَ : كَيْفَ وَجَدْتِ ؟ فَقَالَتْ : مَا وَجَدْتُ رَاحَةً مُذْ كُنْتُ عِنْدَهُ ، إِلَّا هَذِهِ اللَّيَالِيَ الَّتِي حُبِسْتُهَا ، قَالَ : اخْلَعْهَا وَلَوْ مِنْ قُرْطِهَا.

(۱۸۸۴۳) حضرت کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خاوند کی نافرمان ایک عورت لائی گئی، آپ نے اسے تین دن کے لئے بند کروادیا، پھر اسے بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم نے کیسا محسوس کیا؟ اس نے کہا جب سے میری اس شخص سے شادی ہوئی ہے اس کے بعد سے لے کر اب تک مجھے صرف انہی دنوں میں راحت ملی ہے جن دنوں میں میں یہاں قید رہی ہوں، آپ نے اس کے خاوند سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو خواہ اس کے کان کی ایک بالی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَطَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : اخْلَعْهَا بِمَا دُونَ عِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرلو خواہ اس کے بال باندھنے والے کپڑے سے کم چیز کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ مَوْلَاةً لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا ، حَتَّى اخْتَلَعَتْ بِبَعْضِ ثِيَابِهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ.

(۱۸۸۴۵) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی ایک مولاہ خاتون نے اپنے خاوند سے اپنی تمام چیزوں حتیٰ کہ اپنے بعض کپڑوں کے بدلے خلع لی، اور جب یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس سے منع نہ فرمایا۔

(۱۸۸٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَخْتَلِعُ حَتَّى بِعِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت مرد سے خلع لے سکتی ہے خواہ بال باندھنے کا کپڑا تک دینا پڑے۔

(۱۸۸٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۸۴۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَأْخُذُ مِنْهَا حَتَّى عِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۸) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوند خلع کے عوض عورت سے ہر چیز حتیٰ کہ اس کے بال باندھنے کا کپڑا بھی لے

سکتا ہے۔

(۱۸۸٤۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَخْتَلِعَ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۴۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی مہر سے زیادہ عوض لے کر بھی خلع کرے تو درست ہے۔

(۱۲۰) فِي الْمَرْأَةِ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِهَا ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، أَيُّ شَيْءٍ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لی، پھر وہ اسی سے شادی کرتا ہے اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت کو کتنا مہر ملے گا؟

(۱۸۸۵۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ بِخُلْعٍ ، أَوْ إِيلاَءٍ ، فَتَزَوَّجَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۸۸۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند سے خلع یا ایلاء کے ذریعے جدا ہوئی، پھر آدمی نے اسی عورت سے شادی کی اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ ، وَعَلَيْهَا عِدَّةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ.

(۱۸۸۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دیتا ہے، پھر آدمی نے اسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کی اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا اور عورت پر پوری عدت لازم ہوگی۔

(۱۸۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ ، وَقَالَ : وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۸۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یونہی منقول ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةً.

(۱۸۸۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا اور عورت پر پوری عدت لازم ہوگی۔

(۱۲۱) من قَالَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا

(۱۸۸۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَبِينُ مِنْ زَوْجِهَا بِتَطْلِيقَةٍ ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۸۸۵۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند سے ایک یا دو طلاقوں کے ذریعہ بائنہ ہوئی اور پھر آدمی نے اسی عورت سے شادی کر لی اور پھر اسے طلاق دے دی اور دخول نہ کیا تو عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ فَبَانَتْ مِنْهُ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ؟ قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ.

(۱۸۸۵۵) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، وہ اس سے جدا ہوئی اور اس نے اس کی عدت میں اس نے نکاح کیا اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو آدھا مہر ملے گا اور اس پر عدت نہیں ہوگی۔

(۱۸۸۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : إِذَا خَلَعَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَتُكْمِلُ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ.

(۱۸۸۵۶) حضرت عکرمہ ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے خلع کیا اور پھر عدت میں اس سے شادی کر لی اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور عورت باقی عدت کو مکمل کرے گی۔

(۱۸۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۸۸۵۷) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِذَا قَبِلَ مِنْهَا زَوْجُهَا الْفِدْيَةَ ، ثُمَّ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : يَتَزَوَّجُهَا وَيُسَمِّي لَهَا صَدَاقًا ، فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، قَالَ جَعْفَرٌ : وَكَانَ غَيْرُ مَيْمُونٍ يَقُولُ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۸۸۵۸) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے بیوی سے خلع کا فدیہ لے لیا پھر اسے نکاح کا پیغام بھجوایا اور اس سے شادی کی اور مہر مقرر کیا پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو عورت کو آدھا مہر ملے گا۔ حضرت جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون ؒ کے علاوہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ، فَمَاتَ فِي الْعِدَّةِ ؟

اگر ایک عورت نے خاوند کے مرض الموت میں اس سے خلع لی اور پھر وہ عدت میں مر گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ ، ثُمَّ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ ، فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۸۸۵۹) حضرت حارث عکلی ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے خاوند کے مرض الموت میں اس سے خلع لی اور پھر وہ عدت میں مر گیا تو عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

(۱۸۸٦۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۸٦۰) حضرت شعبی ریلیٹیلیہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸٦۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ، عَنْ سِمَاكِ ابْنِ عِمْرَانَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ سَأَلَ قَبِيصَةَ عَنِ الْمُخْتَلِعَةِ يَتَوَارَثَانِ؟ قَالَ: لاَ، لأَنَّهَا افْتَدَتْ بِمَالِهَا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهَا.

(۱۸۸٦۱) حضرت سماک بن عمران ریلیٹیلیہ کہتے ہیں کہ عبد الملک نے قبیصہ ریلیٹیلیہ سے سوال کیا کہ خلع کرنے والے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں کیونکہ عورت نے اپنی خوشی سے اسے اپنے مال کا فدیہ دیا ہے۔

(۱۳۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ، فَتَمْضِي أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، مَنْ قَالَ هُوَ طَلاَقٌ

ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور پھر اس کو چار مہینے گذر گئے تو جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ایک طلاق ہے

(۱۸۸٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالاَ فِي الإِيلاَءِ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۸٦۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایلاء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے اور اس کے بعد عورت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ آلَى مِنَ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۸۶۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۸٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا آلَى ، فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۸۶۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۸٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ : إذَا آلَى فَلَمْ يَفِيءْ حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ الأَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۵) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت نے مرد کے ساتھ ایلاء کیا اور ایفاء نہ کیا اور چار مہینے گذر گئے تو عورت کو ایک طلاق بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۸٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدًا أَمِيرَ مَكَّةَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ مَلَكَتْ أَمْرَهَا ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۸۸۶۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیرِ مکہ نے حضرت سعید رحمہ اللہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو عورت اپنے معاملہ کی مالک ہو جاتی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۸٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَزِيمَةُ الطَّلاَقِ انْقِضَاءُ الأَرْبَعَةِ الأَشْهُرِ ، وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ. (بیہقی ۳۷۹)

(۱۸۸۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کی عزیمت چار مہینوں کا گذر جانا ہے۔

(۱۸۸٦۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۸٦۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۹) حضرت قبیصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنِ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالاَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۸۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ كَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً ، فَأَخْبَرْتُ شُرَيْحًا بِقَوْلِ مَسْرُوقٍ ، فَقَالَ بِهِ.

(۱۸۸۷۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء کہ چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، حضرت شریح رحمہ اللہ کو جب حضرت مسروق رحمہ اللہ کے اس قول کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی درست ہے۔

(۱۸۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۸۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۸۷۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۸۷۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : آلَى ابْنُ أَنَسٍ مِنَ امْرَأَتِهِ ، فَلَبِثَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ إِذْ ذَكَرَ ، فَأَتَى ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَعْلِمْهَا أَنَّهَا قَدْ مَلَكَتْ أَمْرَهَا ، فَأَتَاهَا فَأَخْبَرَهَا ، فَقَالَتْ : فَأَنَا أَهْلُكَ ، وَأَصْدَقُهَا رِطْلاً.

(۱۸۸۷۶) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، وہ عورت چھ مہینے تک ٹھہری رہی، ایک مرتبہ وہ آدمی ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ اسے ایلاء یاد آ گیا، وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان

سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس عورت کو بتادو کہ وہ اپنے معاملے کی خود مالک بن گئی ہے، وہ آدمی اس کے پاس آیا اور اسے خبر دی، اس عورت نے کہا کہ میں تیری ہی بیوی ہوں اور آدمی نے اس عورت کو ایک رطل مہر دیا۔

(۱۸۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ عِنْدَ أَيُّوبَ :سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، وَسَالِمًا عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالاَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۸۷۷) حضرت جریر ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب ویٹھیڈ کے پاس موجود حضرت ابوقلابہ ویٹھیڈ کے خط میں پڑھا ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ ویٹھیڈ اور حضرت سالم ویٹھیڈ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَيَخْطُبُهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّتِهَا ، وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۸۷۸) حضرت عطاء ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے، عدت میں اس کا خاوند اس عورت کو پیامِ نکاح بھجوا سکتا ہے کوئی اور نہیں بھجوا سکتا۔

(۱۲۴) فِي الْمُولِي يُوقَفُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ چار مہینے گذرنے کے بعد حکم ایلاء کرنے والے (مُولی) پر موقوف ہوگا

(۱۸۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بْنِ حَرْبٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوقِفُهُ بَعْدَ الأَرْبَعَةِ حَتَّى يُبَيِّنَ رَجْعَةً ، أَوْ طَلاَقًا.

(۱۸۸۷۹) حضرت عمرو بن سلمہ بن حرب ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چار مہینے گذرنے کے بعد ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف رکھتے تھے کہ وہ خود بیان کرے کہ رجوع ہے یا طلاق ہے۔

(۱۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَوْقَفَهُ.

(۱۸۸۸۰) حضرت عبدالرحمن بن ابن ابی لیلیٰ ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف قرار دیا۔

(۱۸۸۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ؛ عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يُوقَفُ عِنْدَ الأَرْبَعَةِ حَتَّى يُبَيِّنَ طَلاَقًا ، أَوْ رَجْعَةً.

(۱۸۸۸۱) حضرت مروان ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چار مہینے گذرنے کے بعد ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف رکھتے تھے کہ وہ خود بیان کرے کہ رجوع ہے یا طلاق ہے۔

(۱۸۸۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أُوقِفُهُ بَعْدَ الأَرْبَعَةِ ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ ، وَقَالَ مَرْوَانُ : لَوْ وُلِّيتُ لَفَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

(۱۸۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حکم کو مُولی پر موقوف رکھوں گا کہ وہ چاہے تو رجوع کر لے اور چاہے تو طلاق دے دے، مروان کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس یہ معاملہ لایا جائے تو میں بھی یہی کروں گا۔

(۱۸۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اہلِ مدینہ سے فرمایا کرتے تھے کہ حکم مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ أَوْقَفَهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ.

(۱۸۸۸۴) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان نے ایلاء کے حکم کو چھ مہینے بعد مُولی کے فیصلے پر موقوف رکھا۔

(۱۸۸۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۵) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ سے نقل کرتے ہیں کہ حکم کو مُولی پر موقوف رکھا جائے گا۔

(۱۸۸۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ : الأُمَرَاءُ يَقْضُونَ فِي ذَلِكَ.

(۱۸۸۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں امراء فیصلہ کریں گے۔

(۱۸۸۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالُوا: فِي الإِيلاَءِ يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي الْمُولِي : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ إِلاَّ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ ، إِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يَعْزِمَ.

(۱۸۸۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے صرف وہی کرنا حلال ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چاہے تو رجوع کر لے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : يُوقَفُ الْمُولِي.

(۱۸۸۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ وُقِفَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ الأَشْهُرِ فَيُقَالُ لَهُ :اتَّقِ اللَّهَ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَ طَلاَقًا يُعْرَفُ.

(۱۸۸۹۱) حضرت شعبی ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو چار مہینے گذرنے سے پہلے اس سے کہا جائے گا کہ اللہ سے ڈرو یا تو رجوع کرلو اور چاہو تو طلاق دے دو۔

(۱۸۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، بِنَحْوِهِ.

(۱۸۸۹۲) حضرت ابراہیم ویلیٹیڈ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يُوقَفُ الْمُوْلِي عِنْدَ انْقِضَاءِ الأَرْبَعَةِ ، فَإِنْ فَاءَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَفِيءْ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۹۳) حضرت ابراہیم ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ چار مہینے گذرنے کے بعد مُولی سے تفتیش کی جائے گی کہ اگر رجوع کرلے تو یہ اسی کی بیوی رہے گی اور اگر رجوع نہ کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸۸۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ.

(۱۸۸۹۴) حضرت سعید بن مسیب ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۸۸۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :الإِيلاَءُ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، يُوقَفُ.

(۱۸۸۹۵) حضرت محمد بن کعب ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ایلاء کوئی چیز نہیں، فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُئِلَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ قَالَ : يُوقَفُ فَيُقَالُ لِلَّذِي يَسْأَلُهُ :هَلْ طَلَّقْتَ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ يَدْعُو الإِمَامُ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُفَارِقَ.

(۱۸۸۹۶) حضرت حنظلہ ویلیٹیڈ کہتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد ویلیٹیڈ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ایلاء کا فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا کہ اس سے سوال کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ امام بلائے گا اور پھر اس کے سامنے چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۲٥) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الإِيلاَءَ طَلاَقًا

جو حضرات ایلاء کو طلاق نہیں سمجھتے تھے

(۱۸۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ فِي الإِيلاَءِ طَلاَقًا.

(۱۸۸۹۷) حضرت ابو مجلز ایلاء کو طلاق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۸۹۸) حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ :الإِيلاَءُ مَعْصِيَةٌ ، وَلاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۸۹۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایلاء ایک معصیت ہے اور اس سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ :قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ عِنْدَ أَيُّوبَ :سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالاَ :مَعْصِيَةٌ ، وَلَيْسَ بِطَلاَقٍ.

(۱۸۹۰۰) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء معصیت ہے طلاق نہیں ہے۔

(۱۳۶) من قَالَ إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ، فَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَدَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گزر جائیں تو عورت پر عدت گزارنا ضروری ہے

(۱۸۹۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالاَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَدَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے اور عورت پر تین حیض عدت گزارنا لازم ہوگا۔

(۱۸۹۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَتَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۹۰۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے اور عورت پر تین حیض عدت گزارنا لازم ہوگا۔

(۱۸۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :تَعْتَدُّ بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۹۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کردہ عورت چار مہینے کے بعد مطلقہ والی عدت گزارے گی۔

(۱۸۹۰۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :إذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، إذَا كَانَتْ لاَ تَحِيضُ.

(۱۸۹۰۴) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

(۱۸۹۰۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَتَسْتَقْبِلُ الْعِدَّةَ.

(۱۸۹۰۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو ایک طلاق ہوگئی اور وہ عدت نئے سرے سے گزارے گی۔

(۱۸۹۰۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ.

(۱۸۹۰۶) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر عدت لازم نہیں ہے۔

(۱۸۹۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ كَيْفَ تَعْتَدُّ ؟ قَالَ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۰۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو وہ تین حیض عدت کے گزارے گی۔

(۱۳۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي دُونَ الأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ بِإِيلاَءٍ

جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء شرعی ایلاء نہیں ہے

(۱۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِذَا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ شَهْرًا ، أَوْ شَهْرَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، مَا لَمْ يَبْلُغِ الْحَدَّ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایک مہینے، دو مہینے یا تین مہینے کا ایلاء کیا یعنی اتنا جو چار مہینے کی حد کو نہ پہنچے تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الأَرْبَعَةِ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے سے کم بیوی سے دور رہنے کی قسم کھائی تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الأَرْبَعَةِ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۱۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے سے کم بیوی سے دور رہنے کی قسم کھائی تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لاَ يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، فَتَرَكَهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ مُولِيًا.

(۱۸۹۱۱) حضرت شعبی ریشیمہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے قسم کھائی کہ وہ تین ماہ تک بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور اسے چھوڑے رکھا اور چار مہینے گذر گئے تو یہ ایلاء نہیں ہوگا۔

(۱۲۸) من قَالَ إذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الأَرْبَعِ فَهُوَ مُولٍ

جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء بھی شرعی ایلاء ہے

(۱۸۹۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ عشرًا ، فَأَوْقَعَهُ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ.

(۱۸۹۱۲) حضرت عبداللہ ریشیمہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دس دن کے لئے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اس پر ایلاء کا حکم نافذ ہوگا۔

(۱۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ شَهْرًا ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، إِنَّهَا تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۹۱۳) حضرت حسن ریشیمہ اور حضرت محمد ریشیمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایک مہینے تک کے لئے ایلاء کیا پھر چار مہینے گذر گئے تو ایک طلاقِ بائنہ پڑ گئی۔

(۱۸۹۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لاَ أَقْرَبُكِ الْيَوْمَ ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۸۹۱۴) حضرت حماد ریشیمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم! میں آج تیرے قریب نہیں آؤں گا اور پھر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء ہے۔

(۱۸۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ أَرْبَعَةٍ فَهُوَ مُولٍ.

(۱۸۹۱۵) حضرت ابراہیم ریشیمہ فرماتے ہیں کہ اگر چار مہینے سے کم کی قسم کھائی تو بھی ایلاء ہوگیا۔

(۱۸۹۱٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لاَ يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ شَهْرًا قَالَ : هُوَ مُولٍ.

(۱۸۹۱۶) حضرت حکم ریشیمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ وہ ایک ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا تو وہ ایلاء کرنے والا ہے۔

(۱۲۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُرِيدُ فَيَفِيءُ إِلَيْهَا فَيَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ مَرَضٌ، أَوْ عُذْرٌ فَيَفِيءُ بِلِسَانِهِ، مَنْ قَالَ هُوَ رَجْعَةٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر وہ اس قسم کو توڑنا چاہے لیکن کسی مرض یا عذر کی وجہ سے نہ توڑ سکے اور زبان سے ایلاء کی قسم کو توڑنے کا کہہ دے تو جن کے نزدیک یہ رجوع کے حکم میں ہے

(۱۸۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: آلَى رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ فَنُفِسَتِ امْرَأَتُهُ قَالَ: فَسَأَلْتُ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا فَقَالُوا: إِذَا فَاءَ بِلِسَانِهِ فَقَدْ فَاءَ.

(۱۸۹۱۷) حضرت ابوشعثاء ؒ کہتے ہیں کہ علاقے کے ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ عورت نفاس کا شکار ہوگئی تو میں نے اس بارے میں حضرت علقمہ، حضرت اسود اور حضرت مسروق ؒ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ جب زبان سے قسم توڑنے کو کہہ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(۱۸۹۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَنَعَهُ مِنْ جِمَاعِهَا مَرَضٌ، أَوْ شُغُلٌ، أَوْ عُذْرٌ مِنْهُ، أَوْ مِنْهَا، وَأَشْهَدَ عَلَى فَيْئِهِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۹۱۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، لیکن کسی مرض، مصروفیت یا عذر وغیرہ نے جماع سے روکے رکھا لیکن آدمی نے قسم سے رجوع پر گواہ بنالئے تو یہ کافی ہے۔

(۱۸۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: إِذَا رَاجَعَ بِلِسَانِهِ فَهِيَ رَجْعَةٌ.

(۱۸۹۱۹) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی نے اپنی زبان سے رجوع کرلیا تو یہ رجوع ہے۔

(۱۸۹۲۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِي الْمُولِي: إِذَا كَانَ مَرِيضًا، أَوْ كَانَ مُسَافِرًا، أَوْ كَانَتْ حَائِضًا أَشْهَدَ عَلَى فَيْئِهِ.

(۱۸۹۲۰) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بیوی سے ایلاء کیا، پھر وہ بیمار ہوگیا یا بیوی سے دور سفر میں تھا یا بیوی حائضہ ہوگئی تو وہ رجوع پر کسی کو گواہ بنالے۔

(۱۸۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ قَالاَ: إِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ يُعْذَرُ بِهِ فَأَشْهَدَ أَنَّهُ قَدْ فَاءَ إليها فَذَلِكَ لَهُ.

(۱۸۹۲۱) حضرت حسن ؒ اور حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو کوئی عذر ہو تو وہ عورت سے رجوع کرنے پر کسی کو گواہ بنالے۔

(۱۸۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إذَا آلَى الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ فَأَشْهَدَ أَنَّهُ قَدْ فَاءَ فَذَلِكَ لَهُ.

(۱۸۹۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کی اور رجوع پر گواہ بنالیا تو کافی ہے۔

(۱۳۰) من قَالَ لاَ فَيْءَ لَهُ إِلَّا الْجِمَاعُ

جن حضرات کے نزدیک بغیر جماع کے ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی

(۱۸۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :عَزِيمَةُ الطَّلَاقِ انْقِضَاءُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے عزم کا پختہ ہونا چار مہینوں کا گذرنا ہے اور ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ قَالاَ :لاَ فَيْءَ إِلَّا الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ فَيْءَ إلاَّ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لاَ فَيْءَ إلاَّ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالُوا :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :فَإِنْ كَانَ بِهِ عِلَّةٌ مِنْ كِبَرٍ ، أَوْ مَرَضٍ ، أَوْ حَبْسٍ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِمَاعِ ، فَإِنَّ فَيْئَهُ أَنْ يَفِيءَ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ.

(۱۸۹۳۰) حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اسے بڑھاپے کی وجہ سے کوئی عذر ہو، کوئی بیماری ہو، یا قید کی وجہ سے بیوی تک رسائی نہ رکھتا ہو تو زبان یا دل سے رجوع کر لینا بھی کافی ہے۔

(۱۸۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ آلَى مِنَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَنَالُ مِنْهَا مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ إِلاَّ أَنَّهُ لم يُجَامِعُهَا فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا فَهِيَ طَالِقٌ بَائِنٌ.

(۱۸۹۳۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور اس کے بعد جماع کے علاوہ اپنی بیوی سے وہ سب کچھ کر لے جو ایک خاوند اپنی بیوی سے کرتا ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر جماع سے پہلے چار مہینے گذر گئے تو طلاق بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۳۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۳۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ الأَمَةِ، كَمْ إِيلاَؤُه منها ؟

اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو تو اس سے ایلاء کے لئے کتنا عرصہ ہوگا؟

(۱۸۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الإِيلاَءِ مِنَ الأَمَةِ :إِذَا مَضَى شَهْرَانِ ، وَلَمْ يَفِيءْ زَوْجُهَا ، فَقَدْ وَقَعَ الإِيلاَءُ.

(۱۸۹۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اس سے ایلاء کرے تو دو مہینے گذر جانے پر ایلاء واقع ہو جائے گا۔

(۱۸۹۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِيمَنْ آلَى مِنْ أَمَةٍ قَالَ :إِيلاَؤُهَا شَهْرَانِ.

(۱۸۹۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی سے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔

(۱۸۹۳٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِيلاَءُ الأَمَةِ نِصْفُ إِيلاَءِ الْحُرَّةِ.

(۱۸۹۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کا ایلاء آزاد عورت کے ایلاء سے آدھا ہے۔

(۱۸۹۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۸۹۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۹۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْحُرِّ إِذَا آلَى مِنَ الأَمَةِ ، أَوْ طَلَّقَهَا فَعِدَّتُهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ.

(۱۸۹۳۷) حضرت ضحاک ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی آزاد نے باندی سے ایلاء کیا یا اسے طلاق دی تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔

(۱۸۹۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَمَّنْ يُولِي مِنَ الْأَمَةِ فَقَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :عِدَّتُهَا شَهْرَانِ ، وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۹۳۸) حضرت شعبہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ولیٹھیز سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی سے ایلاء کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے تھے کہ اس کی عدت دو ماہ ہے۔ اور میں نے حضرت حماد ولیٹھیز سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۹۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا آلَى، ثُمَّ طَلَّقَ، أَوْ طَلَّقَ، ثُمَّ آلَى هَدَمَ الطَّلَاقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۳۹) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اسے طلاق دے دی یا طلاق دی پھر ایلاء کیا تو طلاق ایلاء کو ختم کر دے گی۔

(۱۸۹٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ ، أَيُّهُمَا سَبَقَ أُخِذَتْ بِهِ ، وَإِنْ وَقَعَا جَمِيعًا أُخِذَتْ بِهِمَا.

(۱۸۹۴۰) حضرت شعبی ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ طلاق اور ایلاء دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں، جو پہلے ہو اسی کا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں اکٹھے ہوں تو دونوں کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۹٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ.

(۱۸۹۴۱) حضرت حسن ولیٹھیز بھی حضرت شعبی ولیٹھیز والی بات فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۹٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يُطَلِّقُ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ ثَلَاثَ حِيَضٍ ، فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۸۹۴۲) حضرت شعبی ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اسے طلاق دے دی، اگر تین حیض آنے سے پہلے چار مہینے گذر گئے تو وہ عورت بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۹٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :يَهْدِمُ الطَّلَاقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۴۳) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کو ختم کر دیتی ہے۔

(۱۸۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَهْدِمُ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۴۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کو ختم کر دیتی ہے۔

(۱۸۹٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :يَهْدِمُ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ وَقَالَ عَلِيٌّ :هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ.

(۱۸۹۴۵) حضرت عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کو ختم کر دیتی ہے، حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں۔

(۱۳۳) من قَالَ الإِيلاَءُ فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ ، وَمَنْ قَالَ فِي الْغَضَبِ

ایلاء غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں ہوتا ہے

(۱۸۹٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :الإِيلاَءُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ.

(۱۸۹۴۶) حضرت عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں ہوتا ہے۔

(۱۸۹٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حُرَيْث بن عَمِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :قَالَ جُبَيْرٌ لاِمْرَأَتِهِ :إن ابْنَ أَخِي مَعَ ابْنِكَ ، فَقَالَتْ :مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرْضِعَ اثْنَيْنِ ، قَالَ :فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَقْرَبَهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ قَالَ :فَلَمَّا فَطَمُوهُ مُرَّ بِهِ عَلَى الْمَجْلِسِ فَقَالَ الْقَوْمُ :حَسَنٌ مَا غَذَوْتُمُوهُ قَالَ :فَقَالَ جُبَيْرٌ :إنِّي حَلَفْت أَنْ لاَ أَقْرَبَهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ ، قَالَ :فَقَالَ الْقَوْمُ :هَذَا إيلاَءٌ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :إنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَضَبًا ، فَلاَ تَحِلُّ لَكَ امْرَأَتُكَ ، وَإِلاَّ فَهِيَ امْرَأَتُكَ.

(۱۸۹۴۷) حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت جبیر ؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے بھائی کا بیٹا تیرے بیٹے کے ساتھ دودھ پیئے گا، انہوں نے کہا کہ میں دو بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتی، حضرت جبیر ؒ نے قسم کھائی کہ جب تک وہ اس بچے کو دودھ نہیں چھڑا دیتیں اس وقت تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہ جائیں گے۔ جب اس بچے کا دودھ چھڑا دیا گیا اور وہ لوگوں کے پاس سے گذرا تو لوگوں نے کہا کہ تم نے اسے اچھی غذا دی ہے، حضرت جبیر ؒ نے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا جب تک وہ اس کا دودھ نہیں چھڑا دیتی، لوگوں نے کہا کہ یہ ایلاء ہے، حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ اگر تم نے غصے میں ایسا کیا تھا تو تمہارے لئے تمہاری بیوی حلال نہیں اور اگر غصے میں نہیں کیا تو یہ تمہاری بیوی ہے۔

(۱۸۹٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إنَّمَا الإِيلاَءُ فِي الْغَضَبِ.

(۱۸۹۴۸) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ایلاء غصے میں ہوتا ہے۔

(۱۸۹۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، عَنِ الإِيلاَءِ فَقَالَ : إِنَّمَا الإِيلاَءُ مَا كَانَ فِي الْغَضَبِ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا هَذَا ؟ وَتَلاَ آيَةَ الإِيلاَءِ.

(۱۸۹۴۹) حضرت قعقاع بن یزید ریشیئہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ریشیئہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایلاء تو غصے میں ہوتا ہے۔ میں نے حضرت ابن سیرین ریشیئہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں جانتا، پھر انہوں آیت ایلاء تلاوت کی۔

(۱۸۹۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَلاَّ يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى تَفْطِمَ صَبِيَّهَا ، قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ دَخَلَ الإِيلاَءُ.

(۱۸۹۵۰) حضرت ابراہیم ریشیئہ اور حضرت شعبی ریشیئہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا جب تک وہ اپنے بچے کا دودھ نہ چھڑا دے تو اگر وہ چار مہینے تک رکا رہے تو ایلاء داخل ہو جائے گا۔

(۱۸۹۵۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الإِيلاَءُ فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ سَوَاءٌ.

(۱۸۹۵۱) حضرت سعید بن جبیر ریشیئہ فرماتے ہیں کہ غصے اور خوشی کا ایلاء برابر ہے۔

(۱۳۴) من قَالَ لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِحَلِفٍ

جن حضرات کے نزدیک ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے

(۱۸۹۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِحَلِفٍ.

(۱۸۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : الإِيلاَءُ لاَ يَكُونُ إِلاَّ بِحَلِفٍ عَلَى الْجِمَاعِ.

(۱۸۹۵۳) حضرت عطاء ریشیئہ فرماتے ہیں کہ ایلاء جماع نہ کرنے کی قسم کھانے سے ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ هَجَرَ امْرَأَتَهُ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ : قَدْ طَالَ الْهِجْرَانَ ، قُلْتُ : يَدْخُلُ عَلَيْهِ الإِيلاَءُ ؟ قَالَ : حَلَفَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِيَمِينٍ.

(۱۸۹۵۴) حضرت ابو حرہ ریشیئہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ریشیئہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو سات مہینے تک چھوڑے رکھے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے جدائی کو بہت طول دے دیا، میں نے کہا کہ کیا ایلاء داخل ہو جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا اس نے قسم کھائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایلاء قسم کے بغیر نہیں ہوتا۔

(۱۸۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ أَنْ يَحْلِفَ.

(۱۸۹۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ إِيلاَءٌ.

(۱۸۹۵٦) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ قسم جو جماع سے روک دے اور اس پر چار مہینے گذر جائیں تو ایلاء ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ هَجَرَ امْرَأَتَهُ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ : لاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَقْسَمَ بِاللَّهِ لاَ يَمَسُّهَا ، وَلاَ يُصَالِحُهَا ، فَإِنْ أَقْسَمَ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ ، وَهِيَ الأُلْيَةُ.

(۱۸۹۵۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو چھوڑے رکھے اور چار مہینے گذر جائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس پر حرام نہیں ہوگی، البتہ اگر اس نے قسم کھائی ہو کہ وہ اسے چھوئے گا بھی نہیں اور اس سے صلح نہیں کرے گا، اگر اس نے اس بات پر قسم کھائی ہو اور چار مہینے تک وہ اس سے رجوع نہ کرے تو عورت بائنہ ہو جائے گی اور ایلاء یافتہ ہو جائے گی۔

(۱۸۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ أَنْ يَحْلِفَ.

(۱۸۹۵۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم کے بغیر ایلاء نہیں ہوتا۔

(۱۸۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا فَهِيَ إِيلاَءٌ.

(۱۸۹۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ایسی قسم جو جماع سے منع کر دے وہ ایلاء ہے۔

(۱۸۹٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا فَهِيَ إِيلاَءٌ.

(۱۸۹٦۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ایسی قسم جو جماع سے منع کر دے وہ ایلاء ہے۔

(۱۳۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ الْمَرْأَةِ فَتَمْضِي الْعِدَّةُ ثُمَّ يُطَلِّقُ

اگر کوئی شخص بیوی سے ایلاء کرے، پھر عورت عدت گذارے اور وہ پھر اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۹٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الإِيلاَءِ فطلق ، فَإِنَّهُ لاَ يَعُدُّهُ شَيْئًا.

(۱۸۹٦۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایلاء کی عدت گذرنے کے بعد عورت کو طلاق دی تو پہلے والی عدت کا کوئی شمار

نہ ہوگا۔

(۱۸۹۶۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: إذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ وَهِيَ تَعْتَدُّ مِنْهُ فِي الإيلاَءِ، أَوْ طَلاَقٍ: هِيَ طَالِقٌ، فَإِنَّ طلاقه ذَلِكَ جَائِزٌ عَلَيْهَا، فَإِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، يُطَلِّقُ مَا لاَ يَمْلِكُ.

(۱۸۹۶۲) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی بیوی ایلاء یا طلاق کی عدت گذار رہی ہو اور عدت کے دوران آدمی اسے پھر طلاق دے دے تو طلاق درست ہے، اگر اس نے عدت گذرنے کے بعد طلاق دی تو اس طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۱۳۶) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُولِي مِنَ الْحُرَّةِ

اگر کوئی غلام اپنی آزاد بیوی سے ایلاء کرنا چاہے تو کتنی مدت ہوگی؟

(۱۸۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ إيلاَءِ الْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ: تَرَبُّصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۸۹۶۳) حضرت حسن ویشید سے غلام شخص کی آزاد بیوی کی مدتِ ایلاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ چار مہینے ہے۔

(۱۸۹۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إيلاَءُ الْعَبْدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ إيلاَءِ الْحُرِّ.

(۱۸۹۶۴) حضرت زہری ویشید فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے مدت ایلاء آزاد کی مدت ایلاء کا نصف ہے۔

(۱۳۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ امْرَأَتِهِ فَتَمْضِي عِدَّةُ الإِيلاَءِ قَالُوا لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا فِي الْعِدَّةِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور عورت عدتِ ایلاء کو گذارنے لگے تو جن حضرات کے نزدیک خاوند عدت میں اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے

(۱۸۹۶٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لاَ يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا غَيْرُهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا كَانَ هُوَ وَالنَّاسُ سَوَاءً.

(۱۸۹۶۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عدت میں ایلاء کرنے والے خاوند کے علاوہ کوئی اسے پیامِ نکاح نہیں دے سکتا اور جب عدت گذر جائے تو وہ اور دوسرے لوگ برابر ہیں۔

(۱۸۹۶٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ ومحمد قَالَ: يَخْطُبُهَا هُوَ فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۹۶۶) حضرت حسن ویشید اور حضرت محمد ویشید فرماتے ہیں کہ وہ عدت میں پیامِ نکاح دے سکتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

(۱۸۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ ، أَوْ يَتَحَدَّثُونَ فِي الإِيلاَءِ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَيَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا إِنْ شَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ إِنَّ عَامِرًا يَقُولُ : يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ ، قَالَ : صَدَقَ عَامِرٌ.

(۱۸۹۶۷) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف ایلاء کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاقِ بائنہ ہو جائے گی اور وہ اس کی عدت میں چاہے تو اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے۔ حضرت ابن عون ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے کہا کہ حضرت عامر ؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ عدت میں پیامِ نکاح دے سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عامر ؒ نے سچ کہا۔

(۱۸۹۶۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ مَسْرُوقًا قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَيَخْطُبُهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۹۶۸) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی اور اس کا خاوند اس کی عدت میں اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے کوئی اور نہیں دے سکتا۔

(۱۸۹۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ مِنْ زَوْجِهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَلَكِنْ تَعْتَدُّ مِنَ النَّاسِ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۶۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء یافتہ عورت کا خاوند اگر اس سے شادی کرنا چاہے تو عدت گزارنے کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی اور شادی کرنا چاہے تو تین حیض عدت کے گذارے گی۔

(۱۳۸) مَا قَالُوا إِذَا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ ، تَكُونُ لَهَا نَفَقَةٌ أَمْ لاَ ؟

جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اس پر بیوی کا نفقہ واجب ہوگا یا نہیں؟

(۱۸۹۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ وَلِلْمُولَى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ النَّفَقَةُ.

(۱۸۹۷۰) حضرت حسن ؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں اور وہ حاملہ ہو اور جس سے ایلاء کیا گیا ہو اور وہ حاملہ ہو تو اس پر نفقہ واجب ہوگا۔

(۱۸۹۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُولَى عَنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُلاَعَنَةِ وَهُنَّ حَوَامِلُ لَهُنَّ النَّفَقَةُ إِلاَّ أَنْ يُشْتَرَطَ ذَلِكَ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ.

(۱۸۹۷۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، یا اس سے ایلاء کیا گیا ہو یا اس نے خلع لی ہو یا

اس سے لعان کیا گیا ہو، وہ یہ سب حاملہ ہوں تو ان کا نفقہ خاوند پر واجب ہے، اگر خلع لینے والی عورت سے نفقہ کے نہ لینے کی شرط لگائی گئی ہو تو نفقہ واجب نہیں۔

(۱۳۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لاَ يَبْنِيَ بِامْرَأَتِهِ فِي مَوْضِعٍ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ بِمُولٍ

اگر کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ فلاں جگہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو جن حضرات کے نزدیک وہ ایلاء کرنے والا نہیں ہے

(۱۸۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَاسَرَهُ أَهْلُهَا فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبْنِيَ بِهَا ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بَعْدَ دُخُولٍ.

(۱۸۹۷۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پھر اس عورت کے گھر والوں نے آدمی کو پریشان کیا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو یہ ایلاء نہیں کیونکہ ایلاء تو دخول کے بعد ہوتا ہے۔

(۱۸۹۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا آلَى مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ ، قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ عَلَى جِمَاعِهَا قَادِرًا ؟ قَالَ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى جِمَاعِهَا قَادِرًا.

(۱۸۹۷۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے دخول سے پہلے ایلاء کی تو یہ ایلاء نہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ اگر وہ جماع پر قادر ہو کر جماع نہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جماع پر قادر ہو کر جماع نہ کرے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۹۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لاَ آتِيَنِي بِامْرَأَتِي فِي هَذَا الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَالَ : هُوَ إِيلاَءٌ وَقَالَ حَمَّادٌ : لَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۷۴) حضرت ابو ہاشم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس گھر میں اپنی بیوی سے جماع نہیں کروں گا پھر چار مہینے تک اس کے قریب نہ گیا تو یہ ایلاء ہے جبکہ حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاسْتَزَادُوهُ فِي الْمَهْرِ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَزِيدَهُمْ وَلاَ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يَكُونُوا هُمَ الَّذِينَ يَطْلُبُونَ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ : فَتَرَكَهَا سِنِينَ ، ثُمَّ طَلَبُوا إِلَيْهِ فَدَخَلَ بِهَا فَلَمْ يَرَهُ إِيلاَءً ، قَالَ وَكِيعٌ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(۱۸۹۷۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے ایک عورت سے شادی کی، لوگوں نے مہر میں اضافے کا مطالبہ کیا حضرت ابن زبیر ؓ نے قسم کھائی کہ نہ تو مہر میں اضافہ کریں گے اور نہ ہی عورت سے دخول کریں گے، پھر دو سال تک انہیں چھوڑ ارکھا، پھر لوگوں نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے اپنی بیگم سے شرعی ملاقات فرمائی اور اسے ایلاء قرار نہ دیا، حضرت

وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ؒ کا بھی یہی مسلک ہے اور ہماری بھی یہی رائے ہے۔

(١٤٠) من قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا لَهَا النَّفَقَةُ

جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دی گئی عورت کے لئے خاوند پر نفقہ واجب ہوگا

(١٨٩٧٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لاَ نجيز قَوْلُ الْمَرْأَةِ فِي دِينِ اللهِ ، الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ، زَادَ ابْنُ فُضَيْلٍ :وَقَالَتْ عَائِشَةُ :مَا لَهَا فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا خَيْرٌ.

(١٨٩٧٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے دین میں عورت کے قول کو جاری نہیں کرتے (یہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے قول پر تعریض ہے) تین طلاقیں دی گئی عورت کے لئے خاوند پر رہائش اور نفقہ واجب ہوگا، حضرت ابن فضیل ؒ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت کے لئے اس بات میں خیر نہیں کہ وہ اس کا تذکرہ کرے۔

(١٨٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(١٨٩٧٧) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(١٨٩٧٨) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(١٨٩٧٨) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(١٨٩٧٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ قَالَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(١٨٩٧٩) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(١٨٩٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لِلْمُطَلَّقَةِ النَّفَقَةُ مَا لَمْ تَحْرُمْ فَإِذَا حَرُمَتْ فَلَهَا مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ.

(١٨٩٨٠) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ جس طلاق یافتہ عورت کو اس وقت تک نفقہ ملے گا جب تک وہ حرام نہ ہوجائے اور جب وہ حرام ہوجائے تو اسے نیکی کے ساتھ فائدہ دیا جائے گا۔

(١٨٩٨١) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا :لَهَا السُّكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ.

(١٨٩٨١) حضرت حسن، حضرت شعبی اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(١٨٩٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِإبْرَاهِيمَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ: قَالَ عُمَرُ: لاَنَدَعُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لاَ نَدْرِي حَفِظَتْ، أَوْ نَسِيَتْ، وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى

وَالنَّفَقَةَ.

(۱۸۹۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، ہم نہیں جانتے کہ وہ عورت بھول گئی یا اس نے یاد رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلاق یافتہ عورت کی رہائش اور نفقہ خاوند پر لازم کیا کرتے تھے۔

(۱۸۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ عَلَى مَنِ الْكِرَاءُ ؟ قَالَ : عَلَى زَوْجِهَا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا قَالَ : فَعَلَيْهَا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا ؟ قَالَ : فَعَلَى الأَمِيرِ.

(۱۸۹۸۳) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ کسی کرائے کے گھر میں رہتی ہو تو کرایہ کس پر لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے خاوند پر، میں نے پوچھا کہ اگر اس کے خاوند کے پاس کرایہ نہ ہو تو کس پر واجب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس عورت پر، میں نے عرض کیا کہ اگر اس عورت کے پاس بھی نہ ہو تو پھر کس پر واجب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ امیر پر۔

(۱۸۹۸٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لاَ نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ الْمَرْأَةِ ، الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ.

(۱۸۹۸۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

(۱۸۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۴۱) من قَالَ إذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو نفقہ نہیں ملے گا

(۱۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: إنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةً. (مسلم ۴۸۔ ترمذی ۱۱۳۵)

(۱۸۹۸۹) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہائش اور نفقہ نہیں دلوایا۔

(۱۸۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِي زَوْجِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ سُكْنَى لَكِ وَلاَ نَفَقَةَ.

(مسلم ۱۱۱۷۔ ترمذی ۱۱۸۰)

(۱۸۹۹۰) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے رہائش اور نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: الْمُطَلِّقُ ثَلاَثًا لاَ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ.

(۱۸۹۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دینے والے کو نفقہ پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۹۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهمَا يَقُولاَنِ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا لَيْسَ لَهُمَا سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةٌ.

(۱۸۹۹۲) حضرت عکرمہ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو انہیں رہائش اور نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ هل

لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ ؟ قَالَ :لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱٤۱) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ؟ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر حاملہ کو طلاق دی جائے تو کیا مرد پر نفقہ واجب ہوگا

(۱۸۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ يُطَلِّقُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَيُنَدِّمَهُ اللَّهُ فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَمْلِهَا وَرَضَاعِهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ.

(۱۸۹۹٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی کو حالت حمل میں طلاق دے اللہ اسے نادم کرے گا، اور حالتِ حمل اور حالتِ رضاعت میں اس پر خرچ کرے گا یہاں تک کہ بچے کا دودھ چھڑوا دے۔

(۱۸۹۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ فَلَهَا عَلَيْهِ النَّفَقَةُ حُرَّةً كَانَتْ ، أَوْ أَمَةً.

(۱۸۹۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دیں تو عورت کا نفقہ مرد پر لازم ہوگا خواہ وہ آزاد ہو یا باندی۔

(۱۸۹۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ قَالَ :لاَ نَفَقَةَ لَهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حُبْلَى فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۸۹۹۸) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دی تو عورت کو نفقہ نہیں ملے گا لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو نفقہ ملے گا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے۔

(۱۸۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُولَى عَنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةُ وَالْمُلاَعَنَةُ وَهُنَّ حَوَامِلُ لَهُنَّ النَّفَقَةُ.

(۱۸۹۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، یا اس سے ایلاء کیا گیا ہو، یا اس نے خلع لیا ہو، یا اس سے لعان کیا گیا ہو اور یہ عورتیں حاملہ ہوں تو انہیں نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالاَ :لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةٌ.

(۱۹۰۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر حاملہ کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ أَيُنْفِقُ

عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إذَا كَانَ حُرًّا.

(۱۹۰۰۱) حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دے دے تو کیا اسے نفقہ دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر آزاد مرد ہو تو نفقہ دے گا۔

(۱۹۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ قَالَ :إذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ أنفق عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۰۰۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دے دی تو وضع حمل تک اسے نفقہ دے گا۔

(١٤٣) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ ؟ مَنْ قَالَ لَهَا النَّفَقَةُ

کیا خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ ملے گا؟

(۱۹۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ وَشُرَيْحًا قَالاَ :فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ : لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۰۳) حضرت ابو عالیہ رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ.

(۱۹۰۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا البتہ اگر اس نے نہ لینے کی شرط کو قبول کر لیا ہو تو پھر نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ :لَهَا النَّفَقَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :لَهَا النَّفَقَةُ ، إنَّمَا يُنْفِقُ عَلَى وَلَدِهِ.

(۱۹۰۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا البتہ اگر اس نے نہ لینے کی شرط کو قبول کر لیا ہو تو پھر نہیں ملے گا، حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا، حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا، آدمی اپنی اولاد پر خرچ کرے گا۔

(۱۹۰۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْقَاسِمِ فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ:لاَ بُدَّ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ.

(۱۹۰۰۶) حضرت قاسم رحمہ اللہ خلع لینے والی حاملہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ضرور ملے گا۔

(۱۹۰۰۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۰۷) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ لَهَا النَّفَقَةَ إِذَا كَانَتْ حَامِلاً.

(۱۹۰۰۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ حاملہ ہو تو اسے نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالاَ: لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةٌ.

(۱۹۰۰۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر حاملہ عورت کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ :لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۱۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ خلع لینے والی حاملہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا۔

(۱۴۴) من قَالَ لاَ نَفَقَةَ لِلْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ نہیں ملے گا

(۱۹۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالُوا :لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۹۰۱۱) حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۴۵) الْعَبْدُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ، مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر کوئی غلام اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دے تو جن حضرات کے نزدیک اس پر نفقہ لازم ہوگا

(۱۹۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ وَالأَمَةِ تَحْتَ الْحُرِّ يُطَلَّقَانِ وَهُمَا حَامِلاَنِ ، لَهُمَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۱۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو یا باندی کسی آزاد کے نکاح میں ہو اور ان کے حاملہ ہونے کی صورت میں انہیں طلاق ہو جائے تو انہیں نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ :عَلَيْهِ النَّفَقَةُ حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۰۱۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دیدے تو اس پر بچے کی پیدائش تک عورت کا نفقہ لازم ہوگا۔

(۱۹۰۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حرة أَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهَا.

(۱۹۰۱۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنی آزاد بیوی کو طلاق دے دی تو بچے کی پیدائش تک نفقہ اس پر لازم رہے گا، بچہ کی پیدائش کے بعد نفقہ لازم نہ ہوگا۔

(۱۹۰۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : الْحُرُّ إِذَا كَانَتْ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَطَلَّقَهَا ، فَإِنَّ عَلَيْهِ النَّفَقَةَ حَتَّى تَضَعَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَجْرُ الرَّضَاعِ.

(۱۹۰۱۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آزاد کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اس کو طلاق دے دے تو بچے کی پیدائش تک اس پر نفقہ لازم ہے، اور اس پر دودھ پلانے کی اجرت لازم نہ ہوگی۔

(۱٤٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ، مَنْ قَالَ يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو جن حضرات کے نزدیک اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا

(۱۹۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ فَجَبَرَهُ شُرَيْحٌ عَلَى الْمُتْعَةِ.

(۱۹۰۱٦) حضرت زید بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، لیکن اس کے لئے مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے دخول کیا تو حضرت شریح نے اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا تھا۔

(۱۹۰۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ مغفل قَالَ : إِنَّمَا يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ مَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ.

(۱۹۰۱۷) حضرت ابن مغفل فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۰۱۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا جُبِرَ عَلَى أَنْ يُمَتِّعَهَا.

(۱۹۰۱۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنَّمَا يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ مَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ.

(۱۹۰۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : يُمَتِّعُهَا بِمِثْلِ نِصْفِ مَهْرِ مِثْلِهَا.

(۱۹۰۲۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے متعہ میں مہر مثلی کا نصف دے گا۔

(۱۹۰۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، وَقَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا فَلَيْسَ لَهَا إِلاَّ الْمَتَاعُ.

(۱۹۰۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو عورت کو متعہ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ قَالَ : لَهَا الْمُتْعَةُ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لَهَا مَعَ الْمُتْعَةِ شَيْءٌ.

(۱۹۰۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے متعہ کے ساتھ بھی کچھ ملے گا۔

(۱٤۷) من قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ

جن حضرات کے نزدیک ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے

(۱۹۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلاَّ الَّتِي طُلِّقَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَإِنَّ لَهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ.

(۱۹۰۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے، سوائے اس عورت کے جسے دخول سے پہلے طلاق دی گئی اسے نصف مہر ملے گا۔

(۱۹۰۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ متعة دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ ، فَرَضَ لَهَا ، أَوْ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا.

(۱۹۰۲۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے، اس سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس کے لئے مہر مقرر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(۱۹۰۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ الربيع عن أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ.

(۱۹۰۲۵) حضرت ابو عالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے۔

(۱۹۰۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ.

(۱۹۰۲۶) حضرت زہری ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے۔

(۱۹۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنَّ الْحَسَنَ وَأَبَا الْعَالِيَةِ يَجْعَلاَنِ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِي قَدْ دُخِلَ بِهَا الْمَتَاعَ وَالَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا الْمَتَاعَ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :إِنَّمَا كَانَ لَهَا فِي سُورَةِ الأَحْزَابِ فَلَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ جُعِلَ لِلَّتِي فُرِضَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مُتْعَةَ لَهَا.

(۱۹۰۲۷) حضرت قتادہ ویشیڈ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ویشیڈ سے عرض کیا کہ حضرت حسن ویشیڈ اور حضرت ابو عالیہ ویشیڈ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا دونوں کے لئے متعہ کو لازم قرار دیتے تھے، حضرت سعید ویشیڈ نے فرمایا کہ سورۃ الاحزاب میں یہی تھا، جب سورۃ البقرۃ نازل ہوئی تو اس عورت کے لئے مہر کا آدھا فرض کر دیا گیا جس کے لئے مہر مقرر ہوا تھا اور اسے متعہ نہیں ملے گا۔

(۱۴۸) مَا قَالُوا إِذَا فَرَضَ لَهَا فَلاَ مُتْعَةَ لَهَا ؟

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس عورت کے لئے مہر مقرر کیا گیا ہو اسے متعہ نہیں ملے گا

(۱۹۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ إِلاَّ الَّتِي طُلِّقَتْ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا.

(۱۹۰۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کو متعہ ملے گا سوائے اس عورت کے جس کے لئے مہر مقرر کیا گیا اور اسے طلاق دے دی گئی۔

(۱۹۰۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :سُئِلَ :الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ فَرَضَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَهَا مَتَاعٌ ؟ قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ :لاَ مَتَاعَ لَهَا.

(۱۹۰۲۹) حضرت عطاء ویشیڈ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے لئے مہر مقرر کرے اور اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو کیا اسے متعہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے متعہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَقَدْ فَرَضَ لَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مَتَاعَ لَهَا.

(۱۹۰۳۰) حضرت نافع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے عورت کو طلاق دے دی اور اس کے لئے مہر مقرر کیا تھا تو اسے نصف مہر ملے گا اور اس کو متعہ بھی نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِنَّ لَهَا فِي

النِّصْفِ لَمَتَاعًا يَعْنِي الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا.

(۱۹۰۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے دخول نہ کیا ہو اس کے لئے متعہ کے طور پر نصف مہر ہوگا۔

(۱٤٩) مَا قَالُوا فِي الْمُتْعَةِ مَا هِيَ ؟

متعہ کیا ہے؟

(١٩٠٣٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ حَمَّمَ امْرَأَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ.

(۱۹۰۳۲) حضرت صالح بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد متعہ میں ایک سیاہ باندی دی تھی۔

(١٩٠٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَتَّعَ امْرَأَتَهُ بِثَلَاثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۳) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین سو کا متعہ دیا۔

(١٩٠٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَتَّعَ امْرَأَتَهُ بِعَشَرَةِ آلَافٍ.

(۱۹۰۳۴) حضرت سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو دس ہزار کا متعہ دیا۔

(١٩٠٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي مجلز قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ : عَدَّ كَذَا عَدَّ كَذَا حَتَّى عَدَّ ثَلَاثِينَ.

(۱۹۰۳۵) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے گنتے گنتے تیس تک گنا۔

(١٩٠٣٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو دیے۔

(١٩٠٣٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِثَلَاثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو درہم دیے۔

(١٩٠٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ مَتَّعَ بِثَلَاثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو درہم دیے۔

(١٩٠٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ أَنَّ أباه طَلَّقَ فَمَتَّعَ بواحدة.

(۱۹۰۳۹) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک دیا۔

(١٩٠٤٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ فَمَتَّعَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۹۰۴۰) حضرت عبداللہ بن عبداللہ ؒ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک باندی دی۔

(١٩٠٤١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ مَتَّعَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۹۰۴۱) حضرت ابن عمر ؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک باندی دی۔

(١٥٠) مَا قَالُوا فِي أَرْفَعِ الْمُتْعَةِ وَأَدْنَاهَا

متعہ کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مقدار کا بیان

(١٩٠٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عكرمة ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَرْفَعُ الْمُتْعَةِ الْخَادِمُ ، ثُمَّ دُونَ ذَلِكَ : الْكِسْوَةُ ، ثُمَّ دُونَ ذَلِكَ : النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۴۲) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ متعہ خادم ہے، پھر اس سے کم کپڑے پہنانا ہے اور پھر اس سے کم نفقہ ہے۔

(١٩٠٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : أَوْضَعُ الْمُتْعَةِ الثَّوْبُ وَأَرْفَعُهَا الْخَادِمُ.

(۱۹۰۴۳) حضرت سعید بن میسب ؒ فرماتے ہیں کہ سب سے کم تر متعہ کپڑا ہے اور سب سے اعلیٰ خادم ہے۔

(١٩٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : مِنْ أَوْسَطِ الْمُتْعَةِ الدِّرْعُ وَالْخِمَارُ وَالْمِلْحَفَةُ.

(۱۹۰۴۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ درمیانہ متعہ چادر، دوپٹہ اور اوڑھنی ہے۔

(١٩٠٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ داود ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي مَتَاعِ الْمُطَلَّقَةِ : ثِيَابُهَا فِي بَيْتِهَا ، الدِّرْعُ وَالْخِمَارُ وَالْمِلْحَفَةُ وَالْجِلْبَابُ.

(۱۹۰۴۵) حضرت شعبی ؒ مطلقہ کے متعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ گھر میں پہننے والے کپڑے ہیں: دوپٹہ، چادر، اوڑھنی اور بڑی چادر۔

(١٩٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يُمَتِّعُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُمَتِّعُ بِالْخَادِمِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي الْمِائَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي الدِّرْعَ وَالْخِمَارَ وَالْمِلْحَفَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي النَّفَقَةَ.

(۱۹۰۴۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ لوگ بیویوں کو متعہ دیا کرتے تھے، کوئی خادم دیتا تھا، کوئی دو سو دیتا تھا، کوئی چادر، دوپٹہ اور اوڑھنی دیا کرتا تھا اور کوئی نفقہ دیتا تھا۔

(١٩٠٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَقِيلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَعْلاَهُ الْخَادِمُ ، ثُمَّ الْكِسْوَةُ ، ثُمَّ النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۴۷) حضرت ابن شہاب زہری ؒ فرماتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ متعہ خادم ہے، پھر کپڑا اور پھر نفقہ۔

(١٥١) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ، بِمَ تَعْتَدُّ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو استحاضہ کی حالت میں طلاق دے تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟

(١٩٠٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۴۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۴۹) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ طَاوُوسٌ : تَعْتَدُّ بِالشُّهُورِ.

(۱۹۰۵۰) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ مہینوں کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۱) حضرت حکم ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ ، وَالْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالُوا : تَعْتَدُّ بِأَيَّامِ أَقْرَائِهَا.

(۱۹۰۵۲) حضرت عطاء، حضرت حکم اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۳) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(١٩٠٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمُسْتَحَاضَةَ فَحَاضَتِ الثَّالِثَةَ أَدْنَى مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلاَ يَمْلِكُ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَلاَ تَغْتَسِلُ وَلاَ تُصَلِّى حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِمَّا

كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۹۰۵۵) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو استحاضہ کی حالت میں طلاق دے دے، اگر اسے تیسرا حیض، حیض کی معمول کی مدت سے پہلے آجائے تو اس کا خاوند رجوع کا اختیار نہیں رکھتا، وہ غسل نہ کرے اور نہ نماز پڑھے یہاں تک کہ جتنے دن اسے حیض آتا ہے اس سے زیادہ دن گذر جائیں۔

(١٩٠٥٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

(۱۹۰۵۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

(١٩٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ رِيبَةِ الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لاَ تَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضَةٌ تَحِيضُ فِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ وَفِي الأَشْهُرِ مَرَّةً عِدَّتُهَا ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ قَالَ :فَكَانَ قَتَادَةُ ذَلِكَ رَأْيَهُ.

(۱۹۰۵۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اور وہ عورت جس کے حیض کی کوئی ترتیب نہ ہو (کبھی ایک مہینے میں دو مرتبہ آجائے اور کبھی کئی مہینوں میں ایک مرتبہ آئے) اس کی عدت تین ماہ ہے۔ حضرت قتادہ ؒ بھی یہی فرماتے تھے۔

(١٩٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :تَذَاكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَابْنُ عُمَرَ امْرَأَةَ الْمَفْقُودِ فَقَالاَ : جَمِيعًا :تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَلِيُّ زَوْجِهَا ، ثُمَّ تَرَبَّصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، ثُمَّ تَذَاكَرَا النَّفَقَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَهَا النَّفَقَةُ فِي مَالِهِ بِحَبْسِهَا نَفْسَهَا فِي سَبَبِهِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَيْسَ كَذَلِكَ ، إِذَنْ تُجْحِفُ بِالْوَرَثَةِ وَلَكِنَّهَا تَأْخُذُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَإِنْ قَدِمَ فَذَلِكَ لَهَا عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَإِلاَّ فَلاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۹۰۵۸) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے مابین اس عورت کے بارے میں گفتگو ہوئی جس کا خاوند گم ہوگیا ہو، دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ چار سال انتظار کرے گی پھر اس کے خاوند کا ولی اسے طلاق دے دے گا، پھر وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت گذارے گی، پھر ان دونوں حضرات کے درمیان نفقہ کے بارے میں گفتگو ہوئی تو حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ عورت کو مرد کے مال میں سے نفقہ ملے گا کیونکہ اس کی وجہ سے عورت رکی رہی ہے، حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اس طرح تو ورثہ کا نقصان ہوگا، البتہ عورت مرد کے مال میں سے لے گی اگر وہ آگیا تو وہ مال عورت کا ہوگا اور اگر وہ نہ آیا تو عورت کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۵۲) مَا قَالُوا فِي النُّفَسَاءِ تُطَلَّقُ ، مَنْ قَالَ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الدَّمِ

اگر نفاس والی عورت کو طلاق دی جائے تو جن حضرات کے نزدیک وہ نفاس کو عدت میں شمار کرے گی

(۱۹.۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتِ النُّفَسَاءُ لاَ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الدَّمِ.

(۱۹۰۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نفاس والی عورت کو طلاق دی گئی تو وہ نفاس کو عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ النُّفَسَاءِ هَلْ تَعْتَدُّ بِالنِّفَاسِ ؟ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِنِفَاسِهَا.

(۱۹۰۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر نفاس والی عورت کو طلاق دی گئی تو کیا وہ نفاس کو عدت میں شمار کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ نفاس کو عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عدتها.

(۱۹۰۶۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو حالتِ نفاس میں طلاق دی گئی تو وہ اسے عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ نُفَسَاءُ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۰۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو حالتِ نفاس میں طلاق دی گئی تو وہ اسے عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۵۳) مَا قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ، مَتَى يَتَبَيَّنُ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ ؟

عورت کے مستحاضہ ہونے کا یقین کیسے ہوگا؟

(۱۹.٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : تَسْتَبِينُ الْمُسْتَحَاضَةُ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ إِذَا جَاوَزَتْ حَيْضَتُهَا آخِرَ مَا تَطْهُرُ فِيهِ النِّسَاءُ.

(۱۹۰۶۳) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے مستحاضہ ہونے کا یقین اس وقت ہوگا جب اس کا حیض اس آخری حد کو پار

کر جائے جس میں عورتیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۱۹.٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إذَا أَدْرَكَ قُرْءٌ قُرْءًا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(۱۹۰۶۴) حضرت حکم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب ایک حیض دوسرے حیض تک پہنچ جائے تو عورت مستحاضہ ہے۔

(١٥٤) مَا قَالُوا فِي الأَقْرَاءِ، مَا هِيَ ؟

''اَقراء'' سے کیا مراد ہے؟

(۱۹.٦٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إنَّمَا الأَقْرَاءُ الأَطْهَارُ.

(۱۹۰۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اقراء سے مراد طہر ہیں۔

(۱۹.٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ :كَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَقُولاَنِ :إن الأَقْرَاءَ الأَطْهَارُ.

(۱۹۰۶۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقراء سے مراد طہر ہیں۔

(۱۹.٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :الأَقْرَاءُ الْحِيَضُ.

(۱۹۰۶۷) حضرت ضحاک ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ اقراء سے مراد حیض ہیں۔

(١٥٥) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ، مَنْ قَالَ ثَلاَثُ حِيَضٍ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا

ام ولد باندی کی عدت کا بیان، جن حضرات کے نزدیک اس کے آقا کے فوت ہونے کی صورت میں وہ تین حیض عدت گزارے گی

(۱۹.٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۶۸) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۶۹) حضرت ابن سیرین ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۹۰۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۹.۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :ثَلاَثُ حِيَضٍ

إذَا مَاتَ عَنْهَا.

(۱۹۰۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔ جب آقا فوت ہو جائے۔

(۱۹.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : ثَلاَثَةُ قُرُوءٍ.

(۱۹۰۷۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۵٦) من قَالَ عِدَّتُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

جن حضرات کے نزدیک اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے

(۱۹.۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ : لاَ تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا ، عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. (ابوداؤد ۲۳۰۲۔ ابویعلی ۷۳۰۰)

(۱۹۰۷۴) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو خلط نہ کرو، ام ولد کی عدت وہی ہے جو اس عورت کی ہوتی ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

(۱۹.۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ أَنَّهُما قَالاَ : عِدَّتُهَا إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زوجها عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۰۷۵) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت وہی ہے جو اس آزاد عورت کی ہوتی ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

(۱۹.۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زوجها أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷٦) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(۱۹.۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : عدة أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(۱۹.۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : سَأَلَ الحَكَم بن عُتَيْبَةَ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا ، فَقَالَ : السُّنَّةُ ، فقَالَ : وما السُّنَّةُ ؟ قَالَ : بَرِيرَةُ أُعْتِقَتْ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(ابن ماجه ۲۰۰۷۔ بیہقی ۲۵۱)

(۱۹۰۷۸) حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کے بعد اس کی عدت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں سنت ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری تھی۔

(١٩٠٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷۹) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(١٩٠٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۰۸۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(١٩٠٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۰۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(١٥٧) من قَالَ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ حَيْضَةٌ

جن حضرات کے نزدیک ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے

(١٩٠٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے۔

(١٩٠٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عنها سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۳) حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں اس کی عدت ایک حیض ہے۔

(١٩٠٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا.

(۱۹۰۸۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی (ام ولد باندی) کی عدت ایک حیض ہے۔

(١٩٠٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۵) حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی (ام ولد باندی) کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ فَلِمَ لاَ تُوَرِّثُونَهَا إِذَا جَعَلْتُمُوهَا ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۹۰۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے۔ اگر تم اس کی عدت تین حیض قرار دیتے ہو تو اس کو آقا کا وارث کیوں نہیں بناتے؟!۔

(۱۹۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ وَالسُّرِّيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ.

(۱۹۰۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی اور آقا سے ازدواجی تعلقات رکھنے والی باندی کا جب انتقال ہو جائے تو اس کی عدت دو مہینے پانچ راتیں ہے۔

(۱۹۰۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَذُكِرَ لَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَنِسَائِهِمْ كُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدٍ نُكِحْنَ بَعْدَ حَيْضَةٍ ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ حَتَّى يَعْتَدِدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقَالَ :سُبْحَانَ اللهِ ، يَقُولُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ :﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ أَتُرَاهُنَّ مِنَ الأَزْوَاجِ.

(۱۹۰۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے تذکرہ کیا کہ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ نے مردوں اور ان کی ایسی بیویوں کے درمیان جدائی کرادی جو اپنے آقاؤں کی ام ولد تھیں۔ لیکن ایک یا دو حیضوں کے بعد ان کے نکاح کرادیئے گئے تھے۔ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کا حکم تھا کہ وہ چار مہینے دس دن کی عدت گزاریں۔ یہ سن کر حضرت قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید میں فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ تو کیا یہ آقا ان کے خاوند ہیں؟

(۱۵۸) مَا قَالُوا فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ ، كَمْ تَعْتَدُّ ؟

اگر ام ولد کو آزاد کر دیا جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹۰۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَمَرَ أُمَّ وَلَدٍ أُعْتِقَتْ أَنْ تَعْتَدَّ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ يُحَسِّنُ رَأْيَهُ.

(۱۹۰۹۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس ام ولد کو جسے آزاد کیا گیا تھا حکم دیا کہ وہ تین حیض عدت کے گزارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہی فیصلہ لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو پسند فرمایا۔

(۱۹۰۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب ام ولد کو آزاد کیا گیا تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أَعْتَقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا فَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کو آزاد کرے یا اسے چھوڑ کر مر جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۰۹۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أُمَّ وَلَدِهِ اعْتَدَّتْ بِحَيْضَتَيْنِ : وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۰۹۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی ام ولد کو آزاد کر دے تو اس کی عدت دو حیض ہے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۰۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ اعْتَدَّتْ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِذا كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ إِنْ تَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ.

(۱۹۰۹۴) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی ایسی باندی کو آزاد کیا جس سے اس کے ازدواجی تعلقات تھے تو اگر اسے حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گزارے گی اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو مہینے کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ إِذَا أَعْتَقَهَا ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا.

(۱۹۰۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کی عدت ایک حیض ہے خواہ اسے آزاد کیا جائے یا آقا مر جائے۔

(۱۵۹) مَا قَالُوا كَمْ عِدَّةُ الأَمَةِ إِذَا طُلِّقَتْ ؟

جب باندی کو طلاق دی جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹۰۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ : عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر اسے حیض نہ آتے ہوں تو اس کی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے۔

(۱۹۰۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۰۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۹۰۹۸) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِدَّةِ الأَمَةِ فَقَالَ :حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۹) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

(۱۹۱۰۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔

(۱۹۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَتَانِ ، وَإِنْ كَانَتْ ممن لاَ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۱۰۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۱۰۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمع عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ يَقُولُ :سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :لَوِ اسْتَطَعْت أَنْ أَجْعَلَ عِدَّةَ الأَمَةِ حَيْضَةً وَنِصْفًا فَعَلْت فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :لَوْ جَعَلْتهَا شَهْرًا وَنِصْفًا فَسَكَتَ.

(۱۹۱۰۳) حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں باندی کی عدت ایک حیض اور نصف مقرر کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور ایسا کر دیتا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اگر آپ ان کی عدت ڈیڑھ مہینہ مقرر کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے سکوت اختیار فرمالیا۔

(۱۹۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَانِ.

(۱۹۱۰۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَقَدْ رَاهَقَتْ :عِدَّتُهَا خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْمًا فَإِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۱۰۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی باندی جو قریب البلوغ ہو اور اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پینتالیس دن ہیں۔ اگر اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي عِدَّةِ الأَمَةِ قَالَ :إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَتَانِ ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۹۱۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پینتالیس دن ہیں۔

(۱۹۱۰۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ مِثْلُ نِصْفِ عِدَّةِ الْحُرَّةِ

(۱۹۱۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔

(۱٦٠) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ فَيُعْتِقُهَا ، تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةٌ ؟

اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کر دے تو کیا اس پر عدت واجب ہو گی؟

(۱۹۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ :إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ وُهِبَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۹۱۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ باندی جس سے جماع کیا گیا ہو اگر اسے بیچ دیا جائے یا ہبہ میں دے دیا جائے یا آزاد کر دیا جائے تو وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ قَالَ :عِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۱۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ قَالَ:تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۱۱۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :الأَمَةُ إِذَا أُعْتِقَتِ اعْتَدَّتْ بِحَيْضَتَيْنِ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۱۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا جائے تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۱۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۹۱۱۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱٦۱) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تَعْتِقُ وَلَهَا زَوْجٌ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگر کسی باندی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تو عدت کا کیا حکم ہو گا؟

(۱۹۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَرِيرَةَ أَنْ تَعْتَدَّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۳) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ ؓ کو حکم دیا کہ وہ آزاد عورتوں والی عدت گزاریں۔

(۱۹۱۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ بَرِيرَةَ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری۔

(۱۹۱۱٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَرِيرَةُ أُعْتِقَتْ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۵) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری۔

(۱٦۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ تُعْتَقُ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے ایک طلاق دے دے پھر اس باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۱۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ طَلُقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ لَمْ يُدْرِكْهَا عَتَاقُهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ قَالَ :تَعْتَدُّ عِدَّةَ الأَمَةِ.

(۱۹۱۱۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو دو طلاقیں دی جائیں اور پھر اسے عدت کے پورا ہونے سے پہلے آزادی مل جائے تو باندی والی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا طُلِّقَتْ تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ أَدْرَكَهَا عَتَاقُهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ وَإِذَا طَلُقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أَدْرَكَتْهَا عَتَاقُهُ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الأَمَةِ لَمَّا بَانَتْ مِنْهُ ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا كَذَلِكَ.

(۱۹۱۱۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی باندی کو ایک طلاق دی جائے اور پھر اس کو عدت کے پورا ہونے سے پہلے آزادی مل جائے تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔ اگر اسے دو طلاقیں دی جائیں اور پھر اسے آزادی مل جائے تو وہ باندی والی عدت گزارے گی۔ یہی حکم اس باندی کا ہے جس کا خاوند مر جائے۔ اور پھر اسے آزادی بھی مل جائے۔

(۱۹۱۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ أَمَةٌ تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ فِي الْعِدَّةِ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ وَإِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ أَمَةٍ.

(۱۹۱۱۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی ایسی بیوی کو جو کہ باندی تھی ایک طلاق دے دی، پھر عدت کے دوران اسے آزاد بھی کر دیا گیا تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔ اور جب اس کو دو طلاقیں دیں اور پھر وہ آزاد کر دی گئی تو وہ اس وقت تک اس سے شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔ اس کی عدت باندی والی عدت ہوگی۔

(۱۹۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الأَمَةِ إِذَا طُلِّقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ : تَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ ، وَإِنْ طُلِّقَتْ وَاحِدَةً فَأُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَزَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۱۱۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک باندی کو دو طلاقیں دی گئیں۔ پھر اسے اس کی عدت میں آزاد کر دیا گیا تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔ اگر اسے ایک طلاق دی گئی اور اسے اس کی عدت میں آزاد کر دیا گیا تو وہ تین حیض عدت گزارے گی اور اس کا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۹۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ : عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۲۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہوگی۔

(۱۹۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتِ الأَمَةُ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ عِنْدَ ذَلِكَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الأَمَةِ ، وَإِذَا طُلِّقَتْ وَاحِدَةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ عِنْدَ ذَلِكَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۲۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو دو طلاقیں دی گئیں پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اس کی عدت باندی والی عدت ہوگی اور اگر اسے ایک طلاق دینے کے بعد آزاد کیا گیا تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہوگی۔

(۱۶۳) مَا قَالُوا : فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَمُوتُ ثُمَّ تُعْتَقُ بَعْدَ مَوْتِهِ

اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو اور وہ آدمی مر جائے اور اس کی موت کے بعد باندی کو بھی آزاد کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۱۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ قَالَ : تَمْضِي عَلَى عِدَّةِ الأَمَةِ وَلَيْسَ لَهَا إِلاَّ عِدَّةُ الأَمَةِ.

(۱۹۱۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند انتقال کر جائے اور پھر اسے آزاد بھی کر دیا جائے تو وہ باندی والی

عدت گذارے گی۔

(۱۹۱۲۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَأَدْرَكَهَا الْعِتْقُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فتتم أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۱۲۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند انتقال کر جائے اور پھر اسے آزاد بھی کر دیا جائے اور وہ عدت میں ہو تو وہ چار مہینے دس دن پورے کرے گی۔

(۱٦٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، بعدة أَيِّهِمَا تَبْدَأُ ؟

اگر کوئی عورت اپنی عدت میں شادی کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو وہ کس عدت کو پہلے گزارے گی؟

(۱۹۱۲٤) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ آخَرُ فَتَزَوَّجَهَا ؟ قَالَ عُمَرُ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا الأُولَى ، وَتَأْتَنِف مِنْ هَذَا عِدَّةً جَدِيدَةً وَيُجْعَلُ الصَّدَاقُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَلاَ يَتَزَوَّجُهَا الثَّانِي أَبَدًا ، وَيَصِيرُ الأَوَّلُ خَاطِبًا ، وَقَالَ عَلِيٌّ :يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا الأُولَى ، وَتَعْتَدُّ مِنْ هَذَا عِدَّةً جَدِيدَةً ، وَيُجْعَلُ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، وَيَصِيرَانِ كِلاَهُمَا خَاطِبَيْنِ.

(۱۹۱۲۴) حضرت صالح بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت میں کوئی دوسرا آدمی اس سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اور وہ دوسرے خاوند سے نئے سرے سے عدت شروع کرے گی اور اس کا مہر بیت المال سے دیا جائے گا۔ دوسرا خاوند تو اس سے کبھی شادی نہیں کر سکتا اور پہلا خاوند پیامِ نکاح بھیج سکتا ہے۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ وہ پہلی عدت کو پورا کرے گی اور اس خاوند سے نئی عدت گزارے گی۔ وہ آدمی ہی اس کا مہر دے گا اور وہ دونوں اسے پیام نکاح بھجوا سکتے ہیں۔

(۱۹۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ الشَّعْبِيُّ :تَسْتَأْنِفُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَتُكْمِلُ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الأَوَّلِ ، وَقَالَ إبْرَاهِيمُ :تُكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنَ الأَوَّلِ وَتَسْتَأْنِفُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۲۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت میں شادی کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو تین حیضوں سے نئے سرے سے عدت پوری کرے گی اور باقی ماندہ عدت کو پہلے حیض سے شروع کرے گی۔ اور حضرت ابراہیم ؒ

فرماتے ہیں کہ وہ پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت کو پورا کرے گی اور پھر نئے سرے سے تین حیض پورے کرے گی۔

(۱۹۱۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الأَوَّلِ ، وَتَعْتَدُّ مِنْ مَاءِ الآخَرِ ، وَيَكُونُ لَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلْتَزَوَّجْهُ ، أَوْ غَيْرَهُ إِنْ شَائَتْ.

(۱۹۱۲٦) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ عورت پہلی عدت کو پورا کرے گی پھر دوسرے پانی کی عدت شروع کرے گی۔ اس کو دوسرے خاوند سے مہر بھی ملے گا۔ جب عدت پوری ہو جائے تو چاہے تو اس دوسرے مرد سے شادی کر لے اور چاہے تو کسی اور سے شادی کر لے۔

(١٦٥) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ فَيَمُوتُ بَعْضُ وَلَدِهَا ، مَنْ قَالَ لاَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَحِيضَ

اگر ایک عورت کا کوئی خاوند ہو اور اس عورت کے پیٹ میں کسی اور کا بچہ ہو اور وہ بچہ مر جائے تو جن حضرات کے نزدیک مرد اس وقت تک عورت کے قریب نہیں آ سکتا جب تک اسے حیض نہ آ جائے

(۱۹۱۲۷) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ وَلَهَا وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ فَيَمُوتُ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ مَا فِي بَطْنِهَا ، أَوْ تَحِيضَ حَيْضَةً.

(۱۹۱۲۷) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کا کوئی خاوند ہو اور اس عورت کے پیٹ میں کسی اور کا بچہ ہو تو مرد اس وقت تک عورت کے قریب نہیں آ سکتا جب تک اس کے پیٹ کے بچے کی صورت حال واضح نہ ہو جائے یا جب تک اسے حیض نہ آ جائے۔

(۱۹۱۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَنْظُرَ هل بها حَبَلٌ ، أَوْ لاَ.

(۱۹۱۲۸) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک یہ بات واضح نہ ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں ہے۔

(۱۹۱۲۹) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ الْمُخَارِقِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَعْتَدَّ ، أَوْ قَالَ : حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۹۱۲۹) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک وہ عدت نہ گزار لے یا اسے حیض نہ آجائے۔

(۱۹۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ وَلِلْمَرْأَةِ وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ :لَيْسَ لَكَ أَنْ تَسْتَلْحِقَ سَهْمًا لَيْسَ لَكَ.

(۱۹۱۳۰) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھایا اور پھر خاوند سے فرمایا (جب کہ عورت کا کسی دوسرے مرد سے بچہ تھا) تیرے لئے یہ بات درست نہیں کہ تو کسی دوسرے کے حصے پر قبضہ جمائے۔

(۱۹۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَارَةَ قَالاَ :لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يبين حَمْلٌ أَمْ لاَ.

(۱۹۱۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک حمل کا ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔

(۱۹۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً.

(۱۹۱۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک اسے حیض نہ آجائے۔

(۱٦٦) مَا قَالُوا فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ ؟ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا عَلَيْهَا عِدَّةٌ ؟

اگر نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو کیا عورت عدت گزارے گی؟

(۱۹۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :أَجَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعِنِّينَ سَنَةً فَإِنِ اسْتَطَاعَهَا وَإِلاَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۹۱۳۳) حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی کہ اگر وہ جماع کی طاقت رکھے تو ٹھیک ورنہ میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۹۱۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا مَضَتِ السَّنَةُ اعْتَدَّتْ بَعْدَ السَّنَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ ، وَإِنْ لَمْ يُطَلِّقْهَا.

(۱۹۱۳۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مہلت کو ایک سال گزر جائے تو عورت مطلقہ والی عدت گزارے گی خواہ نامرد نے طلاق نہ دی ہو۔

(۱۹۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ قَالَ :عَلَيْهَا الْعِدَّةُ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۱۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو اس پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۹۱۳٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :عَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۹۱۳۶) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو اس پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۶۷) مَا قَالُوا فِي الْمُرْتَدِّ، عَنِ الإِسْلاَمِ ؟ أَعَلَى امْرَأَتِهِ عِدَّةٌ ؟

کیا مرتد کی بیوی پر عدت لازم ہوگی؟

(۱۹۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : كَمْ تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ ؟ يَعْنِي الْمُرْتَدَّ ، قَالَ : ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ ، قُلْتُ : فَإِنْ قُتِلَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۱۳۷) حضرت موسیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مرتد شخص کی بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ تین حیض۔ میں نے پوچھا اگر اسے قتل کردیا جائے تو؟ فرمایا چار مہینے دس دن۔

(۱۹۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ قَالاَ : فِي الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَرْتَدُّ ، عَنِ الإِسْلاَمِ وَيَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ قَالاَ : تَعْتَدُّ امرأته ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً أن تَضَعُ حَمْلَهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجُ إِنْ شَائَتْ ، وَإِنْ هُوَ رَجَعَ فَتَابَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا يَثْبُتَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۹۱۳۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کافروں کی سرزمین میں چلا جائے تو اس کی بیوی کو اگر حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گزارے گی اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ پھر وہ چاہے تو شادی کرسکتی ہے۔ اگر اس کا خاوند عدت پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے اور توبہ کرلے تو ان کا نکاح باقی رہے گا۔

(۱۹۱۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا ارْتَدَّ الرَّجُلُ ، عَنِ الإِسْلاَمِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ إِنْ رَجَعَ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۹۱۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے تو اس کی بیوی کو ایک طلاق بائنہ ہوجائے گی۔ اس کے پاس بیوی سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا اور عورت مطلقہ والی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بها مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ، إِنْ رَجَعَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ : فَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمُرْتَدِّ.

(۱۹۱۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک عورت عدت میں ہے وہ اس کا زیادہ حق دار ہوگا اگر عدت میں وہ رجوع کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے یہی بات حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمٰن کی طرف مرتد کے بارے میں لکھی تھی۔

(١٦٨) مَا قَالُوا فِي ذِمِّيَّةٍ طُلِّقَتْ ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَأَسْلَمَتْ فِي الْعِدَّةِ ، كَمْ يَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ ؟

اگر ذمیہ عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور وہ عدت میں مسلمان ہو جائے تو کتنی عدت گزارے گی؟

(١٩١٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنِ امْرَأَةٍ ذِمِّيَّةٍ طُلِّقَتْ فَأَسْلَمَتْ فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَتْ فِي عِدَّتِهَا لَزِمَهَا مَا لَزِمَ الْمُسْلِمَاتِ.

(١٩١٤١) حضرت زیاد بن عبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا کہ اگر ذمیہ عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور وہ عدت میں مسلمان ہو جائے تو کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اس پر مسلمان عورتوں کے احکام لاگو ہوں گے۔

(١٩١٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنْ نَصْرَانِيَّةٍ تحت نَصْرَانِيٍّ فَأَسْلَمَتْ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ : نَعَمْ ، عَلَيْهَا عِدَّةُ ثَلَاثِ حِيَضٍ ، أَوْ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(١٩١٤٢) حضرت ابو حرہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ سوال کیا گیا کہ اگر کوئی نصرانی عورت جو کہ ایک نصرانی کے نکاح میں تھی۔ اگر اسلام قبول کرتی ہے تو کیا ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس پر عدت لازم ہوگی، تین حیض یا تین مہینے۔

(١٩١٤٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الْمَرْأَةِ يَمُوتُ زَوْجُهَا وَهو نَصْرَانِيٌّ ، ثُمَّ تُسْلِمُ كَمْ تَعْتَدُّ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(١٩١٤٣) حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا عیسائی خاوند مر جائے اور عورت اسلام قبول کر لے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ چار مہینے اور دس دن۔

(١٦٩) من قَالَ طَلَاقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّة طَلَاقُ الْمُسْلِمَةِ وَعِدَّتُهُمَا مِثْلُ عِدَّتِهَا

جن حضرات کے نزدیک عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اور ان کی عدت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے

(١٩١٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : طَلَاقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّة طَلَاقُ

الْمُسْلِمَةِ وَعِدَّتُهُمَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ.

(۱۹۱۴۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اور ان کی عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہے۔

(۱۹۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِيمَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالَ :يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا سَوَاءً وَطَلاَقُهَا طَلاَقُ حُرَّةٍ وَعِدَّتُهَا كَذَلِكَ.

(۱۹۱۴۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کی تو ان کے درمیان برابری سے کام لے۔ ان کی طلاق اور عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہوگی۔

(۱۹۱٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :طَلاَقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّة طَلاَقُ الْحُرَّةِ وَعِدَّتُهُمَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَيَقْسِمُ لَهُمَا كَمَا يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ.

(۱۹۱۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اور ان کی عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہے۔ اور ان کے درمیان تقسیم بھی آزاد عورت کی طرح کرے گا۔

(۱۹۱٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :عِدَّةُ النَّصْرَانِيَّةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَقِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۹۱۴۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نصرانیہ کی عدت مسلمان عورت کی طرح ہے اور ان کے درمیان تقسیم بھی برابر ہوگی۔

(۱۹۱٤٨) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ وَالْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ :يُسَوِّي بَيْنَهُمَا في الْقَسم مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ.

(۱۹۱۴۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو مسلمان، یہودیہ اور عیسائیہ عورت سے شادی کرے تو مال اور جان میں ان کے درمیان برابری کرے گا۔

(۱۹۱٤٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ النَّصْرَانِيَّةَ فَقَالاَ :قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۹۱۴۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عیسائی عورت سے شادی کرے تو (مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے ان دونوں میں برابری اور تقسیم کا) کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان تقسیم میں برابری کرے گا۔

(۱۷۰) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدَانِ فَتَضَعُ أَحَدهما

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں، وہ ایک کو جنم دے دے تو عدت کا حکم ہے؟

(۱۹۱۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إِذَا وَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِيَ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا اس کے پیٹ میں ہو تو مرد اس سے رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إِذَا وَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِيَ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے ایک بچے کو جنم دیا اور ایک بچہ اس کے پیٹ میں باقی تھا تو مرد اس سے رجوع کرنے کا حقدار ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۱۹۱۵۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَتَضَعُ وَلَدًا ، ويكون فِي بَطْنِهَا آخَرُ ، فَيُرَاجِعُهَا زَوْجُهَا فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالُوا :إِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا حَتَّى تَضَعَ الآخَرَ مِنْهما.

(۱۹۱۵۳) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عطاء اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے اور اس کے بعد عورت ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا بچہ اس کے رحم میں ہو تو دوسرے بچے کی پیدائش سے پہلے آدمی اس سے رجوع کر سکتا ہے۔

(۱۹۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدَانِ ، قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَضَعَ الآخَرَ وَتَلاَ :﴿وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾.

(۱۹۱۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو وہ دوسرے بچے کی پیدائش تک رجوع کا حق رکھتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

(١٩١٥٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ وَفِي بَطْنِهَا الولدان قَالَ لَهُ الرَّجْعَةُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا.

(١٩١٥٥) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے رحم میں دو بچے ہوں تو مرد اس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے۔

(١٩١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(١٩١٥٦) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(١٩١٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالحَسَن وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالُوا :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعَ الآخَرَ.

(١٩١٥٧) حضرت سعید بن مسیب ؒ، حضرت حسن ؓ، حضرت سلیمان بن یسار ؒ اور حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(١٩١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :لَوْ كَانَ وَلَدٌ وَاحِدٌ خَرَجَ مِنْهُ طَائِفَةٌ كان يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ مَا لَمْ يَخْرُجْ كُلُّهُ.

(١٩١٥٨) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک بچے کا کچھ حصہ اپنی ماں کے رحم سے باہر آ جائے تو پھر بھی خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جب تک بچہ پورے کا پورا باہر نہ آ جائے۔

(١٩١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ:حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِد، عَنِ أَبِي حَنْظَلَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(١٩١٥٩) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کر سکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(١٧١) من قَالَ إِذَا وَضَعَتْ أَحَدَهُمَا فَقَدْ حَلَّتْ

جن حضرات کے نزدیک اگر ایک بچے کو جنم دے دے تو عدت ختم ہو جاتی ہے

(١٩١٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ ، أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَوَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِيَ فِي بَطْنِهَا آخَرُ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بِالأَوَّلِ.

(١٩١٦٠) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا انتقال ہو گیا یا اس نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دی۔ عورت نے بچے کو جنم دیا اور اس کے پیٹ میں ایک اور بچہ بھی تھا تو پہلے بچے کی پیدائش سے عدت پوری ہو گئی۔

(۱۹۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا وَضَعَتْ أَحَدَهُمَا فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۱۶۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بچہ جنم دے دیا تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :إِذَا وَضَعَتِ الأَوَّلَ فَقَدْ بَانَتْ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :تَزَوَّجُ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ قَتَادَةُ :خُصِمَ الْعَبْدُ.

(۱۹۱۶۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بچے جو جنم دے دیا تو وہ بائنہ ہوگئی۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا اب وہ شادی کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بندے (حضرت عکرمہ) سے جھگڑا کیا گیا۔

(۱۷۲) مَا قَالُوا أَيْنَ تَعْتَدُّ ؟ مَنْ قَالَ فِي بَيْتِهَا

عورت عدت کہاں گزارے گی؟

(۱۹۱۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ، وَلاَ تَكْتَحِلُ بِكُحْلٍ زِينَةً.

(۱۹۱۶۳) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی۔ اور زینت والا سرمہ نہیں لگائے گی۔

(۱۹۱۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلاَثًا ، وَإِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ ، قَالَ :احْبِسْهَا ، قَالَ :لاَ تجلس قَالَ :قَيِّدْهَا قَالَ :إِنَّ لَهَا إِخْوَةً غَلِيظَةً رِقَابُهُمْ ، قَالَ :اسْتَعْدِ الأَمِيرَ.

(۱۹۱۶۴) حضرت مسروق ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور وہ گھر سے جانا چاہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے روکے رکھو۔ اس آدمی نے کہا کہ وہ نہیں رکتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس قید کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ اس عورت کے بھائی ہیں جو بڑے مضبوط اور توانا ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر کی طرف رجوع کرو۔

(۱۹۱۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :الْمُطَلَّقَةُ تَزُورُ وَلاَ تَبِيتُ.

(۱۹۱۶۵) حضرت عروہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت اپنے اقارب سے ملاقات کرسکتی ہے لیکن وہاں رات نہیں گزار سکتی۔

(۱۹۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَلاَ تَمَسُّ طِيبًا إلاَّ عِنْدَ الطُّهْرِ بنبذة مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

(۱۹۱۶۶) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ اپنے خاوند کے گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ وہ خوشبو بھی صرف طہر میں لگائے جو کہ قسط اور اظفار نامی خوشبو میں سے معمولی سی۔

(۱۹۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو زُكَيْرٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ :طَلَّقْتُ

بِنْت عَمٍّ لِي ثَلاَثًا الْبَتَّةَ فَأَتَيْت سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَسْأَلُهُ فَقَالَ :تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا حَيْثُ طُلِّقَتْ ، قَالَ : وَسَأَلْت الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فَكُلُّهُمْ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ.

(۱۹۱۶۷) حضرت عبدالرحمٰن بن نضلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی چچازاد بہن کو تین طلاقیں دے دیں پھر میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا کہ ان سے اس بارے میں سوال کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہاں اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی جہاں اسے طلاق دی گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت قاسم، سالم، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے سوال کیا تو ان سب نے وہی بات کی جو حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمائی تھی۔

(۱۹۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا :تَعْتَدَّانِ فِي بَيْتِ زَوْجَيْهِمَا وَتُحِدَّانِ.

(۱۹۱۶۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں یا اس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزاریں گی اور زیر ناف بالوں کو صاف کریں گی۔

(۱۹۱۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، فَانْطَلَقَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ :اتَّقِ اللَّهَ وَرُدَّ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا ، فَقَالَ مَرْوَانُ :إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي.

(۱۹۱۶۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص رحمہ اللہ نے اپنی بیوی (بنت عبدالرحمٰن بن حکم رحمہ اللہ) کو طلاق دی۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے خاوند کے گھر واپس بھیج دو۔ مروان نے کہا کہ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ مجھ پر غالب آگئے ہیں۔

(۱۹۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لاَ تَبِيتُ الْمَبْتُوتَةُ وَلاَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِلاَّ فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۱۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو طلاق دے دی گئی ہو یا اس کا خاوند انتقال کر گیا ہو تو وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے گی جب تک اس کی عدت پوری نہ ہو جائے۔

(۱۹۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ :طُلِّقَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَسُئِلَ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا :تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا ، فَسُئِلَ سَعِيدٌ :فَقَالَ :تَمْكُثُ.

(۱۹۱۷۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت کو طلاق دی گئی پھر اس کے بارے میں مدینہ کے فقہاء سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہے گی۔ اس بارے میں حضرت سعید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تو انہوں

نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے گی۔

(۱۷۳) من رَخَّصَ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

جن حضرات کے نزدیک مطلقہ عدت میں اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ بھی کہیں رہ سکتی ہے

(۱۹۱۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ : فَأَمَرَهَا أَنْ تَحَوَّلَ. (مسلم ۱۱۲۱۔ ابن ماجه ۲۰۳۳)

(۱۹۱۷۲) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے (طلاق کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اندیشہ ہے کہ اس گھر میں میرے ساتھ زیادتی کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اہل کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔

(۱۹۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا : تَعْتَدُّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَائَتْ.

(۱۹۱۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اگر وہ چاہے تو اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں بھی عدت گزار سکتی ہے۔

(۱۹۱۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً فَقَالَ : تَعْتَدُّ حَيْثُ شَائَتْ ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا.

(۱۹۱۷۴) حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مطلقہ کی عدت کے مقام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جہاں چاہے وہاں عدت گزار سکتی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(۱۹۱۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عمرو قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ : كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا ، قَالَتْ : كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ، فَإِنْ وَضَعْتِ شَيْئًا لَمْ يَرَ شَيْئًا.

(مسلم ۱۱۱۶۔ ابو داؤد ۲۲۷۸)

(۱۹۱۷۵) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بنو مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے مجھے حتمی طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ۔ وہ نابینا آدمی ہیں۔ اگر تم ضرورت کے تحت اپنے کپڑے اتارو گی تو بھی وہ کچھ نہ دیکھ سکیں گے۔

(۱۷٤) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ ، مَا تَصْنَعُ ؟

اگر عورت کرائے کے گھر میں رہتی تھی اور اسے طلاق ہو گئی تو اب وہ کیا کرے؟

(۱۹۱۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ وَهِيَ سَاكِنَةٌ فِي بَيْتٍ

بِكِرَاءٍ فَقَالَ :إِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُعْطِيَ أَجْرًا وَتَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۱۷۶) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت کرائے کے گھر میں رہتی تھی اور اسے طلاق ہوگئی تو اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ آدمی مکان کا کرایہ دے اور وہ عدت کے پورا ہونے تک اسی گھر میں رہے۔

(۱۹۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ :سُئِلَ سعيد بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ عَلَى مَنِ الْكِرَاءُ ؟ قَالَ :عَلَى زَوْجِهَا.

(۱۹۱۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت کرائے کے گھر میں رہتی ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو کرایہ کون دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کرایہ اس کے خاوند پر لازم ہوگا۔

(۱۷۵) مَا قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ ، لَهَا أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا ؟ مَنْ كَرِهَهُ

کیا عورت عدت کے دنوں میں حج کرسکتی ہے؟

(۱۹۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً حَاجَّاتٍ ، أَوْ مُعْتَمِرَاتٍ خَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۷۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ان عورتوں کو واپس بھیج دیا جو عدت کے دنوں میں حج یا عمرے کے لئے گئی تھیں۔

(۱۹۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ عن مجاهد أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَدَّا نِسْوَةً حَوَاجَّ اوْ مُعْتَمِرَاتٍ حَتَّى اعْتَدَدْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۹۱۷۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ نے عدت میں حج یا عمرے کے لئے جانے والی عورتوں کو واپس بھیج دیا تھا۔

(۱۹۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَدَّ نِسْوَةً حَاجَّاتٍ او مُعْتَمِرَاتٍ خَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۱) حضرت ابن مسعود ؓ نے حج یا عمرے کے لیے نکلنے والی ان عورتوں کو واپس بھیج دیا جو عدت میں نکلی تھیں۔

(۱۹۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَالْمُطَلَّقَةُ لاَ تَحُجُّ وَلاَ تَعْتَمِرُ وَلاَ تَلْبَسُ مُجَسَّدًا.

(۱۹۱۸۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے یا جسے طلاق دے دی جائے وہ نہ حج کرے، نہ عمرہ کرے اور جسم کے ساتھ جڑا ہوا کپڑا بھی نہ پہنے۔

(۱۹۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ زَجَرَ امْرَأَةً تَحُجُّ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۱۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ڈانٹا تھا جو اپنی عدت میں حج کے لئے گئی۔

(۱۹۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِسْوَةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حَاجَّاتٍ قُتِلَ أَزْوَاجُهُنَّ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمِيَاهِ.

(۱۹۱۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو ذوالحلیفہ سے واپس بھیج دیا تھا جو حج کرنے گئی تھیں جبکہ ان کے خاوند وہاں شہید کر دیئے گئے تھے۔

(۱۹۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : رَدَّ عُمَرُ نِسْوَةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ ، فَمَنَعَهُنَّ الْحَجَّ.

(۱۹۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو بیداء سے واپس بھیج دیا تھا جن کے خاوند انتقال کر گئے تھے اور انہیں حج سے روک دیا تھا۔

(۱۷٦) من رَخَّصَ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا

جن حضرات نے عورت کو عدت میں حج کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۹۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَحَجَّتْ أُمَّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۱۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کی عدت میں حج کرایا۔

(۱۹۱۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا لِلْمُطَلَّقَاتِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ أَنْ يَحْجُجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ عورتیں اپنی عدت میں حج کریں۔

(۱۹۱۸۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا : تَحُجَّانِ عَنْهُمَا فِي عِدَّتِهِمَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَقَالَ حَبِيبٌ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۱۸۷) حضرت حبیب معلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت اپنی عدت میں حج کر سکتی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں کر سکتی ہے۔ حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۷) فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، مَنْ قَالَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا

وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے جن حضرات کے نزدیک وہ اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی

(۱۹۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ الْفُرَيْعَةَ ابْنَةَ مَالِكٍ قَالَتْ : خَرَجَ زَوْجِي فِي طَلَبِ أَعْلاَجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ فَجَاءَ نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ شَاسِعَةٌ ، عَنْ دَارِ أَهْلِي وَدَارِ إِخْوَتِي وَلَمْ يَدَعْ مَالاً يُنْفَقُ عَلَيَّ وَلاَ مَالَ وَرِثْته وَلاَ دَارَ يَمْلِكُهَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْذَنَ فَأَلْحَقَ بِدَارِ أَهْلِي ، وَدَارِ إِخْوَتِي ، فَإِنَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَجْمَعُ إِلَيَّ بَعْضَ أَمْرِي قَالَ : فَافْعَلِي إِنْ شِئْتِ ، قَالَتْ : فَخَرَجْت قَرِيرَةَ عَيْنٍ لِمَا قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ فِي بَعْضِ الْحُجْرَةِ دَعَانِي فَقَالَ : كَيْفَ زَعَمْت ؟ قَالَتْ : فَقَصَصْت عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ : امْكُثِي فِي بَيْتِكَ الَّذِي كَانَ فِيهِ نَعي زَوْجُك حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، قَالَتْ : فَاعْتَدَدْت فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (ترمذی ۱۲۰۴۔ ابوداؤد ۲۲۹۴)

(۱۹۱۸۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند اپنے عجمی غلاموں کی تلاش میں نکلے جو کہ فرار ہو گئے تھے۔ وہ انہیں مقام قدوم میں ملے جہاں انہوں نے میرے خاوند کو شہید کر دیا۔ جب مجھے میرے خاوند کے انتقال کی خبر ملی تو اس وقت میں میں انصار کے ایک گھر میں تھی جو میرے اہل وعیال کے گھروں سے دور تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ مجھے میرے خاوند کے انتقال کی خبر آ پہنچی ہے اور میں ایک ایسے گھر میں ہوں جو میرے والدین اور میرے بھائیوں کے گھر سے دور ہے۔ میرے خاوند نے میرے لئے پیسے بھی نہیں چھوڑے جو مجھ پر خرچ کئے جائیں، نہ مال ہے جس کی میں وارث بنوں اور نہ ہی کوئی ایسا گھر ہے جس کے وہ مالک ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنے والدین اور اپنے بھائیوں کے گھر چلی جاؤں۔ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اس میں میرے لئے زیادہ فائدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو چاہو کر لو۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ سن کر میں اس حال میں باہر آئی کہ میری آنکھیں ٹھنڈی تھیں۔ پھر اس کے بعد میں مسجد میں تھی یا کسی کمرے میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ تم نے کیا فیصلہ کیا؟ میں نے سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ اس گھر میں ہی ٹھہری رہو جس میں تمہارے خاوند کے انتقال کی خبر آئی تھی یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے چار مہینے اور دس دن وہیں گزارے۔

(۱۹۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ هَمْدَانَ قُتِلَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :يَجْتَمِعْنَ بِالنَّهَارِ وَيَبِتْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمدان کی کچھ عورتوں کے خاوند قتل کر دیئے گئے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دن کو جمع ہو جایا کریں اور رات اپنے گھروں میں گزارا کریں۔

(۱۹۱۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تُوُفِّيَ عَنْ نِسْوَةٍ مِنْ هَمْدَانَ أَزْوَاجُهُنَّ فَأَرَدْنَ أَنْ يَجْتَمِعْنَ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنهُمْ يَعْتَدِدْنَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلْنَهُ قَالَ :تَعْتَدُّ كُلُّ امْرَأَةٍ فِي بَيْتِهَا.

(۱۹۱۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمدان کی کچھ عورتوں کے خاوند قتل کر دیئے گئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان میں سے ایک عورت کے گھر میں عدت گزار لیں۔ اس بارے میں سوال کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر عورت اپنے گھر میں عدت گزارے۔

(۱۹۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَةً زَارَتْ أَهْلَهَا وَهِيَ فِي عِدَّةٍ فَتَمَخَّضَتْ عِنْدَهُم فَبَعَثُونِي إِلَى عُثْمَانَ بَعْدَ ما صَلَّى الْعِشَاءَ وَأَخَذَ مَضْجَعَهُ فَقُلْتُ :إِنَّ فُلاَنَةَ زَارَتْ أَهْلَهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا وَهِيَ تَمْخُضُ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ :فَأْمَرَ بِهَا أَنْ تُحْمَلَ إِلَى بَيْتِهَا فِي تِلْكَ الْحَالِ.

(۱۹۱۹۱) حضرت مسیکہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت عدت میں اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے گئی۔ وہاں اس کے بچے کی ولادت کا وقت قریب آ گیا۔ ان لوگوں نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس بارے میں سوال کروں۔ اس وقت وہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے بستر پر جا چکے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ فلاں عورت اپنی عدت میں اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لئے گئی تھی وہاں اسے بچے کی پیدائش کا درد ہونے لگا ہے۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اسی حال میں اس کے گھر لے جایا جائے۔

(۱۹۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَبِهَا فَاقَةٌ فَسَأَلَتْ عُمَرَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا ؟ فَرَخَّصَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا بَيَاضَ يَوْمِهَا.

(۱۹۱۹۲) حضرت ابن ثوبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کے خاوند کا انتقال ہو گیا اور وہ فاقہ کا شکار تھی۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس بات کی رخصت دے دی کہ دن کی روشنی میں وہاں چلی جایا کرے۔

(۱۹۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَسَأَلَتْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهَا إِلاَّ فِي بَيَاضِ يَوْمِهَا أَوْ لَيْلَتِهَا.

(۱۹۱۹۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ اس نے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے اسے روشنی میں ان کے پاس جانے کی

اجازت دے دی۔

(۱۹۱۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ تَعْتَدُّ مِنْ زَوْجِهَا ، تُوُفِّيَ عَنْهَا ، فَاشْتَكَى أَبُوهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ تَسْأَلُهَا :تَأْتِي أَبَاهَا تُمَرِّضُهُ؟ فَقَالَتْ :إِذَا كُنْتِ إِحْدَى طَرَفَيِ النَّهَارِ فِي بَيْتِكِ.

(۱۹۱۹۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا تھا اور وہ عدت میں تھی۔ اس دوران اس عورت کے والد بیمار ہوگئے۔ اس نے حضرت ام سلمہ ؓ کو پیغام بھیج کر سوال کیا کہ کیا وہ اپنے والد کی تیمارداری کے لئے جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دن کے ایک کنارے میں اپنے گھر میں رہو تو جاسکتی ہو۔

(۱۹۱۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ:الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لاَ تَبِيتُ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا.

(۱۹۱۹۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں رات نہیں رہ سکتی۔

(۱۹۱۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاعْتَدَّتْ فِي غير بَيْتِهَا يَوْمًا فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَقْضِيَهُ.

(۱۹۱۹۶) حضرت نافع ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا تھا اس نے عدت کے دنوں میں سے ایک دن اپنے گھر کے علاوہ کہیں گزارا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے اسے وہ دن قضا کرنے کا حکم دیا۔

(۱۹۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :سَأَلْتُ أَبِي ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، أَتَنْتَقِلُ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَنْتَقِلَ أَهْلُهَا فَتَنْتَقِلَ مَعَهُمْ.

(۱۹۱۹۷) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو کیا وہ شہر چھوڑ سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ البتہ اگر اس کے گھر والے چھوڑ رہے ہوں تو چھوڑ سکتی ہے۔

(۱۹۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۹۱۹۸) حضرت خصیف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہو کیا وہ اپنے گھر سے نکل سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۱۹۱۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يَقُولاَنِ :لاَ تَنْتَقِلُ.

(۱۹۱۹۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت عبداللہ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ وہ گھر تبدیل نہیں کرسکتی۔

(۱۹۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ :لاَ تَخْرُجُ حَتَّى تُوَفِّيَ أَجَلَهَا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

(۱۹۲۰۰) حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہو وہ اپنی عدت پوری کئے بغیر خاوند کے

گھر سے نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَأَنَّ أَبَاهَا اشْتَكَى فَاسْتَأْذَنَتْ عُمَرَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهَا إِلاَّ فِي لَيلة.

(۱۹۲۰۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت خاوند کے فوت ہونے کے بعد عدت گزار رہی تھی۔ کہ اس کے والد بیمار ہوگئے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی تیمارداری کی اجازت چاہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف دن کے وقت انہیں جانے کی اجازت دی۔

(۱۹۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جميلة قَالَ : تُوُفِّيَ صَدِيقٌ لِي وَتَرَكَ زرعا لَهُ بِقُبَاءَ فَجَائَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ : سَلِ ابْنَ عُمَرَ أَخْرُجُ فَأَقُومُ عَلَيْهِ ؟ فَأَتَيْت ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ وَلاَ تَبِيتُ بِاللَّيْلِ.

(۱۹۲۰۲) حضرت عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہوگیا۔ قباء میں ان کا کھیت تھا۔ ان کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کرو کہ کیا میں اس کھیت میں کام کر سکتی ہوں؟ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دن کے وقت نکل سکتی ہے رات کو نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۲۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَأَتَتْهُمْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَبِيتَ عِنْدَهُمْ فَمَنَعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ : ارْجِعِي إِلَى بَيْتِكَ فَبِيتِي فِيهِ.

(۱۹۲۰۳) حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کے خاوند کا انتقال ہوگیا۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ ان کے پاس رات گزارے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اپنے گھر چلی جاؤ اور وہیں رات گزارو۔

(۱۷۸) من رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَخْرُجَ

جن حضرات کے نزدیک خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جا سکتی ہے

(۱۹۲۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : نَقَلَ عَلِيٌّ أُمَّ كُلْثُومٍ حِينَ قُتِلَ عُمَرُ وَنَقَلَتْ عَائِشَةُ أُخْتَهَا حِينَ قُتِلَ طَلْحَةُ.

(۱۹۲۰۴) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا گھر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن کا گھر تبدیل کرادیا تھا۔

(۱۹۲۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تَخْرُجُ.

(۱۹۲۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جا سکتی ہے۔

(١٩٢٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَالاَ : تَخْرُجُ.

(۱۹۲۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت ابو شعثاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جا سکتی ہے۔

(١٩٢٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أنهما قَالاَ : تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا حَيْثُ شَائَتْ.

(۱۹۲۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

(١٩٢٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يُرَحِّلُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۲۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت کو اس کے گھر سے جانے کی اجازت دیتے تھے۔

(١٩٢٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا نَقَلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بَعْدَ سَبْعٍ.

(۱۹۲۰۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (اپنی صاحبزادی) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے سات دن بعد اپنے گھر لے آئے تھے۔

(١٧٩) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اسے ایک یا دو حیض آ جائیں اور وہ عورت شادی کر لے تو کیا پہلے خاوند کے پاس رجوع کا حق ہوگا؟

(١٩٢١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ وَتَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا فَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَ زَوْجِهَا فَقَالَ : بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۹۲۱۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے اور اسے ایک یا دو حیض آ جائیں، پھر وہ عورت عدت میں کسی سے شادی کر لے اور اس کی عدت دوسرے خاوند کے پاس پوری ہو تو وہ پہلے خاوند سے ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔

(١٩٢١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ : سُئِلَ سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ عَلِمَ إِنَّهُ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا وَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَهُ ، هَلْ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا لأَنَّ عِدَّتَهَا قَدِ انْقَضَتْ عِنْدَ هَذَا.

(۱۹۲۱۱) حضرت عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کرے اور پھر اسے بعد میں معلوم ہو کہ وہ عورت عدت میں ہے تو کیا پہلے خاوند کو رجوع کا حق ہے؟ انہوں نے سند بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور مرد کو رجوع کا حق نہیں ہوگا کیونکہ عورت کی عدت اس کے پاس پوری ہوگئی۔

(۱۹۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ : زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا وَلَا يَقْرَبُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۲۱۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہے اور وہ عدت پوری ہونے تک اسکے قریب نہیں جائے گا۔

(۱۹۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ حَيْضَتَيْنِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ حَيْضَتَيْنِ قَالَ : بَانَتْ مِنَ الأَوَّلِ وَلَا تُحْتَسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ.

(۱۹۲۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں، پھر اس کے پاس اسے دو حیض آئے اور پھر ایک آدمی نے اس سے شادی کی اور اس کے پاس اسے ایک حیض آیا تو وہ پہلے خاوند سے بائنہ ہوگئی اور اس کے بعد والے کو شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تُحْتَسَبُ بِهِ.

(۱۹۲۱۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد والے کو شمار کرے گی۔

(۱۸۰) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، كَمْ تَعْتَدُّ ؟

کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹۲۱٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِنْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا يَعْنِي الأَمَةَ اعْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ وَخَمْسَ لَيَالٍ.

(۱۹۲۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : عِدَّةُ الأَمَةِ إِذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے یعنی دو مہینے پانچ دن۔

(۱۹۲۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي مَمْلُوكَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا حُرًّا فَعِدَّتُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ قُسَيْطٍ فِي الأَمَةِ :إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا حُرًّا فَعِدَّتُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت ابن قسیط ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الأَمَةِ :إذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۲۱۹) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔

(۱۸۱) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَحِيضُ الثَّالِثَةَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، مَنْ قَالَ لاَ رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا

ایک عورت کو اس کا خاوند طلاق دے اور پھر عدت میں اسے تیسرا حیض آ جائے تو جن حضرات کے نزدیک اب خاوند رجوع نہیں کر سکتا

(۱۹۲۲۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ :إذَا طَعَنَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

(۱۹۲۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہو گیا تو وہ خاوند سے آزاد ہو گئی۔

(۱۹۲۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ :إذَا حَاضَتِ المطلقة الْحَيْضَةَ الثَّالِثَةَ قَبْلَ أَنْ يُرَاجِعَهَا زَوْجُهَا فَلاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ.

(۱۹۲۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رجوع سے پہلے عورت کا تیسرا حیض شروع ہو گیا تو خاوند رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۹۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ وَزَيْدًا كَانَا يَقُولاَنِ :إذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ الثَّالِثِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ.

(۱۹۲۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب عورت تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو اب آدمی رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۹۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :إذَا

حَاضَتِ الثَّالِثَةَ فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۲۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آجائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ : إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۲۲۴) حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آجائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۹۲۲۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آجائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۲) من قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

جن حضرات کے نزدیک آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے

(۱۹۲۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرٍو ، وَعَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ : هُوَ أَحَقُّ بِها مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ أنهما قَالاَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۲۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الْكَلاَعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ الأَشْعَرِيَّ كَانُوا يَقُولُونَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ :إنَّهُ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ ، يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۲۳۰) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابودرداء، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ ایک یا دو طلاقیں دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض کا غسل نہ کرلے۔ جب تک وہ عدت میں ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹۲۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنْ دَخَلَ عَلَيْهَا الْمُغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. (سعيد بن منصور ۱۲۲۳)

(۱۹۲۳۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کے غسل خانے میں جانے کے بعد پانی ڈالنے سے پہلے وہ رجوع کرلے تو وہ اس کا حقدار ہے۔

(۱۹۲۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ :قَدْ رَاجَعْتُك فَقَالَتْ : كَذَبْت كَذَبْت ، وَصَبَّتِ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا كَانَ أَحَقَّ بِهَا.

(۱۹۲۳۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس اس وقت جائے جب وہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنے لگی ہو اور اس سے کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کی، اور وہ عورت کہے کہ تو نے جھوٹ بولا، تو نے جھوٹ بولا اور اپنے سر پر پانی ڈال لے تو بھی وہ شخص اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۹۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ شَابًّا فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ،

أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالَ : فَأَتَاهَا وَهِيَ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَ : يَا فُلاَنَةُ إِنِّي قَدْ رَاجَعْتُك ، فَقَالَتْ : كَذَبْت، لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْك ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَرَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ : فَقَالَ : أَنْشُدُك بِاللَّهِ ، هَلْ كُنْت لَطَمْتِيهِ بِالْمَاءِ ؟ قَالَتْ : مَا فَعَلْت ، قَالَ : فَقَالَ : خُذْ بِيَدِهَا.

(۱۹۲۳۴) حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے کسی نوجوان سے شادی کی۔ اس نوجوان نے اسے ایک یا دو طلاقیں دے دیں۔ پھر وہ اس کے پاس اس وقت آیا جب وہ عورت تیسرے حیض کا غسل کر رہی تھی۔ اور اس سے کہا کہ اے فلانی! میں نے تجھ سے رجوع کیا۔ اس عورت نے کہا کہ تو نے جھوٹ بولا! تو ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا۔ ان کے پاس حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عورت کو قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو نے اپنے جسم پر پانی ڈال لیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نوجوان سے فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جا۔

(۱۸۳) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَيُعْلِمُهَا الطَّلاَقَ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلاَ يُعْلِمُهَا الرَّجْعَةَ حَتَّى تَزَوَّجَ

ایک شخص اپنی بیوی کو اعلانیہ طلاق دے اور پھر رجوع کرلے لیکن عورت کو رجوع کا علم نہ ہو اور وہ شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُعْلِمْهَا فَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا ولم يعلمها ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنْ أَدْرَكْتهَا قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۲۳۵) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو کنف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو اطلاع دیئے بغیر طلاق دی اور پھر اطلاع دیئے بغیر رجوع کرلیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس کے شادی کرنے سے پہلے اسے پالو تو تم ہی اس کے حقدار ہو۔

(۱۹۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا طَلَّقَهَا ، ثُمَّ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ أَعْلَمَهَا ، أَوْ لَمْ يُعْلِمْهَا.

(۱۹۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر رجوع پر کسی کو گواہ بنالے تو وہ اپنی بیوی کا زیادہ حقدار ہے اس کا اعلان کرے یا نہ کرے۔

(۱۹۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ شُرَيْحٍ

فَجَاءَ رَجُلٌ يُخَاصِمُ امْرَأَتَه فَقَالَتْ :طَلَّقَنِي وَلَمْ يُعْلِمْنِي الرَّجْعَةَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتِي وَتَزَوَّجْت وَدَخَلَ بِي زَوْجِي فَقَالَ شُرَيْحٌ :أَلَا أَعْلَمْتَهَا الرَّجْعَةَ كَمَا أَعْلَمْتَهَا الطَّلَاقَ ؟ فَلَمْ يَرُدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۹۲۳۷) حضرت عمیر بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کا جھگڑا لے کر آیا۔ عورت کہتی تھی کہ اس نے مجھے طلاق دی، لیکن رجوع کا نہ بتایا، یہاں تک کہ میری عدت گزر گئی اور میں نے شادی کر لی۔ میرے خاوند نے مجھ سے دخول بھی کر لیا۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا کہ جیسے تم نے اسے طلاق کا بتایا تھا رجوع کا کیوں نہ بتایا؟! پھر آپ نے عورت اسے واپس نہ کی۔

(۱۹۲۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَهَا ، ثُمَّ لَمْ يُخْبِرْهَا بِالرَّجْعَةِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَتَزَوَّجَتْ فَدَخَلَ بِهَا الزَّوْجُ الثَّانِي ، فَلَا شَيْءَ لَهُ.

(۱۹۲۳۸) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اسے رجوع کی اطلاع نہ دی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی اور اس نے شادی کر لی اور دوسرے خاوند نے اس سے دخول بھی کر لیا تو پہلے کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۹۲۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا فَكَتَمَهَا الرَّجْعَةَ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، قَالَ :إنْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ تَزَوَّجَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِلَّا فَهُوَ ضَيَّعَ.

(۱۹۲۳۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر اس سے رجوع کر لیا لیکن رجوع کو خفیہ رکھا یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر گئی۔ تو اگر عورت کے نکاح کرنے سے پہلے اس نے عورت کو پا لیا تو وہ اسکی بیوی ہوگی اور اگر عورت نے شادی کر لی تو اس کی رجوع ضائع ہوگئی۔

(۱۹۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ سَافَرَ وَرَاجَعَهَا ، وَكَتَبَ إلَيْهَا بِذَلِكَ ، وَأَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمْ يَبْلُغْهَا الْكِتَابُ حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ ، فَتَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَ إلَى عُمَرَ ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۹۲۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو کنف رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر سفر پر چلے گئے اور بیوی سے رجوع کر لیا۔ اس کی طرف خط بھی لکھا اور اس رجوع پر گواہ بھی بنا لئے۔ عورت کو ان کا خط نہیں ملا اور عدت کے پورا ہونے پر اس نے شادی کر لی۔ ابو کنف رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس عورت کے اس وقت تک زیادہ حقدار ہو جب تک وہ اس سے دخول نہ کر لے۔

(۱۹۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا دُخِلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يُدْخَلْ.

(۱۹۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس صورت میں پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے خواہ دوسرا دخول کرے یا نہ کرے۔

(١٩٢٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۲۴۲) حضرت ابراہیم ؒ کی رائے بھی یہی تھی۔

(١٩٢٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا وَلَمْ يُعْلِمْهَا الرَّجْعَةَ فَتَزَوَّجَتْ فَرَكِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ : ارْجِعْ ، فَإِنْ وَجَدْتَهَا لَمْ تَأْتِ زَوْجَهَا الَّذِي نَكَحَتْ فَهِيَ امْرَأَتُك ، فَرَجَعَ فَلَمْ يَجِدْهَا أَتَتْ زَوْجَهَا فَقَبَضَهَا.

(۱۹۲۴۳) حضرت حکم بن عتیبہ ؒ فرماتے ہیں کہ ابو کنف ؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع کر لیا لیکن رجوع کی اطلاع انہیں نہ دی۔ پھر ان کی بیوی نے شادی کر لی۔ ابو کنف ؓ نے اس بارے میں حضرت عمر ؓ سے سوال کیا۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر ان کا خاوند ان کے قریب نہیں گیا تو وہ تمہاری بیوی ہے۔ وہ گئے اور دیکھا کہ ان کے خاوند ابھی ان کے قریب نہ گئے تھے۔ لہٰذا ابو کنف ؓ نے اپنی بیوی کو حاصل کر لیا۔

(١٩٢٤٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهَا بِالرَّجْعَةِ فَلَمْ تَأْتِهَا الرَّجْعَةُ حَتَّى تَزَوَّجَتْ قَالَ : بَانَتْ مِنْهُ ، وَإِنْ أَدْرَكَتْهَا الرَّجْعَةُ قَبْلَ أَنْ تَزَوَّجَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۱۹۲۴۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے رجوع کا پیغام بھیجا۔ لیکن رجوع کا پیغام ملنے سے پہلے وہ شادی کر چکی تھی تو وہ عورت بائنہ ہو جائے گی اور اگر شادی کرنے سے پہلے رجوع کا پیغام ملا تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(١٩٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : إِذَا رَاجَعَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۲۴۵) حضرت جابر بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ دل میں رجوع کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

(١٨٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَمُوتُ عَنْهَا ، فِي أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ ؟

اگر کوئی شخص بیوی کو طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو وہ کس دن سے عدت گزارے گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(١٩٢٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا وَعَطَاءً عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، مِنْ أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ ؟ فَقَالُوا : مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ قَالَ : وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَنَافِعًا وَمُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُونَ : عِدَّتُهَا من يَوْمَ يَمُوتُ : وَقَالَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ : مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ.

(۱۹۲۴۶) حضرت ایوب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کس دن سے عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا۔ حضرت عکرمہ ؓ، حضرت نافع ؓ اور حضرت محمد بن سیرین ؓ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اس دن سے عدت گزارے گی جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا ہے۔ حضرت طلق بن حبیب ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۹۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَحْسِبُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَوْمَ يَمُوتُ.

(۱۹۲۴۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ وہ اس دن سے عدت گزارے گی جس دن خاوند کا انتقال ہوا ہے۔

(۱۹۲٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيُطَلِّقُ.

(۱۹۲۴۸) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا وَمِنْ يَوْمِ يَمُوتُ عَنْهَا.

(۱۹۲۴۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوگی جس دن آدمی طلاق دے یا جس دن اس کا انتقال ہو۔

(۱۹۲٥۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عن خالد عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ، قَالُوا: الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَمِنْ يَوْمِ طَلَّقَ، فَمَنْ أَكَلَ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۲۵۰) حضرت ابوقلابہ ؒ، حضرت ابن سیرین ؒ اور حضرت ابو عالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا وہ طلاق دے۔ جس نے میراث میں سے کوئی چیز کھائی تو وہ اس کے حصہ میں سے شمار ہوگی۔

(۱۹۲٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ، أَوْ مِنْ يَوْمِ يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۱) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲٥۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ: تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ يَوْمِ مَاتَ، أَوْ طَلَّقَ.

(۱۹۲۵۲) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲٥۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: تَقَعُ الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيَوْمِ يَتَكَلَّمُ بِالطَّلاَقِ.

(۱۹۲۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق کی بات کرے۔

(۱۹۲٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عن ليث، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ.

(۱۹۲۵۴) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو۔

(۱۹۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۲۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو۔

(۱۹۲۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ قَالَ :قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، أَوْ يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵٦) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مِنْ يَوْمِ مَاتَ أَو طَلَّقَ.

(۱۹۲۵۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، ويوم يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۸) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۹) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَوْقَفَهُ قَالَ : الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۹) حضرت عبد الرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۸۵) من قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی

(۱۹۲٦۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۰) حضرت علی فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۱) حضرت علی فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(١٩٢٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(١٩٢٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(١٩٢٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَخِلاَسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا قَالاَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت خلاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(١٨٦) من قَالَ إذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ فَالْعِدَّةُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ

جن حضرات کے نزدیک عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب گواہ فوتید گی یا طلاق کی گواہی دیں

(١٩٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :إذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ عَلَى طَلاَقٍ ، أَوْ مَوْتٍ فَعِدَّتُهَا مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۱۹۲۶۶) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب گواہ فوتید گی یا طلاق کی گواہی دیں۔

(١٩٢٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إذَا كَانَ غَائِبًا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ إذَا شَهِدَتْ عَلَى ذَلِكَ الشُّهُودُ.

(۱۹۲۶۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اس وقت سے عدت شروع کرے گی جس دن گواہ اس کے فوت ہونے کی گواہی دے دیں۔

(١٩٢٦٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ :سألت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ غَائِبٌ مِنْ أي يوم تَعْتَدُّ ؟ قَالَ :مِنْ يَوْمِ مَاتَ زَوْجُهَا ، تَعْتَدُّ إذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ وَإِذَا طُلِّقَتْ فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۹۲۶۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر گواہی قائم ہو جائے تو جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا اسی دن سے عدت گزارنا شروع کردے اور جب طلاق ہو جائے تب بھی یہی حکم ہے۔

(١٩٢٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ

إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ فَالْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَيَوْمَ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۷۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گواہی ہو تو عدت اس دن سے شروع ہوگی جس دن خاوند کا انتقال ہوا اور اگر گواہی نہ ہو تو اس دن سے جب اسے انتقال کی خبر ملی۔

(۱۹۲۷٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، أَوْ يَمُوتُ وَهُوَ غَائِبٌ قَالَ : إِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ إِذَا اعْتَدَّتْ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَإِلاَّ فَمِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۷۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے غائب ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی یا فوت ہوگیا تو اگر عادل گواہی قائم ہوجائے تو عورت اسی دن سے عدت گزارنا شروع کرے جس دن انتقال ہوا اور اگر عادل گواہی نہ ہو تو اس دن سے عدت گزارے جس دن اسے اطلاع ملی۔

(۱۹۲۷۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ فَمِنْ يَوْمِ مَاتَ يَعْنِي فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۲۷۵) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب گواہ گواہی دے دیں تو عورت اس دن سے عدت گزارے جس دن خاوند

کا انتقال ہوا۔

(۱۸۷) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَأْبَقُ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، يَكُونُ إبَاقُه طَلاَقًا ؟

اگر شادی شدہ غلام فرار ہو جائے تو کیا اس کا فرار ہونا طلاق کے مترادف ہے؟

(۱۹۲۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :إبَاقُ الْعَبْدِ لَيْسَ بِطَلاَقٍ.

(۱۹۲۷۶) حضرت عامر ویشیلا فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق نہیں ہے۔

(۱۹۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهُ بِطَلاَقٍ.

(۱۹۲۷۷) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق نہیں ہے۔

(۱۹۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إبَاقُهُ طَلاَقُهَا.

(۱۹۲۷۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق ہے۔

(۱۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ آبِقٍ وَلَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَ :إِنْ جَاءَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ جَاءَ بَعْدَ مَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۹۲۷۹) حضرت حوشب ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر شادی شدہ غلام فرار ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ عدت پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے تو وہ اسی کی بیوی ہوگی اور اگر عدت پوری ہو جائے تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۸) مَا قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ ، يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا أَمْ لاَ ؟

طلاق یافتہ عورت کا خاوند (جس کے پاس رجوع کا حق ہو) اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت لے گا یا نہیں؟

(۱۹۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَلَّقَ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ :يَخْفِقُ بِنَعْلَيْهِ.

(۱۹۲۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے پاس رجوع کا حق تھا تو وہ اس کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ وہ جوتوں کی آواز سے اسے اطلاع دے گا۔

(۱۹۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن عمر ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ

تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَكَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۹۲۸۱) حضرت نافع ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں تھیں اور وہ ان کے پاس جانے سے پہلے اجازت لیا کرتے تھے۔

(۱۹۲۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَلَا تَكْتَحِلُ بِكُحْلٍ زِينَةً وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا إلَّا بِإِذْنٍ وَلَا يَكُونُ مَعَهَا فِي بَيْتِهَا.

(۱۹۲۸۲) حضرت ابراہیم ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی اور وہ زینت کے لئے سرمہ نہیں لگائے گی اور اس کا خاوند اس کی اجازت سے ہی اس کے پاس آسکتا ہے۔ اور وہ اس کے ساتھ اس کے کمرے میں نہیں ہوگا۔

(۱۹۲۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْيَسْتَأْنِس وَلْيَتَنَحْنَحْ وَلَا يغترنها بِدُخُولٍ.

(۱۹۲۸۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی (اپنی طلاق یافتہ عدت گزارنے والی) بیوی کے پاس جانے لگے تو اسے اپنی آمد کا احساس دلا دے اور گلا صاف کرنے کی آواز نکال لے، اچانک اس کے پاس بلا اطلاع داخل نہ ہو۔

(۱۹۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ، فَإِنَّهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۹۲۸۴) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ جب بیوی کو ایک طلاق دے دی تو اس کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے۔

(۱۹۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَا :يُشْعِرُ بِالتَّنَحْنُحِ.

(۱۹۲۸۵) حضرت ابراہیم ولیٹھیے اور حضرت مجاہد ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ گلا صاف کر کے اسے اپنی آمد کا احساس دلائے۔

(۱۹۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يُشْعِرُهَا بِالتَّنَحْنُحِ.

(۱۹۲۸۶) حضرت عطاء ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ گلا صاف کر کے اسے اپنی آمد کا احساس دلائے۔

(۱۹۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :يُصَوِّتُ وَيَتَنَحْنَحُ قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا يَصْلُحُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۹۲۸۷) حضرت قتادہ ولیٹھیے سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے تو کیا اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ آواز دے اور گلا صاف کرنے کی آواز نکالے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے لئے اس عورت کے بال دیکھنا درست نہیں ہے۔

(۱۸۹) من قَالَ لاَ تَخرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

اگر خاوند کے پاس رجوع کا حق ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی

(۱۹۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۱۹۲۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ :﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾ . قَالَ :لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا مَا كَانَ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ.

(۱۹۲۸۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب تک مرد کے پاس رجوع کا حق ہو عورت اس کے گھر سے نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۰) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَشَوَّفُ وَتَزَيَّنُ لَهُ

جن حضرات کے نزدیک اگر آدمی نے عورت کو طلاقِ رجعی دی ہو تو وہ بناؤ سنگھار اور زیب وزینت اختیار کر سکتی ہے

(۱۹۲۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ : تَكْتَحِلُ وَتَلْبَسُ الْمُصَبَّغ وَتَشَوَّفُ لَهُ ، وَلاَ تَضَعُ ثِيَابَهَا.

(۱۹۲۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دی ہو تو وہ سرمہ لگا سکتی ہے، رنگ والے کپڑے پہن سکتی ہے، بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔ لیکن اپنے کپڑے نہیں اتارے گی۔

(۱۹۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَزَيَّنَتْ لَهُ وَتَعَرَّضَتْ لَهُ وَاسْتَتَرَتْ.

(۱۹۲۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دی ہو تو وہ اس کے لئے زیب وزینت اختیار کرے گی، اس کے سامنے آئے گی اور جسم کو ڈھانپ کر رکھے گی۔

(۱۹۲۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّهَا تَزَيَّنُ وَتَشَوَّفُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَضَعَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ.

(۱۹۲۹۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو وہ اس کے لئے زیب وزینت اور بناؤ سنگھار اختیار کر سکتی ہے لیکن اس کے سامنے اپنی چادر نہیں اتارے گی۔

(۱۹۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، فَإِنَّهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ، وَتَلْبَسُ مَا شَائَتْ مِنَ الثِّيَابِ وَالْحُلِيِّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا إلاَّ بَيْتٌ وَاحِدٌ ، فَلْيَجْعَلاَ بَيْنَهُمَا سِتْرًا ، وَيُسَلِّمُ إذَا دَخَلَ.

(۱۹۲۹۳) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو وہ اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔ البتہ عورت جیسے کپڑے اور زیورات چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ اگر ان دونوں کے پاس ایک ہی کمرہ ہو تو درمیان میں پردہ ڈال لیں اور آدمی آنے سے پہلے سلام کرے۔

(۱۹۲۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ قَالاَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالاَ :تَشَوَّفُ لَهُ.

(۱۹۲۹۴) حضرت زہری ؒ اور حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں تو عورت اس کے لئے بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔

(۱۹۲۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لَتَشَوَّفُ لَهُ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۹۲۹۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ طلاقِ رجعی کے بعد عورت اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے اس کے بال دیکھنا درست نہیں۔

(۱۹۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :تَزَيَّنُ لَهُ وَتَضَعُ لَهُ إذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً.

(۱۹۲۹۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو وہ اس کے لئے زیب وزینت اختیار کر سکتی ہے اور بن ٹھن کر رہ سکتی ہے۔

(۱۹۱) من قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثَةً بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فِي الزِّينَةِ

جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ زیب وزینت کے حکم میں اس عورت کی طرح ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

(۱۹۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبَ إلَيَّ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَفُقَهَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :وَأَحْسِبُهُ قَالَ :وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، عنِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا ،

فَقَالُوا: تَحِدَّانِ وَتَتْرُكَانِ الْكُحْلَ وَالتَّخْضِيبَ وَالتَّطَيُّبَ وَالتَّمَشُّطَ.

(۱۹۲۹۷) حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب، فقہاء مدینہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہوگیا ہو وہ دونوں زیر ناف بالوں کو صاف کریں گی لیکن سرمہ، خضاب، خوشبو اور کنگھی کا استعمال نہیں کریں گی۔

(۱۹۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ فِي الزِّينَةِ.

(۱۹۲۹۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاق یافتہ عورت اور وہ جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو زینت کے معاملے میں دونوں کا ایک حکم ہے۔

(۱۹۲۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ تَكْتَحِلُ بِكُحْلِ زِينَةٍ.

(۱۹۲۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاق یافتہ عورت زینت کے لئے سرمہ نہیں لگائے گی۔

(۱۹۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا لاَ تَكْتَحِلاَنِ وَلاَ تَخْتَضِبَانِ.

(۱۹۳۰۰) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہوگیا ہو وہ دونوں سرمہ نہیں لگائیں گی اور خضاب بھی استعمال نہیں کریں گی۔

(۱۹۳۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا : لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَزَيَّنُ ، وَهُوَ أَشَدُّ عِنْدَهُ مِنَ الْمُتَوَفَّى عِنْدَهُ.

(۱۹۳۰۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ سرمہ نہیں لگائے گی اور زینت بھی اختیار نہیں کرے گی۔ اس کا حکم اس عورت سے زیادہ سخت ہے جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو۔

(۱۹۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ فِي الزِّينَةِ.

(۱۹۳۰۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہوگیا ہو وہ دونوں زینت کے حکم میں برابر ہیں۔

(۱۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، مَا تَجْتَنِبُ مِنَ الزِّينَةِ فِي عِدَّتِهَا ؟

وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ عدت میں زینت کی کن کن چیزوں سے اجتناب کرے گی؟

(۱۹۳۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ

تَخْتَضِبُ وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا ، إلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلاَ تَطَيَّبُ إلاَّ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنْ حَيْضَتِهَا بِنَبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ ، وَأَظْفَارٍ ، تَقُولُ :فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا.

(۱۹۳۰۳) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر گیا وہ وہ عدت میں سرمہ اور خضاب استعمال نہیں کرے گی، رنگا ہوا کپڑے نہیں پہنے گی، البتہ عصب نامی کپڑا پہن سکتی ہے۔ خوشبو استعمال نہیں کرے گی البتہ حیض کا غسل کرتے ہوئے قسط اور اظفار نامی خوشبو میں سے تھوڑی سی لگا سکتی ہے۔

(۱۹۳۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ يَنْهَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، عَنِ الطِّيبِ وَالزِّينَةِ.

(۱۹۳۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو خوشبو اور زینت سے منع کیا کرتے تھے جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہو۔

(۱۹۳۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : اشْتَكَتْ صَفِيَّةُ عَيْنَهَا لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ عُمَرَ ، فَكَانَتْ تَقْطُرُ فِيهَا الصَّبِرَ.

(۱۹۳۰۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان کی اہلیہ حضرت صفیہ کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو وہ آنکھ میں صبر نامی بوٹی کا پانی ٹپکایا کرتی تھیں۔ (یعنی علاج کے لئے بھی سرمہ نہیں لگاتی تھیں)

(۱۹۳۰٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :تَتْرُكُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْكُحْلَ وَالطِّيبَ ، وَالْحُلِيَّ وَالْمُصَبَّغَةَ.

(۱۹۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر جائے وہ سرمہ، خوشبو، زیور اور رنگ استعمال نہیں کرے گی۔

(۱۹۳۰۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الحسن مِثْلَهُ.

(۱۹۳۰۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لاَ تَكْتَحِلُ ، وَلاَ تَخْتَضِبُ ، وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا إلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلاَ تَبِينُ عَنْ بَيْتِهَا ، وَلَكِنْ تَزُورُ بِالنَّهَارِ.

(۱۹۳۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ نہ سرمہ لگائے گی، نہ خضاب اور نہ ہی خوشبو، وہ صرف عصب نامی کپڑا پہنے گی۔ اپنے خاوند کے گھر سے باہر رات نہیں رہے گی البتہ اقارب سے ملاقات کے لئے جا سکتی ہے۔

(۱۹۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أمينة بِنْتَ عُثْمَانَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَرَمِدَتْ عَيْنُهَا ، فَبَعَثَتْ إلَى عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا ، فَنَهَتْهَا أَنْ تَكْتَحِلَ بِالإِثْمِدِ ، فَبَعَثَتْ إلَيْهَا إنِّي قَد كُنت عَودته عَينِي ، وَإِنِّي قَد خَشَيت عَلَيْهَا ، فَبَعَثَتْ إلَيْهَا لاَ تَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، وَإِنِ انْفَضَخَتْ عَيْنُكِ.

(۱۹۳۰۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ امینہ بنت عثمان کے خاوند فوت ہو گئے، خاوند کی فوتیدگی کے بعد ان کی آنکھ میں تکلیف ہوگئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھا کہ بیماری کی صورت میں میں آنکھوں میں اثمد سرمہ لگایا کرتی تھی۔ مجھے اپنی آنکھ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو کیا میں وہی سرمہ استعمال کرلوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اثمد سرمہ ہرگز نہ لگانا خواہ تمہاری آنکھ ہی ضائع ہو جائے۔

(۱۹۳۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : سَأَلَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنِّي امْرَأَةٌ عَطَّارَةٌ ، وَإِنَّ زَوْجِي قَدْ مَاتَ ، فَنَهَاهَا وَقَالَ : لاَ تَكْتَحِلِي إِلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۱۹۳۱۰) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ میں خوشبو بیچتی ہوں اور میرے خاوند کا انتقال ہو گیا ہے کیا میرے لئے ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت مجاہد نے انہیں خوشبو کو ہاتھ لگانے سے منع کیا اور فرمایا کہ تم سرمہ بھی ضرورت کے تحت لگا سکتی ہو۔

(۱۹۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاق ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : لاَ تَلْبَسُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فِي عِدَّتِهَا حَلْيًا.

(۱۹۳۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اپنی عدت میں زیور نہیں پہن سکتی۔

(۱۹۳) فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ مَنْ قَالَ يُنفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا

اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا

(۱۹۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالاَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا ، يُنفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۲) حضرت ابن عباس ؒ اور حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اسے نفقہ نہیں ملے گا بلکہ اس پر اسی کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَالْحَسَنِ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ ، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ.

(۱۹۳۱۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ، حضرت جابر بن عبد اللہ ؒ اور حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا اور اس کے لئے میراث کافی ہے۔

(۱۹۳۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا

جائے گا۔

(۱۹۳۱٤ م) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۴م) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۹۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :لَوْ أَنْفَقْت عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ نَصِيبِهَا ، أَنْفَقْت عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

(۱۹۳۱۵) حضرت قبیصہ بن ذویب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں عورت پر اس کے حصے کے علاوہ خرچ کروں تو میں اس کے حصے میں سے خرچ کروں گا جو اس کے پیٹ میں ہے۔

(۱۹۳۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ :فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ لاَ نَفَقَةَ لَهَا وَقَضَى بِهِ فِينَا ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۱۹۳۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو اسے نفقہ نہیں ملے گا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمارے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۹۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا وَسَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ :كَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :نَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹٤) من قَالَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا

(۱۹۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ قَالُوا :يُنْفَقُ عَلَيْهَا

مِنْ جَمِیعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ قَالاَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۱) حضرت عبداللہ اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ قَالاَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۵) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ وَقُضَاةُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُونَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۶) حضرت شریح رحمہ اللہ اور کوفہ کے قضاۃ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ :إِنْ كَانَ الْمَالُ لَهُ أُنْفِقَ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٣٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ

فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا : إِنْ كَانَ الْمَالُ كَثِيرًا فَنَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِ الْغُلَامِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيلاً ، مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ کے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اگر وہ آدمی زیادہ مال والا ہو تو اس کا نفقہ بچے کے حصے میں سے ہوگا اور اگر تھوڑے مال والا ہو تو کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحَمَّادٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا الحَامِل :الْمُتَوَفَّى عَنْهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۹) حضرت قتادہ ریشید، حضرت حماد ریشید، حضرت قتادہ ریشید اور حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۵) مَا قَالُوا فِي أُمِّ الْوَلَدِ ، يَمُوتُ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، مِنْ أَيْنَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا ؟

اگر ام ولد حاملہ ہو اور اس کا آقا انتقال کر جائے تو اس پر کہاں سے خرچ کیا جائے گا؟

(۱۹۳۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، أن ابْنَ سِيرِينَ قَالَ : كَانَ يَرَى لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةً قَالَ :فولى أُمّ وَلَدٍ يَعْلَى بْنُ خَالِدٍ ، فَكَانَ يَرَى لَهَا النَّفَقَةَ فَكَرِهَ أَنْ يُنْفِقَ دُونَ الْقَاضِي ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى فَمَنَعَهَا هو ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا فَإِنْ وَلَدَتْهُ حَيًّا فَنَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِ وَلَدِهَا ، وَإِنْ وَلَدَتْهُ مَيِّتًا أُلْغِيَ ذَلِكَ.

(۱۹۳۳۰) حضرت ابن سیرین ریشید ہر حاملہ کے لئے نفقہ کے قائل تھے۔ یعلی بن خالد کی ام ولد کے لئے انہوں نے نفقہ کی رائے دی تھی لیکن وہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ام ولد پر قاضی کے بغیر خرچ کیا جائے۔ انہوں نے عبدالملک بن یعلی کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے نفقہ سے منع کر دیا۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اس پر خرچ کیا جائے گا۔ اگر زندہ بچے کو جنم دے تو اس کا نفقہ بچے کے حصے میں سے ہوگا اور اگر مردہ بچے کو جنم دے تو اسے لغو قرار دے دیا جائے گا۔

(۱۹۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :إِذَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ فَتُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا فَنَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

(۱۹۳۳۱) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کا نفقہ اس کے حصے میں سے ہوگا جو اس کے پیٹ میں ہے۔

(۱۹٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اس کو حیض نہ آئے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ بِالْحَيْضِ ، وَإِنْ طَالَتْ ، قَالَ حَفْصٌ : فَذَكَرَ السَّنَةَ وَأَكْثَرَ.

(۱۹۳۳۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت حیض سے شمار کی جائے گی خواہ وہ طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔ حضرت حفص فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک سال یا زائد کا تذکرہ کیا۔

(۱۹۳۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالاَ : تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ.

(۱۹۳۳۳) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حیض کے اعتبار سے عدت گزارے گی۔

(۱۹۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا اعْتَدَّتْ لِلْحَيضِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ لِلْحَمْلِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ.

(۱۹۳۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کو طلاق دی جائے، پھر اسے ایک یا دو حیض آئی اور اس کے بعد اس کا حیض بند ہو جائے تو وہ حیض کے لئے تین مہینے شمار کرے گی اور حمل کے لئے نو مہینے شمار کرے گی، پھر مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔

(۱۹۳۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَّقَهَا فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ تَرَبَّصُ سَنَةً ، ثُمَّ تَمْكُثُ بَعْدَ السَّنَةِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ.

(۱۹۳۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کو طلاق دی گئی، پھر اسے ایک یا دو حیض آئے اور پھر حیض بند ہو گئے تو وہ ایک سال تک انتظار کرے اور ایک سال کے بعد پھر تین مہینے انتظار کرے پھر شادی کرے۔

(۱۹۳۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ الزُّهْرِيُّ إِنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ ابْنًا لَهُ ، فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ لاَ تَحِيضُ فَقِيلَ لَهُ : إِنْ مِتَّ وَرِثَتْك فَقَالَ : احْمِلُونِي إِلَى عُثْمَانَ فَحَمَلُوهُ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ وَزَيْدٍ فَسَأَلَهُمَا فَقَالاَ : نَرَى أَنْ تَرِثَهُ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ فَقَالاَ : لأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ اللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ ، وَلاَ من اللاَّئِي لم يَحِضْنَ ، وَإِنَّمَا يَمْنَعُهَا مِنَ الْمَحِيضِ الرَّضَاعُ فَأَخَذَ الرَّجُلُ ابْنَهُ فَلَمَّا فَقَدَتْهُ حَاضَتْ حَيْضَةً ، ثُمَّ حَاضَتْ فِي الشَّهْرِ الثَّانِي حَيْضَةً أُخْرَى ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَةَ فَوَرِثَتْهُ

(۱۹۳۳۶) حضرت یزید بن ابی حبیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری نے میری طرف خط لکھا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، جبکہ وہ اس کے ایک بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر وہ عورت سات مہینے یا آٹھ مہینے رکی رہی اسے حیض نہ آیا۔ آدمی سے کسی نے کہا کہ اگر تو مر گیا تو وہ تیری وارث ہوگی۔ اس نے کہا کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ، اسے حضرت عثمان کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور یہ انہی سے اس بارے میں سوال کرے۔ انہوں دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ وہ وارث ہوگی۔ اس نے کہا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ان عورتوں میں سے نہیں جو حیض سے مایوس ہیں اور ان میں سے بھی نہیں جنہیں حیض نہیں آتا۔ اس کو حیض نہ آنے کی وجہ بچے کو دودھ پلانا ہے۔ اس کے بعد آدمی نے اپنا بچہ اس سے لے لیا، بچے کا دودھ چھڑوا دینے کے بعد اس عورت کو ایک حیض آیا، پھر دوسرے مہینے اسے دوسرا حیض آیا، پھر عورت کو تیسرا حیض آنے سے پہلے آدمی کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت اس کی وارث بن گئی۔

(۱۹۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الأَحْوَصَ ، رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَمَاتَ وَهِيَ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الدَّمِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَ عَنْهَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمَنْ هُنَاكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُوجَدْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ فَبَعَثَ فِيهَا رَاكِبًا إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ : لاَ تَرِثُهُ ، وَإِنْ مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۳۳۷) حضرت سلیمان بن یسار ریشید فرماتے ہیں کہ شام کے ایک آدمی جن کا احوص تھا انہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں، ابھی وہ عورت تیسرے حیض میں تھی کہ آدمی کا انتقال ہو گیا۔ یہ مقدمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا۔ لیکن کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ لہٰذا ایک سوار کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس اس بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا گیا انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر عورت مر جائے تو خاوند بھی وارث نہیں ہوگا اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ فِي سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَو سَبعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، ثُمَّ لَمْ تَحِضِ الثَّالِثَةَ حَتَّى مَاتَتْ فَأَتَى عَبْدَ اللهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : حَبَسَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا وَوَرَّثَهُ مِنْهَا.

(۱۹۳۳۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر خاتون کو سولہ یا سترہ مہینوں میں ایک یا دو حیض آئے، انہیں تیسرا حیض نہ آیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علقمہ حضرت عبداللہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی میراث تمہارے لئے روک کر رکھی۔ پھر حضرت عبداللہ نے انہیں وارث قرار دیا۔

(۱۹۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ جده حبان بْنِ مُنْقِذٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَنَّهُ طَلَّقَ الأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ إِذَا أَرْضَعَتْ مَكَثَتْ سَنَةً لاَ تَحِيضُ ، فَمَاتَ حِبَّانُ عِنْدَ رَأْسِ السَّنَةِ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ لِلْهَاشِمِيَّةِ : هَذَا رَأْيُ ابْنِ عَمِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

(۱۹۳۳۹) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان ریشیلا کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت حبان بن منقذ کی دو بیویاں تھیں، ایک بنو ہاشم سے اور دوسری انصار سے۔ انہوں نے اپنی انصاریہ بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ بچے کو دودھ پلاتی تھیں۔ جب وہ بچے کو دودھ پلاتی تھیں تو انہیں ایک سال تک حیض نہیں آتا تھا۔ حضرت حبان وہ سال پورا ہونے سے پہلے انتقال کر گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بیوی کو وارث قرار دیا۔ اور ہاشمیہ بیوی سے فرمایا کہ یہی رائے تمہارے چچازاد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔

(۱۹۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّتِي لاَ تَحِيضُ إِلاَّ فِي الأَشْهُرِ قَالَ : تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ ، وَإِنْ تَطَاوَلَ.

(۱۹۳۴۰) حضرت زہری ریشیلا فرماتے ہیں کہ جس عورت کو کئی مہینوں میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو وہ بھی عدت حیض کے اعتبار سے گزارے گی خواہ حیض طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۱۹۷) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَيَكْتُمُهَا ذَلِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

اگر کوئی شخص اپنے بیوی کو طلاق دے دے، اور طلاق کو چھپائے رکھے یہاں تک کہ عدت گزر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ فِي السِّرِّ وَقَالَ : اكْتُمَا عَلَيَّ ، فَكَتَمَا عَلَيْهِ ، حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَارْتَفَعَا إِلَى عَلِيٍّ فَاتَّهَمَ الشَّاهِدَيْنِ وَجَلَدَهُمَا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً.

(۱۹۳۴۱) حضرت خلاس ریشیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دو آدمیوں کو خفیہ طریقے سے گواہ بنایا اور ان سے کہا کہ اس راز کو چھپا کر رکھنا۔ انہوں نے اس بات کو خفیہ رکھا یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر گئی۔ یہ مقدمہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گواہ کو مجرم گردانتے ہوئے کوڑے لگوائے اور مرد کو رجوع کے حق سے محروم قرار دیا۔

(۱۹۳۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُعْلِمْهَا سَنَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : بِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۱۹۳۴۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دی اور ایک سال تک انہیں طلاق کی خبر نہ دی۔ حضرت ابن عمر ؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت برا کیا۔

(۱۹۳٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ أَنَّ شُرَيْحًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَكَتَمَهَا الطَّلاَقَ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، فَعَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۹۳۴۳) حضرت محمد بن منتشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر طلاق کو چھپائے رکھا یہاں تک کہ عدت گزر گئی تو اہلِ علم نے اسے برا قرار دیا۔

(۱۹۸) مَا قَالُوا فِي الْحَكَمَيْنِ ، مَنْ قَالَ مَا صَنَعَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کر دیں وہ نافذ ہوگا

(۱۹۳٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْحَكَمَانِ بِهِمَا يَجْمَعُ اللَّهُ وَبِهِمَا يُفَرِّقُ.

(۱۹۳۴۴) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ثالثوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو جمع کرتا ہے اور انہی کے ذریعے جدا کرتا ہے۔

(۱۹۳٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا قَضَى الْحَكَمَانِ جَائِزٌ.

(۱۹۳۴۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کر دیں وہ نافذ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کر دیں وہ نافذ ہوگا۔

(۱۹۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : الْحَكَمَانِ إِنْ شَائَا جَمَعَا ، وَإِنْ شَائَا فَرَّقَا.

(۱۹۳۴۶) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ثالث چاہیں تو دونوں کو جمع کر دیں اور چاہیں تو جدا کر دیں۔

(۱۹۳٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى : ﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ قَالَ : هُمَا الْحَكَمَانِ.

(۱۹۳۴۷) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دو ثالث ہیں۔

(۱۹۳٤۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا الْحَكَمَانِ اخْتَلَفَا ، فَلاَ : حُكْمَ لَهُمَا وَيُجْعَلُ غَيْرُهُ وَإِنِ اتَّفَقَا جَازَ حُكْمُهُمَا.

(۱۹۳۴۸) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو فیصلہ کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے تو ان کے فیصلے کا کوئی اعتبار نہیں کسی اور

کو ثالث بنایا جائے اور اگر ان کا اتفاق ہو جائے تو انہی کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

(١٩٣٤٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ فِي الْحَكَمَيْنِ :إذَا حَكَمَا فَخُذْ بِحُكْمِهِمَا وَلاَ تَتَّبِعْ أَثَرَ غَيْرِهِمَا، وَإِنْ كَانَ قَدْ حُكِمَ قَبْلَهُمَا عَلَيْك.

(۱۹۳۴۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو فیصلہ کرنے والے فیصلہ کر دیں تو ان کا فیصلہ قبول کرلو اور کسی اور کے پیچھے مت جاؤ اگرچہ ان کی طرف سے تمہارے خلاف ہی فیصلہ کیا گیا ہو۔

(١٩٣٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿إنْ يُرِيدَا إصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ قَالَ :هُمَا الْحَكَمَانِ.

(۱۹۳۵۰) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿إنْ يُرِيدَا إصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دو ثالث ہیں۔

(١٩٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، يُجْبَرُ عَلَى أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ أَمْ لاَ وَاخْتِلاَفُهُمَا فِي ذَلِكَ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟

(١٩٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقُلْت :سُنَّةٌ ؟ فَقَالَ :سُنَّةٌ.

(۱۹۳۵۱) حضرت ابو زناد ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ سنت ہے۔

(١٩٣٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُعْسِرُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ :لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يُنْفِقَ ، أَوْ يُطَلِّقَ.

(۱۹۳۵۲) حضرت قتادہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یا اسے نفقہ دے یا طلاق۔

(١٩٣٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :يُسْتَأْنَى بِهِ ، قَالَ :وَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ذَلِكَ.

(۱۹۳۵۳) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اسے مہلت دی جائے گی اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ بھی یونہی

فرماتے ہیں۔

(۱۹۳۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إذَا عَجَزَ الرَّجُلُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۳۵۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۹۳۵۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْجِزُ ، عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، امْرَأَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ.

(۱۹۳۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔ اس عورت پر آزمائش آئی ہے یہ صبر کرے۔

(۱۹۳۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُنْفِقُ قَالَ : يُؤَجَّلُ سَنَةً ، قُلْتُ :فَإِنْ لَمْ يَجِدْ ؟ قَالَ :يُطَلِّقُهَا.

(۱۹۳۵٦) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے لیکن اس کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ میں نے کہا کہ اگر پھر بھی کچھ نہ ہو سکے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے طلاق دے دے۔

(۱۹۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۳۵۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۲۰۰) من قَالَ عَلَى الْغَائِبِ نَفَقَةٌ فَإِنْ بَعَثَ وَإِلَّا طَلَّقَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی سے دور چلا گیا ہو اس پر بھی بیوی کا نفقہ لازم ہے اگر وہ بھیجے تو ٹھیک ورنہ طلاق دے

(۱۹۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِيمَنْ غَابَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا إلَى نِسَائِهِمْ ، إمَّا أَنْ يُفَارِقُوا ، وَإِمَّا أَنْ يَبْعَثُوا بِالنَّفَقَةِ ، فَمَنْ فَارَقَ مِنْهُمْ فَلْيَبْعَثْ بِنَفَقَةِ مَا تَرَكَ.

(۱۹۳۵۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کی طرف روانہ کردہ لشکروں کے سپہ سالاروں کو حکم لکھا تھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے دور ہیں انہیں حکم دو کہ وہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ جائیں۔ یا تو انہیں چھوڑ دیں یا انہیں نفقہ بھیجیں۔ جو اپنی بیوی کو چھوڑنا چاہتا ہے وہ اس نفقے کو بھی بھیجے جواب تک نہیں بھیجا ہے۔

(۱۹۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنْ غَابَ ، عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَتَيْنِ فَلْيُطَلِّقْ ، أَوْ لِيَقْفِلْ إِلَيْهَا.

(۱۹۳۵۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹیلیہ نے اپنے گورنروں کے نام یہ خط لکھا کہ جو شخص دو سال سے اپنی بیوی سے دور ہے وہ یا تو اسے طلاق دے دے یا اس کے لئے نفقہ بھیجے۔

(۱۹۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَنْ غَابَ عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَتَيْنِ فَلْيُطَلِّقْ ، أَوْ لِيَقْفِلْ إِلَيْهَا.

(۱۹۳۶۰) حضرت عکرمہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دو سال سے اپنی بیوی سے دور ہے وہ یا تو اسے طلاق دے دے یا اس کے لئے نفقہ بھیجے۔

(۱۹۳۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ الرَّجُلِ ، عَنِ امْرَأَتِهِ أَنْفَقَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، أَوْ طَلَّقَهَا.

(۱۹۳۶۱) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کافی عرصے سے اپنی بیوی سے دور ہو تو یا تو اپنی بیوی کو نفقہ دے یا اسے طلاق دے دے۔

(۱۹۳۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى الْغَائِبِ نَفَقَةً.

(۱۹۳۶۲) حضرت حکم ولیٹیلیہ کے نزدیک بیوی سے دور شخص پر نفقہ واجب نہیں۔

(۱۹۳۶۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ الرَّجُلِ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلْيُرْسِلْ إِلَيْهَا نَفَقَةً ، أَوْ لِيُطَلِّقْهَا.

(۱۹۳۶۳) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کافی عرصے سے بیوی سے دور ہو تو یا تو اسے نفقہ بھیجے یا اسے طلاق دے دے۔

(۲۰۱) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَتَطْلُبُ النَّفَقَةَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، هَلْ لَهَا ذَلِكَ؟

اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو کیا عورت دخول سے پہلے اس سے نفقہ طلب کر سکتا ہے؟

(۱۹۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۹۳۶۴) حضرت عطاء ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب آدمی کسی عورت سے نکاح کرے تو اسے اس وقت تک نفقہ نہیں ملے گا جب تک وہ اس سے دخول نہ کر لے۔

(۱۹۳۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ كَامِلِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، ثُمَّ غَابَ عَنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ أَخَذَتْهُ بِالنَّفَقَةِ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۹۳۶۵) حضرت کامل بن فضیل ویٹیلیز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول کئے بغیر کہیں چلا جائے تو جب وہ واپس آئے تو کیا عورت اس سے نفقہ لے گی۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب تک دخول نہ کرے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۳۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ :سُئِلَ يُونُسُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، ثُمَّ غَابَ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةً حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا إلاَّ أَنْ يَقُولُوا لَهُ : خُذْهَا فَلاَ يَأْخُذُهَا.

(۱۹۳۶۶) حضرت یونس ویٹیلیز سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر اس سے دخول کئے بغیر کہیں دور چلا جائے تو کیا اس عورت کو نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اس عورت کو اس وقت تک نفقہ نہیں ملے گا جب تک وہ اس سے دخول نہ کرلے۔ یا پھر یہ کہ لڑکی کے اولیاء نے اسے کہا کہ لڑکی کو لے جا لیکن وہ ساتھ نہ لے جائے تو پھر نفقہ ملے گا۔

(۱۹۳۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا نَفَقَةٌ إلاَّ مِنْ يَوْمِ تَطْلُبُ ذَلِكَ.

(۱۹۳۶۷) حضرت ابراہیم ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ عورت کا نفقہ مرد پر اس وقت لازم ہوتا ہے جب عورت مطالبہ کرے۔

(۱۹۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّف ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى امْرَأَتِهِ إذَا كَانَ الْحَبْسُ مِنْ قِبَلِهَا.

(۱۹۳۶۸) حضرت عامر ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب دوری کی وجہ عورت ہو تو وہ مرد پر نفقہ دینا واجب نہیں۔

(۲۰۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا وَهِيَ عَاصِيَةٌ لِزَوْجِهَا ، أَلَهَا النَّفَقَةُ ؟

اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟

(۱۹۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا عَاصِيَةً لِزَوْجِهَا ، أَلَهَا نَفَقَةٌ ؟ قَالَ :لاَ ، وَإِنْ مَكَثَتْ عِشْرِينَ سَنَةً.

(۱۹۳۶۹) حضرت شعبی ویٹیلیز سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ فرمایا کہ نہیں خواہ وہ بیس سال تک باہر رہے۔

(۱۹۳۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عَاصِيَةً ، هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ :نَعَمْ :وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ :لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ.

(۱۹۳۷۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ حضرت حماد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۳۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ هَارُونَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مُرَاغِمَةً لِزَوْجِهَا ، لَهَا نَفَقَةٌ ؟ قَالَ : لَهَا جَوَالِقُ مِنْ تُرَابٍ.

(۱۹۳۷۱) حضرت ہارون ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؓ سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے مٹی ملے گی۔

(۳۰۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ ، هَلْ تَرِثُهُ ؟

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟

(۱۹۳۷۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحٍ أَنَّ عُثْمَانَ وَرَّثَ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حِينَ طَلَّقَهَا فِي مَرَضِهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۷۲) حضرت صالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی تو حضرت عثمان ؓ نے انہیں عدت گزرنے کے بعد میراث میں حصہ دار بنایا۔

(۱۹۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : إذَا طَلَّقَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ وَرَّثَتْهَا مِنْهُ وَلَوْ مَضَى سَنَةٌ مَا لَمْ يَبْرَأْ ، أَوْ تتزوج.

(۱۹۳۷۳) حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دے تو وہ وارث ہوگی۔ اگرچہ اس کے بعد ایک سال گزر جائے۔ البتہ اگر آدمی پھر سے تندرست ہوگیا یا عورت نے شادی کر لی تو پھر میراث نہیں ملے گی۔

(۱۹۳۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ ، ثُمَّ مَاتَ ، فَقَالَ : قَدْ وَرَّثَ عُثْمَانُ ابْنَةَ الأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ ، وَأَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ.

(۱۹۳۷۴) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر ؓ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے اصبغ کی بیٹی کو میراث میں حصہ دلوایا تھا لیکن میرے خیال میں ایسی عورت وارث نہ ہوگی۔

(۱۹۳۷٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سَأَلَ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ فَمَاتَ ، وَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، قَالَ : تَرِثُ.

(۱۹۳۷۵) حضرت خالد بن عبداللہ ؒ نے حضرت حسن ؓ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطاء قَالَ :لَوْ مَرِضَ سَنَةً وَرِثَتْهَا مِنْهُ.

(۱۹۳۷٦) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایک سال تک بیمار رہا تو عورت وارث ہوگی۔

(٢٠٤) من قَالَ تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ مِنْهُ إذَا طَلَّقَ وَهُوَ مَرِيضٌ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت کی حالت میں طلاق دے تو اگر عورت اس کی وفات کے وقت عدت میں ہو تو وارث ہوگی

(۱۹۳۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ :أَنَّهَا تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ وَلاَ يَرِثُهَا.

(۱۹۳۷۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کی طرف سے میرے پاس عروہ بارقی آئے اور انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت کی حالت میں تین طلاقیں دے دے تو اگر عورت اس کی وفات کے وقت عدت میں ہو تو وارث ہوگی۔ جبکہ مرد عورت کا وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :تَرِثُهُ وَلاَ يَرِثُهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۷۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک عورت عدت میں ہے وہ تو خاوند کی وارث ہوگی لیکن وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۳۷۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَمَاتَ فَوَرِثَتْهُ.

(۱۹۳۷۹) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے اپنی بیوی کو مرض الوفات میں طلاق دی اور پھر وہ ان کی وارث ہوئی تھی۔

(۱۹۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ وَرِثَتْهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۰) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی تو اگر آدمی کے انتقال کے وقت عورت عدت میں تھی تو وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أُمَّ الْبَنِينَ بِنْتَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ كَانَتْ تَحْتَ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا حُصِرَ طَلَّقَهَا وَقَدْ كَانَ أَرْسَلَ إِلَيْهَا لِيَشْتَرِيَ مِنْهَا ثُمُنَهَا فَأَبَتْ فَلَمَّا قُتِلَ أَتَتْ عَلِيًّا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ :تَرَكَهَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ طَلَّقَهَا ، فَوَرَّثَهَا.

(۱۹۳۸۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ام بنین بنت عیینہ بن حصن ؓ، حضرت عثمان بن عفان ؓ کے نکاح میں تھیں۔ جب حضرت عثمان ؓ کا کاشانۂ خلافت میں محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے ام بنین کو طلاق دے دی۔ وہ ان کی طرف پیغام بھیجا کرتے تھے کہ ان سے ان کا ثمن خرید لیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ام بنین نے اس بات کا تذکرہ حضرت علی سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا پھر جب موت کے قریب ہوئے تو اسے طلاق دے دی اور اسے وارث بنا دیا۔

(۱۹۳۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ شُرَيْحٌ :أَنَّهُ فَارٌّ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، تَرِثُهُ.

(۱۹۳۸۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن ہبیرہ ؒ نے حضرت شریح ؒ کو خط لکھا جس میں ان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کی وارث ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب سے بھاگنا چاہتا ہے، وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ قَالَ :تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۳) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اگر اس کی عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : سَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ، أَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ؟ وَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ :لاَ يَرِثُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ وَلاَ نَفَقَةَ لَهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حُبْلَى ، فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ ، أَوْ يُطَلِّقَ مُضَارًّا فِي مَرَضِهِ.

(۱۹۳۸۴) حضرت ہشام ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دے تو کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ اور کیا عورت کو نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور عورت کو نفقہ بھی نہیں ملے گا، البتہ اگر حاملہ ہو تو نفقہ ملے گا۔ آدمی بچے کی پیدائش تک اس پر خرچ کرے گا۔ اسی طرح اگر مرض الموت میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے طلاق دے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹۳۸٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَهُوَ مَرِيضٌ :تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں تین طلاقیں دے دے تو اگر عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو عورت وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : لاَ تَخْتَلِفُونَ مَنْ فَرَّ مِنْ كِتَابِ اللهِ رُدَّ إِلَيْهِ يَعْنِي ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ.

(۱۹۳۸٦) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم فرمایا کرتے تھے کہ تو اختلاف نہیں کرو گے، جو شخص اللہ کی کتاب سے بھاگے گا اسے اسی کی طرف لوٹایا جائے گا یعنی وہ شخص جو مرض الوفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔

(۳۰۵) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتُهُ عَلَى ثِنْتَيْنِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا الثَّالِثَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو اور مرض الموت میں تیسری طلاق دے دے تو وراثت کا کیا حکم ہوگا؟

(۱۹۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ عَلَى تَطْلِيقَةٍ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا قَبْلَ ذَلِكَ تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُطَلِّقُهَا فِي مَرَضِهِ فَمَاتَ فِي الْعِدَّةِ : لاَ يَرِثُهَا وَلاَ تَرِثُهُ.

(۱۹۳۸۷) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو اور مرض الموت میں اسے تیسری طلاق دے دے اور عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۰٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ بِالطَّلاَقِ فَيَنْسَى فَيَفْعَلُهُ ، أَوِ الْعَتَاقِ

اگر کوئی شخص کسی عمل پر طلاق یا آزادی کی قسم کھائے اور پھر بھول کر وہ کام کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : إِنْ دَخَلْتُ دَارَ بَنِي فُلاَنٍ فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ، فَيَنْسَى فَيَدْخُلُهَا ، أَوْ دَخَلَهَا وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُهُ مِثْلَ العمد إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ فَيَقُولُ : إِلاَّ أَنْ أَنْسَى.

(۱۹۳۸۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں فلاں کے گھر میں داخل ہوا تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر وہ بھول کر اس گھر میں داخل ہو گیا اور بغیر علم کے وہاں داخل ہو گیا تو یہ جان بوجھ کر جانے کی طرح ہوگا۔ البتہ اگر اس نے قسم کھاتے ہوئے بھول وغیرہ کو مستثنیٰ کیا تھا تو پھر طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۹۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : حلَفَ أَخِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ : بِعِتْقِ جَارِيَةٍ لَهُ أَلاَّ يَشْرَبَ مِنْ يدها ، إِلَى أَجَلٍ ضَرَبَهُ ، فَنَسِيَ قَبْلَ الأَجَلِ فَشَرِبَ ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهُ عَطَاءً وَمُجَاهِدًا وَسَعِيدَ بْنَ

جُبَیْرٍ ، وَعَلِیًّا الأَزْدِیَّ ، فَکُلُّهُمْ رَأَی أَنَّهَا حُرَّةٌ.

(۱۹۳۸۹) حضرت عبداللہ بن عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عمر بن عثمان رحمہ اللہ نے اس بات کی قسم کھائی کہ فلاں مدت تک اگر فلاں باندی کے ہاتھ سے پیوں تو وہ آزاد ہے۔ پھر وہ مدت پوری ہونے سے پہلے بھول گئے اور اس کے ہاتھ سے پی لیا۔ میں نے حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت علی ازدی رحمہم اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو ان سب نے یہی کہا کہ وہ آزاد ہے۔

(۱۹۳۹۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِیثِ ابْنُ جُرَیْجٍ فَأَنْکَرَ أَنْ یَکُونَ کان عَطَاءٌ یَرَی فِی النِّسْیَانِ شَیْئًا ، قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ : بَلَغَنِی أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لأُمَّتِی ، عَنْ ثَلاَثٍ : عَنِ الْخَطَإِ وَالنِّسْیَانِ وَمَا اسْتُکْرِهُوا عَلَیْهِ. (حاکم ۳۶۲)

(۱۹۳۹۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تین چیزوں کو اٹھالیا ہے: خطا، بھول اور وہ عمل جو زبردستی کرایا گیا ہو۔

(۱۹۳۹۱) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مُبَارَکٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ (ح) ، وَعَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عمر بن عَبْدِ الْعَزِیزِ ، أَنَّهُمَا کَانَا یُوجِبَانِ طَلاَقَ النِّسْیَانِ.

(۱۹۳۹۱) حضرت زہری رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھول کر دی گئی طلاق کو نافذ قرار دیتے تھے۔

(۱۹۳۹۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ أَبِی أُمَیَّةَ ، عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَائِزٌ عَلَیْهِ.

(۱۹۳۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب اس طلاق کو نافذ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۷) مَا قَالُوا فِی الرَّجُلَیْنِ یَحْلِفَانِ عَلَی الشَّیْءِ بِالطَّلاَقِ وَلاَ یَعْلَمَانِ مَا هُوَ ؟

اگر دو آدمی کسی ایسی بات پر بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھالیں جس کے بارے میں جانتے نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۹۳) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ قَالَ لآخَرَ : إنَّک لَحَسُودٌ ، فَقَالَ الآخَرُ : أَحْسَدُنَا امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قَدْ حَنِثْتُمَا وَخَسِرْتُمَا وَبَانَتْ مِنْکُمَا امْرَأَتُکُمَا.

(۱۹۳۹۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا تو بہت حاسد ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ہم دونوں میں سے جو زیادہ حسد کرتا ہے اس کی بیوی کو طلاق۔ پہلے نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں نے نقصان اٹھایا اور دونوں نے غلطی کی، تم دونوں کی بیویوں کو طلاق ہوگئی۔

(۱۹۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ :أُدَيِّنُهما وَآمُرُهُمَا بِتَقْوَى اللهِ وَأَقُولُ :أَنْتُمَا أَعْلَمُ بِمَا حَلَفْتُمَا عَلَيْهِ قَالَ :وباب التدين فِي هَذَا وَشِبْهِهِ.

(۱۹۳۹۴) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ میں یہ بات ان کی دینداری پر چھوڑوں گا اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دوں گا۔ اور کہوں گا کہ تم دونوں نے جو قسم کھائی ہے اس کے بارے میں تم زیادہ جانتے ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ دینداری کا باب اس مسئلے میں اس جیسے مسائل میں دیکھا جاتا ہے۔

(۱۹۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ :سُئِلَ سَعِيدٌ ، عَنْ رَجُلَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِطَائِرٍ :إِنْ لَمْ يَكُنْ غُرَابًا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَقَالَ الآخَرُ :إِنْ لَمْ يَكُنْ حَمَامًا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا فَحَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :إِذَا طَارَ الطَّائِرُ وَلاَ تَدْرِى مَا هُوَ فَلاَ يَقْرَبُهَا هَذَا وَلاَ يَقْرَبُهَا هَذَا.

(۱۹۳۹۵) حضرت سعید ؒ سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں نے ایک پرندہ دیکھا، ایک نے کہا کہ اگر یہ کوا نہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاق اور دوسرے نے کہا کہ اگر یہ کبوتر نہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ تو انہوں نے حضرت قتادہ کا قول نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جب پرندہ اڑا اور معلوم نہ تھا کہ وہ کیا ہے تو نہ یہ اپنی بیوی کے قریب جائے اور نہ یہ اپنی بیوی کے قریب جائے۔

(۱۹۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ مَرَّ عَلَيْهِمَا طَائِرٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ طيرًا ، وَقَالَ الآخَرُ :امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ غُرَابًا ، وَطَارَ الطير قَالَ :يَعْتَزِلاَنِ نِسَائَهُمَا.

(۱۹۳۹۶) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں کے پاس سے ایک پرندہ گزرا، ایک نے کہا کہ اگر یہ پرندہ نہ تو اس کی بیوی کو طلاق ہے اور دوسرے نے کہا کہ اگر یہ کوا نہ ہو تو اس کی بیوی کو طلاق ہے اور وہ پرندہ اڑ گیا۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ وہ دونوں اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو جائیں۔

(۲۰۸) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ ، أَوِ الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ ابْنَهَا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

اگر کوئی مرد یا عورت اپنے بیٹے سے کہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ :حدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتُهُ ، وَكَانَ يُعْجَبُ بِهَا ، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لَهُ :طَلِّقْهَا ، فَأَبَى فَذَكَرَهَا عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ وَطَلِّقْهَا. (ترمذی ۱۱۸۹۔ ابو داؤد ۵۰۹۵)

(۱۹۳۹۷) حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کی ایک بیوی تھیں جن سے وہ بہت محبت کرتے تھے، جبکہ حضرت عمر ؓ کو وہ عورت پسند نہ تھیں۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ ؓ سے کہا کہ اس کو طلاق

دے دو۔ انہوں نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو اور اسے طلاق دے دو۔

(۱۹۳۹۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الأَسَدِيِّ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيَّانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِنِّي كُنْت أَبْغِي إِبِلاً لِي فَنَزَلْت بِقَوْمٍ فَأَعْجَبَتْنِي فَتَاةٌ لَهُمْ فَتَزَوَّجتها فَحَلَفَ أَبَوَايَ أَنْ لاَ يَضُمَّاهَا أَبَدًا ، وَحَلَفَ الْفَتَى فَقَالَ : عَلَيْهِ أَلْفُ مُحَرَّرٍ وَأَلْفُ هَدِيَّةٍ وَأَلْفُ بَدَنَةٍ إِنْ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا أَنَا بِالَّذِي آمُرُك أَنْ تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ وَلاَ أَنْ تَعُقَّ وَالِدَيْك ، قَالَ : فَمَا أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : ابْرُرْ وَالِدَيْك.

(۱۹۳۹۸) حضرت ابوطلحہ اسدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ دو دیہاتی اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ ایک نے کہا کہ میں اپنا اونٹ تلاش کرتا ہوا ایک قوم میں جا پہنچا، ان کی ایک لڑکی مجھے بہت پسند آئی میں نے اس سے شادی کر لی۔ میرے والدین نے قسم کھالی ہے کہ وہ اس عورت کو بہو کے طور پر کبھی قبول نہ کریں گے۔ لڑکے نے قسم کھالی کہ اگر وہ اس کو طلاق دے تو اس پر ایک ہزار غلام آزاد کرنا، ایک ہزار ہدیے دینا اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی والدین کی نافرمانی کا۔ اس نے کہا کہ پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ والدین سے حسنِ سلوک کا معاملہ کرتے رہو۔

(۱۹۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كَانَ مِنَ الْحَيِّ فَتًى فِي بَيْتٍ لَمْ تَزَلْ بِهِ أُمُّهُ حَتَّى زَوَّجَتْهُ ابْنَةَ عَمٍّ لَهُ فَعَلِقَ مِنْهَا مَعْلَقًا ، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ : طَلِّقْهَا ، فَقَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، عَلِقَتْ نِّي مَا لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُطَلِّقَهَا مَعَهُ ، قَالَتْ : فَطَعَامُك وَشَرَابُك عَلَيَّ حَرَامٌ حَتَّى تُطَلِّقَهَا ، فَرَحَلَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِلَى الشَّامِ ، فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَهُ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي آمُرُك أَنْ تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ، وَلاَ أَنَا بِالَّذِي آمُرُك أَنْ تَعُقَّ وَالِدَتك.

(۱۹۳۹۹) حضرت ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے میں ایک نوجوان تھا جس کی والدہ نے اصرار کر کے اس کی شادی اس کی چچا زاد بہن سے کرادی۔ پھر وہ لڑکا بھی اس سے محبت کرنے لگا۔ پھر اس کی والدہ نے اسے حکم دیا کہ اس لڑکی کو طلاق دے دے۔ اس نوجوان نے کہا کہ اب میں اسے چاہنے لگا ہوں اور اب اسے طلاق دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کی ماں نے کہا کہ تیرا کھانا اور تیرا پانی مجھ پر حرام ہے جب تک تو اسے طلاق نہ دے دے۔ اس نوجوان نے شام کی طرف سفر کیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے سارا قصہ ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اپنی والدہ کی نافرمانی کا کہتا ہوں۔

(۱۹۴۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ أُمَّهُ أَمَرَتْهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ، ثُمَّ أَمَرَتْهُ بَعْدَ

ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَ فَقَالَ الْحَسَنُ لَيسَ طَلَاقه امرأته مِنْ بَرِّ أُمِّه فِي شَيْءٍ.

(۱۹۴۰۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس کی ماں نے پہلے اسے حکم دیا کہ شادی کر لے اور پھر اسے حکم دیا کہ اب اپنی بیوی کو طلاق دے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بیوی کو طلاق دینا ماں کی فرمانبرداری کا حصہ نہیں ہے۔

(۲۰۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تكُونُ لَهُ النِّسْوَةُ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلاَ يُدْرَى أَيَّتُهُنَّ طَلَّقَ ؟

ایک آدمی کی زیادہ بیویاں ہوں، وہ ایک کو طلاق دے اور فوت ہو جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کو طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ نِسْوَةٌ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ مَاتَ ، لَمْ يَعْلَمْ أَيَّتهنَّ طَلَّقَ ؟ قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَنَالُهُنَّ مِنَ الطَّلَاقِ مَا يَنَالُهُنَّ مِنَ الْمِيرَاثِ.

(۱۹۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی زیادہ بیویاں ہوں، وہ ایک کو طلاق دے اور فوت ہو جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کو طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان سب کو طلاق کا اتنا حصہ ملے گا جتنا میراث میں سے ملے گا۔

(۱۹٤۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يُدْرَ أَيَّتهنَّ الَّتِي طَلَّقَ ، قَالَ :فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :للأربع الأول ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ الْمِيرَاثِ وَلِلْخَامِسَةِ الرُّبُعُ.

(۱۹۴۰۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی چار بیویاں تھیں، اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے کر ایک اور عورت سے شادی کر لی، پھر وہ انتقال کر گیا اور یہ معلوم نہ ہوا کہ اس نے کس کو طلاق دی تھی۔ اس صورت میں میراث کے تین ربع پہلی چار بیویوں کو ملیں گے اور پانچویں کو ایک ربع ملے گا۔

(۱۹٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ لَا يَدْرِي أَيَّتهنَّ طَلَّقَ ؟ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً ، ثُمَّ مَاتَ ، قَالَ :يُكْمَلُ لِهَذِهِ الَّتِي زَوَّجَ رُبُعُ الْمِيرَاثِ وَمَا بَقِيَ بَيْنَ هَؤُلَاءِ الأَرْبَعِ.

(۱۹۴۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے اور یہ معلوم نہ ہو کہ

اس نے کس کو طلاق دی ہے اور پھر وہ پانچویں سے شادی کر لے تو جس سے شادی کی ہے اسے میراث میں سے ربع ملے گا اور باقی تین ربع باقی عورتوں کو مل جائیں گے۔

(١٩٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ، ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً، ثُمَّ مَاتَ وَلَا يَعْلَمُ أَيَّتَهنَّ طَلَّقَ ؟ قَالَ : رُبُعُ الثُّمُنِ لِلَّتِي تَزَوَّجَ أَخِيرًا وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ بَيْنَ هَؤُلَاءِ الأَرْبَعِ.

(۱۹۴۰۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو چار بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے کر پانچویں سے شادی کر لے اور پھر اس کا انتقال ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کو طلاق دی ہے، اس صورت میں ثمن کا ربع اس عورت کو ملے گا جس سے سب سے آخر میں شادی کی ہے اور تین ربع باقی چار عورتوں کو مل جائیں گے۔

(١٩٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : رُبُعُ الرُّبُعِ ، أَوْ رُبُعُ الثُّمُنِ لِلَّتِي تَزَوَّجَهَا آخِرًا وَيُقْسِمُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُنَّ.

(۱۹۴۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ربع کا ربع یا ثمن کا ربع اس عورت کو ملے گا جس سے سب سے آخر میں شادی کی اور باقی دوسری عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

(١٩٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ قَالَا : يُقْرَعُ بَيْنَهُنَّ.

(۱۹۴۰۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

(٢١٠) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلَاقِ لَيَضْرِبَنَّ غُلَامَه ، أَوْ لَيَتَزَوَّجَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ

اگر کوئی شخص طلاق کی قسم کھا کر کہے کہ وہ ضرور بضرور اپنے غلام کو مارے گا یا اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے شادی کرے گا اور ایسا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : هِيَ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَيْهَا ، قَالَ : هِيَ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَتَزَوَّجَ ، فَإِنْ مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۴۰۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے شادی نہ کرے تو اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں جب یہ شادی کر لے تو اسے طلاق نہیں ہوگی۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو ایک دوسرے کی میراث میں حصہ دار نہیں ہوں گے۔

(۱۹٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَضْرِبْ غُلاَمَهُ مِئَةَ سَوْطٍ ، قَالَ : هِيَ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَمُوتَ الْغُلاَمُ.

(۱۹۴۰۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ اگر وہ اپنے غلام کو سو کوڑے نہ مارے تو اس کی بیوی کو طلاق ہے۔ اس قسم کی صورت میں غلام کے مرجانے تک وہ اس کی بیوی رہے گی۔

(۱۹٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَضْرِبْ غُلاَمَهُ ، فَأَبَقَ ، قَالَ : يُجَامِعُهَا وَيَتَوَارَثَانِ.

(۱۹۴۰۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ اپنے غلام کو نہ مارے تو اس کی بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اس کا غلام بھاگ گیا۔ وہ دونوں جماع کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے وارث بھی ہوں گے۔

(۱۹٤۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ قَالَ : إِنْ لَمْ آتِ الْبَصْرَةَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، قَالَ : فَلَمْ يَأْتِهَا حَتَّى مَاتَتْ ، ثُمَّ أَتَاهَا بَعْدُ ، قَالَ : لاَ مِيرَاثَ لَهُ مِنْهَا ، إِنَّمَا اسْتَبَانَ حنثه الآنَ.

(۱۹۴۱۰) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اگر یہ قسم کھائی کہ اگر وہ بصرہ نہ گیا تو اس کی بیوی کو طلاق ہے، پھر وہ بصرہ نہ گیا یہاں تک کہ اس کی بیوی کا انتقال ہوگیا اور پھر وہ اس کے انتقال کے بعد بصرہ چلا گیا۔ اس صورت میں عورت کو میراث نہیں ملے گی اور آدمی کی قسم کا ٹوٹنا اب متحقق ہوگا۔

(۱۹٤۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِنْ اتى البصرة بَعْدَ الْمَوْتِ وَرِثَهَا.

(۱۹۴۱۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ صورت مذکورہ میں اگر وہ اس کی موت کے بعد بصرہ گیا تو وہ اس عورت کا وارث ہوگا۔

(۱۹٤۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ لَمْ أَتَزَوَّجْ عَلَيْهَا ، وَإِنْ لَمْ أُخْرِجْك فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالاَ : لاَ يَقْرَبُهَا ، وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَمْ يَتَوَارَثَا.

(۱۹۴۱۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے تجھ پہ کسی اور سے شادی نہ کی یا میں نے تجھے نہ نکالا تو تجھے طلاق ہے۔ اس صورت میں آدمی اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکتا اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

(۱۹٤۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحسن ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ : إِنْ لَمْ أَخْرُجْ إِلَى وَاسِطَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، قَالَ : يَغْشَاهَا وَلاَ يَتَوَارَثَانِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لاَ يَغْشَاهَا حَتَّى يَفْعَلَ مَا قَالَ.

(۱۹۴۱۳) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں واسط کی طرف نہ گیا تو اس کی بیوی کو طلاق۔ اس صورت میں آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ اور حضرت ابن

سیرین فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس سے جماع نہ کرے جب تک وہ کر نہ لے جس کا وہ کہہ رہا ہے۔

(۲۱۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ فَيَمُوتُ، أَعَلَى امْرَأَتِهِ عِدَّةٌ لِوَفَاتِهِ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الوفات میں تین طلاقیں دے اور پھر انتقال کر جائے تو کیا عورت پر اس کی وفات کی عدت لازم ہوگی؟

(۱۹٤۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فِي الْمُطَلِّقِ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ :ترثه مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ لاَ يَرِثُهَا وَعَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۴۱۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بارقی میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام لے کر آئے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الوفات میں تین طلاقیں دے دے تو عورت اس کی وارث ہوگی جب کہ وہ عورت کا وارث نہیں ہوگا۔ اور عورت پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند انتقال کر چکا ہو۔

(۱۹٤۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :عَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۴۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند انتقال کر چکا ہو۔

(۱۹٤۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إنْ مَاتَ الرَّجُلُ فِي عِدَّتِهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۴۱۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کا انتقال عورت کی عدت میں ہو جائے تو وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(۱۹٤۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :بَابٌ مِنَ الطَّلاَقِ جَسِيمٌ :إذَا وَرِثَتِ اعْتَدَّتْ.

(۱۹۴۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ طلاق کا ایک بہت طویل باب ہے، جب وہ وارث ہوگی تو عدت بھی گزارے گی۔

(۱۹٤۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنْ عِدَّتِهَا إلاَّ يَوْمٌ وَاحِدٌ ، ثُمَّ مَاتَ ، وَرِثَتْهُ وَاسْتَأْنَفَتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا.

(۱۹۴۱۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عدت کا ایک ہی دن باقی رہ جائے اور وہ مر جائے تو عورت وارث ہوگی اور نئے سرے سے اس عورت کی عدت گزارے گی جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو۔

(۱۹٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :تَسْتَأْنِفُ الْعِدَّةَ.

(۱۹۴۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

(۲۱۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لأُمِّ وَلَدِهِ أَنتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

اگر کوئی شخص اپنی ام ولد سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ وَلَدِهِ وَحَلَفَ :أَن لاَ يَقْرَبُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ فَقِيلَ لَهُ :أَمَّا الْحَرَامُ فَحَلاَلٌ وَأَمَّا الْيَمِينُ الَّتِي حَلَفت عَلَيْهَا فَقَدْ فَرَضَ اللَّهُ لكم تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ فِي الْيَمِينِ الَّتِي حَلَفت عَلَيْهَا. (نسائی ۸۹۰۷۔ ابن جریر ۱۵۶)

(۱۹۴۲۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس بات کی قسم کھائی کہ اپنی ام ولد کے قریب نہیں جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ تو اس میں آپ سے کہا گیا کہ جسے حرام کیا ہے وہ حلال ہے اور جو قسم آپ نے کھائی ہے تو اللہ تعالیٰ نے قسموں کو کفارہ سکھا دیا ہے۔

(۱۹٤۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لأُمِّ وَلَدِهِ :أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، قَالَ يُكَفِّرُ يَمِينَهُ وَيَأْتِي أَمَتَهُ.

(۱۹۴۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی ام ولد سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو وہ اس قسم کا کفارہ ادا کرے اور اپنی باندی کے پاس جائے۔

(۱۹٤۲۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :إنْ قَالَ :أَمَتُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ :يُكَفِّرُ يَمِينَهُ وَيَأْتِي أَمَتَهُ.

(۱۹۴۲۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ اس کی باندی اس پر حرام ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اپنی باندی کے پاس جائے۔

(۲۱۳) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ شَهِدَ عَلَيْهِ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فِي مَوْطِنٍ بِأَنَّهُ طَلَّقَ فى مواطن

اگر کسی آدمی کے بارے میں تین شخصوں نے مختلف جگہوں میں طلاق دینے کی گواہی دی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَشَهِدَ عَلَيْهِ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، كُلُّ رَجُلٍ يَشْهَدُ فِي مَوْطِنٍ غَيْرِ مَوْطِنِ صَاحِبِهِ فَقَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَوْهَبٍ أَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ.

(۱۹۴۲۳) حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس پر تین آدمیوں کو گواہ بنایا۔ ہر

ایک شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے الگ الگ جگہ طلاق دی ہے۔ اس صورت میں حضرت عبداللہ بن موہب نے فیصلہ فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہوگی۔

(۲۱۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ قَالَ امْرَأَتُهُ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ دَخَلْت بَيْتَ فُلاَنٍ ، فَأَدْخَلَتْ بَعْضَ جَسَدِهَا

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اور اس نے اپنے جسم کا کچھ حصہ اس گھر میں داخل کیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۲٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ دَخَلْت بَيْتَ فُلاَنٍ ، فَأَدْخَلَتْ بَعْضَ جَسَدِهَا فَقَدْ وَقَعَ الطَّلاَقُ عَلَيْهَا.

(۱۹۴۲۴) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اور اس نے اپنے جسم کا کچھ حصہ اس گھر میں داخل کیا تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۲۱۵) فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ لاَ تَحِلِّينَ لِي

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حلال نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۲٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :لاَ تَحِلِّينَ لِي قَالَ :نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۹۴۲۵) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حلال نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اس نے ایک کی نیت کی تو ایک اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(۱۹٤۲٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۹۴۲۶) حضرت ابراہیم ریشید سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۱۶) فِي رَجُلٍ أَخَذَ لِصًّا فَكُلِّمَ فِيهِ فَحَلَفَ بِالطَّلاَقِ فَغَلَبَهُ فَانْفَلَتَ مِنْهُ

اگر ایک آدمی نے کسی چور کو پکڑا اور اس کے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے طلاق کی قسم کھالی، پھر وہ اس پر غالب آ گیا اور اس سے بھاگ گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۲۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَاقِدٍ مَوْلَى بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ :سُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ أَخَذَ

لِصًّا فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَطَلَبُوا إِلَيْهِ أَنْ يَتْرُكَهُ ، فَقَالَ : إِنْ تَرَكْته فَامْرَأَته طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَغَلَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ فَأُفْلِتَ مِنْهُ قَالَ : فَقَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّمَا غَلَبَه عَلَى نَفْسِهِ.

(۱۹۴۲۷) حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے کوئی چور پکڑا، پھر لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور لوگوں نے اس سے مطالبہ کیا کہ اس چور کو چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ اس کو چھوڑے تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ پھر چور اس پر غالب آ گیا اور اس سے بھاگ گیا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ اس پر کچھ لازم نہیں وہ اس پر غالب آ گیا تھا۔

(۲۱۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ

کیا کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کی شادی کرا سکتا ہے؟

(۱۹٤۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ فَرَأَى أَنْ يَخْلَعَهَا فَذَلِكَ جَائِزٌ عَلَيْهَا ، فَقَالَ يُونُسُ : وَكَانَ غَيْرُ الْحَسَنِ لاَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۴۲۸) حضرت حسن ؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کی شادی کرا دے پھر وہ اس کو خلع کرانا چاہے تو یہ جائز ہے۔ جبکہ حضرت حسن ؓ فرمایا کرتے تھے کہ خلع کرانا درست نہیں ہے۔

(۱۹٤۲۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ رَجُلاً خَلَعَ ابْنَتَهُ فَلَمْ تَرْضَ ، قَالَ : وَقَعَ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ وَأَبُوهَا ضَامِنٌ لِمَا افْتَدَى بِهِ.

(۱۹۴۲۹) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی نابالغ بیٹی کی طرف سے خلع کرنا چاہا لیکن وہ راضی نہ ہوئی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کا والد فدیہ کا ضامن ہوگا۔

(۲۱۸) فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ إِذَا حِضْت فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے حیض آئے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ فِي امْرَأَةٍ قَالَ لَهَا زَوْجُهَا : إِذَا حِضْت فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا وحبلت قَالاَ : لِيُجَامِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ ، وَقَالَ عَامِرٌ : إِنْ صَلَحَ فِي الْقَرِيبِ ، فَإِنَّهُ يَصْلُحُ فِي الْبَعِيدِ.

(۱۹۴۳۰) حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے حیض آیا تو تجھے طلاق ہے۔ پھر اس کا حیض بند ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئی تو آدمی اس سے اس وقت تک جماع کر سکتا ہے جب تک اسے حیض نہ آ جائے۔ حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ قریب میں درست ہے تو دور میں بھی درست ہے۔

(۲۱۹) فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ إذا شِئْتِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو چاہے تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ كُلَّمَا شِئْتِ ، قَالَ الْحَكَمُ :كُلَّمَا شَائَتْ فَهِيَ طَالِقٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :مَرَّةً.

(۱۹۴۳۱) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو چاہے تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ وہ جب چاہے اسے طلاق ہو جائے گی اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ طلاق ہو سکتی ہے۔

(۲۲۰) فِي الطَّلاَقِ ، بِيَدِ مَنْ هُوَ ؟

طلاق کا اختیار کس کے قبضے میں ہوگا؟

(۱۹٤۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إذَا زَوَّجَ الأَبُ فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الأَبِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :مَنْ مَلَكَ النِّكَاحَ ، فَإِنَّ فِي يَدِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۹۴۳۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب باپ نے شادی کرائی تو طلاق کا اختیار بھی اسی کو ہوگا۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو نکاح کا مالک ہوگا وہی طلاق کا بھی مالک ہوگا۔

(۲۲۱) فِي الطَّلاَقِ فِي الشِّرْكِ ، مَنْ رَآهُ جَائِزًا

جن حضرات کے نزدیک حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کا اعتبار ہے

(۱۹٤۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَرَاهُ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۳) حضرت ابراہیم ؒ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۱۹٤۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ طَلاَقَ الشِّرْكِ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۴) حضرت عطاء ؒ اور حضرت شعبی ؒ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۱۹٤۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَاهُ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۵) حضرت حسن ؒ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۹٤۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَبَلَغَك ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ

أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ نِكَاحٍ ، أَوْ طَلَاقٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۹۴۳۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے اہل جاہلیت کو ان میں رائج نکاح اور طلاق کے ضابطوں کو باقی رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ایسا ہی ہے۔

(١٩٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا فَقَالَا :جَائِزٌ يَعْنِي طَلَاقَ الشِّرْكِ.

(۱۹۴۳۷) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے حالت شرک میں دی گئی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز ہے۔

(١٩٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لَمْ يَزِدْهُ الإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً.

(۱۹۴۳۸) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اسلام نے سختی میں اضافہ کیا ہے۔

(١٩٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ فَطَلَّقَهَا فِي الإِسْلَامِ تَطْلِيقَةً فَسَأَلَ عُمَرُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ :طَلَاقُهُ فِي الشِّرْكِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۴۳۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے زمانہ جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیدیں۔ پھر اسلام قبول کیا اور اسلام میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ حضرت عمر ؓ نے اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٢٢٢) قَوْلُهُ تعالى (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿ولا يحل لهنَّ أن يَّكتمن ما خلق الله في أرحامهن﴾ کی تفسیر کا بیان

(١٩٤٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ تعالى :﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ :الْحَيْضُ ، ثُمَّ قَالَ خَالِدٌ :الدَّمُ.

(۱۹۴۴۰) حضرت عکرمہ ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے اور حضرت خالد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خون ہے۔

(١٩٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ أَحَدُهُمَا :الْحَبَلُ ، والحيض وَقَالَ الآخَرُ الْحَيْضُ.

(۱۹۴۴۱) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حمل اور حیض ہے اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۱۹٤٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :أَنْ تَقُولَ :أَنَا حَامِلٌ ، وَلَیْسَتْ بِحَامِلٍ ، أَوْ تَقُولَ :أَنَا حَائِلٌ ، وَلَیْسَتْ بِحَائِلٍ.

(۱۹۴۴۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت یہ کہے کہ میں حاملہ ہوں حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو۔ یا وہ یہ کہے کہ میں حائل ہونے والی ہوں حالانکہ وہ حائل ہونے والی نہ ہو۔

(۱۹٤٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَیْدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :الْحَیْضُ وَالْحَبَلُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِیمُ الْحَبَلُ.

(۱۹۴۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض اور حمل ہے اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حمل ہے۔

(۱۹٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَیْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :الْوَلَدُ وَالْحَیْضُ.

(۱۹۴۴۴) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اولاد اور حیض ہے۔

(۱۹٤٤٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ :لَا یَحِلُّ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَقُولَ :أَنَا حَائِضٌ ، وَلَیْسَتْ بِحَائِضٍ ، وَلَا تَقُولُ :إِنِّی حُبْلَى ، وَلَیْسَتْ بِحُبْلَى وَلَا تَقُولُ :لَسْت بِحُبْلَى ، وَهِیَ حُبْلَى.

(۱۹۴۴۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ طلاق شدہ عورت کے لئے یہ کہنا حلال نہیں کہ میں حائضہ ہوں حالانکہ وہ حائضہ نہ ہو اور یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ میں حاملہ ہوں حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو اور جب وہ حاملہ ہو تو یہ کہنا درست نہیں کہ میں حاملہ نہیں ہوں۔

(۱۹٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ) قَالَ :الْحَیْضُ.

(۱۹۴۴۶) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۱۹٤٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ :الْحَبَلُ وَالْحَیْضُ قَالَ :وَقَالَ إِبْرَاهِیمُ :الْحَیْضُ وَحْدَهُ.

(۱۹۴۴۷) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ یَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِی أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے

ہیں کہ اس سے مراد حمل اور حیض ہے اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۲۲۳) من قَالَ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ فَسَأَلَ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا فَقَالاَ :نَرَى أَنْ نُحَلِّفَهُ مَا أَرَادَ الْبَتَّةَ.

(۱۹۴۴۸) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے کہ اس نے حتمی طلاق کا ارادہ نہیں کیا۔

(۱۹٤٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، وَلَمْ يُسَمِّ عَدَدَ الطَّلاَقِ قَالَ :نحمله ذَلِكَ ، إِنْ نَوَى وَاحِدَةً ، أَوِ اثْنَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً.

(۱۹۴۴۹) حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اس نے تعداد کا تذکرہ نہیں کیا تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا کہ ایک دی ہے یا دو یا تین۔

(۲۲٤) فِي الْمُطَلَّقَةِ كَمْ يُنْفِقُ عَلَيْهَا ؟

مطلقہ کا نفقہ کتنا ہوگا؟

(۱۹٤٥۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :نَفَقَةُ الْمُطَلَّقَةِ كُلَّ يَوْمٍ نصفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(۱۹۴۵۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ پر ہر روز گندم کا نصف صاع خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ أَضَرَّ بِهَا زَوْجُهَا فَفَرَضَ لَهَا الشَّعْبِيُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَدِرْهَمَيْنِ.

(۱۹۴۵۱) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لئے ہر مہینے میں گندم کے پندرہ صاع اور دو درہم لازم کئے جس کے خاوند نے اسے نقصان پہنچایا تھا۔

(۱۹٤٥۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَضَ لامْرَأَةٍ وَخَادِمِهَا اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا كُلَّ شَهْرٍ :أَرْبَعَةً لِلْخَادِمِ وَثَمَانِيَةً لِلْمَرْأَةِ.

(۱۹۴۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفقہ میں عورت اور اس کی خادمہ کے لئے ہر مہینے بارہ درہم مقرر کئے، چار خادمہ کے لئے اور آٹھ عورت کے لئے۔

(۱۹٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنْ أُمِّ خَصِيبِ الْوَابِشِيَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَتَرَكَهَا حَامِلاً ، فَخَاصَمَتْ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَضَى أَنْ يُنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَمْسَةَ عَشَرَ.

(۱۹۴۵۳) حضرت ام خصیب واشیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ان کے خاوند کا انتقال ہوگیا اور وہ حاملہ تھیں۔ وہ اپنا مقدمہ لے کر حضرت شریح کے پاس گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ کل مال میں سے ان پر پندرہ دراہم خرچ کئے جائیں گے۔

(۱۹٤٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُنْفِقُ عَلَى خَادِمٍ وَاحِدَةً.

(۱۹۴۵۴) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خادمہ پر ایک درہم خرچ کیا جائے گا۔

(۲۳۵) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَهَا وَلَدٌ صَغِيرٌ

اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے اور اس کا چھوٹا بچہ ہو تو وہ کس کے پاس رہے گا؟

(۱۹٤٥٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : خَاصَمَ عُمَرُ أُمَّ عَاصِمٍ فِي عَاصِمٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهَا بِهِ مَا لَمْ يَكْبَرْ ، أَوْ يَتَزَوَّجْ فَيَخْتَارُ لِنَفْسِهِ قَالَ : هِيَ أَعْطَفُ وَأَلْطَفُ وَأَرَقُّ وَأَحْنَى وَأَرْحَمُ.

(۱۹۴۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عاصم کو فریق بنا کر حضرت عاصم کی پرورش کا مسئلہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا۔ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ حضرت ام عاصم کے پاس رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جائے اور یا جب تک شادی نہ کر لے۔ اور فرمایا کہ ماں بچے پر زیادہ مہربان، رحم کرنے والی، نرم دل اور شفقت کرنے والی ہوتی ہے۔

(۱۹٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۱۹۴۵۶) حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا۔

(۱۹٤٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : الأَبُ أَحَقُّ ، وَالأُمُّ أَرْفَقُ.

(۱۹۴۵۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باپ زیادہ حقدار ہے اور ماں زیادہ نرمی کرنے والی ہے۔

(۱۹٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبَوَيْهِ. (ترمذی ۱۳۵۷۔ احمد ۲/ ۲۴۶)

(۱۹۴۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو ماں باپ کے درمیان اختیار دیا۔

(۱۹٤٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا ، وَإِنْ تَزَوَّجَتْ.

(۱۹۴۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں عورت بچے کی زیادہ حق دار ہے خواہ شادی بھی کر لے۔

(۱۹٤٦٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَتَزَوَّجْ ، أَوْ تَخْرُجْ بِهِ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۹۴۶۰) حضرت ابراہیم رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو عورت اس وقت تک بچے کی زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہ کر لے اور جب تک وہ علاقہ نہ چھوڑنا چاہے۔

(۱۹٤٦١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبَوَيْهِ أَيَّهُمَا يَخْتَارُ.

(۱۹۴۶۱) حضرت مسروق رطیٹیلیہ نے ماں باپ کے بارے میں بچے کو اختیار دیا تھا۔

(۱۹٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بن أبى كثير ، عَنْ سلمان أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَأَرَادَتْ أَنْ تَأْخُذَ وَلَدَهَا قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَهِمَا فِيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ :مَنْ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلابْنِ :اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ :فَاخْتَارَ أُمَّهُ فَذَهَبَتْ بِهِ.

(احمد ۲/ ۴۴۷۔ طحاوی ۳۰۸۸)

(۱۹۴۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی۔ وہ عورت اپنا بچہ لینا چاہتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میاں بیوی بچے کے بارے میں قرعہ اندازی کر لو۔ آدمی نے کہا کہ میرے اور میرے بچے کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے سے فرمایا کہ جس کو چاہو اختیار کر لو۔ بچے نے ماں کو اختیار کر لیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔

(۱۹٤٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَضَى بِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ لأُمِّهِ ، وَقَضَى عَلَى عُمَرَ بِالنَّفَقَةِ.

(۱۹۴۶۳) حضرت شعبی رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عاصم بن عمر کا فیصلہ ان کی والدہ کے حق میں کیا اور بچے کا نفقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لازم کیا۔

(۱۹٤٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ طَلَّقَ أُمَّ عَاصِمٍ ، ثُمَّ أَتَى عَلَيْهَا ، وَفِي حِجْرِهَا عَاصِمٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهَا ، فَتَجَاذَبَاهُ بَيْنَهُمَا حَتَّى بَكَى الْغُلاَمُ ، فَانْطَلَقَا إلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :يَا عُمَرُ ، مَسْحُهَا وَحِجْرُهَا وَرِيحُهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْك حَتَّى يَشِبَّ الصَّبِيُّ فَيَخْتَارَ.

(۱۹۴۶۴) حضرت سعید بن مسیب رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام عاصم کو طلاق دے دی، پھر وہ ان

کی گود میں سے حضرت عاصم کو لینے کے لئے آئے۔ ان دونوں نے بچے کو حاصل کرنا چاہا تو بچہ رو پڑا۔ دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ماں کا پیار، ماں کی گود اور ماں کی خوشبو بچے کے لئے تم سے بہتر ہے۔ جب بچہ بڑا ہوگا تو وہ خود اختیار کر لے گا۔

(١٩٤٦٥) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ طَلَّقَ امرأته جَمِيلَةَ بِنْتَ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الأَقْلَحِ فَتَزَوَّجَتْ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ ابْنَهُ فَأَدْرَكَتْهُ الشَّمُوسُ ابْنَةُ أَبِي عَامِرٍ الأَنْصَارِيَّةُ ، وَهِيَ أُمُّ جَمِيلَةَ ، فَأَخَذَتْهُ ، فَتَرَافَعَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُمَا مُتَشَبِّثَانِ ، فَقَالَ لِعُمَرَ : خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ ابْنِهَا ، فأخذته.

(۱۹۴۶۵) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ حضرت جمیلہ بنت عاصم بن ثابت کو طلاق دے دی۔ پھر جمیلہ بنت عاصم نے شادی کر لی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو لینے کے لئے آئے۔ حضرت جمیلہ کی والدہ شموس بنت ابی عامر انصاریہ نے بچے کو اٹھالیا اور دونوں اس مقدمے کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بچے اور اس کی ماں کے بیچ میں مت آؤ۔ پھر وہ بچے کو لے کر چلی گئیں۔

(٢٣٦) مَا قَالُوا فِي الأَوْلِيَاءِ وَالأَعْمَامِ ، أَيُّهُمْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ ؟

اولیاء اور چچوں میں سے بچے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

(١٩٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمِّهَا فَمَاتَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ بَنُو عَمِّ الْجَارِيَةِ فَقَالُوا : إنا أَخِذُو ابْنَتَنَا قَالَتْ : إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنْ تَفرقُوا بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِي فَأَنَا الْحَامِلُ وَأَنَا الْمُرْضِعُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أخير لقرب ابْنَتِي مِنِّي فَأَبَوا ، فَقَالَت : مَوْعِدُكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا خَيَّرَك رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي : أَخْتَارُ اللَّهَ وَالإِيمَانَ وَدَارَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَذْهَبُونَ بِهَا مَا بَقِيَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا وَجَاؤُوا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهُمْ بِهَا فَقَالَ بِلاَلٌ : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، شَهِدْت هَؤُلاَءِ النَّفَرُ وَهَذِهِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمُوا فَقَضَى بِهَا لأُمِّهَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يَذْهَبُونَ بِهَا مَا دَامَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا فَدَفَعَهَا إِلَى أُمِّهَا.

(۱۹۴۶۶) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیہات کی ایک عورت اپنے چچا زاد کے گھر میں تھی۔ (اس خاوند سے اس کی ایک بیٹی پیدا ہوئی) اس کے خاوند کا انتقال ہوگیا تو اس نے ایک انصاری مرد سے شادی کر لی۔ اس شادی کے بعد لڑکی کے چچا زاد آگئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بیٹی کو لے جائیں گے۔ اس عورت نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم میرے اور میری

بیٹی کے درمیان میں نہ آؤ۔ میں نے اس کو پیٹ میں اٹھایا ہے اور میں نے اس کو دودھ پلایا ہے۔ مجھ سے بڑھ کر کوئی اس بچی کا استحقاق نہیں رکھتا۔ لوگوں نے اس کی بات کا انکار کیا تو اس نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور فیصلہ کرا لو۔ پھر اس خاتون نے اپنی بچی سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تمہیں اختیار دیں تو تم کہنا کہ میں نے اللہ کو، ایمان کو، مہاجرین اور انصار کے گھر کو اختیار کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جب تک میری جان ہے تم اسے نہیں لے جا سکتے۔ (حضور ﷺ کے وصال کے بعد) پھر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے بچی کا فیصلہ اس کے خاندان والوں کے حق میں کر دیا۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! میری موجودگی میں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، یہ عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچی کا فیصلہ عورت کے حق میں فرمایا تھا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں زندہ ہوں تم اس بچی کو نہیں لے جا سکتے۔ پھر آپ نے وہ بچی اس کی ماں کو دے دی۔

(١٩٤٦٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي جَارِيَةٍ أَرَادَتْ أُمُّهَا أَنْ تَخْرُجَ بِهَا مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : عَصَبَتُهَا أَحَقُّ بِهَا مِنْ أُمِّهَا إِنْ خَرَجَتْ.

(۱۹۴۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ ایک خاتون اپنی بیٹی کو کوفہ سے نکالنا چاہتی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ماں بچی کو شہر سے نکالنا چاہتی ہے تو بچی کے عصبات اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

(١٩٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ : غَزَا أَبِي نَحْوَ الْبَحْرِ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي قَالَ : فَقُتِلَ فَجَاءَ عَمِّي لِيَذْهَبَ بِي فَخَاصَمَتْهُ أُمِّي إِلَى عَلِيٍّ قَالَ : وَمَعِي أَخٌ لِي صَغِيرٌ قَالَ : فَخَيَّرَنِي عَلِيٌّ ثَلَاثًا فَاخْتَرْتُ أُمِّي فَأَبَى عَمِّي أَنْ يَرْضَى قَالَ : فَوَكَزَهُ عَلِيٌّ بِيَدِهِ وَضَرَبَهُ بِدِرَّتِهِ وَقَالَ : وَهَذَا أَيْضًا لَوْ قَدْ بَلَغَ خُيِّرَ.

(۱۹۴۶۸) حضرت عمارہ بن ربیعہ جرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد ایک سمندری غزوہ میں شہید ہو گئے۔ میرے چچا مجھے لینے کے لئے آ گئے۔ میری والدہ اس مقدمہ کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ میرا چھوٹا بھائی بھی میرے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے تین مرتبہ اختیار دیا تو میں نے اپنی والدہ کو اختیار کیا۔ میرے چچا نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مکا مارا اور انہیں اپنا کوڑا مارا اور فرمایا کہ یہ فیصلہ ہو چکا اور جب یہ بالغ ہو گا تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(١٩٤٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ : خَيَّرَ شُرَيْحٌ غُلَامًا وَجَارِيَةً يَتِيمَيْنِ فَاخْتَارَتِ الْجَارِيَةُ مَوَالِيَهَا وَاخْتَارَ الْغُلَامُ عَمَّتَهُ فِيمَا يَحْسَبُ فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ.

(۱۹۴۶۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایک یتیم لڑکے اور ایک یتیم لڑکی کو اختیار دیا۔ لڑکی نے اپنے موالی کو اور لڑکے نے اپنی پھوپھی کو اختیار کیا تو حضرت شریح نے اسے درست قرار دیا۔

(۱۹٤٧٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَضَاعِ الصَّبِيِّ قَالَ : أُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ مَا كَانَتْ فِي الْمِصْرِ فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ بِهِ إِلَى السَّوَادِ فَالأَوْلِيَاءُ.

(۱۹۴۷۰) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بچے کو دودھ پلانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کی ماں اسی شہر میں ہو تو وہ زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ شہر کو چھوڑنا چاہے تو اولیاء اس انتظام کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۲۳۷) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لأُغِيظَنَّكِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ میں ضرور بضرور تجھ پر بہت زیادہ غصہ ڈھاؤں گا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا الإِيلاَءُ ؟ قَالَ : أَنْ يَحْلِفَ : لاَ يُكَلِّمُهَا وَلاَ يُجَامِعُهَا وَلاَ يَجْمَعُ رَأْسَهُ وَرَأْسَهَا وَلَيُغِيظَنَّهَا ، أَوْ لَيَسُوءَنَّهَا.

(۱۹۴۷۱) حضرت حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایلاء کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آدمی اس بات کی قسم کھالے کہ وہ بیوی سے بات نہیں کرے گا، اس سے جماع نہیں کرے گا، اس کا اور اس کی بیوی کا سر جمع نہیں ہوں گے۔ یا وہ اس پر ضرور بضرور بہت زیادہ غصہ ڈھائے گا یا وہ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کرے گا۔

(۱۹٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لأَسُوءَنَّكِ قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْنِي بِذَلِكَ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا ، أَوْ جَارِيَةً يَتَسَرَّاهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ يَعْنِي الْجِمَاعَ فَهُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۹۴۷۲) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا، اگر اس جملے سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ کسی اور عورت سے شادی کرے گا یا کسی باندی سے جماع کرے گا تو یہ کوئی چیز نہیں اور اگر مراد جماع نہ کرنے کی نیت تھی تو یہ ایلاء ہے۔

(۱۹٤٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لأَسُوءَنَّكِ ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ : فَهُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۹۴۷۳) حضرت حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم! میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا اور پھر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء ہے۔

(۲۲۸) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، أَوْ يَمُوتُ وَفِي مَنْزِلِهِ مَتَاعٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا مرجائے اور اس کے گھر میں سامان ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۷٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى مَتَاعَ الْبَيْتِ فَجِئْنَ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ إِلَى شُرَيْحٍ فَشَهِدْنَ قُلْنَ : دَفَعْنَا إِلَيه الصَّدَاقَ وَقُلْنَا : جَهِّزْهَا فَجَهَّزَهَا فَقَضَى عَلَيْهِ بِالْمَتَاعِ وَقَالَ : إِنَّ عُقْرَهَا مِنْ مَالِكَ.

(۱۹۴۷۴) حضرت ابن سیرین رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے گھر کے سامان کا دعویٰ کیا، اس کی چاروں بیویاں حضرت شریح کے پاس آئیں اور انہوں نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسے مہر دے دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اس کا سامان خرید لے تو اس نے سامان خرید لیا تھا۔ حضرت شریح رطیٹیلا نے سامان کا فیصلہ آدمی کے خلاف کیا اور فرمایا کہ اس کا تاوان تیرے مال سے ہوگا۔

(۱۹٤۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ : الْبَيْتُ فِي مَتَاعِ الْمَرْأَةِ ، لِمَنْ هُوَ ؟ قَالَ : هُوَ لَهُ مَا لَمْ يُعْطِهَا.

(۱۹۴۷۵) حضرت ایوب رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ رطیٹیلا کے نام ایک خط لکھا جس میں ان سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے عورت کے سامان سے کمرہ تیار کیا پھر وہ مرگیا تو سامان کس کا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مرد کا ہی ہوگا جب تک وہ عورت کو دے نہ دے۔

(۱۹٤۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : مَا كَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ ، وَمَا كَانَ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِمَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ.

(۱۹۴۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جھگڑے کی صورت میں جو چیزیں مردوں کی ہوتی ہیں وہ مردوں کی ہوں گی اور جو عورتوں کی ہوتی ہیں وہ عورتوں کی ہوں گی۔ اور باقی ماندہ اس کے لئے ہوگا جس نے گواہی قائم کی۔

(۱۹٤۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيدة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مَا كَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمْ.

(۱۹۴۷۷) حضرت ابراہیم رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ جس چیز کا تعلق مردوں سے ہو وہ مردوں کے لئے ہے اور جس کا تعلق عورتوں سے ہو وہ عورتوں کو ملے گی اور جو باقی بچے وہ ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(۱۹٤۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّتِي يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ : لَهَا مَا أَغْلَقَتْ عَامَّةَ مَالِهَا إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرَّجُلِ الطَّيْلَسَانُ وَالْقَمِيصُ وَنَحْوُهُ.

(۱۹۴۷۸) حضرت حسن رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے لئے آدمی کے مال میں سے وہ چیز ہوگی جس سے اپنے دروازے پر پردہ ڈال سکے۔ جیسے چادر اور قمیص وغیرہ۔

(۱۹۴۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَقَالَ : ثِيَابُ الْمَرْأَةِ لِلْمَرْأَةِ وَثِيَابُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ وَمَا تَشَاجَرَا فَلَمْ يَكُنْ لِهَذَا وَلاَ لِهَذَا فَهُوَ لِلَّذِي فِي يَدِيهِ.

(۱۹۴۷۹) حضرت حماد ولیٹیلا سے گھر کے سامان کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورت کے کپڑے عورت کے لئے اور مرد کے کپڑے مرد کے لئے ہیں۔ اور جس چیز کے بارے میں ان کا جھگڑا ہو جائے وہ اس کا ہوگا جس کے قبضے میں ہو۔

(۱۹۴۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : إِذَا دَخَلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا وَمَعَهَا حُلِيٌّ وَمَتَاعٌ فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا حَتَّى تَمُوتَ فَهُوَ مِيرَاثٌ ، وَإِنْ أَقَامَ أَهْلُهَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ كَانَ عَارِيَةً عِنْدَهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا قَدْ أَعْلَمُوا بِذَلِكَ الزَّوْجَ فِي حَيَاتِهَا قَبْلَ مَوْتِهَا.

(۱۹۴۸۰) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب عورت اپنے خاوند کے پاس آئے اور اس کے پاس زیورات اور سامان ہوں اور وہ اپنے خاوند کے پاس ٹھہرے۔ پھر اس کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو یہ سب کچھ میراث ہوگا۔ خواہ عورت کے گھر والے اس بات پر گواہی بھی قائم کر دیں کہ یہ اس کے پاس صرف استعمال کے لئے تھا۔ البتہ اگر وہ خاوند کی زندگی میں اس بات کو واضح کر دیں تو ٹھیک ہے۔

(۱۹۴۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا كَانَ أَدْرَكَ شُرَيْحًا يَذْكُرُ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ فِي مَتَاعِ الْبَيْتِ : فَمَا كَانَ مِنْ سِلاَحٍ ، أَوْ مَتَاعِ الرَّجُلِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ.

(۱۹۴۸۱) حضرت شریح ولیٹیلا گھر کے سامان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ہتھیار اور مردوں کا سامان مرد کے لئے ہوگا۔

(۱۹۴۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَمَا كَانَ لِلرَّجُلِ لاَ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ لاَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ ، هُوَ لِلْمَرْأَةِ ، وَمَا يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ إِلاَّ أَنْ تُقِيمَ الْمَرْأَةُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَهَا.

(۱۹۴۸۲) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص انتقال کر جائے اور گھر میں کچھ سامان چھوڑے تو مردوں والا سامان مرد کے لئے اور عورتوں والا سامان عورت کے لئے ہوگا۔ اور جو مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے وہ مرد کے لئے ہوگا۔ البتہ اگر عورت اس بات پر گواہی قائم کر دے کہ یہ اس کا ہے تو پھر اسی کا ہوگا۔

(۲۲۹) مَا قَالُوا فِي الصَّبِيِّ يَمُوتُ أَبُوهُ وَأُمُّهُ وَلَهُ مَالٌ ، رَضَاعُهُ مِنْ أَيْنَ يَكُونُ ؟

اگر کسی بچے کے ماں اور باپ دونوں مر جائیں اور اس کے حصے میں مال ہو تو اس کو دودھ پلانے کا انتظام کہاں سے کیا جائے گا؟

(۱۹۴۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : رَضَاعُ الصَّبِيِّ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۴۸۳) حضرت ابن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کی رضاعت اس کے حصے میں سے ہوگی۔

(۱۹٤۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ رَضَاعُهُ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۴۸۴) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ بچے کی رضاعت اس کے حصے میں سے ہوگی۔

(۱۹٤۸٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ فِي رَضَاعِ صَبِيٍّ فَجَعَلَ رَضَاعَهُ فِي مَالِهِ وَقَالَ لِوَلِيِّهِ :لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَجَعَلْنَا رَضَاعَهُ فِي مَالِكَ ، أَلاَ تَرَاهُ يَقُولُ :﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹۴۸۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ ؒ کے پاس ایک بچے کی رضاعت کا مقدمہ لایا گیا انہوں نے رضاعت بچے کے مال میں سے لازم فرمائی اور اس کے ولی سے کہا کہ اگر اسکا مال نہ ہوتا تو ہم آپ کے مال میں سے اس کے دودھ کا انتظام کرتے۔ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹٤۸٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يَقُولُ :إِنْ وَفَّى رَضَاعَهُ نَصِيبُهُ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَفِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۶) حضرت ابراہیم ؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بچے کا حصہ رضاعت کو پورا کردے تو اس کے حصے میں سے ہوگی اور اگر نہ ہوتو پھر پورے مال میں سے۔

(۱۹٤۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الرَّضِيعِ :يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ نَصِيبِهِ قَلِيلاً كَانَ ، أَوْ كَثِيرًا.

(۱۹۴۸۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے پر اس کے حصے میں سے خرچ کیا جائے گا وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۱۹٤۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ :إِنْ كَانَ الْمَالُ لَهُ أُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ بچے پر جمیع مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ :النَّفَقَةُ وَالرَّضَاعُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۹) حضرت شریح ؒ فرمایا کرتے تھے کہ نفقہ اور رضاعت تمام مال میں سے ہوں گے۔

(۲۳۰) فِي قَوْلِهِ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۹٤۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ :عَلَى

الْوَارِثِ مِثْلُ مَا عَلَى أَبِيهِ أَنْ يَسْتَرْضِعَ لَهُ.

(۱۹۴۹۰) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر وہی لازم ہے جو اس کے باپ پر لازم تھا یعنی اس کے دودھ کا انتظام کرنا۔

(۱۹٤۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ مثل مَا عَلَى أَبِيهِ مِنَ الرَّضَاعِ.

(۱۹۴۹۱) حضرت ابراہیم ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر وہی لازم ہے جو اس کے باپ پر لازم تھا یعنی اس کے دودھ کا انتظام کرنا۔

(۱۹٤۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَمَّادٌ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ: رَضَاعُ الصَّبِيِّ.

(۱۹۴۹۲) حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بچے کے دودھ کا انتظام کرنا ہے۔

(۱۹٤۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ فَقَالَ: الرَّضَاعُ.

(۱۹۴۹۳) حضرت حسن ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بچے کے دودھ کا انتظام کرنا ہے۔

(۱۹٤۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَلَيْهِ الرَّضَاعُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ نَفَقَةُ الحَامِلِ.

(۱۹۴۹۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ وارث پر رضاع لازم ہے لیکن حاملہ کا نفقہ لازم نہیں ہے۔

(۱۹٤۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ أَشْعَثَ وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لاَ يُضَارُّ.

(۱۹۴۹۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اسے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔

(۱۹٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ: الْوَالِدُ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ وَلَدًا صَغِيرًا فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَرَضَاعُهُ فِي مَالِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَرَضَاعُهُ عَلَى عَصَبَتِهِ.

(۱۹۴۹۶) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر باپ کا انتقال ہو جائے اور وہ چھوٹا بچہ چھوڑے تو اگر باپ کا مال ہے تو بچے کے دودھ کا انتظام اسی کے مال میں سے ہوگا اور اگر مال نہ ہو تو یہ عصبات کی ذمہ داری ہوگی۔

(۱۹٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: جَاؤُوا بِيَتِيمٍ إلَى عُمَرَ فَقَالَ: أَنْفِقْ عَلَيْهِ، قَالَ: لَوْ لَمْ أَجِدْ إلاَّ أَقْصَى عَشِيرَتِهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمْ.

(۱۹۴۹۷) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک یتیم بچے کو حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس

لائے اور عرض کیا کہ اس کے نفقہ کا انتظام کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے دور کے رشتہ دار بھی مل جائیں تو بھی اس کا نفقہ ان پر لازم کروں گا۔

(۱۹٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ لِوَلِيِّ يَتِيمٍ: لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَقَضَيْت عَلَيْك بِنَفَقَتِهِ لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹۴۹۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے ایک یتیم کے ولی سے کہا کہ اگر اس کا مال نہ ہوتا تو میں تجھ پر اس کا نفقہ لازم کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹٤۹۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ :هُوَ الْوَالِدُ ، يعني :النَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَعَلَى الْعَصَبَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جُبِرَتِ الأُمُّ عَلَى رَضَاعِهِ ، وَإِذَا عَرَفَهَا الْوَلَدُ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْ غَيْرِهَا ، جُبِرَتْ عَلَى رَضَاعِهِ.

(۱۹۴۹۹) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بچے کا نفقہ باپ پر لازم ہے، اگر وہ نہ ہو تو عصبات پر لازم ہے اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ماں کو دودھ پلانے کا حکم دیا جائے گا۔ اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی سے دودھ نہ پیے تو اسے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ: عَلَى الْوَارِثِ أَنْ لاَ يُضَارَّ.

(۱۹۵۰۰) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر لازم ہے کہ اس کا نقصان نہ ہونے دے۔

(۱۹۵۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ :لاَ يُضَارُّ.

(۱۹۵۰۱) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر لازم ہے کہ اس کا نقصان نہ ہونے دے۔

(۲۳۱) من قَالَ الرَّضَاعُ عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ

جن حضرات کے نزدیک بچے کے دودھ کا انتظام مرد کے ذمہ ہے عورت کے ذمہ نہیں

(۱۹۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْقَفَ بَنِي عَمٍّ مَنْفُوسٍ كَلاَلَةً بِرَضَاعِهِ عَلَى ابْنِ عَمٍّ لَهُ. (ابن جرير ٥٠٠)

(۱۹۵۰۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایسے بچے کے دودھ کا انتظام اس کے چچازاد مردوں پر کیا جس کے باپ کے انتقال کے بعد اس کا کوئی مال باقی نہیں رہا تھا۔

(١٩٥٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ :عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

(۱۹۵۰۳) حضرت حسن ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بچے کے دودھ کا انتظام مرد کے ذمہ ہے عورت کے ذمہ نہیں۔

(١٩٥٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :سُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ لَهُ أُمٌّ وَعَمٌّ وَالأُمُّ مُوسِرَةٌ وَالْعَمُّ مُعْسِرٌ فَقَالَ :النَّفَقَةُ عَلَى الْعَمِّ.

(۱۹۵۰۴) حضرت حسن ؓ سے سوال کیا گیا کہ اس بچے کی ماں مال دار ہے جبکہ چچا غریب ہے، دودھ کے انتظام کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ نفقہ چچا پر لازم ہے۔

(١٩٥٠٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :إذَا كَانَ عَمٌّ وَأُمٌّ فَعَلَى الأُمِّ بِقَدْرِ مِيرَاثِهَا وَعَلَى الْعَمِّ بِقَدْرِ مِيرَاثِهِ.

(۱۹۵۰۵) حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ جب ماں بھی ہو اور چچا بھی تو ماں کی ذمہ داری اس کی میراث کے بقدر اور چچا کی ذمہ داری اس کی میراث کے بقدر ہوگی۔

(٢٣٢) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا طَلَّقَهَا وَلَهَا وَلَدٌ رَضِيعٌ

جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَعَلَيْهِ الرَّضَاعُ.

(۱۹۵۰۶) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو دودھ کا انتظام مرد پر لازم ہوگا۔

(١٩٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :عَلَيْهِ رَضَاعُهُ حَتَّى تَفْطِمَهُ.

(۱۹۵۰۷) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو دودھ کا انتظام مرد پر لازم ہوگا۔ جبکہ بچہ دودھ پینا چھوڑ نہ دے۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُفْرَضُ لَهَا مِنْ مَالِ بِنْتِهَا

کیا کسی عورت کو اس کی بیٹی کے مال میں سے دیا جاسکتا ہے؟

(۱۹۵۰۸) حَدَّثَنَا أبو بكر الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمَرْأَةِ يُفْرَضُ لَهَا مِنْ مَالِ ابْنَتِهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أُراه حَقًّا.

(۱۹۵۰۸) حضرت ضحاک بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت کو اس کی بیٹی کے مال میں سے دیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، میں اسے درست سمجھتا ہوں۔

(۱۹۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْيَتِيمُ أُمُّهُ مُحْتَاجَةٌ أَيُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۱۹۵۰۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا کہ اگر کسی یتیم کی ماں محتاج ہو تو کیا اس پر اس کے مال میں سے خرچ کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا اس کی ماں کے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۳٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا

اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے پھر لعان سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟

(۱۹۵۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹۵۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ اللِّعَانِ تَوَارَثَا.

(۱۹۵۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لعان سے پہلے دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو وہ وارث ہوں گے۔

(۱۹۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَرِثُهَا ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يُضْرَبُ وَيَرِثُهَا.

(۱۹۵۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد عورت کا وارث ہوگا۔ حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث ہوگا۔

(۱۹۵۱٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا قَالَ : إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَوَرِثَ ، وَإِنْ أَقَامَ شُهُودًا وَرِثَ ، وَإِنْ حَلَفَ لَمْ يَرِثْ.

(۱۹۵۱۴) حضرت عکرمہ ویشیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور وہ عورت لعان سے پہلے انتقال کر گئی تو اگر وہ آدمی اپنی تکذیب کردے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث ہوگا اور اگر وہ گواہ پیش کردے تو وارث ہوگا اور اگر قسم کھائے تو وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۵۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْمُلاَعَنَةِ إِنْ هِيَ أَقَرَّتْ بِهَا رُجِمَتْ وَصَارَ إِلَيْهَا الْمِيرَاثُ وَإِنِ الْتَعَنَتْ وَرِثَتْ ، وَإِنْ لَمْ تُقِرَّ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۹۵۱۵) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ان دونوں میں سے کوئی ایک لعان سے پہلے مر گیا اور پھر اگر عورت زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور میراث اس کے مال میں شامل ہوگی اور اگر وہ لعان کرے تو وارث ہوگی۔ اگر وہ ان دونوں چیزوں میں سے کسی کا اقرار نہ کرے تو اسے میراث نہیں ملے گی اور اس پر عدت بھی لازم نہیں ہوگی۔

(۱۹۵۱٦) حدثنا إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ مَاتَتْ قَالاَ : يَرِثُهَا وَلاَ مُلاَعَنَةَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۵۱۶) حضرت زہری ویشیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور پھر وہ مر گئی تو آدمی اس عورت کا وارث ہوگا اور دونوں کے درمیان لعان نہ ہوگا۔

(۱۹۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُجْلَدُ وَلاَ مُلاَعَنَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(۱۹۵۱۷) حضرت عطاء ویشیؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور موت کے بعد لعان نہیں ہوتا۔

(۱۹۵۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَذَفَهَا ، ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا قَالَ : إِنْ شَاءَ أَكْذَبَ نَفْسَهُ وَوَرِثَ ، وَإِنْ شَاءَ لاَعَنَ وَلَمْ يَرِثْ.

(۱۹۵۱۸) حضرت شعبی ویشیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور وہ لعان سے پہلے مر گئی تو اگر وہ چاہے تو اپنی تکذیب کردے اور وارث ہو جائے اور اگر چاہے تو لعان کرلے اس صورت میں وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۹) حضرت ابراہیم ویشیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۲۳۵) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَامْرَأَتُهُ حَامِلٌ

اگر ایک شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ حَتَّى تَضَعَ ، ثُمَّ يُقْسَمُ الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۲۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو بچے کی پیدائش تک اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا پھر میراث تقسیم کی جائے گی۔

(۱۹۵۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ حُبْلَى لَمْ يُقْسَمِ الْمِيرَاثُ حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۵۲۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو بچے کی پیدائش تک میراث تقسیم نہیں کی جائے گی۔

(۱۹۵۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : يُقْسَمُ وَيُتْرَكُ نَصِيبُ ذَكَرٍ فَإِنْ كَانَتْ أُنْثَى رُدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ ، وَإِنْ كَانَ ذَكَرًا كَانَ لَهُ.

(۱۹۵۲۲) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو میراث تقسیم کر دی جائے گی، اور ایک لڑکے کا حصہ چھوڑ دیا جائے گا اگر لڑکی پیدا ہوئی تو باقی ماندہ حصہ ورثاء میں تقسیم ہوگا اور اگر لڑکا ہوا تو اس کو مل جائے گا۔

(۲۳۶) مَا يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ ؟

آدمی کو کس کا نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا؟

(۱۹۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : يُجْبَرُ كُلُّ ذِي مَحْرَمٍ عَلَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَى مَحْرَمِهِ.

(۱۹۵۲۳) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ذی محرم کو اپنے محرم پر خرچ کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَةِ كُلِّ وَارِثٍ.

(۱۹۵۲۴) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ ہر وارث کے نفقہ پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ جَبَرَ رَجُلاً عَلَى نَفَقَةِ ابْنِ أَخِيهِ.

(۱۹۵۲۵) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کا نفقہ دینے پر مجبور کیا تھا۔

(۱۹۵۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَى نَفَقَةِ وَالِدَيهِ، يُنْفِقُ عَلَيْهِمَا بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۹۵۲٦) حضرت زہری ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس کے والدین کا نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ ان پر نیکی کے ساتھ خرچ کرے گا۔

(۱۹۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَةِ أَخِيهِ، إِذَا كَانَ مُعْسِرًا.

(۱۹۵۲۷) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا بھائی تنگدست ہو تو اسے اس پر خرچ کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يُلْزِمُ وَلَدَ ابْنِهِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا، وَكَانَ الْجَدُّ غَنِيًّا.

(۱۹۵۲۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دادا مالدار ہو تو اسے تنگدست پوتے پر خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

(۲۳۷) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ بِغَيْرِ أَمْرِهِ

اگر کوئی شخص اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر لے لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: إِنَّ أَبِي يَحْرِمُنِي مَالَهُ فَيَقُولُ: لاَ أُنْفِقُ عَلَيْكَ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذْ مِنْ مَالِ أَبِيكَ بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۹۵۲۹) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے والد مجھے اپنے مال سے محروم رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں تجھ پر خرچ نہیں کروں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے باپ کے مال میں سے نیکی کے ساتھ لے لو۔

(۲۳۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''اے چھوٹی بہن'' کہہ دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: يَا أُخَيَّةُ: قَالَ: مَا هَذَا وَتَمْرَتَانِ إِلاَّ وَاحِدٌ.

(۱۹۵۳۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''اے چھوٹی بہن'' کہہ دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ اور دو کھجوریں ایک جیسی چیز ہیں۔

(۱۹۵۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ قَالَ: لاَ تَقُلْ لَهَا: يَا أُخَيَّةُ. (ابوداؤد ۲۲۰۳)

(۱۹۵۳۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنی بیوی کو اے چھوٹی بہن کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے اے چھوٹی بہن مت کہو۔

(۲۳۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَّهِمُ امْرَأَتَهُ أَنْ تَكُونَ غَيَّبَتْ له صِكَكًا فَحَلَفَ أَنَّهَا قَدْ فَعَلَتْ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر الزام لگائے کہ اس نے اس کے پیسے چرائے ہیں اور پھر اس بات پر قسم کھا لے کہ اس نے واقعی ایسا کیا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ زِيَادٍ الأَعْلَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ غَيَّبَتْ صِكَكَ رَجُلٍ فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا إِنْ لَمْ تَكُنْ قد غَيَّبْتِهَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ : إِنْ كَانَ صَادِقًا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : يُدَيَّنُ فِي ذَلِكَ.

(۱۹۵۳۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے اپنے خاوند کے پیسے چرا لیے تو آدمی نے کہا کہ اگر تو نے نہ چرائے ہوں تو تجھے تین طلاق۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی سچا ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی۔ حضرت حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس معاملے میں اس کی دینداری دیکھی جائے گی۔

(۲۴۰) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا

اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ ادَّعَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا فَرَافَعَتْهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَاسْتَحْلَفَهُ إِنَّهُ لَمْ يُطَلِّقْ ، ثُمَّ رُدَّتْ عَلَيْهِ وَمَاتَ ، قَالَ الْحَسَنُ : تَرِثُهُ.

(۱۹۵۳۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی اور یہ مقدمہ لے کر سلطان کے پاس گئی۔ سلطان نے خاوند سے قسم لی کہ اس نے طلاق نہیں دی۔ پھر وہ عورت واپس اس کے ساتھ بھیج دی گئی اور خاوند مر گیا تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی۔

(۲۴۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَمَاتَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَشَهِدَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ

اگر ایک آدمی دو مردوں اور ایک عورت کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دے، پھر دو گواہ مردوں میں سے ایک کا انتقال ہو جائے اور طلاق کے بارے میں ایک مرد اور ایک عورت گواہی دیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَشَهِدَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةُ وَغَابَ الآخَرُ قَالَ :تُعْزَلُ عَنْهُ حَتَّى يَجِيءَ الْغَائِبُ.

(۱۹۵۳۴) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص دو مردوں اور ایک عورت کی موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے، پھر ایک مرد اور عورت گواہی دیں جبکہ دوسرا مرد موجود نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس غائب شخص کے آنے تک بیوی کو اس کے خاوند سے الگ رکھا جائے گا۔

(۲۴۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ حَلَفَ بِالطَّلاَقِ ثَلاَثًا إِنْ كَلَّمَ أَخَاهُ

اگر ایک آدمی نے یہ قسم کھائی کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے بات کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، وَسَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :إِنْ كَلَّمَ أَخَاهُ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا، فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَإِذَا بَانَتْ كَلَّمَ أَخَاهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا إِنْ شَاءَ بَعْدُ.

(۱۹۵۳۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کہا کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے بات کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ اگر وہ چاہے تو ایک طلاق دے دے اور پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور جب وہ بائنہ ہو جائے تو اپنے بھائی سے بات کر لے۔ پھر اس کے بعد اگر چاہے تو اس سے شادی کر لے۔

(۲۴۳) من كَرِهَ الطَّلاَقَ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

بغیر کسی وجہ کے طلاق دینا جن حضرات کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

(١٩٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَلَّقْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْ بَأْسٍ ؟ قَالَ : لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَلَّقْتَهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ بَأْسٍ؟ قَالَ : لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطَلَّقْتَهَا؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ: مِنْ بَأْسٍ؟ قَالَ: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ ذَوَّاقٍ مِنَ الرِّجَالِ وَلاَ كُلَّ ذَوَّاقَةٍ مِنَ النِّسَاءِ.

(دار قطنی ٥١٦٧- بزار ١٤٩٨)

(۱۹۵۳۶) حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر مزے چکھنے والا مرد اور ہر مزے چکھنے والی عورت پسند نہیں ہیں۔

(١٩٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ معرِّفٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلاَقِ. (ابو داؤد ٢١٧٠)

(۱۹۵۳۷) حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

(١٩٥٣٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ لاَ تُزَوِّجُوا حَسَنًا ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِطْلاَقٌ.

(۱۹۵۳۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل عراق یا اہل کوفہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی بیٹیوں کی شادی حسن رضی اللہ عنہ سے نہ کراؤ وہ بہت طلاق دینے والے آدمی ہیں۔

(۱۹۵۳۹) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا زَالَ الْحَسَنُ يَتَزَوَّجُ وَيُطَلِّقُ حَتَّى حَسِبْتُ أَنْ يَكُونَ عَدَاوَةً فِي الْقَبَائِلِ.

(۱۹۵۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ شادی کرتے ہیں اور طلاق دیتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہے کہ قبائل میں دشمنی کا سبب نہ بن جائیں۔

(۲۴٤) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ فِي الشَّيْءِ فَيَخْتَلِفَانِ

اگر کوئی شخص کسی چیز کے متعلق کر کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھائے اور پھر دونوں کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ لَمْ أَكُنْ دَفَعْت إِلَيْك كَذَا وَكَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ وَإِلاَّ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۹۵۴۰) حضرت عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھے اتنا مال نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید رحمہ اللہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اگر آدمی کے پاس گواہی ہو تو ٹھیک ورنہ عورت بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۹۵٤۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ قَالَ لَهَا زَوْجُهَا : إِنْ لَمْ أُنْفِقْ عَلَيْك عَشَرَةَ دَرَاهِمَ كُلَّ شَهْرٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ : قَدْ مَضَتْ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ لَمْ تُنْفِقْ عَلَيَّ شَيْئًا، قَالَ : الْقَوْلُ مَا قَالَ الرَّجُلُ إِلاَّ أَنْ تُقِيمَ الْمَرْأَةُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهَا.

(۱۹۵۴۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ پر ہر مہینے دس درہم خرچ نہ کروں تو تجھے تین طلاق۔ عورت نے دعویٰ کیا کہ اس نے تین مہینے سے مجھ پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ اس صورت میں آدمی کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر عورت خرچ نہ کرنے پر گواہی قائم کردے تو اس کی بات مانی جائے گی۔

(۱۹۵٤۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِغَرِيمِهِ : إِنْ لَمْ أَقْضِكَ حَقَّك قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ مِنَ الْغَدِ فَزَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا قَالَ : فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : قَدْ طَلَّقْتنِي قَالَ : فَخَاصَمْته إِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : أَمَّا امْرَأَتُك فَنُدِينُك فِيهَا ، وَأَمَّا الرَّجُلُ فَبَيِّنَتك فيها أَنَّك دَفَعْت إِلَيْهِ مَالَهُ وَإِلاَّ فَأَعْطِهِ حَقَّهُ.

(۱۹۵۴۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنے قرض خواہ سے کہا کہ اگر میں نے غروبِ شمس سے پہلے تیرا حق ادا نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق۔ پھر وہ اس سے اگلے دن ملا اور اس نے کہا کہ اس نے کوئی چیز ادا نہیں کی۔ اس کی عورت نے اس سے کہا

کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ پھر وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت شعبی ریشید کے پاس گئی۔ حضرت شعبی ریشید نے کہا کہ جہاں تک تمہاری بیوی کا سوال ہے تو وہ ہم تمہاری دین داری پر چھوڑتے ہیں اور جہاں تک آدمی کی بات ہے تو تم گواہی لاؤ کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے ورنہ اس کا حق ادا کرو۔

(٢٤٥) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لامْرَأَتِهِ قَدْ خَلَعْتُك ، وَلَمْ يَفْعَلْ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھ سے خلع کی، حالانکہ اس نے خلع نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أنه قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :قَدْ خَلَعْتُك ، وَلَمْ يَكُنْ خَلَعَهَا قَالَ :قَدْ خَلَعَهَا وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۱۹۵۴۳) حضرت ابراہیم ریشید سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں۔ نے تجھ سے خلع کی، حالانکہ اس نے خلع نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے خلع کر لی اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔

(٢٤٦) مَا قَالُوا فِي الْحُرَّةِ تُجْبَرُ عَلَى رَضَاعِ ابْنِهَا ؟

آزاد عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟

(١٩٥٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُجْبَرُ الحرة عَلَى الرَّضَاعِ وَتُجْبَرُ أُمُّ الْوَلَدِ.

(۱۹۵۴۴) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جبکہ ام ولد کو مجبور کیا جائے گا۔

(١٩٥٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :إذَا كَانَ لِلْمَرْأَةِ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ وَلَهَا أَجْرُ الرَّضَاعِ مِثْلُهَا إنْ قَبِلَتْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَقْبَلْهُ اسْتَرْضَعَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا إنْ قَبِلَ الصَّبِيُّ مِنْ غَيْرِهَا فَذَلِكَ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ جُبِرَتْ عَلَى رَضَاعِهِ وَأُعْطِيَتْ أَجْرَ مِثْلِهَا.

(۱۹۵۴۵) حضرت ضحاک ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کا دودھ پینے والا بچہ ہو تو وہ اس کو دودھ پلانے کی زیادہ حقدار ہے، اور اس اس جیسی عورتوں کے برابر بدلہ ملے گا اگر وہ دودھ پلانے کو قبول کر لے۔ اور اگر وہ قبول نہ کرے تو کسی اور سے دودھ پلوایا جائے گا۔ اگر بچہ کسی اور عورت کا دودھ پینے لگے تو ٹھیک ورنہ اس کی ماں کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا اور اسے اس کی قیمت دی جائے گی۔

(١٩٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى﴾ قَالَ :إذَا قَامَ الرَّضَاعُ عَلَى شَيْءٍ فَالأُمُّ أَحَقُّ بِهِ.

(۱۹۵۴۶) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر رضاعت کسی چیز پر قائم ہو تو ماں اس کی زیادہ حقدار ہے۔

(١٩٥٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ :إذَا كَانَ الْوَلَدُ لاَ يَأْخُذُ مِنْ غَيْرِهَا وَخَشِيَ عَلَيْهِ جُبِرَتْ.

(۱۹۵۴۷) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے اور اس کی جان کو خطرہ ہو تو ماں کو ہی دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(٢٤٧) مَا قَالُوا فِيمَنْ رَخَّصَ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَتَهُ

عورت کا گھر بدلنے کے احکامات

(١٩٥٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :الْفَاحِشَةُ أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا ، فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوهَا.

(۱۹۵۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فاحشہ یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر والوں سے بدزبانی کرے، جب وہ ایسا کرے تو وہ اسے اس کے گھر سے نکال سکتے ہیں۔

(١٩٥٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِ اللهِ تعالى :(إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) قَالَ :خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاحِشَةٌ.

(۱۹۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت کا گھر سے نکلنا فاحشہ ہے۔

(١٩٥٥٠) حدَّثَنَا إسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ﴿وَلاَ يَخْرُجْنَ إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :إلاَّ أَنْ تَخْرُجَ لِحَدٍّ.

(۱۹۵۵۰) حضرت حماد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَخْرُجْنَ إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ کسی حد کے لئے نکلے تو درست ہے۔

(١٩٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ تعالى :﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ عِصيان الزَّوج.

(۱۹۵۵۱) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فاحشہ مبینہ سے مراد خاوند کی نافرمانی ہے۔

(١٩٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :﴿إلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :

خُرُوجُهَا فَاحِشَةٌ.

(۱۹۵۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا فاحشہ ہے۔

(۲۴۸) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لِرَجُلٍ إِنْ لَمْ تَأْكُلْ هَذِهِ اللُّقْمَةَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، فَجَائَتِ السِّنَّوْرُ فَأَكَلَتْهَا

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو نے یہ لقمہ نہ کھایا تو میری بیوی کو طلاق اور اتنے میں ایک بلی آئی اور اس لقمہ کو کھا گئی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَخَذَ لُقْمَةً ، فَقَالَ رَجُلٌ :إِنْ لَمْ تَأْكُلْهَا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ فَجَازَتْ سِنَّوْرٌ فَأَخَذَتِ اللُّقْمَةَ فَقَالَ :طُلِّقَتِ امْرَأَتُهُ.

(۱۹۵۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو نے یہ لقمہ نہ کھایا تو میری بیوی کو طلاق اور اتنے میں ایک بلی آئی اور اس لقمہ کو کھا گئی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی بیوی کو طلاق ہو گئی۔

(۱۹۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ :جَاءَ إِلَى الشَّعْبِيِّ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ لَمْ تَأْكُلِي هَذَا الْعِرْقَ ، فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَجَائَتِ السِّنَّوْرُ ، فَأَخَذَتِ الْعِرْقَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَخْرَجًا ، لاَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا.

(۱۹۵۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے یہ چیز نہ کھائی تو تجھے تین طلاقیں، اتنے میں ایک بلی آئی اور اس نے وہ چیز کھالی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس نے عورت کا راستہ بند کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا راستہ بند کر دیا۔

(۲۴۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ كَتَبَ إِلَى امْرَأَتِهِ بِكِتَابٍ فَخَيَّرَهَا فِيهِ فَقَرَأَتْهُ وَلَمْ تَكَلَّمْ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے نام خط لکھا اور اس میں اسے طلاق کا اختیار دیا اس نے خط پڑھا لیکن کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِكِتَابٍ ، فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً كَتَبَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَجَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا فَقَرَأَتِ الْكِتَابَ ، ثُمَّ وَضَعَتْهُ تَحْتَ الْفِرَاشِ ، فَقَامَتْ وَلَمْ تَقُلْ

شَيْئًا ، قَالَ : لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۹۵۵۵) حضرت ابراہیم ؒ کے پاس ایک آدمی ایک خط لے کر آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے نام ایک خط لکھا اور اس میں اسے طلاق کا اختیار دیا، عورت نے خط پڑھا اور اسے بستر کے نیچے رکھ دیا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کا اختیار باقی نہیں رہا۔

(۲۵۰) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

اگر کوئی غلام طلاقِ رجعی دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ.

(۱۹۵۵٦) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام طلاقِ رجعی دے تو اس پر نفقہ لازم ہوگا۔

(۲۵۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي الرَّجْعَةَ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ

اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعد انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۵۵۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس پر گواہی لازم ہے۔

(۱۹۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعد انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ ، وَإِنْ جَاءَ بِبَيِّنَةٍ.

(۱۹۵۵۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی خواہ وہ گواہی قائم کرلے۔

(۱۹۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِنْ قَالَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ : قَدْ رَاجَعْتُكِ لَمْ يُصَدَّقْ.

(۱۹۵۵۹) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

(۲۵۲) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ بِطلاَقِ امْرَأَتِهِ فَفَرَّقَ الْقَاضِي ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمَا

اگر کسی آدمی کے بارے میں دو شخص گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پھر قاضی ان دونوں کے درمیان جدائی کرادے، اس کے بعد دونوں گواہوں میں سے ایک اپنی گواہی سے رجوع کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَادِيٌّ مَوْلَى بُجَيْلَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ بِطلاَقِ امْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا فَرَجَعَ أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ وَتَزَوَّجَهَا الآخَرُ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مَضَى الْقَضَاءُ ، وَلاَ يَلْتَفِتُ إِلَى رُجُوعِ الَّذِي رَجَعَ.

(۱۹۵۶۰) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے بارے میں دو شخص گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، پھر قاضی ان دونوں کے درمیان جدائی کرادے، اس کے بعد دونوں گواہوں میں سے ایک اپنی گواہی سے رجوع کرلے اور دوسرا اس عورت سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی ؒ نے فرمایا کہ قضاء نافذ ہوچکی اب رجوع کرنے والے کے قول کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۵۳) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ تعالى (الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)

قرآن مجید کی آیت ﴿الطلاق مرتان فإمساك بمعروف أو تسريح باحسان﴾ کی تفسیر

(۱۹۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ هِيَ الثَّالِثَةُ. (ابوداؤد ۲۲۰۔ بیهقی ۳۴۰)

(۱۹۵۶۱) حضرت ابورزین ؒ کہتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ میں دو طلاقوں کا تذکرہ ہے، تیسری طلاق کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا مہربانی کے ساتھ روکنا یا احسان کے ساتھ رخصت کردینا ہی تیسری طلاق ہے۔

(۱۹۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِمْرَأَتِهِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ أَقْرَبُكِ وَلاَ تَحِلِّينَ مِنِّي قَالَتْ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قَالَ : أُطَلِّقُكِ حَتَّى إِذَا دَنَا مُضِيُّ عِدَّتِكِ

رَاجَعْتُكَ ، فجزعت فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ :فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ جَدِيدًا ، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. (ترمذی ۱۱۹۲۔ مالك ۸۰)

(۱۹۵۶۲) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نہ تو تیرے قریب آؤں گا اور نہ تو میرے نکاح سے نکل سکے گی۔ عورت نے کہا کہ تم ایسا کس طرح کرو گے؟ اس آدمی نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت پوری ہونے کا وقت قریب آئے گا تو میں تجھ سے رجوع کرلوں گا۔ وہ عورت پریشان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس موقع پر قرآن مجید کی آیت ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ نازل ہوئی۔ پھر لوگوں کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ طلاق دی ہوتی تھی یا نہ دی ہوتی تھی۔ (درمیانی صورت کوئی نہ تھی)

(۱۹۵٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۹۵۶۳) حضرت عکرمہ ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو اسے دو طلاقیں دے دے، پھر جب وہ اس سے رجوع کرنا چاہے تو کر لے اور اگر ایک چاہے تو ایک طلاق دے دے، اس تیسری طلاق کے بعد وہ عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی اور مرد سے شادی نہ کرلے۔

(۱۹۵٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيد الله قَال أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً فَإِنْ شَاءَ نَكَحَهَا ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَإِنْ شَاءَ نَكَحَهَا ، فَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۹۵۶۴) حضرت عکرمہ ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے تو چاہے تو اس سے نکاح بحال کرلے۔ اور جب دو طلاقیں دے تو چاہے تو اس سے نکاح کرلے اور جب تیسری طلاق دے دے تو اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی اور آدمی سے شادی نہ کرلے۔

(۱۹۵٦٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ :يُطَلِّقُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ، فَإِذَا حَاضَتْ ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَقَدْ تَمَّ الْقُرْءُ ، ثُمَّ طَلَّقَ الثَّانِيَةَ كَمَا طَلَّقَ الأُولَى إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَ ، فَإِذَا طَلَّقَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ حَاضَتِ الْحَيْضَةَ الثَّانِيَةَ ، فَهَاتَانِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْئَانِ ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلثَّالِثَةِ : ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ فَيُطَلِّقُهَا

فِي ذَلِكَ الْقُرْءِ كُلِّهِ إِنْ شَاءَ حِينَ تَجْمَعُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا.

(۱۹۵۶۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو، پھر جب اسے حیض آئے اور پھر طہر آئے تو ایک قرء مکمل ہوگیا۔ پھر اسے دوسری طلاق اسی طرح دے جس طرح پہلی طلاق دی تھی۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو کرلے۔ پھر جب وہ دوسری طلاق دے دے اور اسے دوسرا حیض آجائے تو یہ دو طلاقیں اور دو قرء ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسری طلاق کے بارے میں فرماتا ہے کہ ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ پھر وہ اس پورے قرء میں اگر چاہے تو اس کو طلاق دے دے یہاں تک کہ عورت اپنے کپڑوں کو سمیٹ لے۔

(۱۹۵۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ فُرْقَةٌ وَفَسْخٌ ، لَيْسَ بِطَلَاقٍ ، ذَكَرَ اللَّهُ الطَّلَاقَ فِي أَوَّلِ الآيَةِ وَفِي آخرها وَالْخُلْعَ بَيْنَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۹۵۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ فرقت اور فسخ ہے طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں اور آخر میں طلاق کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان خلع کا ذکر کیا ہے جو کہ طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(۱۹۵۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ: لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا قَالَ: مَا يُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ.

(۱۹۵۶۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جو تین کے بعد ہو۔

(۱۹۵۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ قَالَ : لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۵۶۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شاید کہ وہ عدت میں رجوع کرلے۔

(۱۹۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : ﴿لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ قَالَ : لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ تَنْدَمُ فَيَكُونُ لَكَ سَبِيلٌ إِلَى الرَّجْعَةِ.

(۱۹۵۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نہیں جانتے کہ شاید بعد میں آپ نادم ہوں اور آپ کے لئے رجوع کا راستہ بن جائے۔

(٢٥٤) مَا قَالُوا إذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب طلاق پوشیدہ طریقے پر دی ہے تو رجوع بھی پوشیدہ کرے

(١٩٥٧٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا فتلك رَجْعَةٌ ، فَإِنْ وَاقَعَ فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ طَلَّقَ عَلاَنِيَةً وَرَاجَعَ فَلْيُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهِ.

(۱۹۵۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پوشیدگی سے طلاق دی تو رجوع بھی پوشیدگی سے کر لے، تو یہ رجوع ہے۔ اگر اس کے بعد اس نے جماع بھی کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔ اگر طلاق علانیہ دی اور رجوع کر لیا تو اپنے رجوع پر گواہ بنا لے۔

(١٩٥٧١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا.

(۱۹۵۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب طلاق پوشیدہ طریقے پر دی ہے تو رجوع بھی پوشیدہ کرے۔

(٢٥٥) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ مَاتَ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ مر گیا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : آلَى رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فِي آخِرِ عِدَّتِهَا قَالَ :تَعْتَدُّ أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا.

(۱۹۵۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ اس کی عدت کے آخری دنوں میں مر گیا تو عورت گیارہ مہینے عدت گزارے گی۔

(٢٥٦) من قَالَ إذَا اشْتَرَطَتِ الْمُخْتَلِعَةُ عَلَى زَوْجِهَا الطَّلاَقَ فَهُوَ لَهَا

اگر کسی خلع لینے والی عورت نے اپنے خاوند پر طلاق کی شرط لگائی تو اس کو اس شرط کا حق ہے

(١٩٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ وَمَا اشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّلاَقِ فَهُوَ لَهَا.

(۱۹۵۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع طلاقِ بائنہ ہے۔ اگر خلع لینے والی عورت نے طلاق کی شرط لگائی تو یہ شرط معتبر ہوگی۔

(۲۵۷) مَا قَالُوا فِي طَلَاقِ الْمُكَاتَبَةِ ؟

مکاتبہ باندی کی طلاق کا بیان

(۱۹۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ طَلَاقُهَا طَلَاقُ الْأَمَةِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ.

(۱۹۵۷۴) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کی طلاق کا حکم باندی کی طلاق والا ہے اور اس کی عدت بھی باندی کی عدت کی طرح ہے۔

(۲۵۸) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، عَلَى مَنِ النَّفَقَةُ ؟

اگر ایک عورت اپنی عدت میں شادی کرلے پھران دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے تو نفقہ کس پر واجب ہوگا؟

(۱۹۵۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : النَّفَقَةُ عَلَى مَنْ تَعْتَدُّ مِنْ مَائِهِ.

(۱۹۵۷۵) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ نفقہ اس پر ہوگا جس کے پانی پر وہ عدت گزار رہی ہے۔

(۲۵۹) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَتَفْجُرُ ، أَوْ يَفْجُرُ هُوَ فَيُرْجَمُ أَحَدُهُمَا ؟

اگر کوئی عورت یا مرد زنا کا ارتکاب کریں اور اسے سنگسار کردیا جائے تو کیا دوسرے کے لئے میراث ہوگی؟

(۱۹۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : أَيُّهُمَا رُجِمَ الزَّوْجُ ، أَوِ الْمَرْأَةُ فَلِصَاحِبِهِ مِنْهُ الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کو اگر سنگسار کیا گیا تو دوسرے کو میراث ملے گی۔

(۱۹۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا رُجِمَ فَلَهَا الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خاوند کو سنگسار کیا گیا تو بیوی کو میراث ملے گی۔

(۱۹۵۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ ، ثُمَّ فَجَرَتْ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ ، وَإِنْ مَاتَتْ تَحْتَ السِّيَاطِ وَرِثَهَا.

(۱۹۵۷۸) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پھر اس عورت نے بدکاری کا ارتکاب کیا اور

اس پر حد جاری ہوئی اور وہ مرگئی تو مرد عورت کا وارث ہوگا۔

(۱۹۵۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ أَقَامَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا زَنَتْ قَالَ :تُرْجَمُ وَيَرِثُهَا.

(۱۹۵۷۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے زنا کار ہونے پر چار گواہ قائم کردیئے تو عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور مرد اس کا وارث ہوگا۔

(۲۶۰) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ صَغِيرَةً ، أَيُلاَعِنُ ؟

اگر کسی مرد نے اپنی نابالغ بیوی پر تہمت لگائی تو کیا وہ لعان کرے گا؟

(۱۹۵۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلاَ لِعَانٌ.

(۱۹۵۸۰) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی نابالغ بیوی پر تہمت لگائی تو اس پر حد اور لعان لازم نہیں ہوں گے۔

(۲۶۱) مَا قَالُوا ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ ؟

ایک آدمی نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ہوگا

(۱۹۵۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَالزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ، قَالَ الْحَكَمُ:لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ:بَلَى، وَقَالَ سُفْيَانُ:رَأْيِي رَأْيُ الزُّهْرِيِّ.

(۱۹۵۸۱) حضرت حکم ؒ اور حضرت زہری ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ہوگا۔ حضرت حکم ؒ نے فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں۔ حضرت زہری ؒ نے فرمایا کہ کہیں نہیں ایسا ہی ہوگا۔ حضرت سفیان ؒ نے فرمایا کہ میری رائے وہی ہے جو حضرت زہری ؒ کی ہے۔

(۲۶۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۸۲) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ إِذَا شِئْت ، فَقَدْ خَيَّرَهَا.

(۱۹۵۸۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے، اسے گویا آدمی نے اختیار دے دیا۔

(٢٦٣) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً فِي الْعِدَّةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ؟

اگر آدمی نے ایک عورت سے عدت میں شادی کی پھر اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سِنِينَ ، ثُمَّ قَدِمَ زَوْجُهَا فَأَخَذَهَا فَطَلَّقَهَا الآخَرُ قَالَ :لاَ طَلاَقَ لَهُ.

(۱۹۵۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے کسی آدمی سے شادی کی اور پھر دو سال اس کے پاس رہی۔ پھر اس کا شوہر آیا اور اس عورت کو لے گیا۔ پھر دوسرے آدمی نے اس کو طلاق دے دی تو اس کی طلاق کا اعتبار نہیں ہے۔

(١٩٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ نِكَاحٍ فَاسِدٍ لاَ يَثْبُتُ فَلَيْسَ طَلاَقُهُ فِيهِ طَلاَق.

(۱۹۵۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر نکاح فاسد کا کوئی اعتبار نہیں اور اس کی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں۔

(٢٦٤) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُحَكِّمَانِ الرَّجُلَ ثم يَرْجِعَانِ

اگر میاں بیوی کسی آدمی کو ثالث بنائیں اور پھر رجوع کر لیں تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ قُلْتُ :رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ حَكَّمَا رَجُلَيْنِ ، ثُمَّ بَدَا لَهُمَا أَنْ يَرْجِعَا ، قَالَ :ذَلِكَ لَهُمَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمَا فَإِذَا تَكَلَّمَا فَلَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَرْجِعَا.

(۱۹۵۸۵) حضرت صالح بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر میاں بیوی کسی آدمی کو ثالث بنائیں اور پھر رجوع کر لیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے اس وقت تک ہے جب تک وہ بات نہ کریں، جب وہ دونوں بات کر لیں تو وہ رجوع نہیں کر سکتے۔

(٢٦٥) مَا قَالُوا فِي اللِّعَانِ كَيْفَ هُوَ ؟

لعان کی کیا کیفیت ہے؟

(١٩٥٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :كَيْفَ اللِّعَانُ ؟ قَالَ : خُذْ مَا فِي الْقُرْآنِ :أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَشْهَدُ بِاللَّهِ.

(۱۹۵۸۶) حضرت ایوب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے پوچھا کہ لعان کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ قرآن مجید میں مذکور لعان کے الفاظ کو اللہ کی قسم کے ساتھ ادا کریں۔

(۲٦٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَتَضَعُ ؟

اگر کوئی شخص کسی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور پھر وہ بچے کو جنم دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُون ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ تَحْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَكَانَ رَجُلاً شَدِيدًا عَلَى النِّسَاءِ فكرهته فَسَأَلَتْهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَأَبَى ، فَلَمَّا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ أَلَحَّتْ عَلَيْهِ فِي تَطْلِيقَةٍ ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَدْرَكَهُ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ قَدْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا ، فَقَالَ : خَدَعَتْنِي خَدَعَهَا اللَّهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَتْ فَقَالَ : سَبَقَ كِتَابُ اللهِ فِيهَا ، اخْطُبْهَا فَقَالَ : إنها لاَ تَرْجِعُ لِي أَبَدًا.

(ابن ماجه ٢٠٢٦۔ بیهقی ٤٢١)

(۱۹۵۸۷) حضرت عمرو بن میمون ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ام کلثوم ؓ حضرت زبیر بن عوام ؓ کے نکاح میں تھیں۔ وہ عورتوں پر سختی کرنے والے آدمی تھے۔ جس کی وجہ سے وہ انہیں ناپسند کرتی تھیں۔ انہوں نے حالتِ حمل میں حضرت زبیر ؓ سے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ جب انہیں دردِ زہ ہونے لگا تو انہوں نے ایک طلاق کا پرزور مطالبہ کیا۔ حضرت زبیر ؓ وضو کر رہے تھے انہوں نے ایک طلاق دے دی۔ جب وہ باہر آئے تو انہیں کسی نے بتایا کہ حضرت ام کلثوم ؓ نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ حضرت زبیر ؓ نے کہا اللہ اس کا ناس کرے اس نے مجھے دھوکہ دیا! پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب غالب آگئی، تم انہیں نکاح کا پیام بھیج سکتے ہو۔ حضرت زبیر ؓ نے فرمایا کہ اب وہ کبھی میرے نکاح میں واپس نہیں آئیں گی۔

(۲٦٧) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ لَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ ؟

غلام اگر طلاق دے تو اس پر متعہ لازم نہیں

(۱۹۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الْمَمْلُوكُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ.

(۱۹۵۸۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ غلام اگر طلاق دے تو اس پر متعہ لازم نہیں۔

(٣٦٨) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي الْمَنَامِ ؟

اگر کوئی شخص خواب میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ ، أَوْ أَعْتَقَ فِي مَنَامِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۵۸۹) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خواب میں طلاق دے یا آزاد کردے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(١٩٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :رُفِعَ الْقَلَمُ ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. (ابو داؤد ۴۴۰۱۔ نسائی ۷۳۴۵)

(۱۹۵۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سویا ہوا انسان جاگنے تک مرفوع القلم ہے۔

(١٩٥٩١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :رُفِعَ الْقَلَمُ ، عَنْ ثَلاَثَةٍ ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

(ابن ماجہ ۲۰۴۱۔ احمد ۱۰۰)

(۱۹۵۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے ایک سویا ہوا جب تک وہ جاگ نہ جائے۔

(٣٦٩) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَتَلْحَقُ إحْدَاهُنَّ بِدَارِ الْحَرْبِ

اگر کسی آدمی کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک دار الحرب چلی جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَلَحِقَتْ إحْدَاهُنَّ بِدَارِ الْحَرْبِ ، قَالَ :يُتْبِعُهَا الطَّلاَقَ ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ.

(۱۹۵۹۲) حضرت عامر ریشید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک دار الحرب چلی جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے کر شادی کرے۔

(٣٧٠) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ إنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَتُهْدَمُ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد وہ گھر گر گیا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٩٣) حَدَّثَنَا إسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :إنْ دَخَلْت دَارَ فُلاَنٍ

فَأَنْتِ طَالِقٌ فَهُدِمَتِ الدَّارُ قَالَ : إِذَا هُدِمَتِ الدَّارُ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ : إِذَا كَانَتِ الدَّارُ فِي مِلْكِ الرَّجُلِ فَهُدِمَتْ ، أَوْ كَانَتْ طَرِيقًا فَدَخَلَتْهُ فَقَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ.

(۱۹۵۹۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد وہ گھر گر گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر گھر گرا دیا گیا تو طلاق نہیں ہوگی۔ حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر گھر اس آدمی کا تھا اور یا راستہ بن گیا اور وہ عورت وہاں سے گذری تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۲۷۱) مَا ذُكِرَ من الرُّخْصَةِ مِنَ الطَّلَاقِ

طلاق دینے کی اجازت کا بیان

(۱۹۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَلَّقَ.

(۱۹۵۹۴) حضرت عامر رحمہ اللہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی تھی۔

(۱۹۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا مِنْ بَنِي عَامِرٍ.

(۱۹۵۹۵) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کو طلاق دی، جن میں سے ایک بنو عامر سے تھی۔

(۱۹۵۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ يُطَلِّقُ، إِنَّمَا كَانَ يَعْتَزِلُ.

(۱۹۵۹۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق نہیں دی تھی۔ آپ نے محض عزلت اختیار فرمائی تھی۔

(۱۹۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَاقِرًا فَطَلَّقَهَا ، ثُمَّ قَالَ : مَا آتِي النِّسَاءَ عَلَى لَذَّةٍ ، فَلَوْلَا الْوَلَدُ مَا أَرَدْتهنَّ.

(۱۹۵۹۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو مخزوم کی ایک بانجھ عورت سے شادی کی پھر اسے طلاق دے دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے لذت کے حصول کے لئے ہم بستری نہیں کرتا اگر اولاد نہ ہوتی تو میں عورتوں کے پاس نہ پھٹکتا۔

(۱۹۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلال ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَإِذَا هِيَ شَمْطَاءُ فَطَلَّقَهَا.

(۱۹۵۹۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی، وہ بانجھ نکلی تو آپ نے اسے طلاق دے دی۔

(۱۹۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : طَلَّقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

امْرَأَتَهُ فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أُطَلِّقْهَا مِنْ أَمْرٍ سَائَنِي وَلَكِنْ لَمْ يُصِبْهَا عِنْدِي بَلَاءٌ.

(۱۹۵۹۹) حضرت قیس بن ابی حازم ریٹیلیز کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر فرمایا کہ میں نے اسے کسی برائی کی وجہ سے طلاق نہیں دی۔ بلکہ اسے میرے پاس کوئی آزمائش نہیں پہنچی۔

(۱۹٦۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَعُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي الْجَوْنِ فَطَلَّقَهَا وَهِيَ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ.

(بخاری ۵۲۵۴۔ ابن ماجہ ۲۰۳۷)

(۱۹۶۰۰) حضرت محمد بن کعب، حضرت عبداللہ بن عبیدہ ریٹیلیز اور حضرت عمر بن حکم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نبی پاک مَلَّاتِیْکَام نے بنو جون کی ایک عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ یہ وہی عورت تھی جس نے حضور مَلَّاتِیْکَام سے پناہ مانگی تھی۔

(۲۷۲) من كَرِهَ الطَّلاَقَ وَالْخُلْعَ

جن حضرات نے طلاق اور خلع کو مکروہ قرار دیا ہے

(۱۹٦۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ قَاسِمٍ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ : سُرِّيَّةٌ كَانَتْ لِعَلِيٍّ قَالَتْ : قَالَ عَلِيٌّ : يَا أُمَّ سَعِيدٍ ، قَدِ اشْتَقْتُ أَنْ أَكُونَ عَرُوسًا ، قَالَتْ : وَعِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَقُلْتُ : طَلِّقْ إِحْدَاهُنَّ وَاسْتَبْدِلْ ، فَقَالَ : الطَّلاَقُ قَبِيحٌ ، أَكْرَهُهُ.

(۱۹۶۰۱) حضرت ام سعید رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی رضی اللہ کی باندی تھیں فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے ام سعید رضی اللہ عنہا! میرا دل چاہتا ہے کہ میں دولہا بنوں۔ اس وقت ان کے نکاح میں چار عورتیں تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک کو طلاق دے دیجئے اور شادی کر لیجیے۔ انہوں نے فرمایا کہ طلاق برا کام ہے مجھے پسند نہیں۔

(۲۷۳) مَا ذُكِرَ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَطْلُبْنَ الْخُلْعَ

خلع طلب کرنے کی ناپسندیدگی کا بیان

(۱۹٦۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ الْمُنْتَزِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ. (احمد ۲/ ۴۱۴۔ بیہقی ۳۱۶)

(۱۹۶۰۲) حضرت حسن رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مَلَّاتِیْکَام نے ارشاد فرمایا کہ خلع اور طلاق طلب کرنے والی عورتیں ہی دراصل منافق عورتیں ہیں۔

(۱۹٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ وَأَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(۱۹۶۰۳) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی پریشانی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گی۔

(۱۹٦۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عن حَمَّادِ بْنُ سَلَمة ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (ابو داؤد ۲۲۲۱۔ احمد ۵/ ۲۸۳)

(۱۹۶۰۴) حضرت ثوبان سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۹٦۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَقَرِيِّ أَنَّ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : أَمَا إِنَّهَا مُخَاصِمَتُك عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۶۰۵) حضرت ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع طلب کی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں تیری مجرم ہوگی۔

(۱۹٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : إِذَا أَرَادَ النِّسَاءُ الْخُلْعَ فَلَا تَكْفُرُوهُنَّ.

(۱۹۶۰۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورتیں خلع طلب کریں تو انہیں خاوند کی ناشکری پر مت ڈالو۔

(۱۹٦۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الرَّجُلِ الدَّمِيمِ فَإِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مِنْ ذَلِكَ مَا تُحِبُّونَ.

(۱۹۶۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کو پست قد اور بدشکل مرد سے شادی کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ جو تم پسند کرتے ہو اسے وہ بھی پسند کرتی ہیں۔

(۲۷٤) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ تعالى (وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ)

قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر

(۱۹٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلْمَرْأَةِ ، كَمَا أُحِبُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ لِي الْمَرْأَةُ ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : (وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ) وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنْطِفَ حَقِّي عَلَيْهَا ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾.

(۱۹۶۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں عورت کے لیے خوبصورت بنوں جس طرح مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ میرے لئے خوبصورتی اختیار کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے بھی وہ حقوق ہیں جو ان پر

ذمہ داریاں ہیں۔اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں اس سے اپنا حق پورا پورا لوں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مردوں کا عورتوں پر ایک درجہ ہے۔

(۱۹۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ :﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ قَالَ :إِمَارَةٌ.

(۱۹۶۰۹) حضرت زید بن اسلم ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حکم چلانا ہے۔

(۱۹۶۱۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ :لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ أَنَّ :(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ) إِذَا عَرَفْنَ تِلْكَ الدَّرَجَةَ.

(۱۹۶۱۰) حضرت محمد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سوائے اس کے میں کچھ نہیں جانتا کہ جو عورتوں کے فرائض ہیں وہی مردوں کے بھی فرائض ہیں۔جب وہ اس درجہ کو پہچان لیں۔

(۱۹۶۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ :يُطَلِّقُهَا وَلَيْسَ لَهَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ.

(۱۹۶۱۱) حضرت مالک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کو طلاق دے سکتا ہے لیکن عورت کے ہاتھ میں طلاق کا اختیار نہیں ہے۔

(۱۹۶۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ فَضْلُ اللهِ ، مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهَا مِنَ الْجِهَادِ ، وَفَضَّلَ مِيرَاثَهُ عَلَى مِيرَاثِهَا ، وَكُلُّ مَا فُضِّلَ بِهِ عَلَيْهَا.

(۱۹۶۱۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرد کو جہاد، میراث اور دوسرے احکامات میں عطا کیا ہے۔

(۲۷۵) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَهُ غَيْرُهَا فَقِيلَ له طَلِّقْهَا

اگر ایک آدمی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے کہا جائے کہ اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَمُجَاهِدًا عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ قَدْ دَخَلَ بِهَا ، فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الأُولَى :أَجْعَلُ لَكَ جُعْلاً عَلَى أَنْ تُطَلِّقَنِي تَطْلِيقَةً ، وَتُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ هَذِهِ تَطْلِيقَةً ، فَفَعَلَ فَقَالَ الْحَكَمُ :بَانَتَا جَمِيعًا ، وقَالَ مُجَاهِدٌ :بَانَتِ الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، وَوَقَعَ عَلَى الأُخْرَى تَطْلِيقَةٌ.

وَقَالَ وَكِيعٌ :والناس عَلَى قَوْلِ الْحَكَمِ.

(۱۹۶۱۳) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی ایسی عورت ہو جس سے اس نے دخول کیا ہو۔ پھر وہ ایک اور عورت سے شادی کر لے اور پہلی بیوی یہ کہے کہ میں تمہیں اس بات پر اتنا معاوضہ دیتی ہوں کہ تم مجھے بھی ایک طلاق دے دو اور اس عورت کو بھی ایک طلاق دے دو، اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ حضرت حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں بائنہ ہو جائیں گی۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس سے دخول نہیں کیا وہ بائنہ ہو جائے گی اور دوسری پر ایک طلاق واقع ہو گی۔

(۲۷۶) فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا بیان

(۱۹۶۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ :اشْتَكَى إبْرَاهِيمُ إلَى رَبِّهِ دَرْثًا فِي خُلُقِ سَارَةَ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إلَيْهِ إنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ ، فَإِنْ قَوَّمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اعْوَجَّتْ ، فَالْبَسْ عَلَى مَا كَانَ فِيهَا.

(۱۹۶۱۴) حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ کے اخلاق کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ اس کی عادتوں کے باوجود اس کے ساتھ گزارا کرو۔

(۱۹۶۱۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّك إنْ تُرِدْ إقَامَةَ الضِّلَعِ تَكْسِرْهُ ، فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا ، فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا. (ابن حبان ۴۱۷۸۔ حاکم ۱۷۴)

(۱۹۶۱۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، اگر تم پسلی کو سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے۔ تم اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے زندگی گزارو۔ تم اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے زندگی گزارو۔

(۱۹۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ثُرَيْبٍ قَالَ: أَكْرَيْتُ الْحُجَّاجَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِذَا عُمَرُ وَجَرِيرٌ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ لِجَرِيرٍ :يَا أَبَا عَمْرٍو كَيْفَ تَصْنَعُ مَعَ نِسَائِكَ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنِّي أَلْقَى مِنْهُنَّ شِدَّةً ، مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدْخُلَ بَيْتَ إحْدَاهُنَّ فِي غَيْرِ يَوْمِهَا ، وَلاَ أُقَبِّلُ ابْنَ إحْدَاهُنَّ فِي غَيْرِ يَوْمِ أُمِّهِ إلاَّ غَضِبْنَ :قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :إنَّ كَثِيرًا مِنْهُنَّ لاَ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَلاَ يُؤْمِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ ،

لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ فِي حَاجَةِ إِحْدَاهُنَّ فَتَتَّهِمُك ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَهُوَ فِي الْقَوْمِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ شَكَا إِلَى اللهِ دَرْئًا فِي خُلُقِ سَارَةَ قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ الْمَرْأَةَ مِثْلُ الضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اعْوَجَّتْ ، فَالْبَسْ أَهْلَكَ عَلَى مَا فِيهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّ فِي قَلْبِكَ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ قَلِيلٍ ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، زَادَ فِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ ، أَظُنُّهُ سُفْيَانَ : مَا لَمْ يَرَ عَلَيْهَا خَرْبَة فِي دِينِهَا.

(۱۹۶۱۶) حضرت اوس بن شریب ریٹیلیز کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کے ارادے سے مسجد حرام میں داخل ہوئے تو مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو عمرو رضی اللہ عنہ! آپ کا اپنی عورتوں کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے ان کی طرف سے بہت سختی کا سامنا ہے۔ میں ان میں سے کسی کے کمرے میں باری کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ان میں سے کسی کے بچے کو بھی اس کی ماں کی باری کے علاوہ کسی اور دن چوم لوں تو وہ غصے میں آجاتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں بہت سی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتیں اور نہ مومنین کو مانتی ہیں۔ بلکہ اگر تمہیں ان میں سے کسی کی کبھی ضرورت ہو تو وہ تم پر ہی الزام دھریں گی۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق اور ان کی نافرمانی کی شکایت کی تھی، تو ان سے کہا گیا تھا کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ ان کی عادتوں کے باوجود ان کے ساتھ گزارہ کرو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے دل میں بہت زیادہ علم ہے۔

(۱۹۶۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَه ، وَإِنْ تَرَكْته لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. (بخاری ۳۳۳۱۔ مسلم ۶۰)

(۱۹۶۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے۔ اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ اور ٹیڑھی ہوتی جائے گی۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

(۱۹۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ رُكَيْنٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَدِمَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى عُمَرَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَى مِنَ النِّسَاءِ مِنْ سُوءِ أَخْلاَقِهِنَّ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي أَلْقَى مِثْلَ مَا تَلْقَى مِنْهُنَّ ، إِنِّي لآتِي قَالَ : السُّوقَ أَوِ النَّاسَ ، أَشْتَرِي مِنْهُمَ الدَّابَّةَ ، أَوِ الثَّوْبَ فَتَقُولُ الْمَرْأَةُ : إِنَّمَا انْطَلَقَ يَنْظُرُ إِلَى فَتَاتِهِمْ ، أَوْ يَخْطُبُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَوَمَا تَعْلَمُ ما شَكَا إِبْرَاهِيمُ مِنْ دَرْءٍ فِي خُلُقِ سَارَةَ ، فَأَوْحَى اللَّهُ

إِلَيْهِ :إِنَّمَا هِيَ مِن ضِلَعٍ فَخُذِ الضِّلَعَ فَأَقِمْهُ ، فَإِنِ اسْتَقَامَ وَإِلاَّ فَالْبَسْهَا عَلَى مَا فِيهَا.

(۱۹۶۱۸) حضرت نعیم بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیویوں کی بداخلاقی کی شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس پریشانی کا سامنا تمہیں ہے مجھے بھی ہے۔ میں جب کبھی بازار جاؤں یا لوگوں سے ملوں، کوئی جانور یا کپڑا خریدوں تو کہنے لگتی ہیں کہ یہ بازار لڑکیوں کو دیکھنے جاتا ہے اور انہیں نکاح کا پیام دیتا ہے! یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق اور ان کی نافرمانی کی شکایت کی تھی تو ان سے کہا گیا تھا کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ ان کی عادتوں کے باوجود ان کے ساتھ گزارہ کرو۔

(۲۷۷) مَا قَالُوا فِي السِّقْطِ تَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ ؟

اگر نامکمل بچہ پیدا ہو جائے تو کیا عدت مکمل ہو جائے گی؟

(۱۹۶۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السِّقْطِ فَقَالَ :تَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ.

(۱۹۶۱۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر نامکمل بچہ پیدا ہو جائے تو کیا عدت مکمل ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں عدت مکمل ہو جائے گی۔

(۱۹۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :السِّقْطُ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ التَّامِّ.

(۱۹۶۲۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نامکمل بچہ پورے بچے کے حکم میں ہے۔

(۱۹۶۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إِنْ أَسْقَطَتِ الْحُرَّةُ ، فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

(۱۹۶۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے نامکمل بچے کو جنم دیا تو اس کی عدت مکمل ہو گئی۔

(۱۹۶۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مُنَازِلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ :إِذَا أَسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ سِقْطًا تَمَّ عِدَّةُ الْحُرَّةِ ، وَأُعْتِقَتِ السُّرِّيَةُ.

(۱۹۶۲۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے نامکمل بچے کو جنم دیا تو آزاد عورت کی عدت مکمل ہو گئی اور باندی آزاد ہو گئی۔

(۱۹۶۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا إِذَا رَمَتْ بِوَلَدِهَا قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ خَلْقُهُ قَالَ :إِذَا اسْتَبَانَ مِنْهُ شَيْءٌ حَلَّتْ لِلزَّوْجِ ، قَالَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :حَتَّى يَسْتَبِينَ وَيَعْرِفَ إِنَّهُ وَلَدُهُ.

(۱۹۶۲۳) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عدت گزارنے والی عورت اگر نامکمل بچے جو جنم دے تو وہ خاوند کے لئے حلال ہو گئی

اور ابن شبرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ اتنا ہو کہ اس کا انسان ہونا معلوم ہو سکے تو عدت مکمل ہو گئی۔

(۱۹۶۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَتْهُ عَلَقَةً ، أَوْ مُضْغَةً بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ حَمْلٌ فَفِيهِ الْغُرَّةُ وَتَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ أُعْتِقَتْ.

(۱۹۶۲۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے بچے کو جما ہوا خون یا لوتھڑا ہونے کی حالت میں جنم دیا بعد اس کے کہ حمل ہونا معلوم ہو چکا تھا تو اس میں غرہ ہے۔ اور اس سے عدت پوری ہو جائے گی اور اگر ام ولد ہو تو آزاد ہو جائے گی۔

(۲۷۸) الرَّجُلاَنِ يَخْتَلِفَانِ فِي أَمْرٍ وَاحِدٍ فَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هُوَ مَا قُلْت

اگر دو آدمیوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے اور ہر ایک اپنی بات کو حق کہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۶۲۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلَيْنِ حَلَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : إِنَّ مَا قُلْتُ كَذَلِكَ ، وَتَحْتَ أَحَدِهِمَا خَالَتِي قَالَ : يُدَيَّنَانِ.

(۱۹۶۲۵) حضرت خالد بن وردان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر دو آدمیوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے اور ہر ایک اپنی بات کو حق کہے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ ان میں سے ایک کے نکاح میں میری خالہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی دینداری کا اعتبار ہو گا۔

(۲۷۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ إِلَى سَنَةٍ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۶۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُك سَنَةً فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ : إِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَيَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ ، وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ.

(۱۹۶۲۶) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تجھے طلاق ہے۔ پھر اگر چار مہینے پورے ہونے سے پہلے وہ اس کے قریب آیا تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اور اگر اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی اور آدمی اگر چاہے تو اس سے نکاح کر لے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۹۶۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَيَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ ،

، وَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ السَّنَةُ.

(۱۹۶۲۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے اس کے پاس آیا تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اگر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔ اور اگر چاہے تو اس سے شادی کرلے اور سال پورا ہونے سے پہلے اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۹۶۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَلاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يَمْضِيَ مِنَ السَّنَةِ أَقَلُّ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَيْهِ الإِيلاَءُ ، شَهْرَانِ ، أَوْ ثَلاَثَةٌ ، وَيَتَزَوَّجُهَا وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ وَذَلِكَ رَأْيُ سَعِيدٍ.

(۱۹۶۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے اس کے قریب آیا تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اور اگر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی، اور وہ اس سے اس وقت تک شادی نہیں کر سکتا جب تک ایلاء سے کم دن یعنی دو یا تین مہینے نہ گزر جائیں۔ پھر وہ اس سے شادی کرلے لیکن ایک سال تک اس کے قریب نہ جائے۔ حضرت سعید رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۲۸۰) مَا قَالُوا فِي إحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا ؟

عورت کا اپنے خاوند کی وفات پر سوگ منانا

(۱۹۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إلاَّ عَلَى زَوْجٍ. (مسلم ۶۵۔ احمد ۶/ ۳۷)

(۱۹۶۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منا سکتی۔

(۱۹۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ كَانَتْ إحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ ، وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالَ حُمَيْدٌ : فَسَأَلْت زَيْنَبَ : مَا رَمْيُهَا بِالْبَعْرَةِ ؟ فَقَالَتْ : كَانَتِ امْرَأَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَمَدَتْ إلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا ، فَجَلَسَتْ فِيهِ سَنَةً ، فَإِذَا مَرَّتِ السَّنَةُ خَرَجَتْ ، وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا. (مسلم ۶۱۔ ترمذی ۱۱۹۷)

(۱۹۶۳۰) حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان کی ایک بیٹی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔ اس کی آنکھ میں تکلیف ہے اور وہ سرمہ لگانا چاہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک سال پورے ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی، اب تو عدت چار مہینے دس دن ہے۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں عورت خاوند کے انتقال کے بعد ایک بدترین کمرے میں جا بیٹھتی تھی، ایک سال تک وہیں رہتی جب سال پورا ہو جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔

(۱۹۶۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ. (احمد ۶/ ۲۸۶۔ طبرانی ۳۶۱)

(۱۹۶۳۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے اپنے خاوند کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منانا درست نہیں۔

(۱۹۶۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ الْمَرْأَةُ تَحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ وَلاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَطَيَّبُ إِلاَّ عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ ، أَوْ أَظْفَارٍ.

(بخاری ۵۳۴۲۔ مسلم ۱۱۲۸)

(۱۹۶۳۲) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا درست نہیں۔ البتہ عورت اپنے خاوند کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔ وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی، صرف عصب شدہ کپڑا پہن سکتی ہے۔ سرمہ نہیں لگائے گی اور خوشبو بھی نہیں لگائے گی، البتہ اپنے طہر کے قریب ہونے پر قسط اور اظفار خوشبو تھوڑی سی لگا سکتی ہے۔

(۱۹۶۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مجلز قَالَ:قَالَ ابْنُ عُمَرَ:الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّ هَذَا لَكَثِيرٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :قَدْ كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُحْدِدْنَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا.

(۱۹۶۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر جائے وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جاہلیت میں عورتیں اس سے بھی زیادہ سوگ منایا کرتی تھیں۔

(۱۹۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ يَقُلْنَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الآخِرِ تَحُدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ إلاَّ عَلَى بَعْلِهَا فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (مسلم ۱۱۲۸)

(۱۹۶۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منا سکتی، سوائے اپنے خاوند کے، اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی۔

(۲۸۱) من كَانَ لاَ يَرَى الإِحْدَادَ

جو حضرات سوگ کے قائل نہ تھے

(۱۹۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الإِحْدَادَ شَيْئًا.

(۱۹۶۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سوگ کے قائل نہ تھے۔

(۲۸۲) من قَالَ اؤْتُمِنَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى فَرْجِهَا

عورت کی شرمگاہ اس کے پاس امانت ہے

(۱۹۶۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَعَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: إنَّ مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۶) حضرت ابی الضحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے پاس اس کی شرمگاہ امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہے۔

(۱۹۶۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: إنَّ مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۷) حضرت ابی الضحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امانت داری کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

(۱۹۶۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: الْفَرْجُ أَمَانَةٌ.

(۱۹۶۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ امانت ہے۔

(۱۹۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے پاس اس کی شرمگاہ امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہے۔

(۱۹۶۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ عِدَدُ النِّسَاءِ فَقَالَ: إنَّا لَمْ نُؤْمَرْ أَنْ نُفَتِّحَهُنَّ.

(۱۹۶۴۰) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کے سامنے عورتوں کا تذکرہ کیا گیا تو فرمایا کہ ہمیں ان کے تذکرے کرنے کی اجازت نہیں۔

(۱۹٦٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، وَطَهُرَتْ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَصَلَّتْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِشُرَيْحٍ : قُلْ فِيهَا فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ جَائَتْ بَيِّنَةٌ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى بِدِينِهِ وَأَمَانَتِهِ يَشْهَدُونَ أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَطَهُرَتْ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَصَلَّتْ فَهِيَ صَادِقَةٌ وَإِلاَّ فَهِيَ كَاذِبَةٌ فَقَالَ عَلِيٌّ : قالون ، وَعَقَدَ ثَلاَثِينَ بِيَدِهِ يَعْنِي بِالرُّومِيَّةِ.

(۱۹۶۴۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی، حضرت علی ؓ کے پاس آئی اور اس کا خیال تھا کہ اسے ایک مہینے میں تین حیض آچکے ہیں اور وہ ہر حیض سے پاک ہو کر نماز پڑھ چکی ہے۔ حضرت علی ؓ نے حضرت شریح ؒ کو اس کا فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس کے رشتہ داروں میں سے دیندار اور امانتدار لوگ گواہی دیں کہ اسے ایک مہینے میں تین حیض آئے ہیں اور یہ ہر حیض سے پاک ہو کر نماز ادا کرتی رہی ہے تو یہ سچی ہے اور اگر وہ گواہی نہ دیں تو یہ جھوٹی ہے۔ حضرت علی ؓ نے اس جواب پر رومی انداز میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

(۲۸۳) مَا قَالُوا فِي الْحَيْضِ ؟

حیض کی مدت کا بیان

(۱۹٦٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قُرُوءُ الْحَيْضِ : أَرْبَعٌ ، خَمْسٌ ، سِتٌّ ، سَبْعٌ ، ثَمَان ، تِسْعٌ ، عَشْرٌ ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

(۱۹۶۴۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حیض کے دن چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو اور دس ہو سکتے ہیں پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(۱۹٦٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الحَسَن، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: لَا تَكُونُ الْمُسْتَحَاضَةُ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ وَلَا ثَلاَثَةً حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

(۱۹۶۴۳) حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ فرماتے ہیں کہ ایک، دو یا تین دن خون آنے سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی بلکہ جب دس دن پورے ہو جائیں تو عورت مستحاضہ ہوگی۔

(۱۹٦٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُمِّ الضَّحَّاكِ بِنْتِ رَاشِدٍ قَالَتْ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يقول : أَقَلُّ مَا تَكُونُ حَيْضَةُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَآخِرُهَا عَشَرَةٌ.

(۱۹۶۴۴) حضرت خالد بن معدان ؒ فرماتے ہیں کہ عورت کے حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

(۱۹٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :

الْحَيْضُ ثِنْتَا عَشْرَةَ.

(۱۹۶۴۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض کی مدت بارہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :أَقْصَى مَا تَجْلِسُ الْحَائِضُ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

(۱۹۶۴۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۱۹۶۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض پندرہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۹۶۴۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک حیض آئے وہی حیض کی مدت ہے۔